حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول دعاؤں اور زیارات کا نایاب مجموعہ

صحیفۂ رضویہ

تالیف

آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

ترجمہ

عرفان حیدر

جامعہ امام صادقؑ علمدار روڈ کوئٹہ

مرکز تبلیغات وتعلیمات علوم اسلامی بلوچستان پاکستان

صحیفۂ رضویہ

مؤلف:.....آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

ترجمہ:.....عرفان حیدر

نظر ثانی:.....زین العابدین علوی جونپوری، سید تاجدار حسین زیدی میراپوری

کمپوزنگ:..... امجد حسین محسنی، ذیشان مہدی سومرو

ڈیزائن:.....موسیٰ علی عارفی

طبع:..... اول

تاریخ طبع:.....۲۰۱۱

تعداد:.....۲۰۰۰

قیمت:.....۳۰۰

ناشر.....الماس۔۰۰۹۸۹۱۲۲۵۱۰۳۵۸

ملنے کا پتہ:

جامعہ امام صادق بک سینٹر علمدار روڈ کوئٹہ۔فون نمبر:۰۸۱۔۲۶۶۴۷۳۵

مہدی بک ڈپو امام بارگاہ قصر عباسؑ مورگاہ راولپنڈی:۰۳۳۳۔۵۴۹۶۳۹۶

سید راشد عباس۔امام بارگاہ علمدار ٹرسٹ پنج سڑکی روڈ راولپنڈی کینٹ

امامیہ سیلز پوائنٹ قدمگاہ مولا علیؑ حیدرآباد سندھ، فون نمبر:۰۳۳۳۔۲۶۷۲۱۱۰

مرکز تبلیغات وتعلیمات اسلامی بلوچستان مدرسہ امام خمینیؒ فلکہ جہاد قم ایران۔+۹۸۹۱۹۱۴۹۹۵۲۶

رابطہ: پاکستان۔+۹۲۳۳۳۷۸۹۰۹۱۷ ایران۔+۹۸۹۱۹۵۱۹۵۹۷۲ irfan-haider1@hotmail.com

مؤلف کی ویب سائٹ

www.almonji.com email:info@almonji.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

کائنات کی ان دو معصوم ہستیوں کے نام جن کا تعلق تو صنف نسواں سے تھا مگر پوری عالم بشریت کے لئے ہادی و رہنما قرار پائیں جن کو کسی خطے اور زمانے سے مخصوص نہیں کیا جا سکتا جن میں ایک ''ام ابیھا'' کا مصداق ہیں تو دوسری ''کریمۂ اہلبیت''۔جن کے باب رحمت پر ہر انسان جھولی پھیلا کر آواز دیتا ہے!

یا فاطِمَةُ اِشْفَعِیْ لِیْ فِي الْجَنَّةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف مترجم

دعا یعنی تضرع، دعا یعنی گریہ وزاری، دعا یعنی آہ وفغاں، دعا یعنی بارگاہ خداوندی میں بیان حال دل، دعا یعنی اس مالک کی عظمت کا اعتراف اور اپنی پستی کا اقرار، دعا یعنی جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ اس سے مانگے جس کے پاس سب کچھ ہو۔ ہر انسان اپنے اپنے اعتبار اور اپنے اپنے سلیقہ سے دعا کرتا ہے ،کبھی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں، جو دعائیں قبول نہیں ہوتیں آئمہ معصومین علیہم السلام نے ان کے اسباب بیان کئے ہیں حضرت علی علیہ السلام دعائے کمیل میں ارشاد فرماتے ہیں:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ الدُّعاءَ''[۱]

لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو دعائیں قبول نہیں ہوتیں وہ ردی کی ٹوکری میں چلی جاتی ہیں۔نہیں۔ بلکہ ان کا ثواب انسان کے نامۂ اعمال میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے اور روز حشر انسان جب ان کا ثواب ملاحظہ کرے گا تو دست سوال بارگاہ احدیت میں پھیلا دے گا ''معبود میں نے تو یہ نیکیاں انجام ہی نہیں دیں تھیں پھر یہ اجر عظیم کیسا ہے؟!'' تو آواز قدرت آئے گی کہ تم نے جو دعائیں کی تھیں اور ان کو شرف قبولیت حاصل نہ ہو سکا یہ ان کا ثواب ہے۔اب انسان جہاں یہ شکایت کر رہا تھا کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔وہیں محشر میں یہ تمنا کرے گا کہ کاش ہماری کوئی دعا قبول ہی نہ ہوئی ہوتی۔

یہ بھی پروردگار عالم کا ایک کرم ہے کہ اس نے اپنے گنہگار بندوں کو یہ کہہ کر اپنے دروازۂ رحمت پر بلا لیا کہ ''اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ.....'' [۲] مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا۔

۱۔دعا کمیل

۲۔سورہ غافر آیت ۶۰

کیونکہ ذات پروردگار ایسی ذات ہے جو ہر ذی وجود پر رحم کرنے والی ہے، وہ ہر مخلوق کو رزق دینے والا، ہر شے کا مالک، ہر ہم وغم کا برطرف کرنے والا، سب پر رحم اور ہر عیب و گناہ کو لباس ستر عطا کرنے والا اور ہر خوفزدہ کو امن وامان عطا کرنے والا ہے، وہ ایسی ذات جس نے انسان کو خاک وخون سے خلق کر کے ماؤں کے شکم کو جائے پناہ قرار دیا، جس نے جود وکرم کے خزانے کھول دیئے۔

بارالہا! میں تیری کن کن نعمتوں کا شکر ادا کروں کیونکہ تیرا احسان فراوان ہے اور میرا شکر کچھ بھی نہیں، کیونکہ تو وہ ہے جس نے مجھے تاریکی کفر و جہالت سے نکال کر نور علم و ہدایت سے آگاہ کیا، تو وہ ہے جس نے انبیاء ومرسلین کی شناخت کرائی اور میں وہ ہوں جس نے کفر و باطل فریب میں گھر کر ان کی تکذیب کی، اگر تیرا کرم شامل حال نہ ہوتا تو میں راہ تاریک وگمراہی میں دم توڑ دیتا۔ لہذا پروردگار تجھ سے یہی دعا ہے: معبود ہمارے گناہوں پر ہم سے مواخذہ نہ کرنا ہم تیری بارگاہ میں شرمسار ہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے، لہذا تجھ سے التجا کرتے ہیں لہذا پروردگار تجھ سے یہی دعا ہے کہ معبود ہمارے گناہوں پر ہم سے مواخذہ نہ کرنا ہم تیری بارگاہ میں شرمسار ہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے، لہذا تجھ سے یہی التجا ہے کہ:

"رَبِّ عَامِلْنَا بِفَضْلِکَ وَ لَاتُعَامِلْنَا بِعَدْلِکَ یا کَرِیْمُ"

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دعا کیسے کی جائے یعنی شرائط دعا کیا ہیں کہ جس کے ذریعہ ہماری دعائیں باب اجابت سے ٹکرائیں اور ان کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے؟

اس مقام پر آ کر عالم اسلام کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ اگر اہلبیت اور خاندان عصمت و طہارت نہ ہوتے تو دعا کرنے کے معاملے میں ہم گونگے ہوتے اور ہمیں دعا کا سلیقہ نہ ہوتا۔ یہ ذوات مقدسہ ہر دور میں، ہر زمانے میں اہل زمین کے لئے نمونہ عمل ہیں اور انہیں کی دعاؤں کے سایہ میں ہم جیسے عاصی و گنہگار بندے بارگاہ خداوندی میں قدم رکھ سکتے ہیں جن کی زبان مقدس سے نکلے ہوئے

پاک و پاکیزہ کلمات ضمانت قبولیت سمیٹے ہوئے ہیں۔

یہی وہ معصوم زبانیں ہیں جنہوں نے کبھی صحیفہ سجادیہ کی صورت میں ہمیں معبود حقیقی سے مخاطب ہونے کا سلیقہ سکھایا تو کبھی خاندان عصمت وطہارت کی دسویں کڑی ''صحیفہ رضویہ'' کی صورت میں ہم کو خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا سلیقہ سکھا رہی ہے اور بتا رہی ہے کہ اس مالک ازلی کی بارگاہ میں ایسے ہی نہ پہنچ جاؤ بلکہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے کچھ آداب و رسوم ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب صحیفہ رضویہ بارگاہ خدا میں حاضر ہونے کے انہی آداب و رسوم، دعاؤں اور مناجات کا نایاب مجموعہ ہے کہ جسے آیت اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی نے تالیف فرمایا اور حقیر نے اسے فارسی زبان سے اردو کے قالب میں ڈھالا لیکن یہ معرکہ مجھ ناچیز سے اکیلے سر ہونے والا نہیں تھا لہذا سب سے پہلے میں شکر گزار ہوں اس معبود حقیقی کا جس نے اس عظیم کام کو انجام دینے کی توفیق عنایت فرمائی۔

میں شکر گزار ہوں ان تمام دوست احباب کا جنہوں نے اس کار خیر میں تعاون کیا۔ بالخصوص اپنے نانا حاجی خادم حسین جعفری صاحب جن کی راہنمائی اور تعلیم مذہب حقہ کی شناخت اور اسے قبول کرنے کا سبب بنی اور ہم ان کے اس احسان کو کبھی بھلا نہ سکیں گے۔

اور میں مشکور ہوں اپنے والدین کا کہ جن کی دعائیں ہمیشہ میرے شامل حال رہیں، اپنے اساتید جناب محمد جمعہ اسدی اور جناب اکبر حسین زاہدی صاحب کا جن کی راہنمائی سے ناچیز اس مقام پر پہنچا اور اپنے بھائیوں جناب عمران حیدر شاہد اور علی اسدی کا کہ جن کی محبت وشفقت نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اس انمول کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرنے کے سلسلہ میں جامعہ امام صادقؑ کے مدیر محترم اور مرکز تبلیغات وتعلیمات اسلامی کے تمام اراکین بالخصوص مدیر جناب مشتاق حسین عمرانی، ادیب علی،

امجد حسین، ذیشان مہدی، علی شاہ نقوی، عبدالحفیظ اور مختار حسین رحیمی صاحب کا شکر گزار ہوں۔

میں جناب زین العابدین علوی جونپوری اور سید تاجدار حسین زیدی میراپوری صاحب کا تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر کتاب پر نظر ثانی فرمائی۔

آخر میں بارگاہ خداوندی میں دست بہ دعا ہوں کہ خدایا! ہمیں اپنے زمانے کے امام کی حقیقی معرفت اور دعا کرنے کا سلیقہ عنایت فرما۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الھدی

عرفان حیدر

۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

قرآن کے آٹھ سورے[۱]

﴿۱﴾

سورۂ یٰس

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يس (۱) وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ(۲)إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۳)عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۴)تَنزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (۵)لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ (۶) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۷) إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلاَلاً فَهِيَ إِلَى الأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ(۸) وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيْهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لاَ يُبْصِرُونَ (۹)وَسَوَاء عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ (۱۰)إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيْمٍ (۱۱) إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِيْ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ(۱۲) وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءهَا الْمُرْسَلُونَ (۱۳) إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ (۱۴) قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ تَكْذِبُونَ (۱۵) قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا

۱۔ہم نے آٹھ سورتوں کا انتخاب اس مناسبت سے کیا، کیونکہ روایات میں ان کے پڑھنے کا زیادہ حکم وارد ہوا ہے۔ وہ روایات اس کتاب میں بھی نقل ہوئی ہیں۔

إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ (۱۶) وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلاَغُ الْمُبِيْنُ (۱۷) قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۸) قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ (۱۹) وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَاقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (۲۰) اتَّبِعُوا مَنْ لاَيَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ (۲۱) وَمَا لِي لاأَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۲۲) أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَانُ بِضُرٍّ لاتُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلاَيُنقِذُونِي (۲۳) إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلاَلٍ مُبِينٍ (۲۴) إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِي (۲۵) قِيلَ ادْخُلْ الْجَنَّةَ قَالَ يَالَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ (۲۶) بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنْ الْمُكْرَمِينَ (۲۷) وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُندٍ مِنْ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ (۲۸) إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ (۲۹) يَاحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (۳۰) أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لاَيَرْجِعُونَ (۳۱) وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ (۳۲) وَآيَةٌ لَهُمْ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ (۳۳) وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنْ الْعُيُونِ (۳۴) لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلاَيَشْكُرُونَ (۳۵) سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لاَيَعْلَمُونَ (۳۶) وَآيَةٌ لَهُمْ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ (۳۷) وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (۳۸) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (۳۹) لاَالشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلاَاللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (۴۰) وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (۴۱) وَخَلَقْنَا

لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (۴۲) وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلاَصَرِيخَ لَهُمْ وَلاَهُمْ يُنقَذُونَ (۴۳) إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَى حِينٍ (۴۴) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۴۵) وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (۴۶) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلاَلٍ مُبِينٍ (۴۷) وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ (۴۸) مَايَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ (۴۹) فَلاَيَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلاَإِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ (۵۰) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنْ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ (۵۱) قَالُوا يَاوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَانُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ (۵۲) إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ (۵۳) فَالْيَوْمَ لاتُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلاتُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (۵۴) إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ (۵۵) هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلاَلٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ (۵۶) لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ (۵۷) سَلاَمٌ قَوْلاً مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ (۵۸) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ (۵۹) أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَابَنِي آدَمَ أَنْ لاتَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (۶۰) وَأَنْ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۶۱) وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (۶۲) هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (۶۳) اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (۶۴) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۶۵) وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ (۶۶) وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلايَرْجِعُونَ (۶۷) وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلايَعْقِلُونَ (۶۸) وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ (۶۹)

لِيُـنْـذِرَ مَـنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (٧٠) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَـمِـلَـتْ أَيْـدِيـنَـا أَنْـعَـامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (٧١) وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ (٧٢) وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلاَيَشْكُرُونَ (٧٣) وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللهِ آلِهَةً لَـعَـلَّهُـمْ يُنصَرُونَ (٧٤) لاَيَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُحْضَرُونَ (٧٥) فَلاَيَـحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ (٧٦) أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِـنْ نُـطْـفَةٍ فَـإِذَا هُـوَ خَـصِيمٌ مُبِينٌ (٧٧) وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِ الْـعِـظَـامَ وَهِـيَ رَمِيـمٌ (٧٨) قُـلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ (٧٩) الَّـذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنْ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ (٨٠) أَوَلَيْسَ الَّـذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَى وَهُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِيمُ (٨١) إِنَّـمَـا أَمْـرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْـئًـا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (٨٢) فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (٨٣)

﴿٢﴾

سورة الرحمٰن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الـرَّحْـمَـانُ (١) عَلَّمَ الْقُرْآنَ (٢) خَلَقَ الْإِنسَانَ (٣) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (٤) الشَّمْسُ وَالْـقَـمَـرُ بِـحُسْبَـانٍ (٥) وَالـنَّـجْـمُ وَالشَّـجَرُ يَسْجُدَانِ (٦) وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْـمِـيـزَانَ (٧) أَلَّا تَـطْـغَـوْا فِـي الْـمِـيـزَانِ (٨) وَأَقِـيـمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلاَتُخْسِرُوا

الْـمِيزَانَ (۹) وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ (۱۰) فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ (۱۱) وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ (۱۲) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۱۳) خَلَقَ الْإِنسَانَ مِـنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (۱۴) وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ (۱۵) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۱۶) رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ (۱۷) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۱۸) مَـرَجَ الْبَـحْـرَيْـنِ يَـلْـتَـقِيَـانِ (۱۹) بَيْـنَـهُمَا بَرْزَخٌ لاَيَبْغِيَانِ (۲۰) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُـكَذِّبَانِ (۲۱) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ (۲۲) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۲۳) وَلَـهُ الْجَوَارِى الْمُنشَآتُ فِى الْبَحْرِ كَالْأَعْلاَمِ (۲۴) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۲۵) كُـلُّ مَـنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۲۶) وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ (۲۷) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّـكُمَا تُكَذِّبَانِ (۲۸) يَسْأَلُهُ مَنْ فِى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِى شَأْنٍ (۲۹) فَبِـأَيِّ آلاَءِ رَبِّـكُـمَا تُكَذِّبَانِ (۳۰) سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَا الثَّقَلاَنِ (۳۱) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُـكَـذِّبَـانِ (۳۲) يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْـأَرْضِ فَـانـفُـذُوا لاَتَـنـفُـذُونَ إِلاَّ بِسُلْطَانٍ (۳۳) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۳۴) يُـرْسَـلُ عَـلَيْـكُـمَـا شُـوَاظٌ مِـنْ نَـارٍ وَنُـحَاسٌ فَلاَتَنتَصِرَانِ (۳۵) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۳۶) فَإِذَا انشَقَّتْ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (۳۷) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُـكَـذِّبَـانِ (۳۸) فَيَـوْمَـئِـذٍ لاَيُسْـأَلُ عَـنْ ذَنْبِهِ إِنسٌ وَلاَجَانٌّ (۳۹) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُـكَـذِّبَانِ (۴۰) يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِى وَالْأَقْدَامِ (۴۱) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّـكُـمَـا تُكَذِّبَانِ (۴۲) هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِى يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ (۴۳) يَطُوفُونَ بَيْـنَهَـا وَبَيْـنَ حَمِيمٍ آنٍ (۴۴) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۴۵) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَـنَّتَـانِ (۴۶) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۴۷) ذَوَاتَى أَفْنَانٍ (۴۸) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُـكَـذِّبَـانِ (۴۹) فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ (۵۰) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۵۱) فِيهِمَا

مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (۵۲) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۵۳) مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (۵۴) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۵۵) فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلاَجَانٌّ (۵۶) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۵۷) كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (۵۸) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۵۹) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (۶۰) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۶۱) وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ (۶۲) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۶۳) مُدْهَامَّتَانِ (۶۴) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۶۵) فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ (۶۶) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۶۷) فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ (۶۸) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۶۹) فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (۷۰) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۷۱) حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ (۷۲) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۷۳) لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلاَجَانٌّ (۷۴) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۷۵) مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ (۷۶) فَبِأَيِّ آلاَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۷۷) تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ (۷۸)

﴿۳﴾

سورۂ انسان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا (۱) إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (۲) إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (۳) إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا (۴) إِنَّ الْأَبْرَارَ

يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا (۵) عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا (۶) يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (۷) وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (۸) إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لانُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلاشُكُورًا (۹) إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (۱۰) فَوَقَاهُمْ اللهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا (۱۱) وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا (۱۲) مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لايَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلازَمْهَرِيرًا (۱۳) وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا (۱۴) وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَ(۱۵) قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا (۱۶) وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا (۱۷) عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا (۱۸) وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثُورًا (۱۹) وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا (۲۰) عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا (۲۱) إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا (۲۲) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا (۲۳) فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلاتُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا (۲۴) وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۲۵) وَمِنْ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۲۶) إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَائَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا (۲۷) نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا (۲۸) إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا (۲۹) وَمَا تَشَائُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (۳۰) يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (۳۱)

﴿٤﴾

سورۂ قدر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِی لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۱) وَمَا أَدْرَاکَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (۲) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۳) تَنَزَّلُ الْمَلاَئِکَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ کُلِّ أَمْرٍ (۴) سَلاَمٌ هِیَ حَتَّی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵)

﴿٥﴾

سورۂ زلزلت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (۱) وَأَخْرَجَتْ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا (۲) وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (۳) يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (۴) بِأَنَّ رَبَّکَ أَوْحَی لَهَا (۵) يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ (۶) فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه (۷) وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه (۸)

﴿٦﴾

سورۂ عادیات

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (۱) فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا (۲) فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا (۳) فَأَثَرْنَ بِهِ

نَـقْعًا (۴) فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا (۵) إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ (۶) وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ (۷) وَإِنَّـهُ لِـحُـبِّ الْـخَيْـرِ لَشَـدِيدٌ (۸) أَفَلايَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ (۹) وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ (۱۰) إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ (۱۱)

﴿۷﴾

سورۂ نصر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا جَـاءَ نَـصْـرُ اللهِ وَالْفَتْحُ (۱) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا (۲) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (۳)

﴿۸﴾

سورۂ کافرون

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُـلْ يَـاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ (۱) لاأَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (۲) وَلاأَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (۳) وَلاأَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدتُّمْ (۴) وَلاأَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (۵) لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اعداد وارقام کے تناظر میں حضرت امام رضاؑ کا حرم[۱]

لوگ ہر دن گروہ در گروہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت سے شرفیاب ہوتے ہیں اور ان کی بارگاہ سے فراوان فوائد حاصل کرتے ہیں۔ان میں سے کچھ خود کو پہلے سے زیارت کے لئے تیار کر کے آمادہ دل سے آنحضرتؑ کی نورانی بارگاہ میں قدم رکھتے ہیں اور کچھ دیگر کہ جو اس مرحلہ تک نہیں پہنچے، وہ اس مقدس مقام کی عظمت اور جذابیت سے متاثر ہو کر صفر سے آغاز کرتے ہیں اور اس راہ پر سفر کو جاری رکھ کر ''ایک دلی'' تک پہنچ جاتے ہیں۔

انسان اپنے دل کو کنٹرول کر کے عظیم معنوی مراحل تک پہنچ سکتا ہے اور حریم دل سے دوسروں کو نکال کر اپنے دل کو خدا کا حرم قرار دے کر اسے دوسروں کی محبت سے پاک کرے تا کہ مقام ''رضا'' تک پہنچ سکے کہ جو اہل دل کا بہترین مقام ہے۔اس صورت میں خدا جس چیز سے ڑاضہ ہو وہ بھی اسی کو ہی پسند کرتا ہے چاہے وہ درد ہو یا درمان ا، وصال ہو یا ہجر۔نہ صرف یہ کہ رضائے خدا پر راضی ہو بلکہ جو بھی وہ چاہے اس پر راضی ہو۔

۱۔یہاں چودہ معصومینؑ کی تعداد کے برابر ایک سے چودہ تک مطالب کو ارقام کے عنوان سے بیان کر رہے ہیں۔

یکی درد و یکی درمان پسندد　　یکی وصل و یکی هجران پسندد
من از درمان و درد و وصل وهجران　　پسندم آنچه را جان پسندد

دوزیارت اوردوحرم

جواس مقام پرپہنچ جائیں وہ گویادوبارہ متولد ہوئے ہیں۔کیونکہ انہوں نے چشم بصیرت اور سننے والے کانوں کوکھول لیا ہے اورنئی زندگی حاصل کرلی ہے اوراس طرح سے اپنے لئے دنیاوآخرت کی سعادت حاصل کرلی ہے۔ان کے پورے وجود میں نورانیت شامل ہوجاتی ہے اورانہوں نے یہ نور خاندان نبوت علیہم السلام سے حاصل کیا ہے۔صرف یہ ہی نہیں بلکہ جو چیز بھی نورافشانی کرتی ہے اسے یہ نوراہلبیت علیہم السلام کے انوار سے حاصل ہوتا ہے۔حتی کہ نور کے دوچشموں[۱] کی نورافشانی کا سرچشمہ بھی انہی ذوات مقدسہ کے وجود کا نور ہے۔آسمان کی بلندیوں میں چمکنے والے دو بھائی[۲] بھی اپنی چمک اسی خاندان کے در سے حاصل کرتے ہیں۔

یہ خاندان نوراورروشنائی کامنبع ہےاور جب اہلبیتؑ کی حکومت کا زمانہ آئے گا تو دنیا سے ظلمت وتاریکی کا قلع قمع ہوجائے گااورروز وشب امام زمانہ ارواحنافداہ کے انوار سے روشن ہوں گے۔یہ خاندان نہ صرف نوراور روشنائی کامنبع ہے بلکہ یہ ہرخیراورخوبی کی اساس بھی ہے۔اگرسب مل کربھی اس خاندان کے فضائل ومناقب بیان کریں یالکھیں تو یہ صرف ان مقدس ہستیوں کے بحرمعارف کے دوبیت سے زیادہ نہیں ہوگا۔[۳]

اب اصل نوراوراس خاندان کے معارف کے سمندر سے نکل کر دوزیارت اور دوحرم کی شرح کرتے ہیں۔ممکن ہے کہ انسان اپنی پاک دلی کی وجہ سے آنحضرت کے حرم مطہر میں حضرت امام رضا علیہ السلام

۱۔دوچشمے یعنی چاند اورسورج۔
۲۔قطب شمال میں دودرخشاں ستارے کہ جنہیں عربی میں فرقدان کہا جاتا ہے۔
۳۔دوبیت یعنی چار مصرعے

کے عرشی وجود کی زیارت کرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انسان دل کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے اور حرم خدا یعنی حریم دل سے اغیار کو نکالنے اور انسان کے دل پر امام رضا علیہ السلام کے نور کی تجلی سے وہ حرم کے باہر کہیں اور بھی آنحضرتؑ کی زیارت کرے۔ ایسے حالات عام طور پر مکاشفہ ہیں۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مشاہدہ ہو۔

البتہ جیسا کہ ہم نے کہا کہ جو بھی امام رضا علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو، وہ آنحضرتؑ کے لطف وعنایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

موالید ثلاثہ[1]

خاندان نبوتؑ کی ولایت وسرپرستی سے انسان ہی نہیں بلکہ کائنات میں آسمان کی بلندیوں اور زمین کی تہہ میں موجود ہر مخلوق آگاہ ہے۔ بلکہ موالید ثلاثہ بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ خاندان وحیؑ نے اس نکتہ کے ذریعہ کہ ان کی ولایت کائنات کی تمام مخلوقات پر پیش کی گئی ہے، جمادی، نباتی وحیوانی شعور جمادات اور خود نباتات وحیوانات کو بھی بیان کیا۔ اگرچہ زمانہ غیبت (دور حاضر) کے دانشور پانی اور دوسری چیزوں کو سمجھ پائے ہیں اور اب تحقیق وجستجو کر رہے ہیں۔

اب بعض لوگ موالید ثلاثہ کی حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں زیارت کو جانتے ہیں اگرچہ وہ اس کی جانب متوجہ نہ ہوں۔ ہم بحث کے طولانی ہونے کے خوف سے اُنہیں بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن اس لئے کہ زیارت کے وقت زیادہ سے زیادہ خلوص پیدا ہو، اس نکتہ کو بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں:

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان حلال طریقے سے حاصل کئے جانے والے لباس کے ساتھ حضرت امام رضاؑ کی زیارت سے شرفیاب ہوتا ہے اور وہ لباس اپنے جمادی شعور کی وجہ سے خود اس انسان

۱۔ نباتات، حیوانات اور انسان۔

کہ جس کی فکر منتشر اور پراکندہ ہے، کی بنسبت حضرت امام رضا علیہ السلام کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے شعور اور روح کے مالک ہونے کے باوجود ہمارا لباس اپنے جمادی شعور کی بناء پر امام کی طرف زیادہ متوجہ ہو؟

یہ صحیح ہے کہ مکمل حالت حضور خدا کے حقیقی اور برگزیدہ افراد اور اولیاء الٰہی کا کام ہے اور وہی یہ حالت پیدا کرسکتا ہے کہ جس نے دنیا کو تین بار طلاق دی ہو۔ لیکن اگر ہم بھی حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم کی زیارت سے مشرف ہونے سے پہلے آنحضرتؑ کی عظمت و بزرگی کے بارے میں غور وفکر کریں اور یہ سوچیں کہ ہم کس بارگاہ میں قدم رکھنے جارہے ہیں تو یقیناً یہ زیارت کی کیفیت پر اثر انداز ہوگا۔

ضریح کے چار گوشے

حضرت امام رضا علیہ السلام کی عظمت و بزرگی کو مدنظر رکھنے اور ان کے مقام ولایت پر غور کرنے اور ان کی نورانیت کی معرفت زائر کی کیفیت زیارت پر بڑا گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایسے زائر کے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کا لطف وعنایت بے شمار ہوجاتا ہے کہ جس کا احصا کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرتؑ کا لطف وکرم بے حساب ہے۔

ان موارد میں زائر کی توجہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی عنایات کا سبب بنتی ہے۔ پھر نسب اربعہ[۱] سے آگاہی کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ جس طرح علل اربعہ[۲] اور ارسطو اور دوسروں کے تمام اقوال کا کوئی مول نہیں رہ جاتا۔ خسرو پرویز کی مال و دولت اور رستم زال کی قوت و طاقت اس راہ کے لئے توشہ راہ نہیں بن سکتا اور وہ زائرین کے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کی لازوال عنایات کا سبب نہیں بن سکتا۔ بعض موارد میں امام رضا علیہ السلام کی پناہ میں آنے والوں کے پاس نہ تو نورانی دل ہوتا ہے

۱۔ تساوی، عموم وخصوص مطلق، عموم وخصوص من وجہ، تباین

۲۔ ارسطو نے علتوں کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے، علت فاعلی، علت غائی، علت مادّی اور علت صوری۔

اور نہ ہی علم و آگاہی اور نہ ہی ان کے پاس مال وزر رہوتا ہے اور نہ ہی کچھ اور، لیکن کریم امام حضرت رضاؑ اپنی مطلق ولایت کی بنیاد پر (کہ جو کسی قید سے مقید نہیں ہے) اور کسی حکمت کی وجہ سے (کہ جسے وہ خود جانتے ہیں) ان کی دستگیری کرتے ہیں۔ وہ اپنے زائرین پر ایسا اثر کرتے ہیں کہ وہ ضریح کے چار کونوں کو عرش پر بیت المعمور کے چار کونوں کی طرح دیکھنے لگتا ہے اور اس طرح آپ سے ہم کلام ہوتا ہے کہ گویا آپ کو دیکھ رہا ہے۔ تمام زائرین کو ایسا کام کرنا چاہئے کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی مکمل عنایات اور توجہ کو جلب کر سکیں۔

انسان کے پانچ گنج

انسان کا وجود بے شمار قیمتی خزانوں سے سرشار ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

" **الناس معادن، کمعادن الذهب و الفضة** "[1]

لوگ سونے اور چاندی کے خزانوں کی طرح خزانے ہیں۔

ہمیں وقت اور فرصت کے لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ خدا کی مدد، پنجتن پاک علیہم السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے متوسل ہو کر ان نعمتوں سے آگاہ ہونا چاہئے کہ جنہیں خداوند متعال نے ہمارے وجود میں قرار دیا ہے۔

ہمیں چار دن کی اس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اپنے حواس خمسہ کو کنٹرول میں کرنا چاہئے کہ جنہیں پانچ گنج کا نام دیا جاتا ہے اور انہیں خدا کی خوشنودی کے لئے استعمال کرنا چاہئے تا کہ ہم اپنے اندر چھپے ہوئے میں موجود خزانوں سے آگاہ ہو سکیں۔

یہ بھی صحیح ہے کہ تمام انسانوں کا باطن ایک جیسا نہیں ہوتا۔ جس طرح ان کے ظاہر میں فرق ہوتا ہے اسی طرح ان کے باطن میں بھی تفاوت ہوتا ہے۔ جیسا کہ ضرب المثل بھی ہے کہ "**پنج انگشت برادر هستند امّا برابر نیستند**" لیکن بحر حال ہر انسان میں پوشیدہ خزانے، باطنی حواس اور مخفی

---

[1] بحار الانوار: ۶۱/۶۵، ۱۰۶

قوتیں موجود ہوتی ہیں کہ جنہیں پہچاننے اوران سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔

انسان ان خزانوں کو نکالنا اوران قوتوں کو بیدار کرنا چاہئے اوران کے حصول کا مقصد خدا کے دین کی مدداورحضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی خدمت قرار دینا چاہئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام علیہ السلام کی زیارت زائرین محترم کے لئے بہترین موقع ہے کہ وہ آنحضرتؑ سے اپنی باطنی قوتوں کی بیداری کوطلب کریں کہ وہ انہیں اپنے تمام وجوداورتمام تر ظاہری وباطنی توانائیوں کوانتظار کی راہ اورحضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمت میں کامیاب فرمائے۔

قصر بادشاہی سے برتر!

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت سے جوق در جوق شرفیاب ہونے والوں میں صرف عالم خاک پر چلنے والے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ چھ سمتوں سے خدا کی مختلف مخلوقات مختلف آداب کے ساتھ حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوتی ہیں۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جو کامل ایمان اوراپنی فکر پرمکمل کنٹرول کے ساتھ اپنے حواس کوجمع کرکے زیارت کرتے ہیں۔

بعض زائرین حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی ضریح مطہر کے نزدیک ہونے میں شرم محسوس کرتے ہیں اورخودکواس باعظمت مکان کے لائق نہیں سمجھتے اورایک کونے میں بیٹھ کرزیارت، نماز اورراز و نیاز میں مشغول رہتے ہیں۔وہ حرم کے ہر حصے اور ہر کونے کوقصر شاہی سے افضل و برتر سمجھتے ہیں۔بعض دوسرے زائرین ایسے ہوتے ہیں کہ اگرضریح مقدس تک ان کا ہاتھ نہ پہنچے تو وہ خود پرشرمسار ہوتے ہیں اورشرمندہ ہوتے ہیں کہ گویاان کی زیارت بھی قبول نہیں ہوئی۔

بہت سے ایسے زائرین بھی ہیں کہ جواپنے بیماروں کی شفایابی یا اپنی حاجات روائی کے لئے آتے ہیں اورحضرت امام رضا علیہ السلام کی لطف ومہربانی ان کے شامل حال ہوجاتی ہے۔جس کے شکرانہ کے طور پر وہ صلوات ودرود بھیجتے ہیں۔یوں وہ اپنے مرجھائے ہوئے چہروں اورٹوٹے ہوئے دلوں کوخوش اور

شاد مان کرتے ہیں۔ پھر وہ جس جگہ اور جس دیار میں جائیں، وہاں امام غریب علیہ السلام کے معجزے کو بیان کر کے سب کو امام ہشتم علیہ السلام کی زیارت کے شیدائی بنا دیتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی مہر و محبت بھری نگاہ میں دونوں طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں اور وہ خلوص دل اور صدق نیت سے آنے والے زائرین کے دلوں کو نور سے منور کر دیتے ہیں۔

قبلہ ہفتم

جی ہاں ہر دن دنیا کے (ہفت اقلیم) سے ہزاروں افراد قبلہ ہفتم کی زیارت سے مشرّف ہوتے ہیں کہ جن کی تہذیب و تمدن، ثقافت اور آداب زیارت بھی مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن امام رضا علیہ السلام اپنی زیارت سے مشرف ہونے والے تمام زائرین پر شفقت و مہربانی اور بزرگواری کی نگاہ ڈالتے ہیں۔ چاہے وہ آنحضرتؑ کے ہمسایہ و جوار سے ہوں یا وہ سخت مشکلات کو برداشت کر کے دور دراز کا سفر طے کر کے سات سمندر پار کر کے آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے آئیں۔

لیکن یہ واضح ہے کہ یہ سب برابر نہیں ہیں۔ یقیناً زیارت کے لئے شدید مشکلات اور تکالیف برداشت کر کے دور دراز کا سفر طے کر کے آنے والوں اور آرام و سکون سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچنے والوں کے درمیان فرق ہے۔ اگرچہ جن کی بھی زیارت کو آنحضرت قبول فرمائیں ان پر جہنم کے سات دروازے بند ہو جاتے ہیں اور وہ بہشت کے سات چشموں سے سیراب ہوں گے[۱]۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ سب برابر نہیں ہیں اور جو ہر چیز سے دل کو موڑ کر اصحاب کہف[۲] کی طرح بد عمل لوگوں سے برأت اور دشمنوں سے دوری کر کے خدا اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کی طرف آ جائیں اور ان کے شیدائی ہو جائیں تو ایسے لوگوں کا رتبہ دوسروں سے بہت بلند ہے اور کوئی بھی ان کے جیسا نہیں ہو سکتا

۱۔ ایک روایت کے مطابق جنت کے ان سات چشموں کے نام یہ ہیں: کوثر، کافور، میم، سلسبیل، تسنیم، معین اور زنجبیل۔

۲۔ اصحاب کہف کے نام یہ ہیں: یملیخا، مگشلینیا، مشلیتیا، مرنوش، دبرنوش، شادنوش اور مرطونش

اور جو دل کو اغیار سے خالی کر دیں ان کے نزدیک دنیا کے سات عجوبوں کی قیمت اس سے کہیں کم ہے کہ وہ انہیں حیران کر کے انہیں اپنی طرف جذب کر سکیں۔ ایسے لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی معطر بارگاہ کی معنوی خوشبو سے مجذوب ہوتے ہیں اور انہیں حرم کی معنونی اور مسرت بخش فضا اپنی طرف جذب کرتی ہے۔ ان کی نگاہ میں صرف دنیا کے سات عجائب کی ہی نہیں بلکہ آسمان کے ستارہ زہرہ کی بھی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔

آٹھویں امام

سالم، قوی اور متمرکز فکر زیارت کی کیفیت میں بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح حواس کا جمع نہ ہونا اور فکری انتشار کامل توجہ کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ صرف گناہ ہی نہیں بلکہ بعض جسمانی عوامل جیسے معدہ کا صحیح کام نہ کرنا وغیرہ بھی تشتت فکر کا سبب بنتے ہیں۔

اگر انسان حقیقی توجہ اور بصیرت کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرے تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ جنت کے آٹھ باغوں کی سیر کر سکے گا[۱] ایسے افراد کے لئے خسرو پرویز کے آٹھ خزانوں کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

نو فلک

جیسا کہ ہم نے کہا کہ اہل آسمان بھی فلک پر پر پھیلاتے ہیں اور نو نیلے سپہر اور نو طارم کبود کو چھوڑ کر سرزمین طوس کا رخ کرتے ہیں۔

۱۔ جنت کے آٹھ باغ، جنت کے آٹھ مراتب کے لئے کنایہ ہے کہ جن کے نام یہ ہیں: خلد، دارالسلام، دارالقرار، جنت عدن، جنۃ المأوی، جنۃ النعیم، علیّین اور فردوس۔

دسویں معصوم

وہ دسویں معصوم حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت کرتے ہیں اور تمام دوسری مخلوقات کی طرح مقام عصمت کی دسویں کڑی کی بارگاہ کی خاک پر بوسہ دیتے ہیں۔

گیارہ تابناک ستارے

جو حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے مقام امامت پر اعتقاد کے ساتھ ان کی زیارت کرے، وہ امامت کے بقیہ گیارہ ستاروں کی امامت پر بھی اعتقاد رکھتا ہے۔ کیونکہ شیعوں میں قدیم زمانے میں کچھ ایسے فرقے پیدا ہوئے کہ جو حضرت امام رضا علیہ السلام کے بعد دوسرے اماموں کی امامت کو قبول نہیں کرتے تھے وہ تمام نیست و نابود ہو گئے۔

بارہویں امام

آج جو بھی حضرت امام رضا علیہ السلام کی امامت کے عنوان سے زیارت کرتے ہیں، وہ شیعہ اثنا عشری ہیں۔ وہ حضرت امام علی علیہ السلام کی امامت سے لے کر بارہویں امام حضرت امام مہدی علیہ السلام کی امامت کے بھی معتقد ہیں۔ انہیں جب بھی توفیق حاصل ہو وہ ان مقدس ہستیوں کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

اگرچہ سال کے دوسرے مہینوں کی بنسبت رجب، ذی القعدہ اور صفر کے مہینوں میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے لوگ سیلاب کی صورت میں مشہد مقدس کا رخ کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سال کے بارہ مہینوں میں بھی لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آتے

۱۔ زمانہ قدیم میں سات مشہور ستاروں جیسے زہرہ، مشتری، مریخ.... کو سات فلک سمجھا جاتا تھا اور دو دوسرے فلک کے بھی قائل تھے کہ جنہیں فلک اطلس اور فلک الافلاک کہتے تھے۔ ان سب کو نو فلک، نو نیلے سپھر اور نو طارم کبود کہا جاتا تھا۔

ہیں جو کہ دلوں کا قبلہ اور خواہشات وآرزؤں کا کعبہ ہیں۔

تیرہ بار ہدایت اور رحمت

زائرین محترم کو اس نکتہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت میں خلوص اور اخلاص رکھیں اور فقط سیر وتفریح اور سیزدہ بدر کے موقع پر ہی منحصر نہ رکھیں۔

اگر چہ کبھی شریعت کی رو سے سیاحت ضروری ہوتی ہے لیکن سیزدہ بدر[1] کے قصد سے مسافرت خرافات میں سے ہے کہ جسے بیگانے ہاتھ اور ہواوہوس میں پڑے رہنے والے تقویت دے رہے ہیں۔

اسلام کی نظر میں تیرہ کا عدد منحوس نہیں ہے کہ اس کو اپنے گھر اور کاشانہ سے دور کرنے کے لئے سفر پر چلے جائیں۔ خداوند کریم نے قرآن میں ایک ہی مرتبہ کلمہ نحس استعمال کیا ہے لیکن کلمہ ''ھدی و رحمۃ'' یعنی ہدایت ورحمت کو تیرہ مرتبہ تکرار فرمایا ہے۔

نحس اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب زائر غیر شرعی تفریحات کے ضمن میں زیارت بجا لائے۔ ایسی زیارت شریعت کی نظر میں نحس اور پلید ہے۔ لیکن جو ساحلوں اور دریاؤں کے سفر کو چھوڑ کر امید اکا توشہ لے کر حضرت امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں ان کو حضرت امام رضا علیہ السلام کی مہر ومحبت اور عنایات کے بیکراں سمندر کی موجیں گھیر لیتی ہیں۔

چودہ معصومین علیہم السلام

اس بنا پر ہمیں توجہ رکھنی چاہئے کہ غیر شرعی مسافرت کو ترک کردیں اور غیر خالصانہ زیارت سے خدا اور چودہ معصومین علیہم السلام کو ناراض نہ کریں۔

۱: نوروز کے تیرہویں دن کا ایک ایرانی تہوار

یہ اہم نکتہ فراموش نہ کریں کہ بعض جگہیں اور اوقات خاص خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں کہ جنہیں مدنظر رکھتے ہوئے انسان بڑی بڑی مشکلات کو برطرف کرسکتا ہے۔شب قدر اور کچھ دوسری راتیں اور اسی طرح بعض ایام اور مہینے کچھ خاص خصوصیات سب پر روشن ہیں۔

کہتے ہیں کہ ہر مہینے کی چودہویں کو ایک ایسا وقت آتا ہے کہ جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔اگر انسان کے ہاتھ سے یہ وقت نکل جاء تو گویا اس نے بہت بڑی فرصت گنوادی ہے۔

اسی طرح بعض مقام جیسے امام رضا علیہ السلام کی مقدس بارگاہ کچھ خاص آثار اور اہم عظمت رکھتے ہیں کہ ہم ان کی طرف توجہ نہ کرنے یا زیارت میں خلوص نہ ہونے کی وجہ سے اس عظیم موقع کو گنوادیتے ہیں اور خدا اور چودہ معصومین علیہم السلام ہم سے جو کچھ چاہتے ہیں، ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔

حرم کے بارے میں الف با اور آداب زیارت

آستانہ قدس رضوی مخلوقات کے لئے آرام اور اپنوں اور غیروں کے لئے پناہگاہ ہے۔دنیا کے ہر حصے سے لوگ اس بارگاہ کی زیارت کا شوق رکھتے ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ حرم کے سقف خانہ سے سیراب ہوں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں اذن دخول سے آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں کہ جس سے دلوں میں آپؑ کی محبت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

اس بارگاہ میں بر و بحر سے آنے والے ہر کسی پر رحمت کی بارش برستی ہے اور باغ ولایت وملکوت میں ہر چھوٹے بڑے کی مہمان نوازی ہوتی ہے۔

یہ مقدس سرزمین ہر کسی کے لئے پناہگاہ ہے۔اس میں پاکدامن، پارسا اور بال و پر جلے ہوئے اور پریشان حال دونوں کو قبول کیا جاتا ہے اور انہیں خوش آمدید کہا جاتا ہے اور یہاں ہر کسی کو معنوی پرواز سکھائی جاتی ہے۔

جب انسان حرم کے خوبصورت اور تابناک گنبد کو دیکھتا ہے تو گویا وہ اس کی توجہ اپنی طرف جذب کرتا ہے اور کہہ رہا ہوتا ہے کہ حرم میں آنے سے پہلے تھوڑا غور وفکر کرو اور توبہ کا سبق سیکھ لو تا کہ امام رضا علیہ السلام کے حضور پیش ہوتے وقت ابلیس کی سازشوں سے امان میں رہو اور ہمیشہ کے لئے تقوی اختیار کرلو۔

حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی رأفت ومہربانی پر یقین اور اطمینان رکھیں اور اس عقیدہ پر ثابت قدمی سے آنحضرتؑ کی مدح وثناء کریں تا کہ اپنی زیارت کے ثواب اور ثمر میں اضافہ کرسکیں۔ معرفت وشناخت سے کی جانے والی زیارت سے ہمارا نام زمین سے آسمان تک آٹھویں امام علیہ السلام کے بہترین زائرین میں لکھا جاتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے جوار میں ان کی کشش ولایت سے مستفید ہوں اور اپنی دل وجان کو رحمانی جلوؤں سے جلا بخشیں اور آنحضرتؑ کے جام ولایت نوش کرنیوالوں اور جانثاروں میں سے ہوں۔

حرم کے شفا بخش چشمہ سے سیراب ہوکر باغ ولایت میں اس طرح سے اپنا مقام بنائیں اور ظلمت سے نور کا سفر اس طرح سے طے کریں کہ ادھر آنکھیں بند ہوں اور ادھر چودہ معصومین علیہم السلام کے دامن ولایت میں پناہ لے لیں۔

حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے حرم میں خدا کی حمد وثناء کریں اور حجت الٰہی علیہ السلام کے ظہور کے دعا کریں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آفاقی حکومت کے آنے اور ان کی حکومت کے لئے دست دعا بلند کریں تا کہ امام زمانہ ارواحنا فداہ کے ظہور سے غیبت کا پردہ چاک ہو جائے اور وہ لوگوں کو حیرت وسرگردانی سے نجات دلائیں۔

مشہد مقدس میں آٹھویں امام حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے حرم کے خدّام سینہ پر ہاتھ رکھے کھڑے ہوتے ہیں اور امام ہشتم علیہ السلام کے زائرین کے چہرہ سے خوشی جھلک رہی ہوتی ہے لوگوں کا سیلاب مختلف حاجات اور دعاؤں کے ساتھ سلطان خراسان حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے

حرم مطہر کا رخ کرتا ہے۔

اے کاش! یہ سب وقت کے امام اور امامت کی آخری کڑی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی دعا کرتے۔

فولادی پنجرہ مجبوروں اور بے سہاروں کی پناہگاہ ہے۔لوگ اس میں داخل ہونے کے بعد راز و نیاز اور دعا و توسل کرتے ہیں اور ہر لمحہ حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے دریائے رحمت سے فیض کے منتظر رہتے ہیں تا کہ آنحضرتؑ کی ایک نگاہ کرم سے ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو راحت اور خوشی نصیب ہو اور حاجت روائی کے بعد بھری جھولی کے ساتھ حرم سے رخصت ہوں۔

زائرین پورے ذوق وشوق اور خلوص دل سے زیارت کرتے اور کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کی آمد و رفت سے ان کا ذہن اور فکر منتشر نہ ہونے پائے اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے متوسل ہو کر دل کو سونے چاندی کی کھنک سے آزاد کر کے ذات الٰہی کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور خدائے ذوالجلال کی یاد سے اپنے لئے آخرت کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی زائرین کے لئے رأفت و مہربانی انسانی روح کی شادمانی کا باعث بنتی ہے اور اس میں رحمانی جلوہ اسے خلوص، خودسازی اور تذکیہ نفس کا راستہ دکھاتا ہے۔

حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت میں زائر کے زر اور زیور کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ،جس طرح ریاکار کے عمل کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔آٹھویں امام علیہ السلام کے حرم کے وہ زندہ دل زائر جو کشتی ولایت میں بیٹھ کر چند قطرہ اشک بہاتے ہیں، وہ امامؑ کے دریائے رحمت میں طغیان لے آتے ہیں اور مورد توجہ قرار پاتے ہیں۔

حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے حرم میں سب کو ایک ہی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے چاہے وہ کسی فوج کا جنرل ہو یا کسی ملک کا سربراہ یا کوئی ایک عام شخص۔حضرت امام رضا علیہ السلام سب کے افکار سے آگاہ ہیں۔وہ ہر کسی کے دل کا حال جانتے ہیں اور ان میں سے جن کے دل پاک و

صاف اور روشن ہیں وہ زیادہ مورد توجہ وعنایت قرار پاتے ہیں۔

بعض زائرین سفر کی بہترین سوغات سقّا خانہ سے ملنے والے پانی کو قرار دیتے ہیں گویا وہ آب کوثر یا سلسبیل ہو۔ وہ اس سے ایک جام پی کر حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور اس نعمت پر خدا کا شکر کرتے ہیں۔

اس مقدس بارگاہ کا دروازہ ہر کسی کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ لوگ شفا لینے اور اپنی دوسری حاجات کے لئے رؤف امامؑ کی مہربانی وکرم کے شاہد ہیں اور وہ اس کے شکرانہ کے طور پر صلوات اور درود بھیجتے ہیں۔ وہ ہر جگہ ہر شہر ودیہات گلی وقریہ میں ہمیشہ شفایابی کے واقعہ کو بیان کرتے ہیں۔ اس طرح سے وہ دوسروں کو اس باعظمت بارگاہ کا فریفتہ بناتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا زائر حرم کی دہلیز سے گزر کر جیسے ہی صحن میں قدم رکھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ ان کئی صدیوں سے اس باعظمت بارگاہ کا کونا کونا حضرت امام زمانہ ارواحنا فداہ کی قدمگاہ رہا ہے۔ لہذا وہ خلوص دل سے بارگاہ کی خاک کو چومتا ہے اور اسے چہرے اور آنکھوں سے لگاتا ہے۔

ضامن آہو علیہ السلام کی ضریح کے پاس اور حرم مطہر کے ہر حصہ میں ہزاروں افراد ہر روز حضرت امام رضا علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ اس بارگاہ کی نورانیت اور معنویت ان کے ضمیر اور باطن کو پاک کر کے انہیں بہشت کی ضمانت دیتی ہے اور ان کا نام اہل بہشت کے زمرے میں ثبت ہو جاتا ہے۔

سونے کے گنبد پر بیٹھنے والے پرندے بھی یہ جانتے ہیں کہ طاق کسریٰ اس کے مقابل میں کسی کھنڈر سے زیادہ نہیں ہے۔ کوہ طور اپنی تمام تر جلالت اور شکوہ کے باوجود شہر طوس کی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کبوتر، چڑیا بلکہ ہر پرندے کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس کے سقّا خانہ کا طواف کر لے۔

کچھ ظاہر پرست بھی یہ جانتے ہیں کہ راہ معنویت کے شہسواروں کی کامیابی اور صاحبان ظرفیت کی ظفر اس بارگاہ کے مالک کی عنایات سے مرحلہ ظہور تک پہنچے ہیں آنحضرتؑ نے ان کے دل کے ظرف کو ظلمت وتاریکی سے نجات دی ہے۔

صحن عتیق میں خوبصورت سقّا خانہ کربلا کے علمدار حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام اور آنحضرتؑ کی دیدمحبت کی یادتازہ کردیتا ہے کہ سقّائے کربلا اور سقّائے سکینہ نے پیاس کی شدت کے باوجود کس طرح عاشور کے دن پانی پینے سے گریز کیا اور خون کے آخری قطرے تک ابن زیاد کے کارندوں سے جنگ کی اور علم کو نہ گرنے دیا۔

ہر کوئی غریب الغرباء امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی غریب نوازی سے باخبر ہے اور وہ جانتا ہے کہ آنحضرتؑ غریبوں کے غمگسار ہیں۔ وہ ان غم زدہ دلوں کا مداوا اس طرح سے کرتے ہیں کہ ان کے اندر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

اس بارگاہ میں خدا سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے فرج وظہور اور فتح ونصرت کی دعا کریں اور اس مکان میں آخرت کی سعادت حاصل کریں تاکہ فضائل وفیوضات کے دریا تک جاسکیں اور اس کریم امام علیہ السلام سے زمانہ آخرالزمان اور غیبت کے تاریک زمانے کے فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے اور ان سے نجات پانے کی دعا کریں۔

مشہد کا مقدس شہر اپنی قداست کے لئے مشہور ہے اس بارگاہ کے زائرین اور مجاورین کو اس کی قدر اور احترام کو مدنظر رکھنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس مقدس شہر سے ہر طرح کے گناہ اور فساد کا قلع قمع ہوجائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مرد وخواتین شریعت کے قانون کو روند کر اپنے غیر شرعی اور ناجائز عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کریں۔

اس بارگاہ کے پاک دل کفشدار (جو کبھی بھی ملال کا اظہار نہیں کرتے) قرب کے خزانہ کے کلیددار ہیں۔ وہ ہر آنے والے کو خوش آمدید کہتے ہیں اور جونہی صبح کا آغاز ہوتا ہے وہ زائرین کی خدمت کے لئے آمادہ ہوجاتے ہیں اور کسی بھی طرح کی کوشش سے دریغ نہیں کرتے۔

حرم کے گلدستہ بھٹکوں کو راہ دکھاتے ہیں اور اپنی بلندی اور استقامت سے گوشہ نشینوں، بوڑھوں اور کمر خمیدہ لوگوں کو امید اور ثبات قدم کا درس دیتے ہیں اور سب کو سکھاتے ہیں کہ اس مقدس آستانے

میں مشکل گرہوں کا بھی کھل جانا ایمان ویقین سے وابستہ ہے اور سکھاتے ہیں کہ یأس ناامیدی سے گریز کرو اور ہمیشہ ہماری طرح سربلند رہو۔

حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کا لطف وکرم زبان زد خاص وعام ہے۔ ہر کوئی اس لاہوتی بارگاہ سے گہربار لؤلؤ ومرجان لے سکتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کلید حضرت امام رضا علیہ السلام کے ہاتھوں میں ہے۔ کبھی بھی امید کا دامن نہ چھوڑیں اور یأس وناامیدی کو شکست دیں کہ جو نفس اور شیطان کا لشکر ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت سب کے لئے مشکل کشائی اور ہر ملک اور ہر خطہ کے لوگوں کے لئے امید ہے۔ جو ایمان ویقین سے اس بارگاہ کی زیارت سے مشرّف ہوتے ہیں، وہ اس در سے اپنی آرزو کو حاصل کر لیتے ہیں اور حضرت امام رضا علیہ السلام کے لطف وکرم کا پرافتخار میڈل سینے پر سجاتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر کا نقارہ خانہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کی لوگوں کو اطلاع دیتا ہے۔ لیکن ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جب ناامیدیاں اور مصائب اپنے اختتام کو پہنچ جائیں گے اور اس بلند مقام سے ﴿نَصرُ اللّٰہِ وَ فَتحُ قَرِیب﴾ کی صدا بلند ہوگی۔ وہ دن دنیا کے نیک لوگوں کا ہوگا۔

پورے خلوص کے ساتھ حرم میں داخل ہوں تا کہ باہر نکلنے تک حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حالت حضور کی رعایت کر سکیں اور وہم وخیال اور وسوسہ کے پرہیز کریں اور امام علیہ السلام سے دعا کریں کہ ولایت اہلبیت علیہم السلام کے عالی مقام کی خدمت میں کامیاب ہو سکیں۔

سب کے سروں پر حضرت امام رضا علیہ السلام کی رحمت کا سایہ ہوتا ہے اور تمام زوّار آنحضرتؑ کے بیکراں لطف سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ اس لئے زیارت کے وقت اپنے حواس پر قابو رکھیں اور ہوشیار رہیں کہ آپ کی فکر ادھر، ادھر منتشر نہ ہونے پائے۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا کے پیغمبروں اور اولیاء خدا نے ولایت اہلبیت علیہم السلام کو قبول کر کے خدا کے دین کی مدد کی ہے۔ لہذا آٹھویں امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے یقین کے ساتھ دعا کریں کہ آنحضرتؑ آپ کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حقیقی اصحاب وانصار میں سے قرار دے تا کہ آپ بھی دینِ خدا کی مدد کرنے والوں کی صف میں شمار ہو سکیں۔

کچھ دیگر نکات

حکمت زیارت سے قطع نظر کرتے ہوئے (کہ یہ خدا کے حقیقی بندوں کا شیوہ ہے) ہم یہ مطلب بیان کرنا چاہتے ہیں کہ کبھی انسان توجہ نہ کرنے یا کم توجہ کرنے یا نیت کے مخلوط ہو جانے یا بعض ناپسندیدہ کاموں کے انجام دینے کی وجہ سے انسان اعمال کے اس ثوابِ عظیم کو گنوا دیتا ہے کہ جسے خداوند کریم نے قرآن مجید میں بارہا مختلف الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ جس سے انسان اس کی اہم حکمت (خدا اور اہلبیت علیہم السلام سے ارتباط قائم کرنا) سے مستفید نہیں ہو پاتا۔

جو حیا اور حجاب کی رعایت نہیں کرتے، جو اپنی نگاہوں پر پہرے نہیں بیٹھاتے، جو موسیقی سے سے دستبردار نہیں ہوتے ....وغیرہ۔ انہیں جان لینا چاہئے کہ جو بربط کے شیدائی تھے وہ اس دنیا سے چلے گئے، جو موسیقی کو اپنے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام کی ضریح کے پاس لے جاتے ہیں، وہ بھی ایک دن مر جائیں گے اور کسی بھی بادشاہ یا موسیقار کا نام ونشان بقی نہ رہ جائے گا! ایسے لوگ قبر میں کیا کریں گے؟ کیا وہ بربط کے سروں کو گنوائیں گے یا.....!

کیا یہ صحیح ہے کہ انسان ایران اور دنیا کے دوسرے دور دراز علاقوں سے کئی دنوں کی مسافت طے کرنے کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آئے، لیکن ایسے کاموں کو انجام دینے کی وجہ سے آنحضرتؑ کی نورانی ومعنوی بارگاہ کی عظمت اور جلال کو نہ سمجھ سکے اور اس کا دل، کسی دوسرے امور میں یا کہیں اور ہو؟

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہابیت زیارت اہلبیت علیہم السلام کی اہمیت کو ختم کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ وہ زیارت کی اہمیت کو زائرین کی نظروں میں ختم کرنا چاہتے ہیں یا اسے کم رنگ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے اس ہدف کو حاصل کرنیکے لئے ایک مؤثر ترین کام یہ انجام دے رہے ہیں کہ وہ زیارت کی ترویج کر رہے ہیں جس کے ساتھ ناپسندیدہ کام بھی انجام دیئے جاتے ہیں۔

وہ ایک طرف سے لوگوں کو غیر شرعی مسافرت کی تشویق کرتے ہیں تو دوسری طرف سے وہ لوگوں کی نظروں میں اہلبیت علیہم السلام کی عظمت کو کم رنگ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اہلبیت علیہم السلام کے مقام وعظمت اور ارث کو چھپانے کے لئے وہی کام کر رہے ہیں جو کبھی بنی امیہ و بنی العباس معاویہ اور عمر عاص نے کیا تھا۔

وہ خاندان وحی علیہم السلام کی یاد اور ان کے نام کو لوگوں کے دل اور زبان سے نکالنے کی جتنی بھی کوشش کر لیں، لیکن خداوند متعال خود اس خاندان کی فضیلت اور جلال کو واضح و آشکار کر دیتا ہے۔ یہاں اس بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے کلام کو ذکر کرنا بہتر ہے۔

دشمن اہلبیتؑ کی وعدہ خلافی کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''الحمد لِلّٰه الّذی حفظ منّا ما ضیّع الناس ، ورفع منّا ما وضعوه حتّی لقد لُعِنّا علی منابر الکفر ثمانین عاماً ، وکتمت فضائلنا ، وبذلت الاموال فی الکذب علینا واللّه تعالی یأبی لنا الاّ ان یعلی ذکرنا ، ویبین فضلنا ، واللّه ما هذا بنا ، وانّما هو برسول اللّه صلی اللّه علیه وآله وسلم وقرابتنا منه حتّی صار امرنا وما نروی عنه انه سیکون بعدنا من أعظم آیاته و دلالات نبوّته[1]''۔

---

[1] عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۶۲، بحار الانوار: ۴۹/۱۴۲۔

اس خدا کی حمد وثناء کہ جس نے ہمری نسبت سے چیزوں کو زندہ رکھا کہ جسے لوگوں نے ضائع اور تباہ کر دیا تھا اور ہمارے ذریعہ سے ہر اس چیز کو بلند کیا کہ جسے انہوں نے پست کرنا چاہا۔حتی کہ ہم پر منابر کفر سے اسّی سال تک طعن وتشنیع کی گئی اور ہمارے فضائل کو چھپایا گیا اور ہم پر جھوٹ باندھنے کے لئے مال خرچ کیا گیا۔خداوند کریم نے ہمارے لئے یہ پسند نہ کیا اور ہمارے لئے اس کے علاوہ کچھ نہ چاہا کہ ہمارے ذکر کو بلند اور فضل کو واضح کر دے۔خدا کی قسم یہ ہماری وجہ سے نہیں بلکہ رسول خدا اور ان کے ساتھ ہماری قرابت کی وجہ سے تھا حتی ہمارا امر اور ہم ان سے جو کچھ روایت کرتے ہیں ،وہ ہمارے بعد ان کی نبوت کی بڑی آیات اور نشانیوں میں ہوگا۔

وہابیت کے کارندوں کو یہ جان لینا چاہئے کہ معاویہ کی وعدہ خلافی اور اہلبیت علیہم السلام کے فضائل چھپانے کی بدترین سازش دور حاضر کی وہابیت سے دس گنا تھی،لیکن آخر میں وہ ذلیل وخوار ہو گئے اور اپنی خواہشات کو قبر میں لے گئے۔لیکن خاندان وحی علیہم السلام کا نام آج بھی زندہ اور درخشاں ہے۔آخر میں وہابیت کا بھی یہ ہی انجام ہوگا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں بم دھماکہ

اب جب کہ وہابیت (پلید یہودیوں کی ایجاد) کے آلودہ ہاتھوں اور ان کی خشونت کی بات آ ہی گئی ہے تو مناسب ہے کہ ہم ۱۴۱۵ھ کے عاشور کے دن ظہر کے وقت حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں بم دھماکے کے واقعہ کو بھی بیان کرتے چلیں تا کہ سب کو معلوم ہو سکے کہ ایسے برے کام اسلام کے دشمنوں کی جانب سے انجام دیئے جا رہے ہیں۔وہابیت کے خون آلود ہاتھ دنیا میں اپنی تمام فعالیت کے ساتھ تشیع کے مقابلہ میں کھڑی ہے اور اپنی خام خیالی میں شیعوں کو مٹانے کے لئے یہودیوں کے حکم پر عمل پیرا ہیں۔وہ اس چیز سے غافل ہیں کہ ان کے یہ کام پانی پر کھینچی گئی لکیر کی طرح ہیں اور وہ اپنے ان کاموں کا بھیانک انجام بھی دیکھ لیں گے۔

وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ابتدائے اسلام سے یہودی شدت سے اسلام کے خلاف مقابلہ کے لئے اٹھے اور انہوں نے ابوجہل اور ابوسفیان جیسے لوگوں کو اسلام کی نابودی کے لئے اپنے ساتھ ملالیا۔ لیکن انہیں ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی۔ نہ صرف وہ بلکہ جنہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منافقانہ انداز میں اسلام پر کاری ضربوں سے وار کئے۔ اگرچہ انہوں نے امت میں اختلافات پیدا کئے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ لیکن اس کے باوجود بھی شیعوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور دشمن کی تمام مکاریوں کے باوجود اب بھی شیعت ترقی کی طرف بڑھ رہی ہے اور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جب پوری دنیا پر شیعوں کی حکومت ہوگی۔

اس بات کی جانب توجہ رکھنا چاہئے کہ رسول اکرمؐ کی شہادت کے وقت مسلمانوں کی تعداد سات ملین تھی اور سقیفہ کے واقعہ میں حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ولایت کی پیروی کرنے والوں کی تعداد اتنی بھی نہیں تھی کہ جنہیں انگلیوں پر گنا جا سکے۔ لیکن شیعوں کے خلاف تمام سازشوں، مکاریوں اور شیعوں کو نیست و نابود کرنے کی تمام کوششوں کے باوجود اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی کا تیسرا حصہ شیعوں پر مشتمل ہے اور بالآخر ایک دن ساری دنیا میں حقیقی اسلام یعنی تشیع ہی ہوگا۔

جس دین کی پشتبانی خود خدا کر رہا ہو، اسے کوئی گروہ کس طرح ختم کر سکتا ہے؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ خداوند عالم نے خود وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے دین کو دنیا کے تمام ادیان پر کامیاب کرے گا؟

کیوں بے خبر لوگوں کا برین واش کر کے انہیں مقدس مقامات کو ویران کرنے اور شیعوں کو شہید کرنے کے لئے اجیر کیا جاتا ہے؟

کیا وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ اگرچہ حرم میں بم دھماکا کر کے حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر کے در و دیوار کو تو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے، لیکن خاندان عصمت علیہم السلام کے محبوں کی محبت میں مزید اضافہ ہوا ہے اور دلوں میں محبت کے شعلہ اور بھڑک اٹھے ہیں؟! اور وہ آمادہ ہیں کہ کب ان بد کردار لوگوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور صفحۂ ہستی سے ان کا نام و نشان مٹا دیں۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جسے بہت سے ناشناختہ ہاتھ اور ان کے ہمنواء قبول کرتے ہیں۔

وہ بخوبی جانتے ہیں کہ جس طرح ابوسفیان، ابوجہل، معاویہ اور عمرو عاص خدا کے دین کو سرنگوں نہیں کر سکے، اسی طرح یہ نئی وجود میں آئی مکڑیاں بھی اپنے بے بنیاد اور کمزور جالے سے تشیع کی محکم اور مضبوط بنیادوں کو نہیں اکھاڑ سکتیں۔

جی ہاں! یہ ایک ایسا نکتہ ہے کہ جس کو وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔

کیا آپ حرم میں بم دھماکہ کرنے والوں کو پہچانتے ہیں؟

ایک دوسرا نکتہ بھی ہے کہ جس کی طرف تمام شیعوں، اہلبیت علیہم السلام کے محبوں اور پیروکاروں کو توجہ رکھنی چاہئے۔

ہم ذوق وشوق سے حرم مطہر کے در و دیوار اور زمیں کو چومتے ہیں اور ہم پورے وجود سے حرم مطہر کے در و دیوار کو نقصان پہنچانے والوں سے متنفر اور بیزار ہیں۔ اگر چہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر کی پاسداری ہمارے ذمہ نہیں ہے اور ہم یہ نہیں کر سکتے لیکن حرم خدا جو کہ حرم اہلبیت علیہم السلام بھی ہے، کی پاسداری ہمارا فرض اور ذمہ داری ہے۔

خدا پر ایمان اور مقام ولایت معصومینؑ پر اعتقاد رکھنے والے ہر شخص کو اس حرم کی حفاظت کرنی چاہئے اور حرم کی پاسداری کرتے ہوئے اسے ہر طرح کے آسیب اور نقصان سے بچانا چاہئے۔

خداوند کریم نے اس حرم کی پاسداری سب کے ذمہ کی ہے اور ان سب سے یہ چاہا ہے کہ اپنی قدرت اور توانائی کے مطابق اس حرم کی حفاظت کی کوشش کرو۔

خاندان وحی علیہم السلام کے ارشادات میں اس بارے میں بہت تاکید کی گئی ہے اور ہمیشہ اس حرم کی اہمیت اور عظمت کی طرف توجہ دلائی ہے اور جو اس کو اہمیت نہیں دیتے، ان سے سخت ناراضگی اور اہمیت دینے والوں سے خوشنودی کا اظہار کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ حرم کون سا حرم ہے کہ جہاں ہر صاحب ایمان شخص کو آنا چاہئے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کون سا حرم ہے کہ ہر کسی کو اس جس کی پاسداری کرنی چاہئے اور جسے بم دھماکوں کے نقصانات سے محفوظ رکھنا چاہئے؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کون سا حرم ہے کہ جس کی پاسداری کے لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ کسی بیگانے کو اس میں نہ گھسنے دے؟ اگر آپ اس حرم کے بارے میں نہیں جانتے تو مکتب اہلبیتؑ سے متمسک ہو جائیں تا کہ وپ آپ کو اس حرم سے آشنا کر دیں۔

علامہ مجلسیؒ بحار الانوار میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

''القلب حرم اللّٰه فلا تُسكِن فی حرم اللّٰه غير اللّٰه[1]''

دل خداوند تعالی کا حرم ہے۔ خدا کے حرم میں خدا کے علاوہ کسی کو جگہ نہ دو۔

اسی طرح وہ رسول اکرمؐ سے ایک دوسری اہم روایت میں نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''ناجی داود ربّه فقال: الٰهی لكلّ ملک خزانة ، فأين خزانتک ؟

قال جلّ جلاله : لی خزانة اعظم من العرش ، وأوسع من الكرسی ، وأطيب من الجنّة ، وأزين من الملكوت :

أرضها المعرفة ، وسماؤها الايمان ، وشمسها الشوق ، وقمرها المحبّة ، ونجومها الخواطر ، وسحابها العقل ، ومطرها الرحمة ، وثمارها الطاعة ، وثمرها الحكمة ''

ولها أربعة ابواب : العلم والحلم والصبر والرضا ؛ ألا وهی القلب[2]''۔

داؤدؑ نے اپنے خدا سے مناجات کی اور کہا: اے میرے خدا ہر بادشاہ کا خزانہ ہوتا ہے تیرا

۱۔ بحار الانوار: ۷۰/۲۵۔

۲۔ بحار الانوار: ۷۰/۵۹۔

خزانہ کہاں ہے؟

خداوند کریم نے فرمایا: میرا خزانہ عرش سے باعظمت، کرسی سے وسیع، جنت سے پاکیزہ اور ملکوت سے زیادہ خوبصورت ہے۔

اس کی زمین معرفت، اس کا آسمان ایمان اس کا سورج شوق، اس کا چاند محبت اور اس کے ستارے خواطر، اس کے بادل عقل، اس کی بارش رحمت، اس کے پھل اطاعت اور اس کا نتیجہ حکمت ہے۔

اس کے چار دروازے ہیں: علم، حلم، صبر اور رضا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ ''دل'' ہے۔

جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ دل کو خدا کے حرم اور عرش الٰہی سے زیادہ عظیم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اگر اس حرم کی اچھی طرح پاسداری کریں اور اس کے احترام اور اہمیت کی کوشش کریں تو حضرت امام رضا - کے حرم میں قبول ہوں گے اور اس باعظمت بارگاہ میں معنوی مہمان نوازی ہوگی۔

لہذا ہمیں اس بارے میں ضرور توجہ رکھنا چاہئے کہ ہمارا دل کس طرح سے حضرت امام رضاؑ سے مرتبط رہ سکتا۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دل کو پاک کریں اور بیگانوں کو اس میں جگہ نہ دیں۔ ہر قسم کے مال کو استعمال نہ کریں، ہر طرح کی آواز نہ سنیں۔ ہر منظر کی جانب نہ دیکھیں اور حرم یا دل کی حرمت کی حفاظت کریں تا کہ ہماری باطنی آنکھیں بینا اور ہمارے باطنی کان سن سکیں۔ پس جو بھی اس طرح سے ہو، اسے حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں معنوی پزیرائی دی جائے گی۔

اس بنا پر ہمیں اس حرم کی پاسداری اور اس کا احترام کرنا چاہئے۔ لیکن اگر ہم اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی پیروی کریں تو گویا ہم اس حرم کی نابودی کے وسائل مہیا کر رہے ہیں۔ اگر ہمارا کردار، گفتار اور افکار اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام کے فرمودات کی بنیاد پر نہ ہو اور گناہ اور خطاؤں میں مصروف رہیں اور شریعت کے محرمات کو انجام دینے سے پرہیز نہ کریں تو ہمارے اعمال ایسے بم کی

طرح ہوں گے کہ جسے ہم خدا کے حرم یعنی اپنے دل میں منفجر کر رہے ہیں۔

جس طرح ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں ہونے والے بم دھماکے نے ہمیں بہت ناراض کیا تھا، اسی طرح ہمارے گناہ بھی اسی بم کی طرح ہیں کہ جن کے ذریعے ہم اپنے دل اور خدا کے حرم کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

جس طرح ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں بم دھماکا کرنے والوں سے متنفر ہیں اور انہیں خائن شمار کرتے ہیں، اسی طرح ہمارا نفس بھی ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے کہ جو ہمیں اپنے دل کو خراب کرنے اور اسے نقصان پہنچانے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ جیسا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

''أعدیٰ عدوّ نفسِک الّتی بین جَنبَیک[۱]'' تمہارا سب سے بدترین دشمن، تمہارا نفس ہے کہ جو تمہارے ساتھ ہے۔

اب اس اہم نکتہ پر توجہ فرمائیں کہ ممکن ہے کہ انسان ایسا غافل ہو جائے کہ وہ خدا کو بھول جائے اور اس کی وجہ سے وہ خود کو بھی بھول جائے۔ خداوند کریم کا ارشاد ہے:

''وَلاتَکُونُوا کَالَّذِینَ نَسُوا اللهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ[۲]''

اور خبردار ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے خود ان کے نفس کو بھی بھلا دیا اور وہ سب واقعی فاسق اور بدکار ہیں۔

اگر انسان اس طرح سے ہو تو ممکن ہے کہ وہ دوسروں کے جرم اور جنایات کو بخوبی پہچان لے اور انہیں بڑی آب و تاب سے دوسروں کے سامنے بیان بھی کرے۔ لیکن وہ اپنے جرم کو نہ صرف دیکھتا ہی نہیں بلکہ اس کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوتا اور وہ خود کو مجرم بھی نہیں سمجھتا کہ اس کا علاج کرے۔ ایسے افراد جہل مرکب میں مبتلا ہیں۔ اور وہ اپنی جہالت سے بھی جاہل ہیں۔ یعنی وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ

۱۔ بحار الانوار: ۷۰/۶۴۔

۲۔ سورۂ حشر: آیہ ۱۹۔

وہ نہیں جانتے۔

اگر انسان ایسا ہو تو ممکن ہے کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم اور دیگر مقامات میں ہونے والے بم دھماکے جان کر اس پر افسوس کرے، لیکن چونکہ وہ خود کو بھول چکا ہے لہذا وہ اپنے دل ہونے والے دھماکوں اور تخریب کاری کی طرف متوجہ نہیں ہوگا اور اسے اس کی کوئی خبر بھی نہیں ہوگی۔ جو دل خدا کا حرم ہونا چاہئے تھا اب وہ شیاطین کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ اسی لئے وہ اپنے دل کو جس قدر بھی نقصان پہنچائے گا، اس سے بے خبر تر ہوتا جائے گا۔

چونکہ مکتب اہلبیت علیہم السلام ہمیں سکھاتا ہے کہ شیعوں کو اپنے دشمن کی پہچان ہونی چاہئے۔ ہمیں نہ صرف اپنے بیرونی دشمنوں کی پہچان ہونی چاہئے بلکہ ہمیں نفس امّارہ کو بھی پہچاننا چاہئے کہ جو ہمارا بدترین دشمن ہے اور یہ جان لینا چاہئے کہ جو چیز ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، وہ ہمارا بیرونی دشمن نہیں ہے بلکہ وہ انسان کا نفس ہے کہ کبھی کبھی وہ اپنے بیرونی دشمن کو بھی دل میں جگہ دے دیتا ہے۔

اس صورت میں انسان، سب سے بڑا بم دھماکہ اور نقصان اپنے دل میں انجام دیتا ہے۔ لیکن جس طرح خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو بھول جاتا ہے اور اس کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتا ہے۔

پس ہمیں نہ صرف بیرونی دشمن، شیطان کے وسوسوں، انگلینڈ کی سازشوں اور امریکا کی مکاریوں کی خبر ہونی چاہئے بلکہ ہمیں اپنے داخلی دشمن یعنی نفس امّارہ سے بھی ہوشیار رہنا چاہئے۔

اب جب کہ ہم یہ جان چکے ہیں کہ ہم گناہ اور برے کاموں کو انجام دینے کی وجہ سے اپنے دل اور حرم میں بم دھماکے کرتے ہیں تو اب یہ بھی جان لیں کہ اگر لوگ ابتداء سے آج تک اہلبیتؑ کو تنہا نہ چھوڑتے اور ان کے گرد جمع ہو جاتے تو مقدس مقامات میں بم دھماکے کرنے کی نوبت بھی نہ آتی کہ بیگانے افراد ان ہولناک کارروائیوں کو انجام دیتے ہیں۔

جس طرح حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام، امام زمانہ ارواحنافداہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''صاحب هذا الأمر الشريد الطريد الفريد الوحيد[۱]''

اس امر کا صاحب (تمام کائنات پر ولایت وقدرت کا اظہار) بھولا یا ہوا، دور اور تن وتنہا ہے۔

اگر ہمارا معاشرہ اس بڑے گناہ (امام زمانہ ارواحنافداہ کو تنہا چھوڑنا) میں شریک نہ ہوتا تو کس طرح خائن یہ جنایت انجام دے سکتے تھے اور کس طرح حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر کو نقصان پہنچا سکتے تھے؟ اپس ہم جس قدر بھی ایسے لوگوں کے اعمال اور کردار سے بیزار ہوں لیکن ہم امام زمانہؑ اور تمام اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام پر فدا ہونے کی بجائے ان سے کنارہ گیری اور غفلت کی وجہ سے دشمن کے لئے سدّ راہ نہیں بن رہے ہیں اور ان کے داخل ہونے کا راستہ فراہم کر رہے ہیں۔

نتیجتاً دین کے دشمنوں نے وہابی، بہائی اور کئی دوسرے فرقے بنا کر اور ان کو تقویت دے کر انجانے ہاتھوں کی مدد سے اپنے پلید اور منحوس اہداف کو حاصل کرنے کے لئے قدم بڑھاتے ہیں۔

یہودیوں کے خادم اپنی خام خیالی سے دین الٰہی کو نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔لیکن وہ اس چیز سے غافل ہیں کہ جس خدا نے کروڑوں ستاروں کو خلق کیا، اس نے خود وعدہ دیا ہے کہ آخر کار کائنات کے آفتاب حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دین کی مدد کے لئے بھیجے گا اور وہ دین کے دشمنوں کو نابود کرے گا۔اب اگر وہ اپنی چھوٹی سوچ کے مطابق اپنے کچھ نحس مقاصد حاصل کر لیں، لیکن آخر کار انہیں پوری دنیا میں رسوائی اور بے عزتی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

ناشناختہ ہاتھوں اور فریب خوردوں نے صرف کوّے کی کالک کو دیکھا ہے اور اسی کو ہی حقیقت سمجھ بیٹھے ہیں لیکن ہزاروں بلبلوں کی چہہ چہاہت ان کے کان میں نہیں پہنچتی۔

اے کاش! انہیں یہ معلوم ہوتا کہ ان کا وقت کم ہے اور ان کی مہلت ختم ہونے والی ہے۔

اے کاش! وہ یہ سمجھ سکتے کہ ہر سیاہ رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے اور اب رات کی تاریکی ختم

۱۔ بحار الانوار: ۱۲۰/۵۱۔

ہونے والی ہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام پوری دنیا کو اپنے نور سے منور کر دیں گے۔

افراد کو پہچاننے کے سلسلہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی راہنمائی

افسوس سے کہنا پڑتا ہے ممکن ہے کہ ایسے لوگ ظاہراً دوست ہوں اور لوگوں کے درمیاں گھل مل جائیں لیکن باطناً وہ دشمن کے کارندہ ہوتے ہیں۔اسی لئے حضرت امام رضا علیہ السلام نے خبردار کیا تم سب افراد کو صحیح طریقے سے پہچانو اور ان کے ظاہر سے دھوکہ نہ کھاؤ۔اب ان دو روایات پر غور کریں۔

ا۔حضرت امام رضاؑ ،حضرت امام سجادؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

اگر کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ جو باوقار اور خوش رفتار ہو،اپنی گفتار میں عبادت اور پارسائی کا اظہار کرے اور وہ اپنی حرکات میں فروتنی کا اظہار کر رہا ہو تو اس کے بارے میں تأمل کرو کہیں وہ تمہیں دھوکا نہ دے۔کیونکہ ممکن ہے کبھی کوئی خوف،کمزورنیت اور پستی کی وجہ سے دنیا اور محرمات کے ارتکاب ک کی ہمت نہ رکھتا ہو تو وہ دین کو دنیا کا ذریعہ بنالیتا ہے اور لوگوں کو اپنے تظاہر سے دھوکا دیتا ہے،لیکن اگر وہ حرام کی قدرت پیدا کرلے تو اس پر ٹوٹ پڑتا ہے۔

اگر دیکھو کہ وہ حرام سے پرہیز کر رہا ہے تو بھی اس بارے میں تأمل کرو کہ کہیں وہ تمہیں فریب نہ دے دے کیونکہ لوگوں کی خواہشیں مختلف ہوتی ہیں۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی حرام مال سے پرہیز کرتا ہے اگرچہ وہ مال بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔لیکن دوسرے برے کاموں میں مصروف ہے اور برے کاموں کی لئے حرام سے بھی متصل ہو جاتا ہے۔

اگر دیکھو کہ وہ اس بھی گریز کر رہا ہے تو بھی غور وفکر کرو کہ وہ تمہیں دھوکہ نہ دے کہ کہیں تم اس کے میزان عقل کو نہ جان لو۔کتنے ایسے لوگ ہیں جو ہر طرح کی بدی کو ترک کر سکتے ہیں لیکن وہ عقل متین کی طرف رجوع نہیں کرتے ہیں۔لہذا وہ جہل و نادانی کی وجہ سے جن چیزوں کو برباد کرتے ہیں وہ ان سے کہیں زیادہ ہیں جن کی عقل کے ذریعہ سے اصلاح کرتے ہیں۔

اب اگر تم اس کی عقل کو بھی متین پاؤ تو پھر بھی اس کے بارے میں تأمل کرو کہ کہیں وہ تمہیں دھوکا نہ دے تا کہ تم یہ جان لو کہ کیا وہ اپنی عقل کے برخلاف اپنی ہوا و ہوس پر عمل کرتا ہے یا ہوا و ہوس کے برخلاف اپنی عقل کے مطابق عمل کرتا ہے اور یہ کہ اس کا باطل ریاست کی طرف لگاؤ کتنا ہے؟ کیا وہ اس بارے میں بے اعتنا ہے یا نہیں؟ کیونکہ لوگوں میں خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بھی ہیں یعنی وہ اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر بیٹھتے ہیں۔ وہ دنیا کے لئے دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ باطل ریاست کی لذت مباح اور حلال نعمتوں کی لذت سے زیادہ ہے۔ لہذا وہ ان سب کو باطل ریاست تک پہنچنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

" وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ[1]"

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تقوی الٰہی اختیار کرو تو غرور گناہ کے آڑے آجاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے جہنم کافی ہے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

پس وہ ایسے اونٹ کی مانند ہے کہ جو اپنے سامنے نہ دیکھے یعنی بصیرت کے بغیر قدم اٹھالے تو اس کو پہلے گناہ سے نقصان پہنچانے والے دور ترین ہدف تک لے جاتا ہے اور اس کے بعد کہ جب وہ اس چیز کو طلب کرتا ہے، جس کے انجام دینے پر قادر نہیں ہے تو اس کا خدا اس کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ پس خدا نے جسے حرام کیا تھا وہ اسے حلال سمجھتا ہے اور جسے خدا نے حلال کیا تھا وہ اسے حرام قرار دیتا ہے۔ اب است دین کے چلے جانے کا کوئی ڈر نہیں رہ جاتا ہے بس وہ جس ریاست کے لئے بدبخت ہوا ہے، وہ محفوظ رہ جائے۔

یہ وہی ہیں کہ جن پر خدا نے غضب نازل کیا ہے اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

لیکن کامل اور بہترین مرد وہ ہے کہ جو اپنی ہوا و ہوس کو خدا کے امر کے تابع قرار دے اور اپنی توانائی خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ وہ حق پر ملنے والی خواری کو باطل میں ملنے والی عزت پر ترجیح دے

۱۔ سورۂ بقرہ: آیت ۲۰۶۔

اور جانتا ہو کہ دنیا کی سختیوں کو برداشت کر کے جاودانی نعمتوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن دنیاوی خوشیاں اور مسرت جو کہ خواہشات نفس سے حاصل ہوتی ہیں، وہ دائمی عذاب کا سبب بنتی ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتا ہے۔۔وہ ہوا و ہوس کی پیروی نہیں کرتا کہ جس سے انسان چند دن کا آرام وسکون تو حاصل کر لیتا ہے لیکن وہ بعد میں ملنے والے دائمی عذاب کو فراموش کر دیتا ہے۔

حقیقی اور بہترین انسان یہی ہے۔اس کے ساتھ ملحق ہو جاؤ اور اس کے طریقے کی پیروی کرو اور اس کے وسیلہ سے خدا سے توسل کرو۔کیونکہ اس کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی اور وہ اپنی دعاؤں کی استجابت سے ناامید اور ناکام نہیں ہوتا[۱]۔

منافق دوست

۲۔حسن بن علی خزاز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

اہلبیت نبوت علیہم السلام کی محبت اور مودّت کا دم بھرنے والوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ جن کا فتنہ شیعوں کے لئے دجّال سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

میں نے عرض کیا کس طرح اور کس طریقے سے؟

فرمایا: ہمارے دشمنوں کے ساتھ ارادت دکھانا، ہمارے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرنا اور ہمارے دوستوں سے دشمنی کرنا۔کیونکہ جب بھی ایسا ہوتا ہے حق و باطل آپس میں مل جاتے ہیں اور امر مشتبہ ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں مومن اور منافق کو نہیں پہچانا جا سکے گا[۲]۔

۱۔جامع احادیث شیعہ: ۳۱۱/۷۔

۲۔وسائل الشیعہ: ۴۴۱/۱۱۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے کلام میں ان کے حرم کی عظمت

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے ثواب کو بیان کرنے سے پہلے ہم حضرت امام رضاؑ کے نورانی حرم کی عظمت کی کچھ وجاہت کرنا چاہیں گے تا کہ زیارت کرتے وقت ہمیں معلوم ہو کہ ہم نے کس بارگاہ میں قدم رکھے ہیں اور ہم خود کو حضرت امام رضا علیہ السلام کے آستانہ مقدس میں بہتر طریقے سے آنحضرتؑ کے حضور پیش کر سکیں۔

اس بارگاہ میں ہمیشہ ملائکہ اور اولیاء خدا حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام ایک حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

''ھذہ البقعة روضة من ریاض الجنّة، و مختلف الملائکة، لایزال فوج ینزل من السماء و فوج یصعد الی ان ینفخ فی الصور[1]''۔

یہ بارگاہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور فرشتوں کی رفت و آمد کی جگہ ہے۔ ایک گروہ آسمان سے نیچے آتا ہے اور دوسرا گروہ اوپر جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تب تک منقطع نہیں ہوگا کہ جب تک صور نہ پھونکی جائے۔

سب فرشتے آنحضرتؑ کے سامنے تب تک کھڑے ہوتے ہیں اور اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک آپ انہیں بیٹھنے کا حکم نہ دے دیں۔

اس بارے میں امام جواد علیہ السلام سے ایک خوبصورت روایت وارد ہوئی ہے کہ جو اس کلام سے مربوط ہے۔ آنحضرتؑ سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک صحابی بیمار ہو گیا۔ آنحضرتؑ اس کی تیمارداری کے لئے گئے اور فرمایا: تمہارا کیا حال ہے۔

۱۔ مستدرک الوسائل: ۱۰/۳۵۷۔

اس نے عرض کی: آپ کے بعد موت سے ملاقات کی۔(یعنی اس کا مطلب اپنی بیماری کی شدت اور سختی کو بیان کرنا تھا)

امامؑ نے فرمایا: تم نے موت کو کیسا پایا؟

عرض کیا: بہت سخت اور دردناک۔

فرمایا: تم نے موت کا دیدار نہیں کیا بلکہ تم نے اس چیز کو دیکھا ہے کہ جو تمہیں آگاہ کرے اور موت کی بعض نشانیوں کو دکھائے۔موت کی بنسبت لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک وہ جو مر کر راحت پا جاتے ہیں اور دوسرے وہ جن کے مرنے سے دوسروں کو راحت مل جاتی ہے۔

پس پروردگار اور ہم اہلبیت علیہم السلام کی ولایت پر ایمان کو تازہ کرو تا کہ تمہارا شمار پہلی قسم کے لوگوں میں ہو سکے اور تمہیں راحت مل سکے۔

اس شخص نے امام علیہ السلام کے حکم پر عمل کیا اور پھر عرض کی: اے فرزند رسول خدا! یہ سب پروردگار کے فرشتے ہیں کہ جو درود و احترام اور تحفے و تحائف کے ساتھ آئے ہیں، جو آپ پر سلام بھیج رہے ہیں اور آپ کے سامنے کھڑے ہیں، آپ انہیں بیٹھنے کی اجازت دے دیجئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے فرشتو! بیٹھ جاؤ۔

پھر اس مریض سے فرمایا: ان فرشتوں سے پوچھو کہ کیا انہیں میرے حضور میں بیٹھنے کا حکم ملا ہے؟

مریض نے کہا: میں نے ان سے پوچھا ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ خدا نے جن فرشتوں کو خلق کیا ہے اگر وہ سب آپ کے سامنے حاضر ہو جائیں تو وہ سب کے سب تب تک کھڑے رہیں گے کہ جب تک انہیں بیٹھنے کی اجازت نہ ملے۔خدا نے انہیں یہ حکم دیا ہے[۱]۔

جیسا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کا حرم فرشتوں کی رفت و آمد کی جگہ ہے۔

اب یہ واضح سی بات ہے کہ سب آئمہ اطہارؑ کی یہی شان و عظمت ہے اور سب فرشتے آئمہ

۱۔الدعوات: ۲۴۸۔

معصومین علیہم السلام کے سامنے خشوع وخضوع پر مأمور ہیں۔ان کے مقام ومنزلت سے نہ صرف فرشتے بلکہ اولوالعزم پیغمبر بھی آگاہ ہیں اور وہ اپنی مشکلات اور سختیوں میں خدا کو انہی معصوم ہستیوں کا واسطہ دے کر نجات حاصل کرتے ہیں۔

اہلبیتؑ سے توسل

شیخ صدوقؒ اپنی سند سے حضرت علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

جب حضرت نوح علیہ السلام معرض غرق میں تھے تو انہوں نے خدا کو ہمارا واسطہ دے کر پکارا تو خدا نے انہیں غرق ہونے سے نجات دی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو انہوں نے خدا کو ہمارا واسطہ دیا تو خدا نے آگ کو گلزار بنا دیا اور وہ سلامت رہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا میں عصا مارتے وقت خدا کو ہمارا واسطہ دے کر پکارا تو خدا نے اسے خشک کر دیا، جب حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں کے ہاتھوں قتل ہونے کا خطرہ محسوس ہوا تو انہوں نے خدا کو ہمارا واسطہ دیا اور انہیں قتل ہونے سے نجات ملی اور خدا نے انہیں اپنی طرف اوپر بلا لیا[۱]۔

جس طرح خدا کے پیغمبر مشکلات اور سختیوں میں خدا کو اہلبیتؑ کے نام کا واسطہ دے کر پکارتے تھے، اسی طرح ہمارا بھی وظیفہ ہے کہ ہم بھی اپنی مشکلات اور مصیبتوں (کہ جس میں بڑی مشکل اور مصیبت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت ہے) میں ان معصوم ہستیوں سے متوسل ہوں اور خدا کو ان کا واسطہ دے کر پکاریں۔

ایک دوسری روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب بھی کسی سخت مصیبت اور مشکل میں گرفتار ہو جاؤ تو خدا کی بارگاہ میں ہمیں وسیلہ قرار دے کر

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۳۰۲/۱۹، وسائل الشیعۃ: ۱۱۴۳/۴ (اس بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں اور معصومینؑ سے منقول دعائیں بھی ان پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ ان میں ان سے توسل زیادہ وارد ہوا ہے)۔

مدد طلب کرو، کیونکہ خداوند کریم کا ارشاد ہے:

" وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ بِهَا "[۱]

اور اللہ ہی کے لئے بہترین نام ہیں لہذا اسے ان ہی کے ذریعہ پکارو۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

خدا کی قسم! خدا کہ وہ نیک نام ہم ہیں کہ خدا ہماری معرفت کے بغیر کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کرے گا[۲]۔

ہر جگہ ان معصوم ہستیوں سے متوسل ہونا ممدوح ہے اور واضح ہے کہ اگر ان معصومین علیہم السلام کے حرم میں ان سے متوسل ہوں تو اس کا اثر بہت زیادہ ہوگا۔ جس طرح معصومین علیہم السلام کے حرم میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔

آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں نماز پڑھنے کی فضیلت

مرحوم محدث قمیؒ لکھتے ہیں کہ جلیل القدر عالم اور بے نظیر فقیہ شیخ خضر شلالؒ نے اپنے مزار میں فرمایا:

عقلی اور نقلی دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ، حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور اسی طرح تمام آئمہ اطہارؑ کے حرم مبارک میں نماز پڑھنا، مسجد الحرام میں نماز پڑھنے سے افضل ہے کہ جہاں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری جگہوں پر نماز پڑھنے کے ثواب سے ہزار گنا زیادہ ہے حالانکہ مسجد النبی میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری جگہوں پر نماز پڑھنے کے ثواب سے دس ہزار گناہ زیادہ ہے[۳]۔

البتہ یہ واضح و روشن ہے کہ مجاورین محترم اور زائرین گرامی کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کے

۱۔ سورۂ اعراف، آیت ۱۸۰۔

۲۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۱۹/۲۹۷۔

۳۔ ھدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین ۱۹۰۔

حقوق کی بھی رعایت کریں۔

ہم نے اب تک جو کچھ ذکر کیا وہ حضرت امام رضا علیہ السلام اور دوسرے تمام معصومین علیہم السلام کے حرم کے بارے میں تھا۔لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بعض شہر بھی کچھ خاص خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔اب ان دو روایات پر توجہ کریں۔

نجف، کربلا اور طوس کی فضیلت

۱:حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"اربعة بقاع ضجّت الی اللّه ایّام الطوفان:البیت المعمور فرفعه اللّه والغری و کربلاء و طوس[۱]"

طوفان کے ایّام میں (حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آنے والا طوفان) خدا کی بارگاہ میں چار سرزمین اور بقاع کیا: بیت المعمور کہ جسے خداوند کریم اوپر لے گیا، نجف، کربلا اور طوس۔

یہ روایت صراحت سے بیان کر رہی ہے کہ طوس کی سرزمین، نجف اور کربلا کی طرح کچھ خاص خصوصیات کی حامل ہے۔

صاحب کتاب وافی فرماتے ہیں:ان سرزمینو کی خدا کے نزدیکفر یاد اس لئے تھی کہ طوفان کی وجہ سے کوئی باقی نہیں بچے گا کہ جو ان زمینوں پر خدا کی عبادت کرے۔اسی وجہ سے خدا نے انہیں اپنے اولیاء کا مدفن قرار دیا۔

اس مقدس زمین میں بننے والا پہلا محل ''سناباد'' تھا کہ جسے اسکندر ذوالقرنین نے بنایا کہ جو شہر طوس بننے سے پہلے تک رائج تھا[۲]۔

ایک دوسری روایت میں طوس کی مقدس سرزمین کی فضیلت کے بارے میں یوں وارد ہوا ہے:

۱۔بحارالانوار:۱۰۲/۹۳ح ۳۸۔

۲۔عجائب زیارۃ الامام الرضاؑ :۲۵۔

داؤد بن قاسم جعفری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد بن علی الجوادؑ سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

"انّ بین جبلی قبضة قبضت من الجنّة،من دخلها کان آمناً یوم القیامة من النّار"[1]

دو پہاڑوں کے درمیان طوس ایسا خطہ ہے کہ جو جنت سے لیا گیا ہے، جو اس جگہ داخل ہو وہ قیامت کے دن آتش جہنم سے امان میں ہوگا۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم کے علاوہ شہر طوس بھی خاص عظمت و احترام کا مالک ہے۔لہذا زائرین اور مجاورین محترم کو چاہئے کہ وہ اس سرزمین کے احترام کی رعایت کریں۔

ان مطالب سے قطع نظر ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں دعا وتوسل کے بارے میں ایک خوبصورت واقعہ نقل کرتے ہیں اور اس کے بعد اس سے نتیجہ اخذ کریں گے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں دعا

ابوالعباس احمد بن حاکم کہتے ہیں کہ میں نے عامر بن عبداللہ (جو کہ ''مرو رود'' کے حاکم اور راویان حدیث میں سے تھے) سے سنا کہ انہوں نے کہا:

میں مشہد حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے گیا، وہاں میں نے ایک ترک زبان شخص کو دیکھا کہ جو حضرت امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں داخل ہوا اور وہ امامؑ کے بالا سر کھڑا ہو کر گریہ و زاری اور ترکی زبان میں دعا کرنے لگا۔وہ کہہ رہا تھا: پروردگارا! اگر میرا بیٹا زندہ ہے تو اسے مجھ سے ملا دے اور اگر وہ مر گیا ہے تو مجھے اس کی خبر سے آگاہ فرما۔

میں ترکی زبان سے آشنا تھا لہذا میں سمجھ گیا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کی کیا حاجت ہے۔میں نے اس سے کہا۔اے شخص! تمہیں کیا ہوا ہے؟

۱۔وسائل الشیعۃ: ۴۳۶/۱۰۔

اس نے کہا: میرا ایک بیٹا تھا جو اسحاق آباد کی جنگ میں میرے ساتھ تھا، وہ گم ہو گیا ہے اور اب اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس کی ماں ہمیشہ اس کے لئے روتی رہتی ہے۔ میں یہاں اسی مشکل کے لئے دعا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں سنا ہے کہ اس حرم میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میرا دل اس کی حالت پر تڑپ اٹھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آیا تا کہ اس دن اس کی دعوت کروں۔ ہم جوں ہی مسجد گوہر شاد سے باہر نکلے تو ایک بلند قامت جوان کہ جس کی جلد ہی داڑھی نکلی تھی اور پیوند لگے کپڑے پہنے تھا، ہم سے ملا، اس شخص نے جیسے ہی اسے دیکھا تو فوراً اس کی طرف دوڑا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور رونے لگا۔ وہ اس کا وہی بیٹا تھا کہ جس کے بارے میں اس نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں دعا مانگی تھی۔

اس سے پوچھا کہ تم کس طرح یہاں پہنچے؟

اس نے جواب دیا کہ اسحاق آباد کی جنگ کے بعد میں طبرستان چلا گیا اہل دیلم کا ایک شخص مجھے اپنے گھر لے گیا اور میری پرورش کی اب جب کہ میں اس عمر میں پہنچا ہوں تو اپنے گمشدہ ماں باپ کو تلاش کرنے کے لئے نکل پڑا۔ مجھے ان کی کوئی خبر نہیں تھی۔ ایک گروہ اس طرف آ رہا تھا، میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا اور یہاں پہنچ گیا۔

اس ترک زبان شخص نے کہا کہ اس حرم نے میرے لئے جو کچھ آشکار کر دیا اس سے میرا یقین اس مکان پر کامل اور مستحکم ہو گیا ہے۔ اس نے وہاں قسم کھائی کہ وہ جب تک زندہ ہے، تب تک اس صحن اور اس بارگاہ سے جدا نہیں ہوں گا۔ آغاز و انتہا، آشکار و پنہاں ہر حال میں حمد و ثناء صرف خدا کے لئے ہے اور درود و سلام ہو پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ؐ اور ان کی آل پاک پر۔

اے کاش ہم جان جاتے کہ نہ صرف اس جوان اور اس کی مانند دوسرے افراد بلکہ ہم بھی گم ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ہم اپنے وقت کے امام سے دور ہو چکے ہیں اور ہم انہیں تلاش نہیں کر پا رہے۔

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۹۲۔

ہمیں بھی حضرت امام رضا علیہ السلام اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں عالم بشریت کے منجی اور وقت کے امام حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو پانے کے لئے دعا اور توسل کرنا چاہئے۔

آٹھویں امامؑ کی زیارت کے ثواب کے بارے میں معصومین علیہم السلام سے منقول آٹھ روایات

اب تک ہم نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ کے بارے میں کچھ نکات بیان کئے ہیں۔ اب ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے ثواب کے بارے میں آٹھ روایات نقل کرتے ہیں۔

پہلی روایت

شیخ صدوقؒ اپنی سند سے رسول اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''سیدفن بضعة منّی بأرض خراسان لا یزورها مؤمن الاّ أوجب اللّه عزّوجلّ له الجنة،و حرّم جسده علی النّار[1]''

جلد ہی میرے تن کا ٹکڑا سرزمین خراسان پر دفن ہوگا۔کوئی مؤمن بھی اس کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ خداوند کریم اس کے لئے جنت واجب کردے اور اس کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کردے۔

دوسری روایت

نعمان بن سعید کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

''سیقتل رجل من ولدی بأرض خراسان بالسمّ ظلماً،اسمه اسمی و اسم ابیه

۱۔عیون اخبار الرضاؑ :۲/۲۵۸،وسائل الشیعۃ:۱۰/۴۳۶۔

اسم ابن عمران موسی.

الا فمن زاره فی غربته غفر اللّٰه تعالی ذنوبه ما تقدّم منها و ما تأخّر ،ولو کانت مثل عدد النجوم و قطر الامطار و ورق الاشجار۔[1]

جلد ہی میرے ایک فرزند کو سرزمین خراسان پر زہر دے کر ظلم وستم سے شہید کیا جائے گا۔اس کا نام میرا نام ان کے والد کا نام عمران کے بیٹے (موسیٰ) کا نام ہے۔

آگاہ ہو جاؤ جو بھی اس کی شہر غربت میں زیارت کرے خداوند اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہ بخش دے گا۔اگرچہ وہ ستاروں، بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

تیسری روایت

قبیضہ بن جابر کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبروں اور اوصیاء کے علم کے وارث ابوجعفر محمد بن علی، امام باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

سید العابدین نے اپنے والد گرامی سید الشہید اور آپ نے اپنے والد گرامی سید الاوصیاء حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور آپ نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

ستدفن بضعة منّی بأرض خراسان،ما زارها مکروب الاّ نفّس اللّٰه کربته،ولا مذنب الاّ غفر اللّٰه ذنوبه۔[2]

جلد ہی میرے تن کا ٹکڑا سرزمین خراسان پر دفن ہوگا۔کوئی بھی غم زدہ اس کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کا غم برطرف ہو جائے اور کوئی گناہگار اس کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں۔

۱۔عیون اخبار الرضاؑ:۲/۲۶۲، وسائل الشیعۃ:۱۰/۴۳۵۔

۲۔عیون اخبار الرضاؑ:۲/۲۶۱، وسائل الشیعۃ:۱۰/۴۳۵، ۴۳۷۔

چوتھی روایت

حمزۃ بن حمران کہتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"یقتل حفدتی بأرض خراسان فی مدینة یقال لها طوس.من زاره الیها عارفاً بحقّه اخذته یوم القیامة فأدخلته الجنّة و ان کان من أهل الکبائر "

میرے پوتے کو طوس نامی شہر میں شہید کیا جائے گا، جو بھی اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اس کی زیارت کرے، قیامت کے دن اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ اگر چہ وہ اہل گناہان کبیرہ ہو۔

میں نے عرض کیا ان کے حق کی معرفت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''یعلم انّه امام مفترض الطاعة شهید،من زاره عارفاً بحقّه اعطاه اللّٰه تعالٰی له اجر سبعین الف شهید ممّن استشهد بین یدی رسول اللّٰهؐ علی حقیقة ا''

یہ جانتا ہو کہ وہ واجب الاطاعت امام ہیں (یعنی ان کی اطاعت ہر کسی پر واجب ہے) اور وہ (لوگوں کے اعمال کے) شہید و شاہد ہیں۔ جو بھی اس معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرے خداوند اسے ستر ہزار ایسے شہیدوں کی پاداش دے گا کہ جو رسول اکرمؐ کے ہمرکاب شہد ہوں۔

پانچویں روایت

سلیمان بن حفص مروزی کہتا ہے کہ میں نے امام موسی بن جعفر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

"انّ ابنی علیّ مقتول بالسم ظلماً و مدفون الی جنب هارون بطوس،من زاره

ا۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۶۳، وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۳۵، بحار الانوار: ۱۰۲/۳۵ ح ۱۷، ۱۹۔

کمن زار رسول اللّٰہ ا ھ ''

میرا فرزند علی ظلم وستم کے ساتھ زہر کے ذریعہ قتل کیا جائے گا اور وہ طوس مین ہارون کے کنارے دفن ہوگا، جو بھی اس کی زیارت کرے گویا وہ ایسے ہے کہ جیسے اس نے رسول اکرمؐ کی زیارت کی ہو۔

چھٹی روایت

سلیمان بن حفص مروزی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام موسی بن جعفر علیہ السلام سے سنا کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

''من زار قبر ولدی علی کان له عنداللّٰہ تعالی سبعون حجّة مبرورة ''

جو بھی میرے فرزند علی کی قبر کی زیارت کرے، اس کے لئے خدا کے نزدیک ستر مقبول حج کا ثواب ہے۔

میں نے عرض کیا ستّر حج ؟

فرمایا: ہاں اور ستّر ہزار حج

پھر فرمایا:

''ربّ حجّة لا تقبل و من زاره او بات عنده لیلة کان کمن زار اللّٰہ تعالی فی عرشه''

کتنے ایسے حج ہیں کہ جو قبول نہیں ہوتے لیکن جو بھی اس کی زیارت کرے یا ایک رات اس کے پاس رہے تو وہ اس کی مانند ہے کہ جسے عرش پر خدا کی زیارت کی ہو۔

میں نے عرض کی کہ اس کی مانند کہ جس نے خدا کہ عرش پر زیارت کی ہو؟

فرمایا: ہاں !جب روز قیامت برپا ہوگا تو سابقین سے چار افراد اور لاحقین سے چار افراد خدا کیعرش پر ہوں گے۔ سابقین میں سے نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور لاحقین میں محمدؐ، علیؑ، حسنؑ

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲۶۴/۲، وسائل الشیعۃ: ۴۳۸/۱۰

اور حسینؑ ہوں گے۔ پھر اعمال کی رسی کو کھینچا جائے گا اور قبور آئمہ علیہم السلام کے زائرین ہمارے ساتھ بیٹھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ ان میں سے رتبہ کے لحاظ سے بلند ترین اور عطاو بخشش کے لحاظ سے بہترین میرے فرزند علی کی قبر کے زائرین ہوں گے[۱]۔

ساتویں روایت

حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام جواد علیہ السلام نے فرمایا:

''**ضمنت لمن زار ابی بطوس عارفاً بحقّه الجنّة علی اللّه تعالی**[۲]''

جو میرے بابا کی طوس میں ان کے حق کی معرفت کے ساتھ زیارت کرے، میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

آٹھویں روایت

حضرت عبدالعظیم حسنیؑ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ہادی علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

''**أهل قم و أهل آبة مغفور لهم،لزيارتهم لجدّی علی بن موسی الرضاؑ بطوس، ألا و من زاره فأصابه فی طريقه قطرة من السماء حرّم اللّه جسده علی النار**[۳]''

اہل قم اور اہل آبہ کے گناہ بخش دیئے گئے ہیں، چونکہ وہ میرے جد علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی طوس میں زیارت کرتے ہیں۔

جان لو کہ جو بھی ان کی زیارت کرے اور راستے میں بارش کا کوئی ایک قطرہ بھی اس پر پڑ جائے تو

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۶۳، بحار الانوار: ۱۰۲/۳۵۔

۲۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۹۵، وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۳۵، ۴۳۷، بحار الانوار: ۱۰۲/۳۷۔

۳۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۶۴، وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۳۸، بحار الانوار: ۱۰۲/۳۸

خدااس کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کردے گا۔

آٹھویں امام علیہ السلام کی زیارت کے ثواب کے بارے میں ان سے آٹھ روایات

پہلی روایت

شیخ صدوق اپنی سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"من زارنی علی بُعد داری،أتیته یوم القیامة فی ثلاث مواطن حتّی اُخلصه من اهوالها: اذا تطایرت الکتب یمیناً و شمالاً و عند الصراط و عند المیزان[1]"

جو بھی میرے مزار سے دور ہونے کے باوجود میری زیارت کرے میں قیامت کے دن تین جگہ اس کے دیدار کے لئے جاؤں گا اور اسے سختیوں اور وحشتوں سے نجات دوں گا۔

جب ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

جب وہ صراط سے گزرنا چاہیں گے۔

میزان اور اعمال کو تولتے وقت۔

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۵۸، وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۳۳

دوسری روایت

اہل خراسان میں سے ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے فرزند رسول خداؐ! میں نے خواب میں رسول اکرمؐ کی زیارت کی گویا انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا کہ جب میرا ایک پارۂ تن تمہاری زمین پر دفن ہوگا، جب میری امانت تمہارے سپرد کی جائے گی اور میرا ستارہ تمہاری زمین میں پنہان ہوجائے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"أنا المدفون بارضكم ،وانا بضعة نبيّكم فأنا الوديعة و النجم "

"ألا و منن زارني و هو يعرف ما اوجب اللّه تبارک و تعالیٰ من حقّي وطاعتي فانا و آبائي شفعاؤه يوم القيامة و من كنّا شفعآئه نجي ولو كان عليه مثل و زر الثقلين الجنّ الانس "

میں ہی ہوں تمہاری زمین میں دفن ہونے والا اور تمہارے پیغمبر کے جسم کا ٹکڑا، میں ہی ہوں وہ امانت اور وہ ستارہ۔

آگاہ ہوجاؤ کہ جو بھی میرے حق کی معرفت کے ساتھ کہ جسے خدا نے میرے لئے واجب کیا ہے، میری زیارت کرے اور میری اطاعت پر ملتزم ہو تو میں اور میرے بابا روز قیامت اس کے شفیع ہوں گے اور جس کے شفیع ہم ہوں وہ اہل نجات میں سے ہوگا۔ اگرچہ اس کے گناہ جن وانس کے گناہوں کی مانند گناہ ہوں۔

پھر فرمایا کہ میرے بابا نے میرے جد اور انہوں نے اپنے بابا سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جو خواب میں میری زیارت کرے، اس نے حقیقتاً میری زیارت کی۔ کیونکہ شیطان ہرگز میری اور میرے اوصیاء و جانشین اور میرے شیعوں میں سے کسی کی صورت میں ظاہر نہیں ہوسکتا اور بلا شک و

شبہہ سچے خواب نبوت کے ستر جزؤں میں سے ایک جزء ہے۔

تیسری روایت

علی بن حسن بن فضّال اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا:

"انا مقتول و مسموم و مدفون بارض غربة اعلم ذلک بعهد عهده الیّ أبی عن أبیه،عن آبائه،عن علی بن ابی طالبؑ، عن رسول اللّٰہؐ"

"ألا فمن زارنی فی غربتی کنت أنا و آبائی شفعائه یوم القیامة،ومن کنّا شفعآء ه نجی ولو کان علیه مثل و زر الثقلین[۲]"

مجھے قتل کیا جائے گا اور زہر دیا جائے گا اور میں سرزمین غربت میں دفن ہوں گا میں اسے اس زمانہ سے جانتا ہوں کہ جب میرے بابا نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے والد گرمی اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور انہوں نے رسول اکرمؐ سے مجھے سپرد کیا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ جو بھی غربت میں میری زیارتکرے میں اور میرے بابا روز قیامت اس کے شفیع ہوں گے اور ہم جس کے شفیع ہوں وہ نجات پا جاتا ہے۔اگر چہ اس کے گناہ جن وانس کے گناہوں کی مانند ہوں۔

۱۔عیون اخبار الرضاؑ:۲/۲۶۰، وسائل الشیعۃ:۱۰/۴۳۶، بحار الانوار:۱۰۲/۳۲۔

۲۔عیون اخبار الرضاؑ:۲/۲۶۶، بحار الانوار:۱۰۲/۳۴۔

چوتھی روایت

ابا صلت ہروی نے کہا: میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا کہ اہل قم کا ایک گروہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے سلام کیا اور امامؑ نے انہیں جواب دیا اور انہیں اپنے پاس بیٹھالیا اور فرمایا:

''مرحباً بکم و أهلاً فأنتم شیعتنا حقاً،و سیاتی علیکم یوم تزورونی فیه تربتی بطوس. ألا فمن زارنی و هو علی غسل خرج من ذنوبه کیوم ولد ته امّه[1]''

مرحبا خوش آمدید تم لوگ حقیقتاً میرے شیعوں میں سے ہو اور ایک دن آئے گا کہ جس دن تم طوس میں میری قبر کی زیارت کرو گے۔

جان لو کہ جو بھی غسل کر کے میری زیارت کرے وہ اسی طرح گناہوں سے پاک ہو جائے گا کہ جس دن ماں نے اسے جنم دیا ہو۔

پانچویں روایت

برنطی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے اپنے نامہ مبارک رقوم فرمایا تھا کہ جسے میں نے قرائت کیا:

'' أبلغ شیعتی انّ زیارتی تعدل عند اللّه ألف حجّة ''

میرے شیعوں تک یہ پہنچادو کہ خدا کے نزدیک میری زیارت کا ثواب ہزار حج کے برابر ہے۔

برنطی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جواد الآئمہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہزار حج کا ثواب؟

امامؑ نے فرمایا: بلکہ خدا کی قسم جو آنحضرتؑ کی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرے اس کے لئے ہزار ہزار (ایک ملین) حج کا ثواب ہے[2]۔

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۶۴، وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۴۶۔

۲۔ وسائل الشیعۃ: ۱/۴۴۴، بحار الانوار: ۱۰۲/۳۳۔

چھٹی روایت

عبدالسلام بن صالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

''اِنّی سأُقتل بالسمّ مظلوما وأُقبر الیجنب هارون الرشید ویجعل اللّه عزّ وجلّ تربتی مختلف شیعتی وأهل محبّتی ، فمن زارنی فی غربتی وجبت له زیارتی یوم القیامة ''

''والّذی اکرم محمداً بالنبوة واصطفاه علی جمیع الخلیقة لایصلی احد منکم عند قبری الّا استحقّ المغفرة من اللّه عزّوجلّ یوم یلقاه ''

''والّذی اکرمنا بعد محمدٍصلی اللّه علیه وآله وسلم بالامامة ، وخصّنا بالوصیة،اِنّ زوّار قبری اکرم الوفود علی اللّه عزّوجلّ یوم القیامة ، وما من مؤمن یزورنی فتصیب وجهه قطرة من الماء اِلّاحرّم اللّه جسده علی النار[1]''

میں جلد ہی زہر جفا سے مظلومانہ طور پر قتل کیا جاؤں گا اور ہارون کی قبر کے برابر دفن کیا جاؤں گا۔خداوند میرے مرقد کو میرے محبوں اور شیعوں کی رفت وآمد کا مرکز قرار دے گا۔جو بھی غربت میں میری زیارت کرے تو مجھ پر واجب ہوگا کہ قیامت کے دن اس کی زیارت کروں۔

مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمدؐ کو نبوت کے ذریعہ عزت دی اور ان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دی کہ تم میں سے کوئی بھی میری قبر کے نزدیک نماز نہیں پڑھے گا مگر یہ کہ وہ اس دن خدا کی بخشش کا مستحق ہو کہ جس میں اس سے ملاقات کرے گا۔

مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمدؐ کے بعد ہمیں امامت کے لئے گرامی قرار دیا اور مخصوص ولایت دی کہ میری قبر کے زائرین قیامت کے دن خدا کے حضور باعزت ترین ہوں گے

۱۔وسائل الشیعۃ:۴۳۹/۱۰،بحارالانوار:۳۶/۱۰۲۔

اور کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ جو اس حال میں میری زیارت کرے کہ اس کے چہرہ پر بارش کا قطرہ پڑے مگر یہ کہ خداوند اس کے بدن کو آتش جہنم پر حرام نہ کردے۔

ساتویں روایت

عبدالسلام بن صالح ہروی حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ سری حمید بن قحطبہ میں ایک جگہ داخل ہوئے کہ جہاں ہارون کی قبر تھی۔

پھر انہوں نے فرمایا:

"هذه تربتی وفیها اُدفن ، وسیجعل اللّه هذا المکان مختلف شیعتی وأهل محبّتی ، واللّه لایزورنی منهم زائر ، ولایسلّم علیّ منهم مسلم الّا وجب له غفران اللّه ورحمته بشفاعتنا أهل البیت"

یہ میری قبر کی جگہ ہے اور میں یہاں دفن کیا جاؤں گا اور خداوند جلد ہی اس جگہ کو میرے شیعوں اور محبوں کی رفت وآمد کا مرکز قرار دے گا، خدا کی قسم ان میں سے کوئی بھی میری زیارت نہیں کرے گا اور سلام کرنے والا مجھ پر سلام نہیں کرے گا مگر یہ کہ ہماری شفاعت سے اس پر خداوند عالم کی رحمت اور بخشش واجب ہوجائے گی۔

پھر آپ قبلہ رخ کھڑے ہوگئے اور چند رکعت نماز بجالائی اور دعا پڑھی، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے ایک طولانی سجدہ کیا۔ میں نے گنا کہ انہوں نے سجدے میں پانچ سو تسبیحات پڑھیں اور پھر واپس چلے گئے[1]۔

١۔ وسائل الشیعۃ: ١٠/٤٣٩، ٤/١٠٧٣، بحار الانوار: ٨٦/١٩٨۔

آٹھویں روایت

یاسر خادم کہتے ہیں: حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

''لاتشدّ الرحال الی شیء من القبور الّا الی قبو رنا ألا وانّی مقتول بالسمّ ظلماً ومدفون فی موضع غربة ، فمن شدّ رحله الی زیارتی استجیب دعاؤه وغفرله ذنوبه[1]''

ہماری قبروں کے علاوہ کسی قبر کی طرف سامان سفر باندھ نہ باندھو۔ جان لو کہ میں زہر جفا سے مظلومانہ قتل کیا جاؤں گا اور غربت کی جگہ پر دفن کیا جاؤں گا۔ جو بھی میری زیارت کے لئے سامان سفر باندھے اسکی دعا مستجاب اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کی زیارت کے ثواب کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں، ان میں ثواب کی مقدار اور کیفیت میں فرق نظر آتا ہے۔ روایات میں اس طرح کے اختلاف کو حل کرنے کے لئے اس نکتہ کی طرف توجہ کریں۔

جیسا کہ ہم نے کہا کہ پوری دنیا سے لوگ حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آتے ہیں کہ جو فرہنگ وثقافت، ظاہری آداب، کلچر اور روحانی ومعنوی جہات سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ سب چیزیں افراد کی کیفیت زیارت میں اثر رکھتی ہیں۔

یہ واضح ہے کہ جس طرح زوّار کی زیارت کی کیفیت میں فرق ہوتا ہے اسی طرح ان کے ثواب میں بھی بہت فرق ہوتا ہے۔ یہ بھی واضح سی بات ہے کہ جو اخلاق، رفتار اور عقیدہ کے لحاظ سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے زیادہ نزدیک ہوگا، اسے ثواب بھی زیادہ ملے گا۔

اس بناء پر زائرین کے ثواب کی مقدار کو بیان کرنے والی روایات میں اختلاف، خود زائرین کے روحانی ومعنوی مراحل اور زیارت کی کیفیت میں اختلاف کی وجہ سے ہے۔

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۴۱، بحار الانوار: ۱۰۲/۳۶۔

کن کی زیارت قبول ہوگی؟

کیا صرف اولیاء خدا کی زیارت قبول ہوتی ہے یا گناہکاروں کے لئے بھی زیارت کی قبولی کا کوئی راستہ ہے؟ اگر اس کی کوئی راہ یا راہیں ہیں تو وہ کیا ہیں؟

اس سوال کے جواب کے لئے اس نکتہ پر غور کریں۔

پاک دل کے مالک اور اپنے باطنی حرم (یعنی دل) کی پاسداری کرنے والے اور گناہ سے پرہیز کرنے والے حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں معنوی ضیافت تک پہنچ جاتے ہیں اور ان پر حضرت امام رضا علیہ السلام کی عنایات ہوتی ہیں اور وہ مقبول زیارت کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں۔

ہم ایسے لوگوں سے التماس دعا کہتے ہیں اور ان سے چاہتے ہیں کہ بہترین روحانی و معنوی حالات میں اس نکتہ پر ضرور توجہ کریں کہ زمانہ غیبت میں حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنافداہ کی غیبت اور ان کے ظہور کی تعجیل سے بڑھ کر کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے۔ لہذا اسے اپنی سب سے بڑی حاجت سمجھتے ہوئے سب سے پہلے یہی دعا کریں۔

اہم نکتہ یہ ہے کہ دل کی حرمت کی حفاظت و پاسداری نہ کرنے والے اور اسے گناہوں کے ذریعے نقصان پہنچانے والے کس طرح حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں داخل ہوں اور تمام کمی و کاستی کے باوجود کس طرح سے اس رؤف امامؑ کی توجہ کا مرکز قرار پائیں؟

ہم کس طرح سے اس دل کے ساتھ جس کو گناہوں سے آلودہ کر لیا اور آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کر لیا ہے، حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کر سکتے ہیں اور ان کی توجہ اور عنایت کا مرکز بن سکتے ہیں؟

ہم کس طرح اپنے گناہوں کے آثار ختم کر سکتے ہیں اور کس طرح اس رؤف امامؑ سے روحانی شفا لے سکتے ہیں؟

ہمیں کس حال اور کس کیفیت میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائیں کہ

ہمارے تمام تر گناہوں اور معصیتوں کے باوجود آنحضرتؑ ہم سے نہ صرف منہ نہ موڑیں بلکہ ہماری زیارت کو بھی قبول کرلیں اور ہم کو مورد لطف وکرم قرار دیں؟

یہ بہت اہم سوال ہیں کہ جن کے جواب سے آگاہ ہونے سے بہت سے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ہم ان سوال کا جواب دینے سے پہلے آپ کی توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہیں گے۔

نقل ہوا ہے کہ ایک دن کوئی فقیر کسی بادشاہ کے پاس گندے اور پھٹے پرانے لباس کے ساتھ آیا تو اس کے آنے سے بادشاہ کے ماتھے پر بل پڑھ گئے۔ بادشاہ کے قریبی نے فقیر سے کہا کہ اے گستاخ!تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ گندے اور پرانے لباس کے ساتھ بادشاہ کے پاس آنا عیب ہے؟

اس نے جواب دیا کہ گندے لباس کے ساتھ بادشاہ کے پاس آنا عیب نہیں ہے،لیکن گندے اور پھٹے پرانے کپڑوں کے ساتھ بادشاہ کی محفل سے اٹھ کر واپس جانا عیب ہے۔

بادشاہ کو یہ جواب بہت پسند آیا اور اس نے فقیر کو بہت ہی مہنگے لباس اور خلعت عطا کئے[۱]۔

اس داستان سے معلوم ہوا کہ فقیر کی ظاہری آلودگی نہ صرف بادشاہ کے لطف وکرم کے مانع نہیں ہوئی بلکہ اس فقیر کو بادشاہ کی سخاوت پر اعتقاد کی وجہ سے قیمتی کپڑے بھی مل گئے اور بادشاہ بھی اس سے خوش ہوگیا۔

اس داستان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح کبھی ظاہری آلودگی اور گندگی مجازی بادشاہوں کے کرم کے مانع نہیں ہوتی اسی طرح کبھی کبھی ظاہری وباطنی آلودگی نہ صرف حقیقی سلطانوں (اہلبیت اطہارعلیہم السلام) کے جود وسخاوت کے مانع نہیں ہوتی بلکہ کبھی کبھی ان کے لطف وکرم کی بارش کا سبب بھی بن جاتی ہے۔یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب انسان ایسے راستوں سے داخل ہو کہ جو اہلبیت علیہم السلام کی بیشتر محبت اور عنایات کو حاصل کرنے کا سبب بنے۔

۱۔کشکول امامت:۳/۳۵۶۔

اس ہدف ومقصد تک پہنچنے کے لئے کچھ راہیں موجود ہیں۔ جیسے اہلبیت علیہم السلام میں سے بعض کو واسطہ قرار دینا۔ جیسے حضرت امام رضا علیہ السلام ، حضرت امام جواد علیہ السلام کا واسطہ دینا کہ جو امامؑ کے لطف وکرم اور عنایات کے اضافہ کا موجب ہے۔

یہاں ہم ایسی ہی کچھ راہیں بیان کریں گے کہ بعض جہتوں سے جو لوگوں کی کیفیت اور حالت کے مناسب ہے۔ اس مطلب کو بیان کرنے سے پہلے ایک مثال ذکر کرتے ہیں تا کہ مطلب واضح ہو جائے۔

بعض افراد لوگوں کا سامان اٹھانے اور حمل ونقل کا کام کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کا وزن اپنے کندھوں پر اٹھا کر انہیں ان کی منزل تک پہنچاتے ہیں۔ ایسے افراد کبھی اتنا وزنی سامان اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں کہ وہ اسے زمین پر رکھنے سے بھی قاصر ہوتے ہیں۔ یہاں انہیں دوسروں کی مدد کی ضرورت پڑھتی ہے۔ حالانکہ وہ ہلکا سامان آسانی سے اپنے کندھوں سے اتار لیتے ہیں۔ گناہوں کا وزن بھی اسی طرح ہے۔ کبھی انسان آسانی سے توبہ کرسکتا ہے اور خود کو گناہوں کی سنگینی سے نجات دے سکتا ہے۔ لیکن کبھی گناہوں کا وزن اتنا وزنی، سنگین اور کمر شکن ہوتا ہے کہ انسان مدد کے بغیر خود کو نجات نہیں دے سکتا۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شاید انسانوں کے گناہوں کا وزن بھی اسی دوسری قسم سے ہے کہ جس سے نجات اور رہائی کے لئے اسی راہ کو اختیار کرنا پڑے گا۔

جس انسان نے کئی سال تک اپنے نفس کو آزاد چھوڑ دیا ہو اور اسے لگام نہ باندھی ہو اور اپنے گناہوں میں بے تحاشا اضافہ کیا ہو۔ جس انسان کو غیبت کے زمانے کی تاریکی میں زندگی گزارنے، غفلت اور اپنے زمانے کے امامؑ سے دوری کی عادت ہو چکی ہو اور جس نے اپنے وقت کے امامؑ کے لئے کوئی خدمت انجام نہ دی ہو، وہ انسان کس طرح کسی کی مدد کے بغیر اچانک گناہوں سے دوری اور امام زمانہ ارواحنا فداہ سے غفلت کو چھوڑ سکتا ہے؟

وہ کس طرح اپنی زندگی کا ایک حصہ گناہوں اور غفلت میں گزارنے کے بعد اس سے نجات حاصل کرسکتا ہے؟

اس سوال کے جواب کے لئے ہم آپ کی توجہ اسی شخص کے واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہیں گے کہ جو بادشاہ کے دربار میں گندے کپڑوں کے ساتھ گیا، لیکن اس کے باوجود وہ وہاں سے قیمتی اور گرانبھا لباس کے ساتھ واپس لوتا۔

اگر ہم گناہوں کے وزن سے جھکی ہوئی کمر کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں شرفیاب ہوں، اگرچہ یہ پسندیدہ نہیں ہے لیکن یہ کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا کام پاکسازی اور معاف کرنا ہے لہذا یہ مہم نہیں ہے بلکہ اہم یہ ہے گناہوں کے وزن کے ساتھ حرم میں داخل ہوں اور اسی وزن کے ساتھ وہاں سے واپس آجائیں۔

ہمیں کریم اور رؤف امام حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے عرض کرنا چاہئے کہ ہمارے گناہوں کا وزن اتنا زیادہ ہو چکا ہے کہ جسے ہم اکیلے اپنے کندھوں سے نہیں اتار سکتے، بلکہ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ ہم آپ کی مدد سے ان گناہوں کی سنگینی سے نجات پانا چاہتے ہیں۔

یقین جانیں کہ اگر انسان صرف زبان کی حد تک ہی نہیں بلکہ خلوص دل اور اپنے تمام وجود اور دل کی گہرائیوں سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے مدد طلب کرے اور خود کو گناہوں کو ترک کرنے سے عاجز سمجھتا ہو تو آنحضرتؑ یقیناً اس کی مدد فرمائیں گے اور اس کے کندھوں سے گناہوں کا وزن بھی اتار دیں گے اس کی دست رسی کریں گے اور محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھیں گے اور اپنی با اعجاز نگاہوں سے اسے پاک کر کے اس میں تبدیلی ایجاد کر دیں گے۔

اگرچہ حضرت امام رضا علیہ السلام کو ہماری زمینہ سازی کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمیں اپنی نجات کے لئے زمینہ سازی کرنی چاہئے۔

اس کی زمینہ سازی یہ ہے کہ ہمیں ان کی طرح سے حرم میں داخل نہیں ہونا چاہئے کہ جو اپنے خدا

کو بھول چکے ہوں اور جو اپنے گناہوں کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوں۔ بلکہ ہمیں یہ درک کرنا چاہئے کہ ہم زمانۂ غیبت میں گناہوں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے غفلت کے عادی ہو چکے ہیں اور اس عادت کو ترک کرنے کے لئے ہمیں حضرت امام رضا علیہ السلام کی مدد کی ضرورت ہے۔

ہمیں حرم مطہر میں اس جرم کا اقرار کرنا چاہئے اور ہمیں مکمل صداقت سے آنحضرتؑ کی بارگاہ میں غفلت کے اس بھنور سے نجات کی دعا کرنی چاہئے۔

اسی صورت میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی محبت و شفقت بھری نگاہ ہمارے تاریک دل کو شفا بخشے گی۔ جس کے نتیجہ میں ہم ان دلیروں اور شیر دل کے زمرہ میں شامل ہوسکیں گے جنہوں نے اپنے نفس سے دلیرانہ جنگ کی اور اس میں کامیاب بھی ہوئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے اخلاق و کردار کی ایک جھلک

کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں آیا ہے کہ ابراہیم بن عباس حضرت امام رضا علیہ السلام کے اعلی اخلاق کی خصوصیات کی توصیف میں کہتے ہیں:

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنی بات سے کسی کی دل آزاری کی ہو۔

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کبھی کسی کی بات کو کاٹا ہو بلکہ وہ صبر کرتے تا کہ وہ اپنی بات کو پورا کرلے۔

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کبھی کسی ضرورت مند کو خالی بھیج دیا ہو بلکہ جس قدر ممکن ہوتا وہ اس کی مدد کرتے۔

وہ کبھی بھی اپنے ساتھ بیٹھنے والوں سامنے اپنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے اور کبھی بھی اپنے ہمنشین کے سامنے تکیہ نہ کرتے۔

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے اپنے کسی غلام یا کنیز کو برا بھلا کہا ہو۔

کبھی بھی ان کو تھوکتے ہوئے نہیں دیکھا۔

کبھی ہنستے وقت قہقہ لگاتے نہیں دیکھا۔ بلکہ ان کی ہنسی ان کا تبسم تھا۔

جب محفل میں خلوت ہو جاتی تو وہ دسترخوان پھیلاتے اور اپنے سب غلاموں کو اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھاتے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام راتوں کو کم سوتے اور شب بیداری کرتے تھے۔ اکثر راتوں کو اوّل شب سے آ کر تک شب بیداری کرتے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام زیادہ روزہ رکھتے اور کبھی بھی ہر مہینے کے تین روزے ترک نہ کرتے اور فرماتے:

" ذلک صوم الدھر "

ان تین دنوں کا روزہ پوری زندگی کے روزوں کی مانند ہے۔

آنحضرتؑ بہت زیادہ کار خیر انجام دیتے تھے۔ مخفیانہ طور پر صدقہ دیتے اور اکثر و بیشتر یہ کار خیر رات کی تاریکی میں انجام دیتے۔

اس بناء پر اگر کوئی گمان کرے کہ اس نے ان کے مقام و منزلت، فضیلت اور شخصیت کے اعتبار سے کسی دوسرے کو دیکھا ہے، تو اس کی بات کا یقین نہ کرو۔[1]

حضرت امام رضا علیہ السلام کا تحفہ

یسع بن حمزۃ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں شرفیاب ہوا اور میں آنحضرتؑ سے گفتگو کر رہا تھا۔ بہت سے لوگ ان کے اردگرد جمع تھے اور جوان سے حلال و حرام کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ اسی دوران ایک بلند قد اور گندمی رنگ کا شخص داخل ہوا اور اس نے عرض کی:

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۱۸۲/۲، بحار الانوار: ۹۰/۴۹۔

اے فرزند رسول خداؐ آپ پر سلام ہو! میں آپ اور آپ کے پاک آباء واجداد کے محبوں میں سے ہوں، میں حج سے واپس آرہا ہوں، زادراہ اور سامان سفر گم ہوگیا۔ اب میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس سے میں آگے کا سفر طے کرسکوں۔ اگر آپ کچھ عنایت کریں اور میں اپنے شہر پہنچ سکوں تو خدا نے مجھے نعمت دی ہے، جب میں اپنے شہر پہنچ جاؤں گا تو میں اتنی مقدار آپ کی طرف سے صدقہ دے دوں گا اور میں صدقے کا مستحق اور فقیر ومحتاج نہیں ہوں۔

امامؑ نے اس سے کہا کہ بیٹھ جاؤ، خدا تم پر رحمت کرے۔

پھر امامؑ نے وہاں بیٹھے لوگوں سے گفتگو کرنا شروع کردی اور پھر وہ لوگ آہستہ آہستہ وہاں سے جانے لگے۔ حتّی کہ وہاں سلیمان جعفری، خیثمہ، وہ شخص اور میں رہ گئے۔ اس وقت امامؑ نے فرمایا کہ مجھے اجازت دیں تا کہ میں اندر ہو آؤں۔ یہ کہہ کر امامؑ کمرے میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے بعد وہاں سے نکلے اور دروازے کے پیچھے کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ کو دروازے کے اوپر سے باہر نکالا اور فرمایا:

وہ خراسانی شخص کہاں ہے؟

اس نے عرض کیا: جی! میں یہاں ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: یہ دوسو دینار لو اور ان سے راستے میں لباس، خوراک اور اپنے دوسرے کاموں میں خرچ کرو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اسے میری طرف سے صدقہ دو۔ یہ لینے کے بعد یہاں سے باہر چلے جانا تا کہ میں تمہیں اور تم مجھ کو نہ دیکھ سکو۔

پھر امامؑ باہر آئے۔ سلیمان نے عرض کی: میں آپ پر قربان ہوجاؤں۔ آپ نے اس پر بہت عنایت وکرم کیا اور اس سے بہت محبت دکھائی۔ لیکن آپ نے اس سے اپنا چہرا کیوں اس سے چھپایا؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے اس چیز کا خوف تھا کہ کہیں میں اس کے چہرے پر سوال کرنے اور حاجت کے پورا ہونے

کی شرمندگی کو نہ دیکھولوں۔ کیا تم نے پیغمبرؐ کی یہ گرانقدر حدیث نہیں سنی کہ آپؐ نے فرمایا:

" المستتر بالحسنة تعدل سبعين حجّة، والمذيع السيّئة مخذول والمستتر بها مغفور له"

جو اپنے نیک کاموں کو چھپاتے ہیں تو وہ ستّر حج کے برابر اہمیت پیدا کر لیتا ہے اور جو اپنے برے کام آشکار کرتا ہے، وہ خوار و ذلیل ہوتا ہے اور جو اسے چھپائے، اسے بخش دیا جائے گا۔

کیا تم نے متقدمین کا یہ قول نہیں سنا:

﴿ **متى آته يوماً لأطلب حاجة رجعت الى أهلي ووجهي بمائة** ﴾[1]

میں جب بھی کسی دن اپنی حاجت کے لئے اس کے پاس گیا تو جب میں اپنے اہل وعیال میں واپس آیا تو میری آبرو محفوظ رہی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ضرورتمندوں کے لئے درس اور دولتمندوں کو ہوشیار کرنا

برنطی کہتے ہیں: ایک دن میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے اپنی ضروریات کا اظہار کیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

صبر کرو، مجھے امید ہے کہ خدا تمہاری آرزؤں کو برلائے۔

پھر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ چیزیں کہ جو خداوند عالم نے مؤمن کے لئے اس دنیا سے ذخیرہ کیا ہے، یہ بہتر ہے اس چیز سے جو اسے زندگانی دنیا میں حاصل ہوئی ہے۔

پھر انہوں نے دنیا کو حقیر شمار کرتے ہوئے فرمایا: دنیا کیا چیز ہے اور اس کی کیا حیثیت ہے؟

پھر فرمایا: جس شخص کو نعمتیں ملی ہوں اور اس پر سختی آجائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے اموال

۱۔ بحار الانوار: ۴۹/۱۰۱۔

میں حقوق الٰہی ادا کرے۔ خدا کی قسم مجھ پر خدا کی طرف سے نعمتیں ہیں اور میں ہمیشہ ان نعمتوں کے حوالے سے خوفزدہ ہوں کہ مجھ پر جو حقوق واجب ہیں، انہیں ادا کروں۔

مین نے عرض کیا: میں آپ پر قربان آپ اس مقام پر ہونے کے باوجود بھی فکرمند ہیں؟

فرمایا: ہاں! خدا نے مجھے جو نعمتیں عطا کی ہیں، میں ان کے لئے خدا کی حمد وثنا اور شکر ادا کرتا ہوں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا اپنے دوستوں کو سلام اور پیغام

شیخ مفیدؒ اپنی کتاب ''الاختصاص'' میں حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام سے اور انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اے عبدالعظیم میرے دوستوں کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہہ دینا:

شیطان کو خود پر مسلط ہونے کا کوئی موقع نہ دو۔ ان کو حکم دو کہ وہ سچ بولیں اور امانتیں ادا کریں اور انہیں حکم دو کہ جس چیز میں کوئی فائدہ نہ ہو، وہاں خاموش رہیں اور فتنہ وفساد کو چھوڑ دیں۔ وہ ایک دوسرے سے ملیں اور ایک دوسرے کا دیدار کریں۔ یہ مجھ سے نزدیک ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ خود کو ایک دوسرے سے جدا نہ کریں۔

میں قسم کھاتا ہوں کہ جو بھی ایسا کرے اور میرے چاہنے والوں اور دوستوں میں سے کسی کو تکلیف دے، میں اس پر نفرین کروں گا یہاں تک کہ خداوند کریم اسے دنیا میں سخت ترین عذاب میں مبتلا کردے اور آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں قرار دے۔

ان کو آگاہ کرو کہ خدا ان کے نیک لوگوں کو بخش دے گا اور گنہگاروں کو بھی معاف کرے گا۔ مگر جو مجھ پر شرک کی نسبت دے اور میرے دوستوں میں سے کسی کو تکلیف اور اذیت دے یا ان کے بارے میں سوءظن رکھے۔ خداوند متعال کسی ایسے کو نہیں بخشے گا۔

پس اگر وہ توبہ کرلے تو اسے راہ مل جائے گی ورنہ اس کے دل سے روح ایمان نکال لے گا اور

وہ میرے سایہ عطوفت ومحبت سے خارج ہوجائے گا اوراسے میری ولایت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اورایسی چیز سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں[1]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے خدمت گزار

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں (جب وہ زہر کی شدت سے تڑپ رہے تھے) اپنے تمام خدمتگزاروں کو بلایا اور دسترخوان پران کے ساتھ بیٹھ گئے تاکہ سب ایک ساتھ کھانا کھالیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنی زندگی میں اپنے خدمتگزاروں کے ساتھ خاص مہربانی سے پیش آتے اوراب بھی وہ جسے اپنی خدمتگزاری کے لئے قبول کرلیں وہ اس پر زیادہ توجہ کرتے ہیں۔

حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے خدمتگزاروں پران کے اخلاق وکردار سے آشنائی کی زیادہ ذمہ داری ہے۔ان کے مذاج میں سختی نہیں ہونی چاہئے۔کیونکہ یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے اخلاق میں نہیں پایا جاتا۔

مجارویں حرم کو چاہئے کہ وہ مہربانی اورشفقت سے زائرین کی مہمان نوازی اور راہنمائی کریں، انہیں حضرت امام رضا علیہ السلام کے مقام کی معرفت حاصل کرنی چاہئے اورانہیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ انہوں نے کس بارگا میں قدم رکھا ہے۔انہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ یہ حرم وہ جگہ ہے کہ جوکئی برسوں سے وقت کے امام،حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی قدمگاہ ہے اور وہ یہاں تشریف لاتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے خدمتگزروں کے لئے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ آنحضرتؑ کے زائرین میں حضرت امام زمانہ اروا حنافداہ،اولیاءالٰہی بھی موجود ہیں۔کہیں ایسا نہ ہوکہ کسی زائر کے

۱۔مستدرک الوسائل:۹/۱۰۲،۱۴۰۔

ساتھ سختی و بے رخی سے اولیاء خدا کی توہین ہو جائے۔

اس کے علاوہ حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے تمام زائرین کو شفقت و مہربانی سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہگاروں کو بھی قبول کرتے ہیں اور ان کی شرمساری اور توبہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔ پس حرم کے مجاورین کو چاہئے کہ وہ سب زائرین کو احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے خدمتگزاروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پوری دنیا سے مختلف تہذیب وثقافت کے لوگ آنحضرتؑ کی زیارت کے لئے آتے ہیں، لہذا یہ واضح سی بات ہے کہ ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں کہ جنہیں راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے اوپر سختی کے منفی اثرات ہوتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے زائرین کے ساتھ اس طرح سے پیش نہیں آنا چاہئے کہ وہ زیارت پر آنے کے بعد جب پلٹ کر اپنے وطن جائے تو غمگین ومحزون جائے۔ کیونکہ وہ امام رضا علیہ السلام کے خدمتگزاروں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں ان سے ان کی توقعات بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ اس بنا پر حضرت امام رضا علیہ السلام کے خدمتگزاروں میں صبر، حوصلہ اور بردباری جیسی صفات ہونی چاہئیں۔ ان کو اس بات کا خیال ہونا چاہئے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے زائرین ان کے مہمان ہیں لہذا ان کے ساتھ اسی طرح پیش آیا جائے کہ جیسے حضرت امام رضا علیہ السلام کو پسند ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے خدمتگزاروں کو صرف حرم میں ہی اپنے افکار و رفتار اور کردار کا خیال نہیں رکھنا چاہئے بلکہ آنحضرتؑ کی خدمت میں آنے سے پہلے اگر انہوں نے گناہ اور خطا انجام دیئے ہوں تو نیک اعمال کے ذریعے ان کی مغفرت طلبی کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے خدمتگزاروں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ آنحضرتؑ نے جسے اپنی خدمتگزاری کے لئے قبول کیا ہے، وہ انہیں اپنا چاہنے والا سمجھتے ہیں اور انہیں جس طرح ان سے توقعات زیادہ ہوتی ہیں، اسی طرح ان پر نگاہ کرم بھی زیادہ ہوتی ہے۔ زائرین محترم کو بھی اس

بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی مجاورین کا احترام کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں باایمان بچہ

چونکہ حضرت امام رضا علیہ السلام مہربانی اور حسن خلق کا مظہر ہیں۔لہذا ہم ایک اہم اخلاقی بحث بیان کرتے ہیں اور اس بحث کو شروع کرنے سے پہلے ہم حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک بہترین روایت کو ذکر کرتے ہیں اور پھر اس سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں روایت ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے ایک بے قابو گھوڑا تھا اور وہاں موجود لوگوں کا ایک گروہ اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ان میں سے کوئی بھی اس پر سوار ہونے کی جرأت نہیں کر رہا تھا اور اگر کوئی سوار ہو بھی جاتا تو وہ اسے دوڑانے کی جرأت نہ کرتا کہ کہیں گھوڑا اپنے پاؤں اٹھا کر اسے زمین پر نہ گرادے اور اسے اپنے سموں سے روند نہ ڈالے۔اس دوران ایک سات سالہ بچہ آیا اور اس نے عرض کیا:

اے فرزند رسول خداؐ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس گھوڑے پر سوار ہو کر اسے لے جاؤں اور اسے رام کروں؟

امامؑ نے فرمایا: تم یہ کام کرو گے؟

اس نے عرض کیا: جی ہاں!

امامؑ نے فرمایا: تم یہ کام کس طرح انجام دو گے؟

اس نے عرض کیا:

لأنّی قد استوثقت منه قبل ان ارکبه بأن صلّیت علی محمد و آله الطیّبین الطاهرین مائة مرّة ، وجدّدت علی نفسی الولایة لکم أهل البیت.

اس پر سوار ہونے سے پہلے اس سے اطمینان حاصل کروں گا، اس طرح سے کہ محمدؐ اور ان کی

پاک آل پر سو مرتبہ درود بھیجوں گا اور خود اپنے اوپر آپ اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کی تجدید کروں گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس سے فرمایا: سوار ہو جاؤ۔

جب وہ سوار ہو گیا تو آپؑ نے فرمایا اب اسے دوڑاؤ۔ پھر اس نے گھوڑے کو اتنا دوڑایا کہ وہ تھک گیا، وہ گھوڑا امامؑ سے گویا ہوا اور کہا:

اے فرزند رسولؐ: آج اس سوار نے مجھے تھکا دیا ہے یا مجھے معاف فرمائیں یا میری برداشت اور طاقت میں اضافہ فرمائیں۔

پھر اس بچے نے کہا کہ تمہارے لئے جو بہتر ہے (مومن کو سواری دینا) اسی کی درخواست کرو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: سچ کہا اور پھر گھوڑے کے لئے دعا کی خدایا! اسے زیادہ قوت و طاقت عطا فرما۔

گھوڑا پرسکون ہو گیا اور اپنے راستے چل پڑا۔ پھر جب وہ بچہ گھوڑے سے اترا تو امام رضا علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ گھر میں موجود ان چار پایوں یا غلام، کنیزیں یا خزانن میں موجود اموال میں سے جس کے بارے میں چاہو درخواست کرو۔ تم مومن ہو اور خداوند کریم نے تمہیں دنیا میں ایمان کے ذریعے مشہور کیا ہے۔

اس بچے نے جواب دیا: اے فرزند رسول خداؐ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی درخواست بیان کروں؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اے مومن! تم جو چاہتے ہو بیان کرو، خدا تمھیں صحیح سوچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس نے عرض کیا:

سل لی ربّک التقیة الحسنة، والمعرفة بحقوق الاخوان، والعمل بما أعرف من ذلک.

میرے لئے خدا سے نیک تقیّہ، بھائیوں کے حقوق کی معرفت اور میں جو کچھ پہچان چکا ہوں اس پر عمل کرنے کا تقاضا فرما۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

قد أعطاک اللّٰه ذلک ، لقد سألت أفضل شعار الصالحین و دثارهم.

خداوند نے تمہیں یہ عطا فرمایا، تم نے بہترین شعار اور نیک بندوں کا زیور اور جو چیز ان کی آبرو کی حفاظت کرے، اسی کی درخواست کی[۱]۔

اس روایت کے اہم نکات

ایک بچے نے کس طرح اپنے دل میں ولایت کی شمع روشن کر کے بے قابو گھوڑے کو رام کیا کہ جسے قابو کرنے سے سب عاجز تھے؟

جس طرح اس نے مقام ولایت کی معرفت سے یہ قدرت حاصل کی، اسی طرح ہم بھی ولایت کے عظیم مقام کی معرفت اور اسے اپنے وجود میں گھر کر لینے سے اپنے نفس کے سرکش گھوڑے پر قابو پا سکتے ہیں۔ خاندان عصمت وطہارت علیہم السلام کے اعلی مقام کی معرفت انسان کے وجود میں تبدیلیاں ایجاد کرتی ہے کہ جس کی وجہ سے ایسے کام انجام دے سکتے ہیں کہ جنہیں دوسرے انجام دینے کی قدرت نہیں رکھتے۔

اہلبیتؑ کے مقام کی معرفت سے ابتدائی مرحلے میں انسان کے افکار میں تبدیلی ایجاد ہوتی ہے کہ پھر مادّی ومعنوی امور کے بارے میں انسان اپنے افکار دوسروں سے مختلف سمجھتا ہے۔

اپنے افکار کے اور اپنے اندر ایجاد ہونے والی الٰہی سوچ کے مطابق عمل کرنے سے تکامل کی راہ پر گامزن ہوسکتا ہے کہ جس سے انسان کے ارادے اور خواہشات میں بھی واضح تبدیلی آسکتی ہے کہ

۱۔ قطرہ ای از دریای فضائل اہلبیتؑ: ۱/۶۱۵، تفسی امام حسن عسکریؑ سے نقل: ۳۲۳ ح ۱۷۰، بحار الانوار: ۷۵/۴۱۶، مدینۃ المعاجز: ۷/۱۰۰ ح ۱۰۲۔

پھر وہ خدا اور اہلبیت علیہم السلام کی ریاضت کی صورت میں ایسے کاموں کو بھی عملی طور پر انجام دے سکتا ہے کہ جسے دوسرے انجام دینے سے قاصر ہوتے ہیں۔

ہم نے جو روایت نقل کی، وہ شیعہ معاشرے کے لئے ایک بشارت ہے کہ حتی بچے بھی اپنے مقام ولایت کو درک کر کے اور اسے اپنے وجود میں جگہ دے کر ناممکن کو ممکن بنا سکتے ہیں۔

اس روایت سے یوں نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ انسان کا ایمان، اعتقاد اور اس کا مقام ولایت پر یقین حتی ایک بچے کو بھی بچپن میں دوسروں سے ممتاز کر سکتا ہے۔ جس طرح اس بچے نے ایسا کام انجام دے دیا کہ جسے دوسرے انجام دینے کی قدرت نہیں رکھتے تھے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس بچے کو اس کے ایمان اور معرفت کی وجہ سے مؤمن کہا۔

ایک اہم اخلاقی بحث

اب ہم ایک اہم اخلاقی بحث کو بیان کرتے ہیں۔

علم اخلاق کے بہت سے علما و دانشور تذکیہ نفس کے مختلف طریقے بیان کرتے ہیں کہ جس میں ایک طویل مدت درکار ہے۔ اب تک انسان اسے اختتام تک نہیں پہنچا سکا۔ جب وہ خود سے کچھ بری صفات کو دور کرتا ہے تو مدت کے طولانی ہونے سے وہ کچھ دوسری بری صفات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اسی وجہ سے بزرگ علماء جیسے مرحوم نراقیؒ نے ''معراج السعادۃ'' میں کچھ ایسے طریقے بیان کئے ہیں کہ جس سے دوسرے علماء بھی استفادہ کرتے ہیں۔

بعض کتابوں میں اخلاقی رذائل کو ختم کرنے کے لئے کچھ طریقے ذکر کئے گئے ہیں کہ جو مسمار گھر کو تعمیر کرنے کے مانند ہے کہ ہر دن اس کا ایک حصہ تعمیر کیا جائے۔ اب یہ واضح ہے کہ یہ کوئی بنیادی چارہ جوئی نہیں ہے۔ انسان بھی اسی طرح ہے کہ جب تک وہ نفس امّارہ میں گرفتار ہو تب تک اگر وہ ایک بری صفت ختم کر لے تو وہ کسی دوسری بری صفت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں ایسی راہ پر چلنا چاہئے کہ جو بنیادی اور مفید ہو کہ جس سے ہمارے نفس میں تبدیلی پیدا ہو سکے۔

تنہائی کی موت بہتر ہے یا اجتماعی حیات؟

اسی وجہ سے بعض بزرگ علماء جیسے مرحوم آیت اللہ میرزا مہدی اصفہانیؒ بھی ایسی راہ طے کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے اور وہ اس بات کے معتقد تھے کہ ایسے راستے کو اختیار کیا جائے کہ جو بنیادی اور اساسی ہو اور جو انسان کو اس کے مقصد تک پہنچا دے۔

وہ ایسی راہ تک پہنچنے کے لئے موت کے بارے میں سوچنے کو کہتے تا کہ انسان کے نفس میں مکمل تبدیلی ایجاد ہو سکے اور وہ روحانی و معنوی لغزشوں میں دوچار نہ ہو۔ اگر انسان ہر روز موت کے بارے میں سوچے کہ جس سے اس کے نفس کو یقین ہو جائے کہ اسے جلدی یا دیر سے ایک دن اس دنیا سے جانا ہے تو اس کی نفسانی خواہشات اور ہوا و ہوس کا خاتمہ ہو جائے گا اور نفس امّارہ، نفس لوّامہ اور پھر آہستہ آہستہ دوسرے اعلی مراحل کو طے کرنے لگے گا۔ اس بنا پر انسان موت کے بارے میں سوچنے سے اپنے نفس کو مات دے کر ہوا و ہوس سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

یہ اخلاق کی کتابوں میں لکھی جانے والی تمام دوسری راہوں کے مقابلے میں بہترین راہ ہے۔ لیکن کیا اس کے علاوہ کوئی اور راہ بھی مل سکتی ہے کہ جس کا نتیجہ فرد اور اجتماع دونوں کے لئے بہتر اور کامل ہو؟

میرا یہ یقین ہے کہ نفسانی خواہشات کا قلع و قمع کرنے اور ہوا و ہوس سے نجات کے لئے انفرادی موت کے بارے میں سوچنے سے بہتر ہے کہ ہم اجتماعی حیات کے بارے میں سوچیں۔

اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ زمانۂ غیبت میں اس کی روحانی اور فکری توانائیاں مر چکی ہیں کہ جو اسے ظہور کے پرنور اور بابرکت زمانے میں حاصل ہوں گی تو وہ موجودہ زندگی پر ہی اکتفا نہیں کرے گا اور پھر وہ زمانۂ غیبت کی زندگی کو مردہ شمار کرے گا۔ اسی طرح وہ صرف اپنی زندگی اور حیات کے بارے میں ہی نہیں بلکہ کائنات میں بسنے والے ہر انسان کے بارے میں سوچے گا۔ پھر اسے معلوم ہو جائے گا کہ حیات کے بارے میں سوچنا بھی حیات بخش اور زندگی ساز ہے۔

درست ہے کہ انسان موت کے بارے میں سوچ کر اپنی اخلاقی برائیوں کو ختم کرسکتا ہے۔لیکن وہ حیاتِ واقعی اور زندہ ہونے کے حقیقی معنی سے آشنائی سے اپنی روحانی توانائیوں اور معنوی قوتوں کو زندہ کرسکتا ہے۔ پھر اس میں اخلاقی برائیاں سرے سے ختم ہوجائیں گی۔

جی ہاں! انسان کا قبر میں سونے اور اعضاء وجوارح کے فاسد ہونے کے بارے میں سوچنے سے بہتر ہے کہ وہ سالم کفن کے ساتھ انسانوں کے زندہ ہونے کے بارے میں فکر کرے۔

انسان اپنی موت کے بارے میں سوچنے کے بجائے سب کی حیات اور باہمی اتحاد کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔

انسان ایک چھوٹی اور تاریک قبر کو مدنظر رکھنے کے بجائے ایک ایسی نورانی دنیا کے بارے میں بھی سوچ سکتا ہے کہ جو حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے تابناک انوار سے منور ہوگی۔

انسان موت کے انتظار میں ایک ایک لمحے کو شمار کرنے کی بجائے صبح وشام حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آفاقی حکومت کے آنے کا انتظار کرسکتا ہے۔

انسان خود کو موت کے لئے آمادہ کرنے کی بجائے وقت کے امام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہم رکاب شہادت کے لئے تیار کرسکتا ہے۔

جی ہاں! انسان خود کو ظہور کے لئے تیار کرکے اور اپنے کو حقیقی انتظار کرنے والا بنا کر تمام خوبیوں کا مالک بن سکتا ہے۔ کیونکہ فارسی زبان کا محاورہ ہے ''چون کہ صد آمد، نود ھم پیش ما است'' (اگر سو ہر تو نوّے حتماً میرے پاس ہے)

حقیقی منتظر ہونا، رسول اکرمؐ کے فرمان کے مطابق ظہور امامؑ کا انتظار کرنا بہترین جہاد ہے۔لہذا انسان حقیقی انتظار کرنے والا بن جائے تو وہ اخلاقی برائیوں سے دور ہوکر حیات اور زندہ رہنے کے لئے غیر معمولی قوت حاصل کرسکتا ہے۔ کیونکہ رنج کے بغیر گنج تک نہیں پہنچا جاسکتا۔

ہمیں حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں حقیقی وواقعی منتظر بننے ارمردہ دلوں کے زندہ ہونے

کے لئے دعا کرنی چاہئے اور ہمیں آنحضرتؑ کے توسل سے خداوند کریم کو ان کے حق کی قسم دے کر دنیا کو نجات دینے والے منجی عالم بشریت کے ظہور کی دعا کرنی چاہئے۔

حضرت امام زمانہ ارواحنافداہ کے ظہور کے بارے میں ہمارے جوش وخروش میں ہر دن اضافہ ہونا چاہئے۔

اس مطلب کی وضاحت کے لئے ہم دعبل کے کچھ اشعار ذکر کرتے ہیں اور پھر اس بارے میں کچھ نکات بیان کریں گے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں دعبل کے اشعار

دعبل نے اکثر و بیشتر موارد میں خاندان عصمت علیہم السلام کے حق کو غصب کرنے کے بارے میں آواز اٹھائی کہ جن میں سے ان کے یہ دو شعر ہیں کہ جنہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو سخت غمگین اور محزون کر دیا اور ان کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔

پہلا شعر:

أریٰ فَیئَهُم فی غیرِهِم متقَسِّماَ وأیدِیَهُم مِن فَیئِهِم صَفرٰاتِ

میں خاندان عصمت علیہ السلام کا حق دوسروں کے پاس تقسیم ہوتا دیکھ رہا ہوں اور ان کے ہاتھ ان کے حق اور اموال سے خالی ہیں۔

جب حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ شعر سنا تو گریہ کناں ہوئے اور فرمایا:

صَدَقتَ یا خُزٰاعی

اے دعبل! تم نے سچ کہا۔

دوسرا شعر:

اِذَا وُتِرُوا مَدُّوا اِلی وَاتِرِیهِم اَکُفًّا عَنِ الاوتاٰرِ منقَبِضَاتِ

جب کینہ رکھنے والوں کی طرف سے اہلبیت اطہارؑ پر ستم ہوتا تو وہ اپنے حق کے حصول کے لئے دست بستہ ہاتھ دراز کرتے ہیں۔لیکن ان کے ہاتھ ان کے حق تک نہیں پہنچتے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ شعر سننے کے بعد اپنے دونوں دست مبارک بلند کئے اور غمگین انداز میں فرمایا:

خدا کی قسم ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں[1]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا امام زمانہ ارواحنا فداہ کے لئے گریہ کرنا

دعبل نے غصب خلافت کے بارے میں مزید اشعار کہے اور پھر امام زمانہ ارواحنا فداہ کے بارے میں شعر کہے۔

ہروی کہتے ہیں کہ میں نے دعبل خزاعی سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت امام رضا ؑ کے لئے قصیدہ پڑھا اور جب میں اس شعر پر پہنچا:

خروج امام لا محالة خارج یقوم علی اسم اللّٰه و البرکات

یمیّز فینا کلّ حقّ و باطل ویجزی علی النّعماء و النقمات

امام علیہ السلام کا قیام یقینی اور بلا شک وشبہ وقوع پذیر ہوگا اور وہ خدا کے مبارک نام اور برکات الٰہی سے قیام کریں گے۔وہ ہمارے درمیاں ہر حق و باطل کو جدا کریں گے اور وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی جزاء میں (یا) نعمتیں دیں گے (یا) کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے شدت سے گریہ کیا پھر اپنے سر مبارک کو بلند کرنے کے بعد فرمایا:

اے خزاعی! یہ دو شعر روح القدس نے تمہاری زبان پر جاری کئے۔کیا تم جانتے ہو کہ وہ قیام کرنے والا کون ہے؟ اور وہ کب قیام کرے گا؟

۱۔دعبل شاعر امام رضا علیہ السلام: ۲۴۵۔

عرض کیا: میرے مولا میں نہیں جانتا۔ میں نے صرف اتنا سنا ہے کہ آپ کی اولاد میں سے ایک امام قیام کریں گے اور وہ زمین کو ہر طرح کے فساد اور گناہ سے پاک کر دیں گے اور اسے عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے کہ جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اے دعبل! میرے بعد امام میرا فرزند محمد ہے، اس کے بعد ان کے فرزند علی اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن اور اور ان کے بعد ان کے فرزند حجت خدا ہوں گے کہ جو قیام کریں گے کہ جن کے زمانۂ غیبت میں ان کا انتظار کیا جائے اور ان کے ظہور کے زمانے میں ان کی اطاعت کی جائے۔ اگر دنیا ایک دن بھی باقی ہو تو خداوند اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا تا کہ آنحضرت قیام کریں اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں کہ جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

لیکن وہ کس زمانے میں ہوگا؟ اسے بتانا وقت کے بارے میں خبر دینا ہے میرے بابا نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے آباء واجداد اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

ایک شخص نے رسول اکرمؐ سے سوال کیا کہ آپ کے فرزندوں میں سے قیام کرنے والا امام کس زمانے میں قیام کرے گا؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ان کے قیام کی مثال قیامت جیسی ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی اس وقت کے بارے میں نہیں جانتا اور اس کے لئے بھی یہ واضح وآشکار نہیں ہے۔ مگر ان کا ظہور اچانک نہیں ہوگا[۱،۲]۔

۱۔ بحار الانوار: ۵۱/۱۵۴، ۴۹/۲۳۷، عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۶۹، بهجة النظر: ۱۲۱۔

۲۔ دعبل کے بھائی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حدیث کے ضمن میں آنحضرتؑ نے خز (نرم ونازک اون) سے بنا ایک لباس تحفہ کے عنوان سے دعبل کو عطا کیا اور فرمایا: (احتفظ بهذا القميص فقد صلّيت فيه ألف ليلة كلّ ...

حضرت امام رضا علیہ السلام

اور اہل زمین و آسمان کا امام زمانہ ارواحنافداہ کے لئے گریہ

حسن بن محبوب کہتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

فتنہ وفساد اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ ہر ہوشیار راز دار اور عمر دراز بزرگ (یہاں تک کہ خواص) بھی سقوط کر جائیں گے اور یہ تب ہوگا کہ جب شیعہ میرے تیسرے بیٹے کو کھو دیں گے۔

تمام اہل زمین و آسمان، ان کے دیدار کے مشتاق، ان کے جمال پر قربان ہونے والے اور تمام مظلوم اور غمگین انسان ان پر اگریہ کریں گے۔

.....لیلة الف رکعة، وختمت فیه القرآن الف ختمة) اس پیراہن کی حفاظت کرو کہ میں نے ہزار راتوں میں سے ہر رات میں اس کے ساتھ ہزار رکعت نماز پڑھی اور ہزار بار ختم قرآن انجام دیا۔

نجاشی نے اپنی سند سے یہ روایت کچھ تفاوت کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے اور کہا ہے: حضرت امام رضا علیہ السلام نے سبز رنگ کا خز سے بنا ہوا ایک پیراہن اور عقیق کی ایک انگوٹھی بخشی۔ (وسائل الشیعۃ: ۴/۳۷)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے دعبل کو جو لباس ہدیہ دیا تھا اسے قم کے لوگوں نے زبردستی لے لیا اور اسے تیس ہزار درہم اور اسی لباس کی ایک آستین دی۔ (دعبل شاعر امام رضا علیہ السلام :۵۸)

علامہ مجلسیؒ کتاب ''شرح تائیۂ دعبل خزاعی'' میں یوں لکھتے ہیں: دعبل کی ایک کنیز تھی کہ جسے وہ بہت پسند کرتا تھا۔ اس کی دونوں آنکھوں کو رمد نام کی آنکھوں کی بیماری لاحق ہوگئی کہ جس میں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ حکیموں اور طبیبوں نے اس کی آنکھوں کا معائنہ کیا تو تو کہا کہ اس کی دائیں آنکھ خراب ہو چکی ہے اور ہم اس کا علاج نہیں کر سکتے لیکن ہم اس کی بائیں آنکھ کا علاج کر دیں گے تا کہ وہ ٹھیک ہو سکے۔

دعبل اس واقعہ سے بہت غمگین ہوئے اور بہت غور و فکر کے بعد انہیں یاد آیا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے انہیں جو لباس عطا کیا تھا اس کا ایک ٹکڑا اب بھی ان کے پاس ہے، اس نے وہ ٹکڑا کنیز کی آنکھوں پر ملا اور رات کے ابتدائی حصے میں انہوں نے وہ ٹکڑا اس کی آنکھوں پر باندھ دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس کنیز کی آنکھیں آنحضرتؑ کے پیراہن کی برکت سے ٹھیک ہو گئیں تھیں اور اب وہ پہلے سے بھی بہتر دیکھنے لگی تھی۔ (دعبل شاعر امام رضا علیہ السلام :۵۳)

۱۔ شاید اس سے مراد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہوں لیکن بعد کے جملوں کے قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت امام زمانہؑ کی طرف اشارہ ہے۔

پھر فرمایا: میرے ماں باپ اس پر قربان کہ جو میرے جد کا ہم نام ہے، جو میری اور موسی بن عمران کی شبیہ ہے۔ اس پر قدسی لباس اور ربانی پیراہن ہیں کہ جس کے گریبان سے خداوند عالم کے فضل و ہدایت کے انوار جلوہ گر ہوتے ہیں، بہت سے مرد و زن اس کے دیدار کے تشنہ ہیں، بہت سے حیران و سرگرداں اور غمگین مومنین اسے دیکھنے سے مایوس ہو چکے ہوں گے تو آواز آئے گی کہ جو دور ہیں وہ نزدیک والوں کی طرح سن لیں کہ مومنین کے لئے رحمت اور کافروں کے لئے عذاب ہوگا۔[۱]

حضرت امام رضا علیہ السلام کی امام زمانہ ارواحنافداہ کے لئے دعا

مرحوم محدث قمیؒ لکھتے ہیں: جناب سید حسن موسوی کاظمیؒ ''امل الآمل'' کے آخر میں ایک بات ذکر کرتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک شیعہ عالم نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں ایک کتاب لکھی کہ جس کا نام تھا ''تأجیج نیران الأحزان فی وفاة سلطان خراسان'' اس کتاب کے مفردات میں لکھتے ہیں:

وارد ہوا ہے کہ جب دعبل خزاعی نے اپنا قصیدہ تائیہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے سامنے پڑھا اور جب وہ اس شعر پر پہنچے:

خروج امام لا محالة خارج　　یقوم علی اسم اللّٰه بالبرکات

حضرت امام رضا علیہ السلام اٹھے اور اپنے پائے مبارک پر کھڑے ہوئے اور اپنے نازنین سر کو زمین کی طرف جھکا لیا اور اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو سر پر رکھ کر یوں کہا:

أللّٰهمّ عجّل فرجه و مخرجه، وانصر نابه نصراً عزیزاً[۲]۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۵۲/۵۱۔

۲۔ منتھی الآمال: ۱۱۷۶۔

خداوندا! ان کے ظہور اور قیام کے زمانہ میں تعجیل فرما اور ان کے ذریعہ ہماری ایسی مدد فرما کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس واقعہ میں دعبل بزرگ شیعہ شاعر ہیں انہوں نے نہ تو امام زمانہ ارواحنافداہ کا کوئی مخصوص نام ذکر کیا اور نہ ہی ان کے اسماء میں سے کوئی اور اسم زبان پر جاری کیا۔ انہوں نے صرف امام زمانہ ارواحنافداہ کے قیام اور ظہور کے بابرکت زمانے کو یاد کیا، لیکن حضرت امام رضا علیہ السلام حجت خدا امام زمانہ ارواحنافداہ اور ان کی آفاقی حکومت کو یاد کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور سر نازنین کو زمین کی طرف جھکا کر اپنا داہناں ہاتھ سر پر رکھا اور آنحضرتؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کی۔ حلانکہ انہوں نے امام زمانہ ارواحنافداہ کا کوئی مخصوص نام بھی نہیں سنا تھا۔

یہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنافداہ اور ان کی آفاقی حکومت کے بارے میں بھی حضرت امام رضا علیہ السلام کی شدت محبت کی ایک دلیل ہے۔

آئمہ اطہار علیہم السلام کی سیرت اور ان کا کردار ہم سب کے لئے نمونہ عمل ہے اور ہم سب کو ان کی پیروی کرنی چاہئے۔ جس طرح حضرت امام رضا علیہ السلام نے امام عصر ارواحنافداہ کی یاد میں ان سے اپنی الفت و محبت کا اظہار کیا۔ ہمیں بھی امام زمانہ ارواحنافداہ کا نام سن کر اور ان کی آفاقی حکومت کو یاد کر کے ان کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا چاہئے اور اسے مزید مضبوط و محکم کرنا چاہئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا امام مہدی ارواحنافداہ کے لئے دعا کرنے کا حکم

حضرت امام رضا علیہ السلام، حضرت امام زمانہ ارواحنافداہ کے لئے خاص طور پر کچھ امور انجام دیتے تھے۔ جیسا کہ دعبل کے شعر سے آنحضرتؑ کے خصوصی احترام کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام یہ چاہتے تھے کہ اپنے عمل سے اپنے محبوں اور شیعوں کو امام زمانہ علیہ السلام کے لئے ایسا

احترام کرنے کی راہنمائی کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے پاس شرفیاب ہونے والوں کو دعائے غیبت پڑھنے حکم دیتے تھے اس دعا کے پڑھنے کی تاکید کا حکم حضرت امام رضا علیہ السلام کے اس جملہ "**و کان یأمر بالدعاء....**" سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر ہماری چشم بصیرت کارفرما ہوتیں تو شاید وہ ہمیں بھی اس دعا کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے زائرین کو تاکید ہے کہ وہ آنحضرتؑ کے حرم میں حضرت مہدی علیہ السلام کی زیارت پڑھنے اور ان کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرنے سے بالکل غفلت اور کوتاہی نہ کریں۔ کیونکہ جن مقامات میں حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنافداہ کے ظہور کے لئے دعا کرنے کی تاکید اور سفارش ہوئی ہے ان میں سے ایک حضرت امام رضا علیہ السلام کا حرم ہے۔

ہم جب حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں داخل ہوں تو ہمیں اپنی حاجات پر غور کرنا چاہئے ان کی عظمت اور ولایت کی قدرت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بڑی حاجت کی درخواست کرنے سے دریغ نہ کریں۔ ہمیں اس بات کا بھی خیال کرنا چاہئے کہ منتقم آل محمد کے ظہور اور ان کی آفاقی حکومت کے آنے سے بڑھ کر کوئی دوسری حاجت نہیں ہو سکتی۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ بعض زائرین حضرت امام رضا علیہ السلام سے فقط مادّی حاجات کی درخواست کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک درست طریقہ دعا نہیں ہے۔ خصوصاً اگر انسان زیادہ مالدار بننے کی دعا کرے کہ پھر بہت سے موارد میں زیادہ مال انسان کی سرکشی اور طغیان کا سبب بنتا ہے اور مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے اسے اپنی ذمہ داری کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ واضح سی بات ہے کہ جن کے پاس زیادہ مال نہیں ہے، ان کی ذمہ داری بھی کم ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو خدا سے کم روزی پر راضی ہو جائے، خدا بھی اس سے اس کے کم عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔

ابن ابی شعبۂ حلبی ونوفلی سے روایت ہوئی ہے کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس گئے اور آنحضرتؑ سے عرض کیا کہ ہم زندگی میں وسعت رزق کے مالک تھے،لیکن اب ہمارے حالات بدل گئے ہیں اور ہم فقیر ہو گئے ہیں۔آپ خدا سے دعا کریں خدا ہمیں وہ وسیع رزق عطا فرمادے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

تم کس طرح کا بننا چاہتے ہو؟ کیا بادشاہ بننا چاہتے ہو؟! کیا تم اس بات پر خوشحال ہو گے کہ طاہر اور ہرثمہ (مامون کے کارندے) کی طرح ہو جاؤ؟ لیکن پھر تم اپنے موجودہ عقیدے اور آئین پر باقی نہیں رہو گے۔

عرض کیا: خدا کی قسم! اگر دنیا میں موجود سب سونا اور چاندی میرا ہو،لیکن میں موجودہ عقیدے پر قائم نہ رہوں تو مجھے اس سے کوئی خوشی حاصل نہیں ہوگی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

خداوند عالم کا ارشاد ہے:

اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ [۱]۔

اے آل داؤد! کام کئے جاؤ،احسان مان کر اور میرے بندوں میں سے تھوڑے ہی شکر گزار ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: خدا سے حسن ظن رکھو اور جو کم روزی پر راضی ہو جائے،خدا بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائے گا اور جو تھوڑے حلال مال پر راضی ہو اس کا خرچ بھی کم ہو جائے گا اور اس کا خاندان بھی خوشحال ہوگا۔خداوند اسے دنیا کے درد اور اس کی دوا سے بینا کر دے گا اور اسے سلامتی سے دنیا سے بہشت کی طرف لے جائے گا [۲]۔

اس بنا پر ہمیں خداوند متعال کا شکر ادا کرنا چاہئے اور صرف مادّی ضروریات کو ہی اپنا سب کچھ

۱۔سورۂ سباء: آیت ۱۳

۲۔منتہی الآمال: ۹۲۸

نہیں سمجھنا چاہئے۔ بلکہ معنوی حاجات کے بارے میں سوچنا چاہئے اوراس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ سب سے بڑی معنوی حاجت (جس سے مادّی حاجات بھی پوری ہو جائیں گی) قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرنا ہے۔

ایک اہم اور بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ہمیں ظہور میں تعجیل کی دعا اپنے لئے نہیں بلکہ اہلبیت علیہم السلام کے لئے کرنی چاہئے کہ جس کے نتیجہ میں ہمیں بھی راحت وآرام میسر ہوگا۔ کیونکہ ہر کسی پر لازم ہے کہ وہ محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین کو خود اور اپنے اہل وعیال پر مقدم رکھے۔

اب اس مقدمہ پر توجہ کریں: ہم سب جانتے ہیں کہ اہلبیت علیہم السلام پر ہونے والے بے انتہا مظالم حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنافداہ کے ظہور تک جاری رہیں گے اور خاندان وحی علیہم السلام پر ہونے والی سختیاں اور مصیبتیں اب جاری ہیں۔ اسی لئے ہم دعاؤں میں کہتے ہیں۔ "**أللّهمّ عجّل فرجهم**" اسی طرح اور بہت سی دوسری تعبیرات کہ جن کے ذریعے ہم خدا سے امامؑ کے ظہور کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ظہور اسی صورت میں متحقق ہوسکتا ہے کہ جب ظلم وستم موجود ہو۔ پس معلوم ہوا کہ اب بھی اہلبیت علیہم السلام پر ظلم وستم جاری ہیں اور سختیاں برقرار ہیں۔ لہذا ہم آنحضرتؑ کے ظہور اور فرج کے لئے خدا کے حضور دعا کرتے ہیں۔

اب اگرچہ ہمارا معاشرہ تکلیفات برداشت کررہا ہے لیکن دوسری طرف محمد وآل محمد علیہم السلام پر ہونے والے مظالم اب بھی جاری ہیں۔ لہذا ان پر ہونے والے ظلم وستم کو برطرف کرنا ہمارا اوّلین فریضہ ہے۔ ہمیں ان پر ہونے والے ظلم وستم کو برطرف کرنے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اگر ہم ایسا کام انجام دیں تو گویا ہم نے اپنے لئے بھی دعا کی۔

ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مبارک کے صحن میں ایک عورت کو دیکھا کہ جو بہت رو رہی تھی۔ عورت نے اس شخص سے کہا: میرا شوہر بھاگ گیا ہے اور اس نے مجھے میری چار بیٹیوں کے ساتھ تنہا چھوڑ دیا ہے۔ چونکہ اب میرے پاس گھر کے کرایہ کے لئے پیسے نہیں ہیں اور

مالک مکان نے میرا سامان گھر سے باہر پھینک دیا ہے۔اب میں اس حالت میں کیا کروں؟

اس شخص نے اس کی تھوڑی مدد کی۔لیکن چونکہ وہ اس عورت کے لئے کرایہ کا گھر لے کر اس کی مشکل کو حل نہیں کر سکا تھا۔لہذا وہ پریشانی کے عالم میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں حاضر ہوا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کرنے لگا:

اے میرے مولا! میں ایسے ہی مظلوم لوگوں کی وجہ سے یہ چاہتا ہوں کہ آپ خدا سے ظہور امامؑ کی دعا کریں تا کہ غیبت کی مشکل ختم ہو جائے۔وہ اچانک متوجہ ہوا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام الہام کی صورت میں اس سے فرما رہے ہیں:

ہم اہلبیت علیہم السلام پر ہونے والا ظلم وستم سب سے بڑا ظلم ہے[۱]۔

ہم امید کرتے ہیں کہ خداوند جلد صاحب امر ولایت الٰہی کو قیام اور انتقام کا اذن عطا فرمائے تا کہ خاندان وحی علیہم السلام کے مقام ولایت کے ظہور سے پوری کائنات میں ظلم وستم کا قلع قمع ہو جائے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام مہدی ارواحنا فداہ کے درمیان دو مشترک خصوصیات

چونکہ ہم نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی حضرت امام مہدی ارواحنا فداہ سے محبت کو بیان کیا۔لہذا اب ہم حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام زمانہ ارواحنا فداہ کے درمیان مشترک خصوصیات کو ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام مہدی ارواحنا فداہ میں کئی خصوصیات مشترک ہیں لیکن ہم ان میں سے فقط دو کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۱۔اہلبیت علیہم السلام پر ہونے والے مظالم میں سے ایک ظلم بہت سے افراد کا خاندان وحی علیہم السلام سے روایت ہونے والی دعاؤں اور زیارات کی عبارات پر غور نہ کرنا یا کم توجہ کرنے کرنا ہے۔دعاؤں اور زیارات کی عبارات پر غور کرنے سے معارف وعقائد کا خزانہ حاصل ہو سکتا ہے۔لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ دعاؤں اور زیارات میں صرف ان کے ثواب کے پہلو کو ہی مدنظر رکھتے ہیں اور اس کے دوسرے اہم آثار کی جانب توجہ نہیں کرتے۔

۱۔ دلیل و برہان قائم کرنے کی بحث

حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام مہدی ارواحنا فداہ کے درمیان مشترک خصوصیات میں سے ایک مخالفین کے لئے بحث میں دلیل و برہان قائم کرنا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام مخالف دانشوروں کے ساتھ بحث کرتے اور انہیں محکوم و مغلوب کرتے ،اسی طرح امام زمانہ ارواحنا فداہ بھی مخالفین کے ساتھ بحث کریں گے اور پوری کائنات میں ہر کسی کے لئے دلیل و برہان پیش کریں گے۔اس مطلب کی وضاحت کے لئے ہم اس کی تشریح پیش کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام اور دلیل و برہان قائم کرنا

حضرت امام رضا علیہ السلام کی امامت کے دوران ان کے عملی منشور میں سے ایک اثبات وجود خدا، آئین اسلام اور مکتب تشیع کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے بحث، مناظرے اور دلیل و برہان قائم کرنا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس زمانے کے بڑے بڑے دانشوروں میں سے ہر دانشور کے ساتھ کسی مترجم کے بغیر ان کی ہی زبان میں بحث کی، چاہے وہ کسی بھی قوم اور ملت سے ہو۔ان کی ہی زبان میں انہیں کے عقائد اور افکار کی بناء پر ان کے عقائد کی رد کی۔

یہ مناظرہ اور بحث مجمع عام میں حق اور مکتب تشیع کے اثبات میں بہت مؤثر ثابت ہوتے۔تاریخ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا دوسرے ادیان کے بزرگ دانشوروں کے ساتھ بحث کر کے انہیں مغلوب کرنے اور ان دانشوروں کا اپنی شکست کو تسلیم کرنے کے بہت سے واقعات تاریخ میں پائے جاتے ہیں۔ہم ان میں سے دو واقعہ کو پیش کرتے ہیں۔

محمد بن فضل ہاشمی سے بہت بہترین اور مفصل روایت نقل ہوئی ہے کہ جس کا خلاصہ یوں ہے۔

میں حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کی شہادت سے ایک دن پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

میرے دنیا سے جانے کے بعد یہ امانتیں مدینہ لے جاؤ اور میرے فرزند علی بن موسی رضا علیہ السلام کو دے دو اور وہ میرے بعد اس امت پر حجت خدا اور امام ہیں۔

محمد بن ہاشمی کہتے ہیں: آنحضرتؐ نے جیسا فرمایا تھا، میں نے ویسا ہی انجام دیا۔ میں مدینہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور امانتیں ان تک پہنچائیں اور عرض کیا:

میں بصرہ جا رہا ہوں اور وہاں آپ کے پدر بزرگوار کی شہادت کی خبر پھیل چکی ہوگی۔ وہ مجھ سے آپ کی امامت کے بارے میں سوال کریں گے۔ اے کاش! آپ لطف و کرم فرما کر میرے لئے اپنی امامت کے دلائل میں سے کچھ دکھائیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے رسول اکرمؐ کے مخصوص آثار اور تبرکات دکھائے کہ جو آئمہ اطہار علیہم السلام کے پاس تھیں۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں بصرہ آؤں گا۔

میں نے عرض کیا کہ آپ کب بصرہ تشریف لائیں گے؟

فرمایا: تمہارے وہاں جانے کے تین دن کے بعد۔

میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی اجازت سے وہاں سے رخصت ہوا اور بصرہ آ گیا۔ دوست مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے سارا ماجرا ان سے بیان کیا۔

لوگوں میں سے عمرو بن ہذّاب نامی ایک ناصبی کھڑا ہوا اور مجھ پر اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگا: مقام امامت حسن بن محمد کے لئے اولویت رکھتا ہے کیونکہ وہ اہلبیتؑ میں سے بزرگ اور زاہد و عابد ہیں۔ لیکن علی بن موسیٰؑ جوان ہیں۔ شاید وہ مسائل سے عاجز ہوں۔ حسن بن محمد مجلس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کی بات کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ محمد ہاشمی کہہ رہے ہیں کہ علی بن موسی تین دن میں بصرہ تشریف لائیں گے اور یہ خود قطعی دلیل ہے۔ لہذا تین دن تک انتظار کریں۔

لوگ وہاں سے منتشر ہو گئے۔ تیسرے دن حضرت امام رضا علیہ السلام حسن بن محمد کے گھر تشریف

لائے اورانہوں نے خود حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت کی ذمہ داری اپنے اوپر لی۔ آنحضرتؑ نے سب دوستوں اور یہود و نصارا کے بزرگوں کو مجلس میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام کے لئے مخصوص مسند قرار دی۔ آنحضرتؑ مجلس میں تشریف لائے اور سب کو سلام کرنے کے بعد فرمایا؛

میں علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہم ہوں۔

آج مسجد النبی مدینہ میں جب میں نے صبح کی نماز ادا کی تو حاکم مدینہ میرے پاس آیا اور چند چیزوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا۔ میں نے اسے مفید مشورہ دیا اور اس سے وعدہ کیا کہ عصر کے وقت اس کی طرف لوٹ جاؤں گا۔ لہذا جو کوئی بھی مجھ سے امامت کی علامات اور آثار کے بارے میں پوچھنا چاہے پوچھے۔

عمرو بن ہذّاب اٹھا اور کہا: محمد بن فضل ہاشمی نے آپ کی طرف سے کچھ چیزیں بیان کی ہیں کہ جنہیں ہمارا دل قبول نہیں کرتا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: لیکن اس نے کیا کہا ہے؟

عرض کیا: وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ تمام آسمانی کتابیں اور دنیا کی سب زبانیں جانتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: وہ سچ کہہ رہے ہیں۔ تم جو چاہو، پوچھو۔

عرض کیا: ہم نے روم، ہند، فارس، ترک وغیرہ سے مختلف لوگوں کو بلایا ہے تا کہ وہ آپ کو آزمائیں اور آپ کا امتحان لیں۔ اگر آپ سچ کہہ رہے ہیں تو ان میں سے ہر ایک سے گفتگو کریں۔ امامؑ نے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ انہیں کی زبان اور لہجہ میں بات کی اور ان میں سے ہر ایک کے سوالوں کے جواب دیئے کہ جس سب حیران ہو گئے اور انہوں نے اقرار کیا کہ آنحضرتؑ ان میں سے سب سے زیادہ فصیح زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔

پھر حضرت امام رضا علیہ السلام عمرو بن ہذّاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اگر میں تمہیں خبر دوں کہ تم کتنے دنوں میں اپنے ایک رشتہ دار کا خون بہاؤ گے تو کیا تم تصدیق کرو گے؟

عرض کیا: نہیں میں تصدیق نہیں کروں گا۔ کیونکہ خدا کے علاوہ کوئی غیب کو نہیں جانتا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

لیکن کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خداوند متعال نے فرمایا ہے:

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلايُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنْ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ [1]۔

وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے، مگر جس رسول کو پسند کر لے۔

ہم بھی پیغمبرؐ کے وارث ہیں۔ لہذا جو کچھ واقع ہو چکا ہے یا جو کچھ قیامت تک رونما ہوگا، ہم وہ سب جانتے ہیں۔ تم پانچ دن میں اپنے ایک رشتہ دار کو قتل کرو گے اور اگر ایسا نہ ہوا تو جان لینا کہ میں امام نہیں ہوں۔

پھر فرمایا: کتنے دنوں میں نابینا ہو جاؤ گے اور جھوٹی قسم کھاؤ گے اور پیس ہو جاؤ گے۔

راوی کہتا ہے: خدا کی قسم حضرت امام رضا علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ سب کچھ چند دنوں کے بعد واقع ہوا۔

پھر اس کے بعد یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء سے انہیں کی زبان میں بحث کی اور حضرت رسول اکرمؐ کی رسالت کو انہیں کی کتابوں سے ثابت فرمایا۔

سب نے آنحضرتؐ کا صداقت کا اقرار کیا اور عرض کیا: اگر یہود و نصارا پر ہماری حکومت نہ ہوتی تو ہم آپ پر ایمان لے آتے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے سب لوگوں کے سوالوں کے جواب دیئے اور ان کی حاجت روائی فرمائی۔ ظہر کی نماز با جماعت ادا کی اور پھر فرمایا: میں اب مدینہ واپس جا رہا ہوں اور انشاءاللہ کل پھر آؤں گا۔

۱۔ سورۂ جن: آیت، ۲۶

اگلے دن پھر جنت کی خوشبو سے فضا معطر ہوگئی۔شبِ انتظار کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور بصرہ کے لوگوں کو ایک بار پھر حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔وہاں بصرہ کے لوگ ایکجگہ اکٹھے تھے کہ ایک بار پھر نورِ امامت طلوع ہوا اور سب کو منور کر گیا۔

انہوں نے روم کی ایک کنیز آنحضرتؑ کی خدمت میں پیش کی۔امامؑ نے اسی کی رومی زبان میں اس سے کلام کیا اور فرمایا:

اے کنیز! کیا تم حضرت محمدؐ کو زیادہ چاہتی ہو یا عیسیٰؑ کو؟

کنیز نے عرض کیا: میں جب تک حضرت محمدؐ کو نہیں پہچانتی تھی عیسی علیہ السلام کو زیادہ چاہتی تھی۔لیکن اب چونکہ مجھے حضرت محمدؐ کی معرفت حاصل ہوگئی ہے اس لئے انہیں کو زیادہ چاہتی ہوں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اب جب کہ تمہیں حضرت محمدؐ کی معرفت حاصل ہوگئی ہے تو کیا حضرت عیسیٰؑ کو نہیں چاہتی؟

عرض کیا: کیوں نہیں؛لیکن میں حضرت محمدؐ کو زیادہ چاہتی ہوں۔

جاثلیق نے آنحضرتؑ کی اجازت سے لوگوں کے لئے اس گفتگو کا ترجمہ کیا اور آنحضرتؑ سے عرض کیا۔ایک نصرانی شخص اہل سندھ اور متکلمین میں سے ہے اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسے آپ کی خدمت میں لائیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی مانع نہیں ہے۔

اسے لایا گیا تو آنحضرتؑ نے سندھی زبان میں اس کے ساتھ بات کی اور توحید و رسالت کے موضوع کے بارے میں اس سے بحث کی اور اس پر دلیل قائم کی یہاں تک کہ اس شخص نے خدا کی وحدنیت اور پیغمبرؐ کی رسالت کی گواہی دی اور اپنے زُنّار (مسیحوں کا مخصوص کمر بند) پھاڑ دیئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا: محمد بن فضل نے جو کچھ کہا تھا کیا اب تم اس پر ایمان لائے ہو؟

لوگوں نے کہا:

محمد بن فضل نے جو کچھ کہا تھا۔ ہمارے لئے اس سے بڑھ کر آپ کا مقام ثابت ہو گیا ہے۔ اسی طرح محمد بن فضل نے ہم سے کہا تھا کہ آپ کو سرزمین خراسان لے جایا جائے گا، کیا یہ صحیح ہے؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! یہ صحیح ہے۔

سب لوگوں نے آنحضرتؑ کی امامت کا اقرار کیا اور چلے گئے۔

بصرہ کے لوگوں کے دلوں پر باران رحمت برسی اور سب پر حجت تمام ہوئی۔ بصرہ کے لوگوں نے رات حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی خدمت میں بسر کی۔

شد روشن از فروغ سحر ، طارم کبود نقّاش صبح ، رنگ شب از آسمان زدود

بگریخت از شرارۂ مشرق ، غبار شب چون از لهیب شعله آتش غبار دود

آخر شب وصال گزر گئی اور جدائی کا دن آ گیا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے سب سے خدا حافظی کی اور چلے گئے۔

محمد بن فضل کہتے ہیں: میں آنحضرتؑ کے ساتھ گیا۔ راستے میں ہم ایک جگہ پر پہنچے کہ جہاں حضرت امام رضا علیہ السلام نے چار رکعت نماز پڑھی اور فرمایا:

اے محمد! اپنی آنکھیں بند کرو۔ میں نے اطاعت کی۔ پھر امامؑ نے فرمایا: اپنی آنکھیں کھولو۔ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو میں نے اپنے آپ کو بصرہ میں اپنے گھر کے دروازے پر پایا۔ لیکن حضرت امام رضا علیہ السلام میری نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کوفہ جاؤں اور شیعوں کو خبر دوں کہ آٹھویں امامؑ کوفہ تشریف لائیں گے اور حفص بن عمیر کے گھر میں قیام فرمائیں گے۔

میں نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا اور آنحضرتؑ وہاں تشریف لائے اور حکم دیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے دانشوروں کو جمع کرو۔ امامؑ نے ان سب کے ساتھ انہیں کی زبان میں گفتگو کی اور اپنی اور

اپنے اجداد کی حقّانیت کو ثابت کیا اور عیسائیوں کے جاثلیق سے فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس ایک نوشتہ تھا کہ جس پر پانچ نام تحریر تھے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق جانا چاہتے تو خدا کو ان اسماء میں سے ایک کے وسیلہ سے پکارتے تو وہ ایک ہی لمحہ میں وہ مسافت طے کر لیتے؟

جاثلیق نے کہا: ایسا ضرور تھا لیکن میں ان اسماء کو نہیں جانتا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

پیغمبرؐ کے بعد کوئی امام اور حجت خدا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تمام علوم اور پیغمبروں کے کمالات سے واقف ہو اسے تمام آسمانی کتابوں کا علم ہو اور دنیا کی سب زبانوں میں گفتگو کر سکتا ہو۔ وہ کسی بھی زبان سے ناآشنا نہ ہو یعنی وہ ہر زبان سے آشنائی رکھتا ہو اور وہ گناہ اور اخلاقی برائیوں سے دور ہو۔[۱]

حضرت امام رضا علیہ السلام کا اس زمانے کے بزرگ دانشوروں کے ساتھ بحث کا ایک اور نمونہ

محمد بن عمر بن عبدالعزیز انصاری کہتے ہیں: جنہوں نے خود حسن بن محمد نوفلی سے سنا تھا انہوں نے میرے لئے یوں بیان کیا:

جب حضرت امام رضا علیہ السلام مامون کے پاس گئے تو مامون نے فضل بن سہل کو حکم دیا کہ وہ صاحب نظر دانشوروں کو جمع کرے۔ جیسے جاثلیق (مسیحی) رأس الجالوت (یہودی) صابئین کے رؤسا (خدا، پیغمبر اور دین کے منکرین) ہربزا کبر، زرتشتیوں کے علماء، نسطاس رومی اور علم کلام سے آگاہ افراد، تاکہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی گفتگو سنیں۔ فضل بن سہل نے مامون کے حکم پر عمل کیا اور ان سب افراد کو جمع کیا اور اس کی خبر مامون کو دی مامون نے حکم دیا کہ ان سب کو اس کے دربار میں لایا

۱۔ علم غیب: ۲۲، بحارالانوار سے نقل: ۴۹/۷۵۔

جائے اور فضل بن سہل نے ایسا ہی کیا۔

مامون نے ان کا ستقبال کرتے ہوئے کہا: میں نے تم سب کو نیک کام کے لئے بلایا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم سب میرے چچازاد بھائی کے ساتھ مل کر میرے پاس مدینہ سے آئے ہوئے شخص کے ساتھ مناظرہ اور گفتگو کرو۔ کل تم سب مل کر میرے پاس آؤ اور تم میں سے کوئی بھی اس حکم سے روگردانی نہ کرے۔ سب نے کہا کہ ہم نے آپ کا حکم سن لیا اور ہم اس کی اطاعت کریں گے۔ کل صبح ہم جلدی آئیں گے۔

حسن بن محمد نوفلی کہتے ہیں: جس وقت ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے کہ ہمارے پاس یاسر آئے، وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے امور کو انجام دینے پر مأمور تھے۔

اس نے عرض کیا: اے میرے آقا! مامون نے آپ کو سلام کہلوایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ کا بھائی آپ پر قربان جائے، تمام ملتوں سے تعلق رکھنے والے متکلمین میرے پاس جمع ہوئے ہیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان کی گزارشات سننے کے لئے میرے پاس تشریف لے آئیں اور اگر آپ کو پسند نہ آئے تو زحمت نہ کریں۔ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ ہمارے لئے یہ کام آسان ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے پیغام بھیجا:

اسے سلام کہو اور بتاؤ: تم نے جو ارادہ کیا ہے میں اس سے واقف ہوں اور کل صبح انشاء اللہ میں تمہارے پاس آؤں گا۔

حسن بن محمد نوفلی کہتے ہیں: یاسر کے جانے کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا:

اے نوفلی! تم عراقی ہو اور عراقی دقیق نظر رکھتے ہیں۔ تم مامون کے اس کام کے بارے میں کیا سوچتے ہو کہ جس نے اپنے چچازاد جو کہ اہل شرک ہے اور دوسرے ادیان کے علماء کو اپنے گرد جمع کئے

ہوئے ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! وہ آپ کو آزمانا چاہتے ہیں اور آپ کے علم کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔اس کا کام آگاہی کی بنیاد پر نہیں بلکہ بدنیتی کی بنیاد پر ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس بارے میں خود اس کا کیا نظریہ ہے؟

میں نے عرض کیا: علم کلام کے دانشور اور اہل بدعت، علماء کے برخلاف ہیں۔کیونکہ عالم کسی صحیح بات کا انکار نہیں کرتا لیکن دوسرے ادیان کے علماء، متکلمین اور اہل شرک سب کے سب منکرین اور جھوٹ گھڑنے والے ہیں۔اگر آپ انہیں کہیں کہ خداوند عالم یکتا و یگانہ ہے تو وہ کہیں گے کہ اس کی وحدنیت کو ثابت کرو۔اگر ان سے کہیں کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں تو وہ کہیں گے: ان کی رسالت کو ثابت کرو۔پھر وہ سامنے والے کو چکرا دیں گے کہ وہ خود اپنی دلیل کو باطل کر دے گا۔۔وہ اس کے ساتھ مغالطہ کریں گے تا کہ وہ اپنے قول سے دست بردار ہو جائے۔

میں آپ پر قربان جاؤں! آپ ان سے پرہیز کریں اور ہوشیار رہیں۔

امام علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا:

اے نوفلی: کیا تمہیں اس بات کا ڈر ہے کہ وہ میری دلیلوں کو رد کریں گے؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔خدا کی قسم مجھے ہرگز آپ کے بارے میں کوئی خوف نہیں ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ خداوند عالم آپ کو ان پر کامیاب فرمائے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اے نوفلی؛ کیا تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ مامون کس وقت اپنے کام پر پشیمان ہوگا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں

فرمایا: جب وہ اہل توریت کے لئے میری دلیل انہیں کی توریت سے، اہل انجیل کے لئے انہیں کی انجیل سے، اہل زبور کے لئے انہیں کی زبور سے، صابئین کے لئے عبری کلام سے، زرتشتیوں

کے ساتھ فارسی، رومیوں کے ساتھ رومی اور ہر دین کے صاحبان نظر علماء و دانشوروں کے ساتھ انہیں کی زبان میں میری دلیل سنے گا۔ جب میں ان کی ہر ایک دلیل کو باطل کر کے اسے مغلوب کروں گا اور وہ اپنے قول سے دست بردار ہو جائے گا اور میری باتوں کو قبول کرے گا تو مامون سمجھے گا کہ اس نے جو راہ اختیار کی، وہ صحیح نہیں تھی۔ اس وقت اسے پشیمانی ہوگی۔ کوئی قوت اور حرکت خدا کے وسیلہ کے بغیر نہیں ہے۔

جب صبح ہوئی تو فضل بن سہل امام علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں؛ آپ کا چچا زاد آپ کا منتظر ہے اور اس نے جن کو بلایا تھا وہ سب جمع ہو چکے ہیں۔ آپ کا کی کیا ارادہ ہے؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم چلو میں انشاء اللہ آتا ہوں۔

پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور پھر آپ نے ستو کا شربت نوش فرمایا اور ہمیں بھی دیا۔ پھر وہ گھر سے باہر نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اور ہم مامون کے پاس چلے گئے۔ دربار لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ محمد بن جعفر (آپ کے چچا) بھی کچھ طالبین، ہاشمیین اور لشکر کے سربراہوں کے ہمراہ موجود تھے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام جوں ہی دربار میں داخل ہوئے تو مامون اٹھ کھڑا ہوا۔ محمد بن جعفر اور تمام بنی ہاشم بھی احترام کے لئے کھڑے ہو گئے۔ امام علیہ السلام اور مامون بیٹھ گئے اور بقیہ لوگ بیٹھنے کے حکم کے انتظار میں کھڑے رہے۔

مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی طرف رخ کیا اور کچھ دیر آنحضرتؑ کے ساتھ گفتگو کی۔

پھر جاثلیق کی طرف دیکھا اور کہا: اے جاثلیق! یہ میرے چچا زاد علی بن موسی علیہ السلام ہیں۔ جو ہمارے پیغمبرؐ کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فرزندوں میں سے ہیں۔ میں چاہتا ہوں تم کہ ان کے ساتھ گفتگو کرو، بحث کرو دلیل لاؤ اور انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

جاثلیق نے کہا: اے امیر المؤمنین میں کس طرح کسی ایسے شخص سے بحث کروں کہ جو ایسی کتاب سے دلیل پیش کرے گا جس کا میں منکر ہوں اور جو پیغمبر کے اقوال سے استدلال کرے گا کہ جن پر میرا ایمان نہیں ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اے مسیحی: اگر میں تمہاری انجیل سے دلیل پیش کروں تو کیا تم اسے قبول کرو گے؟

جاثلیق نے کہا: کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ جس کے بارے میں انجیل نے کچھ کہا ہو، میں اس کا انکار کر دوں! خدا کی قسم اگر وہ میرے خلاف بھی ہو تب بھی میں اسے قبول کروں گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس کے لئے انجیل سے تلاوت کی اور ثابت کیا کہ ہمارے پیغمبرؐ کا ذکر ان کی انجیل میں موجود ہے۔ پھر اسے حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریوں کی تعداد اور ان کے احوال کی خبر دی اور بے شمار دلائل سے ثابت کیا اور اس نے اس کا اقرار کیا۔ پھر کتاب شعیا اور اس کے علاوہ دوسری کتابوں سے استدلال کیا۔ یہاں تک کہ جاثلیق نے کہا کہ اب اگر میرے علاوہ کوئی اور بھی آپ سے سوال کرے۔ حق مسیح کی قسم! میں ہرگز یہ گمان نہیں کرسکتا تھا کہ مسلمان علماء میں آپ جیسی شخصیت بھی ہے۔

اس کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام نے رأس الجالوت کی طرف رخ کیا اور توریت و زبور، کتاب شعیا اور حیقوق سے اس پر استدلال کیا۔ یہاں تک کہ وہ بھی خاموش ہوگیا اور اس کے پاس بھی کہنے کو کوئی جواب نہیں تھا۔

پھر حضرت امام رضا علیہ السلام نے ''ہربذ اکبر'' یعنی زرتشتیوں کے دانشور کی طرف رخ کیا اور اس پر بھی استدلال فرمایا: جب وہ بھی لاجواب ہوگیا تو پھر حضرت امام رضا علیہ السلام نے سامعین کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

اگر آپ میں کوئی اسلام کا مخالف ہو اور مجھ سے کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہو تو وہ بنا ہچکچاہٹ کے

پوچھ سکتا ہے۔

عمران صابی (جو کہ متکلمین میں سے ایک تھا) اپنی جگہ سے اٹھا اور عرض کیا:

اے دانشور! اگر آپ کی سوال کی دعوت نہ دیتے تو میں سوال نہ کرتا۔ میں نے کوفہ بصرہ، شام اور الجزیرہ کے سفر کئے ہیں۔ بہت سے متکلمین دیکھے ہیں۔ اب تک مجھے کوئی ایسا نہیں ملا جو میرے لئے وجود واحد کو ثابت کرے کہ جس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے کچھ سوال کر سکتا ہوں؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اگر ان لوگوں میں کوئی عمران صابی ہے تو تم وہی ہو۔

عرض کیا: میں عمران صابی ہی ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

سوال پوچھو لیکن انصاف کی رعائت کرنا اور برے افکار اور زشت خیالات سے پرہیز کرنا۔

عمران نے عرض کیا:

خدا کی قسم اے میرے آقا! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس چیز کو میرے لئے ثابت کریں کہ جس سے تمسک کر سکتے ہوں اور اس سے تجاوز نہ کر سکتے ہوں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے ذہن میں جو کچھ ہے، اس کے بارے میں سوال کرو۔

لوگ جمع ہو کر اُن کے قریب آ چکے تھے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس پر استدلال کیا اور اس کے سوالات کے جوابات دیئے۔ گفتگو طولانی ہو گئی اور نماز کا وقت ہو گیا۔ امام علیہ السلام نے مامون کی طرف دیکھ کر کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

عمران نے عرض کیا: اے میرے آقا! اب جب کہ میرا دل نرم ہو چکا ہے، اب میرے جواب کو ادھورا نہ چھوڑیں۔

امام علیہ السلام فرمایا: نماز پڑھنے کے بعد واپس آتے ہیں۔

پھر امام علیہ السلام کھڑے ہوئے اور مامون بھی کھڑا ہوا آنحضرتؑ نے اندر نماز پڑھی اور لوگوں نے جعفر بن محمد کی امامت میں نماز ادا کی۔نماز ادا کرنے کے بعد امام علیہ السلام اپنی جگہ واپس آ گئے۔ عمران کو بلایا اور فرمایا:

اے عمران! سوال کرو۔

اس نے خالق کائنات اور صفات خداوند کے بارے میں سوال کئے اور امام علیہ السلام نے سب کے جوابات دیئے یہاں تک کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے عمران کیا تم صحیح طرح سمجھ گئے ہو؟

عرض کیا: جی ہاں، اے میرے آقا؛ میں سمجھ گیا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جیسے آپ نے توصیف کی، اور جیسے اس کی وحدنیت بیان کی، خدا ویسا ہی ہے اور یہ کہ محمد اس کے رسول ہیں کہ جو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر وہ قبلہ رخ سجدے میں گر پڑا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

حسن بن محمد نوفلی کہتے ہیں:

دربار میں دوسرے متکلمین بھی موجود تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ عمران نے اپنی تمام بحث وجدال کے باوجود امام علیہ السلام کے سامنے اپنی شکست کا اقرار کررہا ہے تو وہ لوگ آنحضرتؑ کے پاس نہ آئے اور انہوں نے کوئی سوال نہ پوچھا یہاں تک کہ غروب کا وقت ہوگیا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام اور مامون کھرے ہوئے اور کمرے میں چلے گئے اور لوگ بھی چلے گئے۔ میں اپنے کچھ دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ تھا کہ محمد بن جعفر نے کسی کو میری طرف بھیجا اور میں اس کے پاس گیا۔

محمد بن جعفر نے کہا: اے نوفلی! تم نے دیکھا کہ آج تمہارے دوست نے کیا کیا؟

خدا کی قسم! میں ہرگز یہ نہیں سوچ سکتا کہ علی بن موسیٰؑ ایسے موضوعات میں اتنی مہارت رکھتے ہیں میں انہیں ایسا نہیں پہچانتا تھا۔ کیا وہ مدینہ میں علم کلام پڑھاتے ہیں یا علم کلام کے دانشور ان کے پاس

آتے ہیں؟

میں نے کہا: حج کے لئے جانے والے امامؑ کی زیارت سے بھی شرفیاب ہوتے ہیں اور ان سے حلال وحرام اور احکامات الٰہی کے بارے میں پوچھتے ہیں اور امام علیہ السلام انہیں جواب دیتے ہیں۔ کبھی کوئی ان سے مناظرہ کرنے کے لئے بھی آتا ہے تو امام علیہ السلام اس کے لئے استدلال کرتے ہیں۔

محمد بن جعفر نے کہا: اے ابومحمد! مجھے ڈر ہے کہ یہ شخص ان سے حسد کی وجہ سے انہیں زہر نہ دے دے اور انہیں کسی مصیبت میں مبتلا نہ کردے۔ تم آنحضرتؑ کو متوجہ کرو کہ وہ ایسے امور سے گریز کریں۔

میں نے کہا کہ وہ میری بات نہیں مانیں گے۔ وہ شخص یہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا ان کے پاس ان کے آباؤ واجداد کے علوم میں سے کچھ ہے یا نہیں؟

محمد بن جعفر نے کہا: آنحضرتؑ سے کہو: آپ کے چچا ایسی فضیلتوں کے اظہار کرنے کو پسند نہیں کرتے ہیں اور کچھ علل واسباب کی وجہ سے ایسے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔

جب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے گھر گیا تو میں نے ان کے چچا محمد بن جعفر کا پیغام انہیں پہنچایا: آنحضرتؑ مسکرائے اور فرمایا:

خدا میرے چچا کی حفاظت کرے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہیں یہ کام کیوں پسند نہیں آتا تھا۔

پھر فرمایا: عمران صابی کے پاس جاؤ اور اسے میرے پاس لے کر آؤ۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں: مجھے اس کا پتہ نہیں معلوم۔ وہ کچھ شیعہ بھائیوں کے پاس رہتا ہے۔

فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کے لئے سواری بھیج دو تا کہ وہ آجائے۔

میں عمران کے پاس گیا اور اسے لے کر آگیا۔ امام علیہ السلام نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے بطور تحفہ ایک لباس دیا۔ عمران نے وہ لباس پہنا اور اس کے بعد اور دس ہزار درہم طلب کئے اور امام علیہ السلام نے اسے ہدیہ کئے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں۔ آپ نے اپنے جد امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی یاد تازہ کر دی۔

امامؑ نے فرمایا: اسی طرح پیش آنا چاہئے۔ پھر فرمایا: کھانا لے آؤ۔ مجھے دائیں اور عمران کو بائیں طرف بٹھایا اور رات کا کھانا کھانے کے بعد عمران سے فرمایا:

اب تم گھر چلے جاؤ اور کل صبح جلدی میرے پاس آنا تا کہ اہل مدینہ کی خوراک تمہیں دوں۔

اس واقعہ کے بعد عمران علماء متکلمین اور مختلف ادیان و مذہب کے علماء کے ساتھ بیٹھتے اور جب تک وہ ان کی دلیلوں کو باطل نہ کر دیتے تھے ان کے پاس سے اٹھ کر نہیں جاتے تھے[1]۔

پورے ملک میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے دلچسپ مناظروں کا چرچا تھا اور ہر جگہ ان مناظروں کی وجہ سے لوگوں میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ یہاں تک کہ مامون اور تمام بنی عباس کی حکومت کے جانے کا خوف ہونے لگا تھا۔

اس لئے اس نے اپنی حیثیت بچانے اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی شخصیت کو شکست دینے کے لئے کچھ ایسے پروگرام بنائے تا کہ شاید وہ اپنے منحوس اہداف میں کامیاب ہو سکے۔ لیکن اسے ہمیشہ شکست کا سامنا کرنا پڑتا۔ لوگوں کے دلوں میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے لئے دریائے محبت موجزن تھا۔ آخر کار یہ تابناک آفتاب غروب ہو گیا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی مختلف مناظروں میں کامیابی سے ان کی لامتناہی علمی قوت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

جی ہاں؛ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حیرت انگیز معجزوں اور اس زمانے کے نامور دانشوروں کے ساتھ مہم بحثوں کی وجہ سے لوگوں میں آنحضرتؑ کی محبوبیت میں اضافہ ہوا اور بالآخر مامون نے آپ کو شہید کروانے کا ارادہ کر لیا۔

۱۔ بحار الانوار: ۴۹/۱۷۳

ہرثمہ بن اعین کہتے ہیں: میں مامون کے گھر اپنے مولا اور آقا حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا۔ وہاں یہ خبر پھیل چکی تھی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ مگر یہ خبر صحیح نہیں تھی۔ میں اندر داخل ہوا اور ملاقات کی اجازت طلب کی۔

ہرثمہ کہتے ہیں: مامون کے نوکروں میں ایک مامون کا بھروسہ مند جوان تھا کہ جسے ''صبیح دیلمی'' کہتے تھے۔ وہ میرے مولا کی ولایت کو مانتا تھا اور انہیں دوست رکھتا تھا۔ وہ اس وقت وہاں سے نکلا اور جونہی مجھے دیکھا تو کہنے لگا:

اے ہرثمہ: تم یقیناً جانتے ہو کہ میں مامون کے مخفی اور آشکارا امور کا قابل اطمینان ہوں۔ اب جان لو کہ مامون نے مجھے اور اپنے تیس دوسرے قابل اعتماد اور رازدار غلاموں کو آدھی رات کے بعد بلایا اس کے سامنے نیام سے نکلی ہوئی ننگی، تیز اور زہر آلود تلواریں تھیں۔ اس نے ہم کو ایک ایک کر کے بلایا اور ہر ایک سے عہد و پیمان لیا۔ وہاں ہمارے علاوہ خدا کی مخلوق میں سے کوئی نہیں تھا۔

اس نے ہم سے کہا:

یہ کام تمہارے ذمہ ہے اور جان لو کہ میں جو بھی حکم دوں، اس پر عمل کرو اور ہرگز اس کی مخالفت نہ کرنا۔ ہم نے اس کا کام انجام دینے کی قسم کھائی۔

پھر اس نے کہا: ہر ایک تلوار اٹھاؤ اور جاؤ تا کہ علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے کمرے میں داخل ہو جاؤ اور انہیں جس حال میں بھی دیکھو، چاہے وہ بیٹھے ہوں، کھڑے ہوں یا پھر سوئے ہوں، ان کے ساتھ بات کئے بغیر اپنی تلواروں سے ان پر وار کرو اور ان کا گوشت، خون، مغز، بال اور ہڈیوں کو آپس میں ملا دو۔ پھر ان پر فرش ڈال کر اپنی تلواریں اس سے صاف کرو اور میری طرف واپس آ جاؤ۔ اس کام کے لئے تم میں سے ہر ایک کو درہم کی دس تھیلیاں اور منہ مانگی دس قطعہ زمیں دوں گا اور جب تک میں زندہ رہوں تم مجھ سے یونہی مستفید ہوتے رہو گے۔ صبیح نے اپنی بات جاری رکھی کہ ہم ہاتھوں میں تلواریں لے کر آنحضرتؑ کے کمرے میں داخل ہوئے۔ وہ پہلو پر لیٹے ہوئے تھے اور

اپنی انگلیوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ کہہ رہے تھے کہ جسے ہم سمجھ نہیں سکے۔

سب غلام اپنی تلواروں کے ساتھ ان کی طرف حملہ آور ہوئے۔ میں کھڑا ہو کر یہ سب دیکھ رہا تھا۔ میں نے اپنی تلوار نیچے کر لی۔ گویا انہیں ہمارے آنے کی خبر تھی۔ انہوں نے لباس زیب تن نہیں کیا تھا تا کہ کہیں تلواریں ان پر اثر نہ کریں۔ وہ ان پر فرش لپیٹنے کے بعد وہاں سے نکلے اور مامون کے پاس واپس آ گئے۔ اس نے پوچھا کہ تم لوگوں نے کیا کیا؟

کہا: اے امیر المؤمنین؛ آپ نے جس چیز کا حکم دیا تھا ہم نے اس کی اطاعت کی اور اسے انجام دیا۔ اس نے کہا: تم میں سے کوئی بھی یہ بات دوبارہ نہ دہرائے۔

جب طلوع فجر ہوئی اور دن کی روشنی نمودار ہوئی تو مامون ننگے سر اپنی قمیض کے بٹن کھول کر تعزیتی مجلس میں بیٹھ گیا اور آنحضرتؑ کی وفات کا اظہار کرنے لگا۔ پھر وہ ننگے سر اور ننگے پاؤں حضرت امام رضا علیہ السلام کے کمرے کی طرف چل دیا میں بھی اس کے ساتھ تھا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرے سے تسبیح و تحلیل کی آواز اس طرح آ رہی تھی۔ وہ گھبرا گیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ ان کے پاس کون ہے؟

میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین میں نہیں جانتا! اس نے کہا کہ جاؤ اور دیکھو۔

صبیح نے کہا: جب میں کمرے کی طرف گیا تو وہ میرے آقا تھے کہ جو محراب میں بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے اور تسبیح کر رہے تھے۔

میں نے مامون کے پاس واپس آ کر کہا: میں نے محراب میں کسی کو دیکھا ہے کہ جو نماز پڑھ رہا ہے اور تسبیح کر رہا ہے۔

اس خبر سے وہ بہت مبہوت ہو گیا اور کانپنے لگا۔ پھر کہنے لگا: تم لوگوں نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ خدا تم لوگوں پر لعنت کرے۔ پھر ان لوگوں میں سے اس نے میری طرف رخ کیا اور کہا: اے صبیح! کیا تم اسے پہچانتے ہو۔ دیکھو کہ وہ کون ہے جو نماز پڑھ رہا ہے۔

صبیح کہتا ہے: میں وہاں داخل ہوا اور مامون واپس چلا گیا۔ جب میں اس بارگاہ کے دروازے پر پہنچا تو مجھ سے فرمایا: اے صبیح!

میں نے کہا: جی میرے مولا میں حاضر ہوں اور ان کے قدموں پر گر پڑا۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: اٹھو، خدا تم پر رحمت کرے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ [1]۔

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے چاہے یہ بات کفار کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

صبیح کہتا ہے: میں مامون کے پاس واپس گیا۔ میں نے اس کے لٹکے اور مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

اس نے مجھ سے کہا: اے صبیح! کیا خبر ہے؟

میں نے اس سے کہا کہ اے امیر المومنین! خدا کی قسم وہ اپنے کمرے میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور یوں کہا:

صبیح کہتا ہے: مامون کو میری بات پر اطمینان ہو گیا اور اس نے اپنے بٹن بند کرنے کے بعد کہ حکم دیا کہ اس کا لباس لاؤ۔ اس نے لباس پہننے کے بعد کہا: تم لوگ کہو کہ علی بن موسیٰ علیہ السلام بے ہوش تھے مگر اب انہیں ہوش آ گیا ہے۔

ہرثمہ کہتے ہیں: میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور پھر میں اپنے آقا حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا:

اے ہرثمہ؛ صبیح نے تم سے جو کچھ بھی کہا ہے، اس کا تذکرہ کسی اور سے نہ کرنا۔ مگر یہ کہ خدا نے اس کے دل کو ہماری ولایت اور محبت و ایمان سے بھر دیا ہے۔

۱۔ سورۂ صفّ: آیت ۸۔

میں نے کہا: اے میرے آقا میں اطاعت کروں گا۔ پھر فرمایا:

اے ہرثمہ؛ وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر یہ کہ جو کچھ لکھا گیا ہے، وہ معین زمانہ آجائے[1]۔

۲۔ امام مہدی علیہ السلام کا دلیل و برہان قائم کرنا

جس طرح حضرت امام رضا علیہ السلام کے دنیا کے مختلف شہروں اور مختلف دانشوروں کے ساتھ انہیں کی زبان میں مناظرہ کرنے سے لوگوں کے دلوں میں آنحضرتؑ کی محبت میں اضافہ ہوا۔ ظہور کے زمانے میں بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام پوری کائنات میں برہان و دلیل سے استدلال فرمائیں گے۔ جس کی وجہ سے دنیا کے بہت سے علاقوں میں جنگ اور تلوار اٹھائے بغیر ہی دنیا والے فوج در فوج مومنین کی صفوں میں شامل ہو جائیں گے [2]۔

حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام، حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

یملأ الارض عدلاً و قسطاً و برهاناً [3]۔

آنحضرتؑ پوری روئے زمین کو عدل و انصاف اور برہان سے بھر دیں گے۔

اسی لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے القاب میں سے ایک ''حجت'' ہے۔ کیونکہ آنحضرتؑ سب لوگوں پر اتمام حجت کریں گے اور وہ ہر قسم کی مشکل کو دلیل سے حل کریں گے۔ یہ حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے درمیان مشترک صفات ہیں۔

۱۔ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۲۱۵۔

۲۔ (۲) پوری کائنات میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کامیابی کے مختلف عوامل ہیں۔ جن میں ایک جنگ ہے۔ جنگ بھی اسی صورت میں ہوگی کہ جب وہ لوگ آنحضرتؑ سے جنگ کے لئے پہل کریں گے۔ اس سے بوڑھے، بچے اور عورتیں آزاد ہوں گی۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کچھ لوگ صرف جنگ اور قتل و غارت کو ہی امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت کی کامیابی کا عامل و سبب سمجھتے ہیں اور وہ دنیا کو تسخیر کرنے والے دوسرے عوامل کے بارے میں بالکل بات ہی نہیں کرتے۔ اس کی مزید تفصیل کے لئے مؤلف کی دوسری کتاب ''امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف و تسخیر جہان'' کی طرف رجوع فرمائیں۔

۳۔ بحار الانوار: ۴۴/ ۲۱، ۵۲/ ۲۸۰۔

۲۔لطف اور مہربانی

حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے درمیان دوسری مشترک نکت صفت یہ ہے کہ دونوں امام لوگوں پر بہت مہربان ہیں۔اس بارے میں بہت سے دلائل موجود ہیں لیکن ہم مختصر طور پر ان کے بارے میں بحث کریں گے۔

ا۔حضرت امام رضا علیہ السلام کا لطف اور کرم:

حضرت امام رضا علیہ السلام لوگوں پر اس قدر زیادہ مہربان تھے اور ہیں کہ تقریباً ہر کوئی اس سے آگاہ ہے۔اس بارے میں موجود روایات کے علاوہ آنحضرتؑ کے بے شمار معجزات لوگوں کے لئے خود ان کے لطف وکرم کی دلیل ہیں۔دو عیسائی جوانوں (یہ واقعہ ہم اس کتاب کے مقدمہ کے آخر میں ذکر کریں گے) کے ساتھ امام علیہ السلام کا لطف وکرم اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ کا لطف وکرم صرف شیعوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دوسرون پر بھی آپ بہت زیادہ مہربان ہیں۔

اب ہم ایک ایسا واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے کس طرح شیعوں میں سے ایک کے بے جان جسم کو اپنی آغوش رحمت میں لیا اور کس طرح لطف وکرم اور مہربانی فرمائی۔

ایک شیعہ کا جنازہ اور حضرت امام رضا علیہ السلام

ابن شہر آشوب نے موسی بن سیار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ ہم لوگ شہر طوس کے نزدیک پہنچے تھے کہ ہم نے آہ فغان کی آواز سنی۔ہم اس آواز کے پیچھے گئے تو ہم نے ایک جنازہ دیکھا۔

جب میری نظر جنازے پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ میرے مولا وآقا گھوڑے سے اترے اور اس جنازہ کے پاس گئے اور اسے اٹھالیا۔پھر خود کو اس جنازے سے مس کیا۔جس طرح ایک میمنا اپنی ماں سے لپٹ جاتا ہے۔

پھر انہوں نے میری طرف رخ کیا اور فرمایا:

اے موسیٰ بن سیّار؛ جو بھی میرے دوستوں میں سے کسی دوست کے جنازے کے ہمراہ چلے، وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہو اور ابھی تک اس پر کوئی گناہ نہ ہو۔

جب جنازے کو قبر کے نزدیک زمین پر رکھا گیا تو میں نے اپنے آقا حضرت امام رضا -کو دیکھا کہ جو میت کی طرف گئے اور لوگوں کو ایک طرف کیا تا کہ خود جنازے تک پہنچ سکیں۔ پھر انہوں نے اپنا دست مبارک میت کے سینے پر رکھا اور فرمایا:

اے فلاں بن فلاں! تمھیں جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ اب سے کچھ دیر بعد تمھیں کوئی وحشت اور خوف نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان۔ کیا آپ اس میت کو پہنچانتے ہیں؟ حالانکہ اب تک آپ نے اس سرزمین کو نہ تو دیکھا تھا اور نہ ہی یہاں آئے تھے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اے موسیٰ! کیا تم جانتے ہو کہ ہمارے شیعوں کے اعمال ہر صبح اور شام ہم اماموں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں؟ پس اگر ہم ان کے اعمال میں کوئی کمی دیکھیں تو ہم خدا سے اس کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اگر ہم اس کے اچھے کام دیکھیں تو ہم خدا سے اس کی نیک جزاء کی دعا کرتے ہیں[1]۔

گناہگار جوان مگر محبّ امام رضا علیہ السلام

بزرگ محدث عماد الدین طبری لکھتے ہیں: ابراہیم بن ابی البلاد کہتے ہیں:

میرا ایک پڑوسی تھا کہ جو شراب پیتا تھا اور خدا جانتا ہے کہ وہ اور کون سے حرام کام انجام دیتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا چاہنے والا تھا۔

۱۔ منتھی الآمال: ۹۱۰۔

ایک دن میں نے اس کا واقعہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے بیان کیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

یاابااسحاق ؛أ ما علمت أنّ ولیّ علیّ علیہ السلام **لم تزلّ له قدم اِلّا ویثبت له اُخری ؟**

اے ابواسحاق! کیا تم جانتے ہو کہ اگر علی علیہ السلام کے محبوں میں کسی کا ایک قدم لرز جائے تو اس کا دوسرا قدم استوار رہتا ہے؟

ابراہیم نے کہا: میں نے آنحضرتؑ کی خدمت سے اجازت لی تو حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک خط دیا کہ جس میں انہوں نے کچھ چیزوں کو ساٹھ دینار میں خریدنے کا حکم دیا تھا۔

میں نے خود سے کہا: خدا کی قسم ؛آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میرے لئے کچھ لکھا ہو۔ کیونکہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میرے خیال میں ان کی کوئی چیز (خمس وغیرہ) بھی میرے پاس نہیں تھی۔

رات ہوگئی تو دروازے پر کسی نے دستک دی۔ میں غور کیا تو کوئی شخص نشہ کی حالت میں مجھے بلا رہا ہے۔ میں دروازے کے پیچھے آیا اس نے کہا: باہر آؤ۔

میں نے کہا: رات کے اس وقت تمہیں مجھ سے کیا کام ہے اور تم کس لئے آئے ہو؟

اگر چہ وہ نشہ کی وجہ سے صحیح طرح بات بھی نہیں کرسکتا تھا۔ لیکن اس نے کہا: اپنا ہاتھ باہر نکالو اور یہ تھیلی لے لو اور میرے مولا تک پہنچا دو تا کہ وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔

میں نے وہ تھیلی لے لی اور وہ چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں ساٹھ دینار ہی تھے۔

میں نے کہا: خدا کی قسم! یہ میرے مولا حضرت امام رضا علیہ السلام کے اسی فرمان کا مصداق ہے کہ جو انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کی محبت و دوستی کے بارے میں فرمایا تھا۔

میں نے وہ تمام چیزیں خرید لیں، جو حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے منگوائی تھیں اور خط کے نیچے اس پڑوسی کے برتاؤ کے بارے میں بھی لکھ کر آنحضرتؑ کے لئے بھیج دیا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے لکھا:

یہ انہیں موارد میں سے ہے[۱]۔

اس واقعہ سے یہ استفادہ کیا جاتا ہے کہ ہر کام کی بنیاد اہلبیت علیہم السلام کی محبت اور ولایت ہے اور آخر میں یہ انہیں کے دوستوں اور ان کی ولایت کے پروانوں کی نجات کا باعث بنے گا۔ایک گہنگار شخص کے تحفہ کو قبول کرنا،اس پر لطف وکرم اور مہربانی کی ایک دلیل ہے۔

ایسے واقعات حضرت امام رضا علیہ السلام کی اپنے شیعوں اور محبوں کے لئے شدید لطف وکرم اور مہربانی کی دلیل ہیں۔اسی لئے آنحضرتؑ کے القاب میں سے ایک ''امام رؤف'' ہے۔

اب تک ہم نے ایسے مطالب بیان کئے تا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی ملکوتی بارگاہ میں زیارت سے شرفیاب ہونے والے اور حرم مطہر میں داخل ہونے والے یہ جان لیں کہ انسان ہر زمانے اور ہر وقت ،بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے تک حتی کہ موت کے بعد اور اس دنیا سے جانے کے بعد بھی اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے لطف وکرم،عنایات اور ان کے عظیم مقام ولایت کی پناہ میں آسکتا ہے۔

ہمیں رؤف امام حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں ایک ایک لمحہ کی قدر کرنی چاہئے اور اس بات سے آگاہ ہونا چاہئے کہ زیارت کے وقت ہم میں روحانی تبدیلی ایجاد ہونا ممکن ہے اور آنحضرتؑ کی ایک نگاہ کرم سے ہم خاک سے افلاک تک پہنچ سکتے ہیں۔

۲۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کا لطف وکرم

حضرت امام مہدی علیہ السلام اس قدر زیادہ مہربان ہیں کہ ظہور کے زمانے میں ان کا لطف وکرم اور مہربانی شیعوں کے لئے ہی نہیں ہوگی بلکہ پوری کائنات میں ان کی مہربانی اور کرم عام ہوگا۔

مرحوم علاّمہ مجلسیؒ نقل کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو آل محمد علیہم السلام کے انوار دکھائے اور ان سے فرمایا:

۱۔قطرہ ای از دریای فضائل اہل بیتؑ :۶۸۳/۲،الثاقب فی المناقب سے نقل:۴۹۳۔

یہ تمہارا اور میری مخلوق میں سے ہر سعادت مند کا وسیلہ ہیں۔

پھر آدم علیہ السلام نے دیکھا:

فاذا بشبح فی آخرهم ، یزهر فی ذلک الصفیح کما یزهر کوکب الصبح لأهل الدنیا. فقال اللّه تبارک وتعالٰی : وبعبدی هذا السعید افکّ عن عبادی الأغلال، وأضع عنهم الاٰصار، وأملأ أرضی به جناناً ورأفة وعدلاً کما ملئت من قبله قسوة وشقوة وجوراً۔[۱]

چودہ معصومین میں سے آخری یعنی آنحضرتؑ (امام زمانہ ارواحنافداہ) کو رات میں نور کی مانند دیکھا کہ جس طرح صبح کا ستارہ دنیاوالوں پر چمکتا ہے۔

پھر خداوند تعالی نے (حضرت آدم علیہ السلام سے) فرمایا:

اس سعادت مند شخص کے وسیلہ سے میں بندوں سے طوق کو اتار دوں گا اور ان کی سختیوں اور مشکلات کو ختم کر دوں گا، اور اس کے وسیلہ سے پوری روئے زمین کو شفقت و مہربانی اور عدل سے بھر دوں گا۔ جس طرح اس سے پہلے وہ قساوت، شقاوت اور ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔

اس بناء پر جس طرح خداوند کریم نے فرمایا ہے کہ ظہور کے زمانے میں خدا امام زمانہ ارواحنافداہ کے ذریعہ پوری دنیا میں غیبت کے زمانے میں موجود ظلم و ستم اور برائیوں کو ختم کر دے گا۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ وقت کے امام حضرت امام مہدی علیہ السلام (جو لطف و کرم اور مہربانیوں کا مظہر ہیں) کے ظہور میں تعجیل کی دعا کر کے اپنی اہم اور بنیادی ذمہ داری کو نبھائیں تا کہ انشاء اللہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آفاقی حکومت کے آنے سے ہم پوری دنیا میں آنحضرتؑ کے لطف و کرم کو دیکھ سکیں۔

۱۔ بحار الانوار: ۲۱/۳۱۲، ۲۶/۳۱۲۔

ایک بہت اہم واقعہ

یا حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی دو عیسائی جوانوں پر مہربانی

ایک انتہائی اہم واقعہ نقل ہوا ہے کہ جو حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی رأفت و مہربانی اور لطف و کرم کو بیان کر رہا ہے۔

ایک مورد اطمینان شخص نے کہا ہے کہ مشہد مقدس میں میری اپنے ایک دوست کے ہاں دو امریکی طالب علموں سے ملاقات ہوئی کہ وہ دونوں میاں بیوی تھے۔ان دونوں کے ساتھ ایک حیرت انگیز واقعہ پیش آیا کہ جسے انہوں نے میزبان کی فرمائش پر مجھ سے بھی بیان کیا۔

ان دونوں نے کہا: ہم دونوں جب امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں پڑھ رہے تھے تو ہم خود میں کچھ کمی محسوس کر رہے تھے۔

اس نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مجھے ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہ جگہ خالی ہو۔پھر میں نے محسوس کیا کہ یہ کمی جنسی خواہشات کی وجہ سے ہے اور شادی کرنے اور بیوی کا انتخاب کرنے سے یہ خلاء پر ہوسکتا ہے۔لہذا ہم دونوں نے اردہ کرلیا کہ ہم شادی کرلیں گے۔لیکن شادی کے بعد بھی یہ خلاے پر نہ ہوسکا اور میں پہلے کی طرح ہی خود میں یہ کمی محسوس کرتا تھا۔

میں اس مسئلہ سے بہت پریشان تھا۔لیکن چونکہ میں اپنی بیوی کو بہت چاہتا تھا،لہذا میں ظاہراً اس کے سامنے اپنی پریشانی کا اظہار نہیں کرتا تھا۔لیکن کبھی تو مجھ میں اس سے بات کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ایک دن میں نے اس سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ اگر کبھی تم دیکھو کہ میں کچھ پریشان ہوں اور تم سے دوری کر رہا ہوں تو یہ نہ سوچنا کہ میں تمہیں نہیں چاہتا ہوں۔ بلکہ مجھے یہ پریشانی اس وقت سے ہے کہ جب میں یونیورسٹی میں پڑھتا تھا اور اب تک ختم نہیں ہوسکی جس کی وجہ

سے میں کبھی اسی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔

میری بیوی نے کہا: اتفاق سے میری بھی یہ ہی حالت ہے۔ مجھے ایسا لگا کہ ہم دونوں میں یہ احساس مشترک ہے۔ لہذا ہم نے اس پریشانی کو ختم کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پہلے ہم میں یہ طے پایا کہ ہم اپنا بیشتر وقت کلیسا میں گزاریں گے اور معنوی مسائل کی طرف زیادہ توجہ کریں گے کہ شاید اس طرح ہم اس پریشانی سے نجات حاصل کر سکیں۔

ہم نے کلیسا اور معنوی امور میں زیادہ وقت گزارنا شروع کر دیا اور اس بارے میں کچھ کتابیں بھی پڑھنے لگے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ معنوی پیاس نہ بجھ سکی۔

ہم نے سب سن رکھا تھا کہ مشرقی ممالک جیسے چین اور ہندوستان میں کچھ مذاہب ہیں کہ جو لوگوں کی ریاضت وغیرہ کے ذریعہ حقیقت تک پہنچنے میں مدد کرتے ہیں۔ ہم نے ان ممالک میں جانے کا ارادہ کر لیا۔ چونکہ چین دوسرے مشرقی ممالک کی بنسبت امریکہ سے زیادہ قریب تھا۔ اس لئے ہم نے پہلے چین کا سفر کیا۔ چین میں ہم نے امریکی سفارت کے عہدے داروں سے چاہا کہ وہ ہمیں ایسے افراد کے بارے میں بتائیں کہ جو معنوی مسائل کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں بتایا کہ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ وہ چین میں مذہبی روحانیوں کے سربراہ اور اس ملک کی مشہور مذہبی شخصیت ہیں۔

سفارت کی مدد سے ہم ان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور کچھ عرصہ تک اس کی مدد سے ریاضت میں مشغول رہے۔ لیکن ہماری معنوی کمی پوری نہ ہو سکی۔

چین سے ہم تبت چلے گئے۔ وہاں ہمالیہ کی چوٹیوں پر کچھ عبادت گاہیں تھیں کہ جہاں بعض لوگ عبادت و ریاضت میں مشغول تھے۔ انہوں نے ہمیں اجازت دی کہ ہم کسی ایک عبادت گاہ میں جا کر کچھ مدت تک ریاضت انجام دیں۔

ہم نے وہاں جو ریاضت انجام دیں، انہیں برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔ چالیس دن تک ہم

ایک تختہ پر سوئے تھے کہ جس پر تیز نوکیلی کیلیں لگی ہوئیں تھیں۔ کچھ مدت ریاضت اور عبادت میں گزارنے کے بعد ہم نے محسوس کیا کہ ہماری اندرونی اور معنوی تشنگی اب بھی باقی ہے۔

وہاں سے ہم ہندوستان چلے گئے اور وہاں متعدد عاملوں سے رابطہ کیا اور ایک مدت تک وہاں بھی ریاضت میں مشغول رہے۔ لیکن کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا اور ہمیں مایوسی ہوئی۔

آخر میں ہم میں اس خیال نے جنم لیا کہ کائنات میں اصلاً کوئی ایسی حقیقت موجود نہیں ہے کہ جو ہمارے اندرونی خلاء کو پر کر سکے۔

ہم نے ناامیدی کے عالم میں ایشیا سے یورپ اور پھر وہاں سے امریکہ جانے کا ارادہ کر لیا۔ ہم ہندوستان سے پاکستان اور براستہ افغانستان، ایران آئے۔ سب سے پہلے ہم مشہد میں داخل ہوئے ہم نے اس شہر کو بہت عجیب پایا کہ جس کا کوئی نمونہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔ شہر کے وسط میں ہم نے ایک باعظمت سنہری گنبد دیکھا کہ جس میں اکثر لوگوں کی آمد و رفت تھی۔

میں نے پوچھا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور یہ لوگ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟

انہوں نے کہا: یہ لوگ مسلمان ہیں اور ان کی مذہبی کتاب قرآن ہے اور یہاں ان کے ایک مذہبی رہبر دفن ہیں کہ جنہیں یہ امام کہتے ہیں۔

میں نے پوچھا کہ امام کون ہیں اور ان کا کیا کام ہے؟

انہوں نے کہا: وہ انسان کامل ہیں کہ جو عالی ترین انسانی کمال رکھتے ہیں اور اس مقام کی وجہ سے ان کی موت نہیں ہوتی بلکہ دنیا سے ظاہر رخت سفر باندھ لینے کے بعد بھی وہ زندہ ہوتے ہیں۔

مسلمان ایسا عقیدہ رکھتے ہیں اور اپنے امام کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور ان سے ادب و احترام سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور امام بھی ان کی حاجات پوری کرتے ہیں۔

میں نے کہا: میرے لئے قرآن کا اہم حصہ بیان کریں۔

انہوں نے کہا: قرآن کی ایک آیت میں آیا ہے کہ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔

یہ باتیں میرے لئے ایک معما بن کر رہ گئیں کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ان کا امام اس دنیا سے جا چکا ہے لیکن اس کے باوجود یہ لوگ انہیں زندہ سمجھتے ہیں۔اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ہر چیز حتی پہاڑ، درخت وغیرہ بھی خدا کی تسبیح کرتے ہیں۔

ہمیں اس بات کا یقین نہ ہوا اور ہم نے یہ سب دیکھنے کے لئے حرم رضوی میں جانے کا ارادہ کر لیا۔حرم کا ایک خادم جب ہماری طرف متوجہ ہوا کہ ہم غیر ملکی (غیر مسلم) ہیں تو اس نے ہمیں صحن سے جانے سے روکا اور کہا کہ غیر ملکی (غیر مسلم) کا حرم میں جانا ممنوع ہے۔

ہم نے کہا کہ ہم دنیا کے کئی ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے یہاں آئے ہیں اور کئی مقدس مقامات پر گئے ہیں۔لیکن کسی نے ہم سے یہ نہیں کہ غیر ملکی (غیر مسلم) کا حرم میں جانا ممنوع ہے۔لیکن آپ ہمیں اندر جانے سے کیوں روک رہے ہیں؟ ہمارا مقصد صرف اس جگہ کو دیکھنا ہے اور ہمارا کوئی برا ارادہ نہیں ہے۔ہم نے جتنا اصرار کیا، اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ہم ناامید ہو کر وہاں سے دور ہو گئے اور اسی حالت میں ہم ایک ہوٹل کے سامنے بیٹھ گئے۔

کچھ دیر تک ہم یہ ہی سوچتے رہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حقیقی دنیا یہاں ہی ہو۔لیکن ہم اسے نہ پہچان پائیں؟ اگر یہاں کچھ ہے اور یہ ہمیں یہاں جانے کی اجازت نہ دیں تو یہ بہت ناامیدی کا باعث ہوگا کہ ہم اتنی زحمتیں برداشت کرنے کے باوجود بھی حقیقت تک نہ پہنچ پائیں۔میں بے اختیار رونے لگا اور کافی دیر تک روتا رہا۔

اچانک میرے ذہن میں آیا کہ یہاں مدفون شخص امام اور انسان کامل ہے اور یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں یا پھر یہ جھوٹ کہتے ہیں اور یہ انسان کامل نہیں ہے؛ اگر وہ سچ کہہ رہے ہیں اور وہ حقیق واقعاً زندہ ہیں اور ہر جگہ موجود ہیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ ہم کس چیز کے لئے یہاں آئے ہیں اور ہمارا مقصد کیا ہے۔لہذا انہیں ہمیں یہاں سے لے کر جانا ہوگا اور اگر یہ جھوٹ بول رہے ہیں تو ہمیں یہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میں خود کو تسلی دے رہا تھا اور

ایک شخص نے میری طرف ہاتھ بڑھایا کہ جو کچھ آئینے، تسبیح اور سجدہ گاہ فروخت کر رہا تھا۔ وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے ہمارے اپنے شہر کے لہجہ میں انگلش میں کہا کہ تم کیوں پریشان ہو؟

میں نے سر اٹھایا اور سارا واقعہ اس کو بتایا کہ ہم نے حقیقت کی تلاش میں کئی ملکوں کا سفر کیا ہے اور کئی سال ریاضت کی ہے اور اب جب ہم یہاں آئے ہیں تو یہ ہمیں حرم میں نہیں جانے دے رہے۔ اس نے کہا کہ تم پریشان نہ ہو اور جاؤ اب یہ تمہیں جانے دیں گے۔

میں نے کہا: ہم ابھی گئے تھے لیکن انہوں نے ہمیں نہیں جانے دیا۔

اس نے کہا: اس وقت انہیں اجازت نہیں تھی۔ میں نے اس وقت یہ نہ سوچا کہ ہاتھ میں کچھ چیزیں لے کر بیچنے والا یہ شخص کس طرح میرے ساتھ ہمارے لہجہ ہی میں انگلش میں بات کر رہا ہے اور اسے کس طرح معلوم ہوا کہ مجھے پہلے حرم کے خادموں نے اندر جانے کی اجازت نہیں دی تھی اور اب انہیں اس کی اجازت ہے اور میں نے کیوں اپنے دل کا راز اس کے سامنے بیان کر دیا؟

آخر کار ہم دوبارہ حرم کی طرف گئے اور جب ہم صحن میں داخل ہوئے تو خادم نے ہمیں اندر جانے سے نہیں روکا۔ ہم نے سوچا کہ شاید اس نے ہمیں نہیں دیکھا۔ ہم واپس پلٹے اور ہم نے اس کی طرف دیکھا لیکن اس نے کسی قسم کے ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔

ہم صحن میں داخل ہوئے اور برآمدے تک چلے گئے کہ ہم نے دیکھا کہ حرم میں بہت زیادہ لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ اندر داخل ہو گئے۔ لوگوں کا ہجوم ہمیں کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف دھکیل رہا تھا۔ یہاں تک کہ ہم حرم کے دروازے تک پہنچ گئے۔ اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اردگرد خالی جگہ ہے اور میں جس قدر آگے بڑھتا گیا مجھے راستہ ملتا گیا اور مجھے تنہائی کا احساس ہونے لگا، میں بغیر کسی زحمت اور پریشانی کے ضریح مقدس تل پہنچ گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ضریح کے اندر کوئی شخص کھڑا ہے۔ میں نے بے اختیار سلام کیا اور انہوں نے مسکرا کر میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟

میرے ذہن میں پہلے جو کچھ تھا وہ سب نکل گیا اور میں نے جتنی کوشش کی کہ کچھ کہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں لیکن میرے ذہن میں کچھ نہ آیا۔ میرے ذہن میں صرف ایک ہی بات آئی۔ جسے میں نے آنحضرتؐ کے حضور میں بیان کیا کہ میں نے سنا ہے کہ تمام موجودات خدا کی تسبیح کرتی ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں یہ دکھادوں گا۔

پھر میں بے اختیا حرم سے باہر نکلا اور پھر مجھے محسوس ہو کہ میرے اردگرد خلوت ہے اور کوئی مذاحم نہیں ہو رہا۔ میں نے خدا حافظی کی اور حرم سے باہر نکل آیا لیکن میں مبہوت ہو کر رہ گیا تھا۔

جب میں حرم سے نکل کر صحن میں آیا تو میں ایک ایسی حالت میں تھا کہ میں نے سنا کہ جو کچھ بھی میرے متعلق ہے جیسے در و دیوار، درخت زمین آسمان سب خدا کی تسبیح کر رہے ہیں۔

یہ سب دیکھ کر مجھے کچھ سمجھ نہ آیا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ ہوش میں آنے کے بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک کمرے میں تختہ پر پڑا ہوں اور کچھ لوگ میرے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہے ہیں تا کہ میں ہوش میں آجاؤں۔

اس واقعہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ دنیا میں حقیقی عالم بھی موجود ہے اور وہ حقیقت یہاں ہی ہے۔ انسان اس مقام تک بھی پہنچ سکتا کہ جب اس کے لئے موت اور زندگی یکساں ہو جائے۔ اسی طرح مجھے یقین ہو گیا کہ قرآن سچ کہہ رہا کہ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔

اس واقعہ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اگر چہ دنیا مادّیات میں غرق ہو چکی ہے۔ لیکن اگر وہ اس سے منہ موڑ کو دل سے حقیقت اور راہ ہدایت تک پہنچنے کی کوشش کریں تو رہبران الٰہی ان کی دستگیری کریں گے۔ جس طرح اس واقعہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے دو عیسائی لوگوں کی راہ راست کی طرف ہدایت کی۔

جی ہاں؛ اگر انسان سچے دل سے راہ تلاش کرے تو اگر چہ وہ کچھ دن تک بھٹکتا رہے لیکن آخر میں اسے حقیقی راہ مل ہی جائے گی۔

اطمینان اور یقین سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اب تک آپ جو کچھ پڑھ چکے ہیں، اگر آپ نے اس پر توجہ کی ہو تو اس سے آپ کی سوچ وفکر میں مثبت تاثیر پیدا ہوئی ہوگی۔

اس بناء پر جہاں تک ہو سکے زیارت کرتے وقت زیادہ توجہ کریں اور حضرت امام رضا علیہ السلام کے مقام کی عظمت کو ذہن میں رکھیں کہ وہ خدا کی طرف سے ولایت رکھتے ہیں اور زمین اور کہکشانوں تک ہر چیز پر خدا کی حجت ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے مقدس حرم میں گزارے گئے لمحات کو غنیمت سمجھیں اور جان لیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی آپ سے کیا توقعات ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آفاقی حکومت کے جلد قیام کے لئے دعا کر کے اپنے اوّلین فریضہ کو ادا کریں اور اپنے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کے لطف وکرم کو اور زیادہ کریں۔

میں خداوند بزرگ ومہربان سے دعا گو ہوں کہ اس کاوش کو قبول اور مؤثر فرمائے، اور رؤف امام حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام اور حضرت بقیۃ اللہ الاعظم ارواحنا فداہ عفو کے وسیلہ سے ہم پر لطف و کرم فرمائے اور اگر اس کتاب کی تألیف سے ثواب ہوا ہو تو اسے شفیعہ روز جزا، اخت الرضا حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے حضور میں ہدیہ پیش کرتا ہوں۔

ملتمس دعا

سید مرتضی مجتہدی سیستانی

صحیفہ رضویہ

پہلا باب

زیارت کی آٹھ نمازیں

اس باب میں زیارت کی نمازوں میں سے آٹھ نمازیں ذکر کرتے ہیں کہ جن میں سے کچھ نمازیں حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم سے مخصوص ہیں اور کچھ نمازیں تمام معصومین علیہم السلام کے حرم میں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

﴿۱﴾

پہلی نماز

زیارت کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں دو رکعت نماز پڑھنا چاہیئے۔ جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰس اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ الرحمٰن پڑھے۔

ہم نماز سے پہلے اور بعد کے آداب کو حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کے باب میں سے پہلی زیارت میں ذکر کریں گے۔

﴿۲﴾

دوسری نماز

زیارت کے بعد، سورہ حمد کے بعد جس سورہ کے ساتھ چاہیں دو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر زیارت کے تمام آداب کو بجالائیں۔ اس کے آداب حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کے باب میں سے

دوسری، تیسری اور ساتویں زیارت میں بیان کریں گے۔ یہ نماز تمام آئمہ علیہم السلام کی زیارت میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

﴿۳﴾

تیسری نماز

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پچاس مرتبہ یا اس سے کم سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں جو سورہ پڑھنا چاہے، پڑھے۔

اس نماز سے پہلے اور بعد کے آداب کا بیان حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کے باب میں سے چھٹی زیارت میں آئے گا۔

﴿۴﴾

چوتھی نماز

مرحوم شیخ مفیدؒ کتاب ''الاشراف'' میں لکھتے ہیں:

نماز زیارت دو رکعت ہے۔

پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ الرحمٰن اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰس پڑھی جائے گی [۱]۔

یہ نماز (جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ الرحمٰن اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰس پڑھی جاتی ہے) حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت سے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ اسے دیگر آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۱۔ الاشراف: ۳۰۔

﴿۵﴾

پانچویں نماز

مرحوم شیخ کفعمیؒ نے فرمایا ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام اور دیگر آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم مطہر میں جس سورہ کے ساتھ چاہے دو رکعت نماز نماز پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

أَللّٰهُمَّ اِنّی لَکَ صَلَّیْتُ،وَلَکَ رَکَعْتُ،وَلَکَ سَجَدْتُ،وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ،لِأَنَّهُ لَاتَجُوزُ الصَّلَاةُ،،وَالرُّکُوعُ وَالسُّجُودُ اِلَّالَکَ، لِاَنَّکَ أَ نْتَ اللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ،وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّي أَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِیَّةِ، وَارْدُدْ عَلٰی مِنْهُمُ السَّلَامَ وَالتَّحِیَّةَ.أَللّٰهُمَّ وَهٰاتَانِ الرَّکْعَتَانِ هَدِیَّةٌ مِنِّي اِلٰی سَیِّدِي وَمَوْلَایَ عَلِیُّ بْنِ مُوسَی الرِّضٰاعَلَیهِمَا السَّلَامُ.[۱]أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ،وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّی،وَأْجُرْنِی عَلَیْهِمَا أَفْضَلَ أَمَلِی وَرَجَآئِی فِیْکَ وَفِي وَلِیِّکَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ [۲]۔

﴿۶﴾

چھٹی نماز

نیابت کے وقت کچھ افراد کی نیابت میں نماز زیارت

کتاب "**في الزیارات والادعیة**" میں لکھا ہے کہ سید بن طاؤس نے "مصباح الزائر" میں فرمایا ہے:

اگر تمام مومن بھائیوں یا ان میں سے کسی مخصوص گروہ کی طرف سے آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے

۱۔اگر یہ نماز دوسرے آئمہ اطہار کے لئے پڑھی جائے تو اس صورت میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی بجائے اسی امام کا نام لیا جائے گا۔

۲۔المصباح:۵۴۲،البلدالامین:۲۳۶

کسی ایک کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے ان کی نیابت میں زیارت کرنے کی نیت کرے اور پھر اس امامؑ کی زیارت کے لئے کوئی سی ایک زیارت پڑھے اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور پھر کہے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي زُرْتُ هٰذِهِ الزِّيارَةَ وَصَلَّيتُ هاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ ۱۔

﴿۷﴾

ساتویں نماز

کسی خاص شخص کی نیابت میں پڑھی جانے والی نماز زیارت

اسی کتاب میں نقل ہوا ہے: اگر کسی مشخص شخص کی نیابت میں نماز زیارت پڑھنا چاہے تو زیارت کی نیت کے بعد اس شخص کی نیابت میں کہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللّٰهِ، مِنْ فُلانِ بْنِ فُلانٍ أَتَيْتُكَ زَآئِراً عَنْهُ ، فَاشْفَعْ لَهُ عِنْدَ رَبِّكَ ، وَأْجُرْنِي عَلٰى ذٰلِكَ.

پھر اس کی نیابت میں دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور پھر پڑھے:

أَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَّيْتُ وَلَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ سَجَدْتُ....۲۔

﴿۸﴾

آٹھویں نماز

نیابتی سفر میں نماز زیارت

اسی کتاب میں نقل ہوا ہے: اگر سفر کے آغاز سے ہی کسی کے نائب ہوں اور مختصر زیارت انجام

۱۔ کتاب ''في الزيارات والادعية'' (مخطوط): ۶۰۔

۲۔ کتاب ''في الزيارات والادعية'' (مخطوط): ۶۰۔

دینا چاہیں تو اس شخص کی طرف سے زیارت کی نیت کرنے کے بعد کسی ایک زیارت مخصوصہ سے زیارت کریں، اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجالائیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ مَا أَصَابَنِي مِنْ تَعَبٍ أَوْ نَصَبٍ أَوْ سَغَبٍ أَوْ لُغُوْبٍ، فَأَجْرُ فُلاٰنَ بْنَ فُلاٰنٍ عَلَيْهِ.[1]

۱۔ کتاب ''في الزیارات والادعیۃ'' (مخطوط): ۶۱۔

دوسرا باب

حاجت کی آٹھ نمازیں

اس باب میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے مربوط اور حاجت کی درخواست کرنے والی نمازوں میں سے آٹھ نمازوں کو ذکر کریں گے۔

﴿۱﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں نماز حاجت

صقر بن دلف کہتے ہیں: میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا:

جو بھی بارگاہ الٰہی میں کوئی حاجت رکھتا ہو، وہ طوس میں غسل کر کے میرے جد بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام کے مرقد منوّر کی زیارت کرے اور ان کے بالا سر کی طرف دو رکعت نماز پڑھے اور قنوت کی حالت میں خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔ اگر وہ دعا قطع رحم اور گناہ کے بارے میں نہ ہو تو وہ مستجاب ہوگی۔

اس میں کوئی شک و شبہہ نہیں ہے کہ آنحضرتؑ کی قبر جنت کے بقعوں میں سے ایک بقعہ ہے۔ کوئی مومن بھی اس جگہ کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ خداوند اسے جہنم کی آگ سے رہائی بخشے اور اسے ابدی مقام یعنی بہشت میں جگہ دے[۱]۔

۱۔ بحار الانوار: ۴۹/۱۰۲، عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۶۶/۲، وسائل الشیعۃ: ۴۴۶/۱۰۔

﴿۲﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول نماز حاجت یا نماز رسول خداؐ

سید بن طاؤسؒ معتبر سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ سے نماز جعفر طیّارؑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

تم لوگ کیوں نماز رسول خداؐ سے غافل ہو؟ شاید ممکن ہے رسول اکرمؐ نے نماز جعفر طیّار نہ پڑھی ہو اور شاید جعفر طیّارؑ نے آنحضرتؐ کی نماز انجام نہ دی ہو۔

راوی نے کہا: پس وہ نماز مجھے تعلیم فرمائیں؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

دو رکعت نماز بجالاؤ۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور پندرہ مرتبہ سورۂ ''إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ'' پڑھو اور پھر رکوع اور اس سے سر اٹھانے کے بعد، پہلے سجدہ میں اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد، دوسرے سجدہ اور اس سجدے سے سر اٹھانے کے بعد، ہر ایک میں پندرہ مرتبہ سورۂ قدر پڑھو۔ پھر تشہد اور سلام بجالاؤ۔

جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ گے تو تمہارے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ بخش نہ دیا گیا ہو اور تم جو حاجت بھی مانگو وہ روا ہوگی اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو:

لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنٰا وَرَبُّ اٰبآئِنَا الْأَوّلِينَ...[۱]

مرحوم علامہ مجلسیؒ نے فرمایا: یہ نماز مشہور نمازوں میں سے ہے۔ جسے عامّہ وخاصّہ نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔ بعض اسے روز جمعہ کی نمازوں میں سے قرار دیتے ہیں۔ لیکن روایت سے ایسا کوئی

۱۔(!)(زاد المعاد: ۵۱۵، جمال الاسبوع: ۱۶۲، هدیّة الزائرین و بهجة الناظرین: ۶۳۶، بحار الانوار: ۹۱/۱۷۰۔ مستدرک الوسائل: ۶/۲۷۲)

اختصاص سمجھ میں نہیں آتا اور ظاہراً اسے تمام دنوں میں پڑھا جا سکتا ہے[۱]۔

(۱)(زادالمعاد:۵۱۶)

﴿۳﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول نماز حاجت

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب بھی کسی مشکل میں مبتلا ہو جاؤ تو دو رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور ''إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ'' پڑھو۔ پھر قرآن اپنے سر پر رکھ کر پڑھو:

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ أَرْسَلْتَهُ اِلٰى خَلْقِکَ،وَبِحَقِّ كُلِّ اٰيَةٍ فِيهِ،وَبِحَقِّ كُلِّ مَنْ مَدَحْتَهُ فِيهِ عَلَيْکَ،وَبِحَقِّ عَلَيهِ، وَلاٰنَعْرِفُ أَحداً أَعْرَفُ بِحَقِّکِ مِنْکَ،

دس مرتبہ :**يَا سَيِّدِي يٰا اَللّٰهُ**،دس مرتبہ :**بِحَقِّ مُحَمَّدٍ** ،دس مرتبہ :**بِحَقِّ عَلِيٍّ**،دس مرتبہ:**بِحَقِّ فَاطِمَةَ**، دس مرتبہ:**بِحَقِّ الحَسَنِ**، دس مرتبہ:**بِحَقِّ الحُسَينِ**، دس مرتبہ:**بِحَقِّ عَلِيِّ بْنِ الحُسَينِ**، دس مرتبہ:**بِحَقِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ**، دس مرتبہ:**بِحَقِّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ**، دس مرتبہ: **بِحَقِّ مُوسَى بْنِ جَعفَرٍ**، دس مرتبہ: **بِحَقِّ عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى** دس مرتبہ:**بِحَقِّ مُحَمَدِ بْنِ عَلِيٍّ** ،دس مرتبہ:**بِحَقِّ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ**، دس مرتبہ:**بِحَقِّ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ** ،دس مرتبہ: **بِحَقِ الْحُجَّةِ**.

اگر ایسا کیا تو اس سے پہلے کہ اپنی جگہ سے اٹھو خداوند تمہاری حاجت کو پورا فرمائے گا[۱]۔

۱۔ مستدرک الوسائل:۶/۳۱۵، مکارم الاخلاق:۲/۱۱۲، بحارالانوار:۹۱/۳۵۳۔

﴿۴﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ایک اور نماز حاجت

اگر کوئی کسی غم یا مصیبت میں گرفتار ہو یا اسے بارگاہ الٰہی میں کوئی حاجت درپیش ہو تو ان کے لئے یہ نماز ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

دو رکعت نماز بجالاؤ کہ جس کی دونوں رکعتوں میں ایک بار سورۂ حمد اور تیرہ مرتبہ سورۂ ''إِنَّا أَنزَلْنَاهُ'' پڑھو اور نماز تمام کرنے کے بعد سجدے میں کہو:

أَللّٰهُمَّ يا فارِجَ الْهَمِّ ،وَيا كاشِفَ الْغَمِّ،وَمُجيبَ دَعْوَةِالْمُضْطَرِّيْنَ ، يارَحْمٰنَ الدُّنْيا وَرَحِيْمَ الْاٰخِرَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ،وَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهٰا عَنِّيْ غَضَبَكَ وَسَخَطَكَ،وَتُغْنِيْنِيْ بِهٰا عَنْ رَحْمَةِ مِنْ سِوَاكَ.

پھر چہرے کے دائیں حصہ کو زمین پر رکھ کر کہو:

يا مُذِلَّ كُلِّ جَبّارٍ عَنِيدٍ ، وَمُعِزَّ كُلِّ ذَلِيْلٍ،وَحَقُّكَ قَدْ بَلَغَ المَجْهُوْدُ مِنِّي فِي أَمْرٍ كَذٰا، فَفَرِّج عَنّي .

پھر چہرے کے بائیں حصہ کو زمین پر رکھ کر یہی دعا پڑھو، پھر سجدے میں جا کر یہی دعا پڑھو تا کہ خداوند کریم تمہارے غم اور مصیبت کو برطرف اور تمہاری حاجت روا فرمائے [۱]۔

۱۔ مکارم الاخلاق: ۲/۱۱۶، مستدرک الوسائل: ۶/۳۱۹، بحار الانوار: ۹۱/۳۵۵

﴿۵﴾

حضرت امام رضاعلیہ السلام سے منقول ایک اور نماز حاجت

مقاتل بن مقاتل کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضاعلیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر قربان: مجھے حاجت پوری ہونے کی کوئی دعا تعلیم فرمائیں:

حضرت امام رضاعلیہ السلام نے فرمایا:

جب بھی خدا سے کوئی بڑی حاجت ہو تو غسل کرو اور اپنا پاکیزہ ترین اور بہترین لباس پہنو۔ عطر لگاؤ پھر زیر آسمان جا کر دو رکعت نماز بجا لاؤ۔ جب نماز شروع کرو تو سورۂ حمد پڑھو اور اس کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ "قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد" پڑھو۔ پھر رکوع میں جاؤ اور اسے پندرہ مرتبہ پڑھو جیسا کہ نماز تسبیح (نماز جناب جعفر طیّار) میں ہے، اسی طرح سے [۱]۔ نماز کے بعد سجدہ کرو اور سجدے میں یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ أَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ لَدُنْ عَرْشِكَ اِلٰى قَرارِ أَرْضِكَ فَهُوَ بٰاطِلٌ سِوٰاكَ، فَاِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، اِقْضِ لِي حٰاجَةً كَذٰا وَ كَذٰا، اَلسّٰاعَةَ السّٰاعَةَ.

پھر اپنی حاجت کے لئے گڑگڑاؤ اور اصرار کرو [۲]۔

مکارم اخلاق میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے کہ حاجت پوری ہونے کے بعد نماز شکرانہ بجا لاؤ [۳]۔

۱۔ یعنی ہر رکعت میں قنوت سے پہلے، رکوع میں اور رکوع کے بعد، اسی طرح پہلے سجدہ اور اس کے بعد دوسرے سجدے اور اس کے بعد ہر دفعہ پندرہ مرتبہ سورۂ "قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد" پڑھو اس طرح سے کہ دونوں رکعتوں میں یہ سورۂ (۲۱۰) مرتبہ پڑھا جائے گا۔

۲۔ مصباح المجتہد: ۵۳۲، وسائل الشیعۃ: ۲۵۸/۵، البلد الامین: ۲۲۴، بحار الانوار: ۳۵۳/۹۱

۳۔ مکارم الاخلاق: ۱۱۳/۲

﴿۶﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول جمعہ کے دن پڑھی جانے والی نماز حاجت

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر کسی کی کوئی ایسی حاجت ہو جس سے دل تنگ ہو گیا ہو تو اسے چاہیئے کہ خدا کی بارگاہ میں آئے۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: وہ کیا کرے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

بدھ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے اور جمعہ کے دن گُل خطمی سے اپنا سر دھوئے۔ پاکیزہ ترین اور بہترین لباس پہنے اور خود کو بہترین عطر سے خوشبو لگائے۔ پھر جس قدر ممکن ہو سکے اپنے مال سے کسی مسلمان کو صدقہ دے اور پھر کھلے آسمان تلے دو رکعت نماز پڑھے۔

پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور پھر پندرہ مرتبہ سورۂ "قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد" پڑھے اور پھر رکوع میں جائے اور پندرہ مرتبہ یہ ہی پڑھے، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ یہ ہی سورہ پڑھے سجدے میں جائے اور سجدے میں بھی پندرہ مرتبہ اسی طرح سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ یہ ہی سورہ پڑھے۔

پھر کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی بجالائے اور پھر تشہد و سلام بجالائے اور پھر پندرہ مرتبہ یہ ہی پڑھے۔ پھر سجدے میں جائے اور پندرہ مرتبہ پڑھے پھر اپنے چہرے کے داہنے حصہ کو زمین پر رکھے اور پندرہ مرتبہ پڑھے اور پھر چہرے کے بائیں حصہ کو زمین پر رکھے اور پندرہ مرتبہ پڑھنے کے بعد سجدے میں جائے اور گریہ وزاری کی حالت میں یہ دعا پڑھے:

یا جَوَادُ یا ماجِدُ ، یا وَاحِدُ یا أَحَدُ یا صَمَدُ، یا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهُ

كُفُواً أَحَدٌ،يا مَنْ هُوَ هٰكَذا وَلا هٰكَذا غَيْرُهُ،أَشْهَدُ أَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ لَدُنْ عَرْشِكَ اِلٰى قَرارِ أَرْضِكَ باطِلٌ اِلّا وَجْهَكَ جَلَّ جَلالُكَ،يا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ،وَيا مُذِلَّ كُلِّ عَزِيزٍ ،تَعْلَمُ كُرْبَتِي،فَصَلِّ عَلٰى مَحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ،وَفَرِّجْ عَنِّي .

پھر اپنے چہرے کے دائیں حصہ کو خاک پر رکھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اور اس کے بعد بائیں حصہ کو خاک پر رکھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب انسان ایسا عمل انجام دے تو خداوند اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا اور اسے چاہیئے کہ اپنی حاجت کے لئے خداوند عالم کی بارگاہ میں محمد وآل محمد علیہم السلام سے متوسل ہونا چاہئے اور تمام آئمہ معصومین علیہم السلام کا نام لیکے پس از دیگر تکرار کرے [۱]۔

﴿۷﴾

جمعہ کے دن میں حاجت کے لئے دوسرے طریقہ سے نماز

یہ نماز حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے:

جب خدا کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو تو بدھ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھو اور جمعہ کے دن ظہر سے پہلے خدا کی طرف رخ کرو اور غسل کی حالت میں دو رکعت نماز پڑھو کہ جس کی دونوں رکعتوں میں ایک بار سورۂ حمد اور پندرہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھو۔رکوع ،رکوع سے سر اٹھانے کے بعد،سجدہ اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور دوسرے سجدے میں ہر بار دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھو۔ پھر کھڑے ہو جاؤ اور پہلی رکعت کی مانند دوسری رکعت بھی بجالاؤ اور اس میں قنوت بھی پڑھو۔

نماز ادا کرنے کے بعد خدا کی بہت زیادہ حمد وثناء کرو اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجو اور پھر خدا

۱۔مصباح المجتہد :۳۴۱، وسائل الشیعۃ :۶۱/۵، جمال الاسبوع:۲۱۴، بحار الانوار:۹۰/۴۷۔

اسے اپنی دنیا اور آخرت کی حاجات طلب کرو۔

جب خداوند کریم اپنے لطف و کرم سے تمہاری حاجت پوری فرمادے تو شکر کے طور پر دو رکعت نماز بجالاؤ کہ جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ "قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد" اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور "قُلْ يَـاأَيُّهَـا الْكَـافِـرُونَ" پڑھو۔ پہلی رکعت کے رکوع میں "آلـحَـمـدُ لِـلّٰـهِ شُـكراً، شُكراً لِلّٰهِ وَ حَمداً" اور اس کے سجدہ میں "شُكراً لِلّٰهِ وَ حَمداً" کہو۔ اور دوسری رکعت کے سجدہ اور رکوع میں یوں کہو:

أَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَضٰى حاجَتِي، وَأَعْطٰانِي سُؤْلِي وَمَسْأَلَتِي. ۱۔

﴿۸﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول نماز حاجت (شادی سے مخصوص)

یہ نماز بھی حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے:

جب بھی شادی کرنا چاہو تو خدا سے خیر کی دعا کرو اور اس کی خواستگاری کے لئے جاؤ۔ پھر دو رکعت نماز پڑھو اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيدُ التَّزْوِيجَ فَسَهِّلْ لِي مِنَ النِّسَآءِ أَحْسَنَهُنَّ خَلْقاً وَخُلُقاً، وَأَعَفَّهُنَّ فَرْجاً، وَأَحْفَظَهُنَّ نَفْساً فِيَّ وَفِي مالِي وَأَكْمَلَهُنَّ جَمالاً، وَأَكْثَرَهُنَّ أَوْلاداً. ۲۔

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۵۱، بحار الانوار: ۹۰/۵۴

۲۔ بحار الانوار: ۹۱/۳۸۷

تیسرا باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول آٹھ نمازیں

اس باب میں ہم حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول آٹھ نمازیں نقل کرتے ہیں۔

﴿۱﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز

حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز چھ رکعت ہے کہ جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ دونوں رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور دس مرتبہ سورۂ ''هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ '' پڑھی جائے۔ نماز تمام ہونے کے بعد سو مرتبہ صلوات پڑھیں اور دعا کر کے اپنی حاجات طلب کریں [۱]۔

﴿۲﴾

دوسری روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز

حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز چھ رکعت ہے کہ جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ دونوں رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور دس مرتبہ سورۂ ''هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ '' پڑھی جاتی ہے [۲]۔

۱۔ المجموع الرائق: ۱/۴۲۵، در البلد الامین: ۲۳۵، ذخیرۃ الآخرۃ: ۶۶۔

۲۔ الدعوات: ۸۸، وسائل الشیعۃ: ۵/۲۹۸، مستدرک الوسائل: ۶/۳۸۱۔

﴿۳﴾

ایک اور روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز

آنحضرتؑ کی یہ نماز چھ رکعت ہے کہ جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ ''هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ '' پڑھیں اور نماز تمام کرنے کے بعد امام رضا علیہ السلام کی دعا پڑھیں۔

يٰا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي،وَيا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي،وَيااِلٰهِي وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰاعِيلَ وَاِسْحٰاقَ وَيَعْقُوبَ،يا رَبَّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَيٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيمِ،أَسْأَلُكَ يا أَحْسَنَ مَنْ سُئِلَ،وَيٰا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ،وَيا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطىٰ،وَيا خَيْرَ مُرْتَجىٰ،أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّي عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مَحَمَّدٍ.۱۔

﴿۴﴾

نماز استخارہ

یہ نماز حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے:

جب بھی کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نماز پڑھو اور ایس سو ایک مرتبہ خدا سے خیر طلب کرو اور جو بھی ارادہ کرو اس کو جلد انجام دو اور یہ دعا پڑھو:

لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ العَلِيُّ العَظِيمُ ،لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الحَلِيمُ الكَرِيمُ، رَبُّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ خِرْلِي فِي أَمرِي. كَذٰا وَكَذٰا. لِلدُّنْيٰا وَالاٰخِرَةِ،خِيَرَةً مِنْ عِنْدِكَ،مٰا لَكَ فِيْهِ رِضىً وَ لِي فِيهِ صَلاٰحٌ فِي خَيْرٍ وَعٰافِيَةٍ،يا ذَا المَنِّ وَالطَّولِ..۲۔

۱۔ جمال الاسبوع:۱۷۹، بحار الانوار:۹۱/۱۸۹۔

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام:۱۵۲، مستدرک الوسائل:۶/۲۴۶، بحار الانوار:۹۱/۲۶۱۔

﴿۵﴾

نماز استخارہ کا دوسرا طریقہ

علی بن ابساط کہتے ہیں: میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے حضور میں شرفیاب ہوا اور میں نے آنحضرتؑ سے اپنے مصر کے سفر کے بارے میں پوچھا کہ میں دریا کے راستے جاؤں یا خشکی کے راستے؟

انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اِیتِ مسجد النبی صل اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم فی غیر وقت صلاۃ فصلّ رکعتین و استخر اللّٰہ تعالی مائۃ مرّۃ، وانظر أيّ شيء يقع في قلبک فاعمل به. (۱)

نماز کے وقت کے علاوہ مسجد النبی جاؤ اور پھر دو رکعت نماز پڑھو اور سو مرتبہ خدا سے خیر طلب کرو۔ پھر اس وقت دیکھو کہ تمہارے دل میں کس کام کو انجام دینے کا الہام ہوتا ہے۔ اسی پر عمل کرو۔

﴿۶﴾

نماز استسقاء یا طلب باران

یہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب نماز استسقاء ہے اور یہ نماز دو رکعت ہے۔ جس میں اذان و اقامہ نہیں ہے۔ امام جماعت لوگوں کے ساتھ باہر جائے گا اور کھلے آسمان کے نیچے دو رکعت نماز پڑھے گا اور پھر اپنی ردا کو الٹا پہن کر قبلہ رخ منبر پر بیٹھ کر سو مرتبہ بلند آواز سے تکبیر کہے:

پھر اپنے دائیں طرف رخ کرے اور سو مرتبہ بلند آواز سے تسبیح یعنی "**سُبحانَ اللّٰہ**" کہے۔

پھر اپنے دائیں طرف رخ کرے اور سو مرتبہ بلند آواز سے تہلیل یعنی "**لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**" کہے۔ پھر

۱۔ فتح الابواب: ۱۴۱، المصباح: ۵۱۵، البلد الامین: ۲۳۰

لوگوں کی طرف رخ کرے اور سو مرتبہ بلند آواز سے "اَلحَمدُ لِلّٰہِ" کہے۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ،أَللّٰهُمَّ اسْقِنا غَيْثاً مُغِيْثاً مُجَلِّلاً،طَبَقاً مُطْبَقاً جَلَلاً مُوْنِقاً رائِجياً غَدَقاً مُغْدِقاً،طَيِّباً مُبارَكاً، هاطِلاً مُنْهَطِلاً مُتَهاطِلاً ،رَغَداً هَنِيْئاً مَرِيْئاً ،دَائِماً رَوِيّاً سَرِيعاً ،عامّاً مُسْبِلاً نافِعاً غَيرَ ضارٍّ، تُحْيِي بِهِ العِبادُ وَالبِلادُ،وَتَنبُتُ بِهِ الزَّرعَ وَالنَّباتَ، وَتَجْعَلُ فِيهِ بَلاغاً لِلْحاضِرِ مِنّا وَالْبادِ. أَللّٰهُمَّ أَنْزِل عَلَيْنا مِنْ بَرَكَاتِ سَمَآئِکَ مآءً طَهُوْراً،وَأَنْبِتْ لَنا مِنْ بَرَكَاتِ أَرْضِکَ نَباتاً مُسْتَقِياً، وَتُسْقِيْهِ مِمّا خَلَقْتَ أَنعاماً وَأُناسِيَّ كَثِيْراً،أَللّٰهُمَّ ارْحَمْنا بِمَشايِخِ رُكَّعٍ،وَصِبيانٍ رُضَّعٍ ، وَبَهآئِمِ رُتَّعٍ ،وَشُبّانٍ خُضَّعٍ۔[۱]

﴿۷﴾

سفر کے وقت کی نماز

یہ نماز حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے:

جب بھی سفر کا ارادہ کرو تو اپنے اہل وعیال کو جمع کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَوْدِعُکَ دِيْنِي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَعِيالِي.[۲]

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام:۱۵۳، بحار الانوار:۹۱/۳۳۳ ح۱۸۔

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام:۳۹۹، مستدرک الوسائل:۸/۱۲۹۔

﴿۸﴾

نماز جناب جعفر طیّار علیہ السلام

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزگوار حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نماز تسبیح (یعنی نماز جعفر طیّار) کے بارے میں پوچھا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

یہ نماز بہت بڑی عطا اور بخشش ہے۔

میرے بابا نے میرے جد بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جب جعفر بن ابی طالبؑ حبشہ کی سرزمین سے واپس آئے تو رسول خداؐ نے خیبر کے نزدیک اپنی آرامگاہ میں ان سے ملاقات کی۔ جب جعفر نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو جلدی سے خوشی کے عالم میں ان کی طرف بڑھے۔ رسول خداؐ نے ان سے معانقہ کیا اور ان کے دیدار سے بہت خوش ہوئے۔ ان سے گفتگو کی۔ پھر اپنے ناقہ پر سوار ہوئے اور انہیں بھی سوار کیا۔ جب سواری نے چلنا شروع کیا تو آپ نے جعفر کی طرف رخ کر کے فرمایا:

اے جعفر، اے بھائی! کیا میں تمہیں کوئی ہدیہ و تحفہ نہ دوں؟ کیا تمہیں کوئی چیز عطا نہ کروں؟ کیا تمہیں منتخب نہ کروں؟

جب لوگوں نے یہ باتیں سنیں تو انہوں نے سوچا کہ شاید اب رسول اکرمؐ انہیں کوئی مال دنیا عطا کریں گے۔ کیونکہ خدا نے جنگ خیبر میں اپنے رسول کو نصرت عطا فرمائی تھی اور بہت زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا تھا۔

جعفرؑ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان؛ آپ عنایت فرمائیں۔

اس وقت رسول اکرمؐ نے انہیں نماز تسبیح تعلیم فرمائی (کہ جو نماز جعفر طیّار کے نام سے مشہور ہے)[۱]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا:

تم پر لازم ہے کہ نماز جعفر بن ابی طالب علیہ السلام سے وابستہ رہو۔ کیونکہ اس میں بہت سے فوائد اور فضائل ہیں۔

رات اور دن میں جب بھی چاہو نماز جعفر طیّار پڑھ سکتے ہو البتہ اس وقت واجب نماز کا وقت نہ ہو۔ اگر چاہو تو اسے نوافل میں سے شامل کرلو اور اگر جلدی ہو تو اسے تسبیح کے بغیر ہی پڑھو اور پھر اس کی تسبیحات کو انجام دو۔

جب بھی یہ نماز پڑھنا چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرو اور پھر پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ عادیات اور دوسری رکعت میں ''إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ'' پڑھیں[۱]۔

تیسری رکعت میں ''إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ'' اور چوتھی رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' پڑھو اور اگر چاہو تو تمام رکعتوں میں سورۂ حمد کے بعد ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' پڑھ سکتے ہو۔

جب بھی رکوع، سجدے یا قیام کی حالت میں تسبیح بھول جاؤ تو جب بھی یاد آئے اسے انجام دو۔

اس کا طریقہ یہ ہے:

حمد اور سورہ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكبَرُ.

رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ، دونوں سجدوں اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی دس دس مرتبہ یہ ہی تسبیحات پڑھو کہ جن کا مجموعاً پچھتر (۷۵) بنتا ہے۔

۱۔ مرحوم شیخ مفیدؒ کتاب ''الاشراف:۳۱'' میں فرماتے ہیں: پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ ''إِذَا زُلْزِلَت'' اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ عادیات پڑھی جائے۔ ۲۔ جمال الاسبوع:۱۸۱، مستدرک الوسائل:۶/۲۲۵

پھر کھڑے ہو جاؤ اور دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی مانند انجام دو اور اس کے بعد نماز کا تشہد و سلام پڑھو اور اس کے بعد ان دو رکعتوں کی طرح مزید دو رکعت نماز بجالاؤ [۲]۔

اس طرح چار رکعت میں تسبیحات اربعہ کی تعداد تین سو ہو جائے گی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں نماز جناب جعفر طیارؑ

بعض وجوہات کی بنا پر نماز جناب جعفر طیّار علیہ السلام پڑھنے کی بہت زیادہ اہمیت ہے:

الف۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں اس نماز کے پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے۔

ب۔ تشرّفات میں سے ایک میں مشاہدہ کیا گیا ہے کہ وقت کے امام حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں بالاسر کے مقام پر نماز جعفر طیّار پڑھنے میں مشغول تھے۔

ج۔ حضرت امام رضا علیہ السلام ، نماز جعفر طیّارؑ پڑھتے تھے۔

احمد بن علی انصاری ، رجاء بن ابی ضحّاک سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام خراسان کے سفر میں ہر رات آٹھ رکعت کے بعد چار رکعت نماز جعفر طیّار پڑھتے تھے [۱]۔

د۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے دحوالارض (پچیس ذیقعد) کے دن نماز جعفر طیّار پڑھنے کی سفارش فرمائی ہے۔

مرحوم علامہ مجلسیؒ کہتے ہیں: شیخ حسین بن عبدالصمد کا خط ملا کہ جس کی عبارت یوں ہے:

شیخ ابوطیّب حسین بن احمد فقیہ ذکر کرتے ہیں کہ جو کوئی بھی حضرت امام رضا - یا آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی ایک کی زیارت کرے وہ ان کے حرم میں نماز جعفر طیّار پڑھے۔ اس کے لئے ہر رکعت کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے کہ جس نے ہزار حج اور ہزار عمرے انجام دیئے ہوں اور ہزار غلام آزاد کئے ہوں اور خدا کی راہ میں پیغمبرؐ کے ساتھ ہزار وقوف بجالایا ہو، اور وہ جو قدم بھی

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام :۲/۱۷۸۔

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام:۱۵۵، مستدرک الوسائل:۶/۲۲۴، ۲۳۱، بحار الانوار:۹۱/۲۰۹۔

اٹھائے سو حج اور سو عمرے اور خدا کی راہ میں سو غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے نامہ اعمال سے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے [۱]۔

علاّمہ مجلسیؒ ''زاد المعاد'' میں لکھتے ہیں: اس نماز کے بارے میں روایات متواتر ہیں۔ مخالفین میں سے بھی بعض کے علاوہ سب اس نماز کو مستحب سمجھتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور ان کے نزدیکیوں کی باطنی عداوت کی وجہ سے اس نماز کو پیغمبرؐ کے چچا عبّاس سے نسبت دی ہے۔

شب وراز کے نوافل کے بعد صحت سند اور ثواب کی زیادتی کے لحاظ سے کوئی نماز بھی اس نماز کی حد تک نہیں پہنچ سکتی [۲]۔

مرحوم علاّمہ مجلسیؒ نے اس نماز کے احکام کو چند مختلف ابواب میں بیان کیا ہے کہ جس کا خلاصہ یوں ہے:

اوّل: جان لو کہ علماء کے درمیان مشہور یہ ہے کہ شب و روز کے نوافل کی جگہ نماز جعفر طیّار انجام دے سکتے ہیں۔ یہ دونوں کی جگہ شمار ہوگی۔ اسی طرح اسے نوافل کی قضا کی نیت سے بھی انجام دے سکتے ہیں اور اس بارے میں احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔

دوّم: روایات میں وارد ہوا ہے اور اکثر علماء بھی کہتے ہیں۔ جسے کوئی ضرورت یا جلدی ہو، وہ تسبیحات کے بغیر ہی نماز جعفر طیّار انجام دے سکتا ہے اور پھر تسبیحات کو راستے میں پڑھ سکتا ہے۔

سوّم: صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے: جو کوئی نماز جعفر طیّار کی صرف دو رکعت پڑھے اور اسے کوئی

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۳۷، مستدرک الوسائل: ۶/۲۳۳، ۱۰/۴۰۲

۲۔ زاد المعاد: ۵۲۰۔

ضروری کام پیش آ جائے تو وہ اس کام کے لئے جا سکتا ہے اور بقیہ دو رکعت کو کسی اور وقت پڑھے۔لیکن اگر عذر کے بغیر ایسا نہ کرے اور سب کو ایک ساتھ پڑھے تو بہتر ہے۔

چہارم: حضرت قائم علیہ السلام سے معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی نماز جعفر طیّار کی تسبیحات بھول جائے تو اسے جس وقت بھی یاد آئے پڑھے۔

پنجم: اس نماز میں پڑھی جانے والی مستحب سورتوں کے تعین میں اختلاف ہے اور مشہور یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''إِذَازُلْـــزِلَـــت''اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''وَالعٰـادِیات'' اور تیسری رکعت میں ''إِذَا جَـآءَ نَـصْرُ اللهِ'' اور چوتھی رکعت میں ''قُـلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' پڑھی جائے۔

ابن بابویہ اور ان کے والد کہتے ہیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ ''وَالعٰـادِیات''اور دوسری رکعت میں ''إِذَا زُلْزِلَت '' پڑھی جائے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ ''إِذَا زُلْزِلَت '' اور دوسری رکعت میں سورۂ ''إِذَا جَـآءَ نَـصْرُ اللهِ'' اور تیسری رکعت میں سورۂ ''إِنَّـا أَنـزَلْـنَاهُ '' اور چوتھی رکعت میں سورۂ توحید پڑھی جائے۔

صحیح روایت میں فرمایا گیا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ ''قُـلْ یَـاأَیُّهَا الْکَافِرُون'' اور ''قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ'' دونوں پڑھی جائے گی۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو سورہ بھی چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ابن بابویہ نے کہا ہے:

تمام رکعتوں میں سورۂ توحید پڑھ سکتے ہیں اور ظاہرا یہ سب بہتر ہیں لیکن پہلی اور تیسری صورت افضل ہے۔

ششم: مشہور یہ ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے کے بعد بیٹھ کر تسبیحات پڑھی جائیں اور بعض کہتے ہیں۔دوسری رکعت کے لئے اٹھنے کے بعد قرائت سے پہلے تسبیحات پڑھی جائیں۔لیکن

مشہور پر عمل کرنا بہتر ہے۔

ہفتم: بعض کہتے ہیں کہ چاروں رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں اور مشہور واقوی دو سلام ہیں۔جیسا کہ گزر گیا۔

ہشتم: علماء کے درمیان مشہور یہ ہے کہ اس نماز کی تسبیحات کو رکوع سے پہلے اور قرائت کے بعد پڑھا جائے اور ابن بابویہ بعض روایات کی موافقت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اختیار ہے، چاہے قرأت سے پہلے پڑھے یا قرأت کے بعد۔لیکن مشہور کے مطابق عمل کرنا بہتر اور اولی ہے [۱]۔

۱۔زادالمعاد:۵۲۰۔

چوتھا باب

خاص ایّام کی نمازوں کے بارے میں

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول آٹھ روایات

اس باب میں خاص دنوں کی نمازوں کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول آٹھ روایات نقل کرتے ہیں:

﴿۱﴾

نماز شب وصبح اور روز جمعہ

احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے:

شب جمعہ نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ اعلی، جمعہ کی صبح نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ توحید اور نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھو اور اس کی پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت ہے[۱]۔

﴿۲﴾

جمعہ کے نوافل

سعد بن سعد اشعری کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے جمعہ کے دن کے نوافل کے بارے میں پوچھا کہ زوال سے پہلے کتنی رکعت پڑھنی چاہئیں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا:

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۶/۴۹۳، وسائل الشیعۃ: ۴/۸۱۶، بحار الانوار: ۸۵/۲۷۔

آغاز صبح میں چھ رکعت اوران کے بعد چھ رکعت اور پڑھیں اوراس کے بعد چھ رکعت اور کہ ان کا مجموعا اٹھارہ رکعت بن جائے گا اور دو رکعت زوال کے بعد اور دو رکعت عصر کے بعد پڑھیں۔ پس یہ بائیس رکعت ہو جائیں گی[1]۔

﴿۳﴾

جمعہ کے دن نماز نافلہ اور فریضہ ظہر

برنطی (حضرت امام رضا علیہ السلام کے ایک صحابی) کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے جمعہ کے دن دو رکعت نافلہ زوال کے بارے میں پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

جب سورج نکل آئے اور سر کے اوپر آ جائے تو دو رکعت نماز پڑھو اور زوال کے وقت کہ جب سورج وسط آسمان سے مغرب کی طرف مائل ہو جائے تو واجب نماز پڑھو اور اگر ان دو رکعت کے پڑھنے سے پہلے زوال آفتاب ہو جائے تو اسے چھوڑ دو اور واجب نماز ادا کرو اور فریضہ ادا کرنے کے بعد ان دو رکعت کو بجالاؤ[2]۔

﴿۴﴾

نماز جمعہ اور نماز عیدین

فضل بن شاذان حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

جان لو! نماز جمعہ کے شروع اور نماز عید فطر اور عید قربان کے آخر میں خطبہ قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جمعہ ایک دائمی امر ہے کہ جو ہر مہینے چند بار اور ہر سال اس کی تعداد زیادہ ہے۔ چونکہ

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۶/۵۲۴، وسائل الشیعۃ: ۵/۲۳، بحار الانوار: ۹۰/۲۵۔

۲۔ وسائل الشیعۃ: ۵/۲۵۔

یہ زیادہ ہے اس لئے اگر یہ نماز کے بعد پڑھا جاتا تو لوگ تھک جاتے اور اسے چھوڑ دیتے اور نماز کے بعد خطبہ کے لئے نہ بیٹھتے اور چلے جاتے۔ لہذا اسے نماز سے پہلے قرار دیا گیا تا کہ لوگ نماز کے لئے بیٹھے رہیں اور چلے نہ جائیں۔ لیکن چونکہ نماز عید فطر اور عید قربان سال میں دو مرتبہ سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ اس کی عظمت نماز جمعہ سے زیادہ ہے اور اس میں لوگ زیادہ تعداد میں ذوق وشوق اور اشتیاق سے شریک ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کچھ لوگ چلے بھی جائیں تو پھر بھی اکثر لوگ باقی رہتے ہیں۔ سال میں اس کی تعداد بھی زیادہ نہیں کہ یہ تھکن کا باعث ہو اور لوگ اسے ہلکا شمار کریں۔(۱)

﴿۵﴾

شبِ نیمہ شعبان کی نماز

علی بن فضال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام رضا - سے شبِ نیمہ شعبان کی فضیلت کے بارے میں پوچھا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

یہ ایک ایسی رات ہے کہ جب خداوند کریم جہنمیوں کو آگ کے رہائی دیتا ہے اور گناہان کبیرہ کو بخش دیتا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا اس رات میں دوسری راتوں کے علاوہ بھی کوئی نماز معین کی گئی ہے؟ آنحضرتؑ نے فرمایا:

اس سے مخصوص کوئی چیز واجب نہیں ہوئی۔ لیکن اگر مستحب کام انجام دینا چاہو تو میں تمہیں نماز جعفر طیّار پڑھنے اور خداوند عالم کا ذکر کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ اس رات میں زیادہ استغفار کرو اور بہت دعائیں کرو۔ کیونکہ میرے بابا فرماتے تھے کہ اس رات دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات وہ رات ہے کہ جب ہر کسی کے مقدر میں جو کچھ ہو،

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۳۱/۵، بحار الانوار: ۳۶۳/۹۰۔

وہ اس کے حوالے کیا جاتا ہے؟

آپ نے فرمایا: تم نے یہ جو کہا یہ ماہ رمضان میں شب قدر سے مربوط ہے [۱]۔

﴿۶﴾

ماہ رمضان کے چھٹے دن کی نماز

مرحوم علاّمہ مجلسیؒ نے سید بن طاؤسؒ سے نقل کیا ہے:

روایت ہوئی ہے کہ رمضان کے چھٹے دن دو رکعت نماز بجالائیں۔ جس کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ جو کچھ ظاہر ہوا ہے، اس کی بنا پر اس دن یہ نماز ہمارے مولا حضرت امام رضا علیہ السلام کے حقوق کے طور پر انجام دیتے ہیں۔

مرحوم علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے: شیخ مفیدؒ نے کتاب ''تواریخ الشرعیّۃ'' میں رقم کیا ہے کہ چھ رمضان کو مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی بیعت کی تھی [۲]۔

مرحوم علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: اس نماز کو آنحضرتؑ کے مقدس حرم میں زیارت کے بعد بجالائے۔

مولّف کہتے ہیں: ایک اور روایت میں نقل ہوا ہے کہ مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی بیعت اوّل ماہ مبارک رمضان کو کی ہے۔

﴿۷﴾

ماہ رمضان میں رسول اکرمؐ کی نمازیں

محمد بن سلیمان کہتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب اس حدیث پر متفق ہیں (میں نے بھی حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے مجھے اس کی خبر دی) سب کہتے ہیں: ہم نے ماہ رمضان میں

۱۔ مصباح المجتہد: ۸۳۸، عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲۲۸، روضۃ الواعظین: ۴۰۲، وسائل الشیعۃ: ۲۰۲/۵

۲۔ بحار الانوار: ۲۵/۹۸۔

مستحبی نمازوں کی کیفیت کت بارے میں پوچھا اور یہ کہ رسول اکرمؐ انہیں کس طرح انجام دیتے تھے؟

انہوں نے ہمارے جواب میں فرمایا:

جب ماہ رمضان کی پہلی رات آ گئی تو رسول اکرمؐ نے نماز مغرب ادا کی، پھر ہر رات نماز مغرب کے بعد پڑھے جانے والے چار رکعت نوافل ادا کئے۔ اس کے بعد آٹھ رکعت نماز پڑھی اور ان کے بعد نماز عشاء اور اور بیٹھ کر دو رکعت نافلہ ادا کرنے کے بعد اٹھے اور بارہ رکعت مزید نافلہ ادا کئے اور پھر گھر میں داخل ہوئے

جب لوگوں نے دیکھا کہ رسول اکرمؐ نے ماہ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی اپنی نمازوں میں اضافہ کرلیا ہے تو انہوں نے اس بارے میں رسول اکرمؐ سے سوال کیا اور اس کی علت دریافت کی؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ان نمازوں کو ماہ رمضان کی دوسرے مہینوں پر برتری کی وجہ سے بجالایا ہوں۔

دوسری رات جب پیغمبر اکرمؐ نے نافلہ ادا کرنے کا ارادہ کیا تو لوگ صف بنا کر رسول اکرمؐ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور جماعت تشکیل دی۔ رسول اکرمؐ نے ان کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

ایّھا النّاس؛ إنّ ھذہ الصلاۃ نافلۃ ولن تجتمع للنّافلۃ، فلیصلّ کلّ رجل منکم وحدہ، ولیقل ما علّمہ اللّہ من کتابہ، واعلموأ نّہ لاجماعۃ في نافلۃ .

یہ نمازیں نافلہ ہیں اور نافلہ کو جماعت کے ساتھ نہیں پڑھنا چاہئے تم میں سے ہر کوئی تنہا اپنی نمازیں پڑھے اور خدا نے اپنی کتاب سے جو کچھ سکھایا ہے وہ کہے اور یہ جان لو کہ نافلہ میں جماعت نہیں ہے۔

لوگ متفرق ہوگئے اور ہر کسی نے اپنی نماز ادا کی۔

ماہ رمضان کی انیسویں کی رات غروب کے وقت رسول اکرمؐ نے غسل کیا اور مغرب کی نماز غسل کے ساتھ انجام دی اور مغرب کے بعد ہمیشہ ادا کئے جانے والے چار رکعت نافلہ (نافلہ نماز مغرب)

ادا کئے اور گھر میں داخل ہوئے۔

جب بلال نے نماز عشاء کے لئے اذان کہی، رسول اکرمؐ گھر سے باہر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز عشاء برپا کی اور جب اس سے فارغ ہوئے تو دو رکعت نماز نافلہ بیٹھ کر بجا لائے۔ پھر کھڑے ہو گئے اور سو رکعت نماز بجا لائے کہ جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھی اور اس کو ختم کرنے کے بعد نافلہ شب (کہ جس کو ہر رات پڑھتے تھے) اور پھر نماز شفع اور نماز وتر پڑھی۔

ماہ رمضان کی بیوسویں رات کو اس ماہ کی دوسری راتوں کی طرح نمازیں ادا کیں۔ یعنی مغرب کے بعد آٹھ اور عشاء کے بعد بارہ رکعت انجام دیں۔

اکیسویں کی رات غروب کت وقت غسل کیا اور انیسویں کی رات کی طرح نمازیں ادا کیں۔

بائیسویں کی رات رمضان کی دوسری راتوں کی طرح بیس رکعت نافلہ ادا کئے کہ جن میں سے آٹھ رکعت مغرب اور بارہ رکعت عشاء کے بعد ادا کیں۔

تئیسویں کی رات بھی اکیسویں کی طرح غسل کیا اور پھر اسی رات کی مانند نمازیں ادا کیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے ہمیشہ کی اکاون (۵۱) رکعت (یعنی تمام یومیہ نمازیں اور ان کے نوافل اور گیارہ رکعت نماز شب) کے بارے میں پوچھا گیا کہ انہیں ماہ رمضان میں کس طرح پڑھا جائے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

رسول اکرمؐ ماہ رمضان میں ان مخصوص نمازوں کو انجام دیتے تھے اور وہ ان اکاون رکعت کو اسی طرح انجام دیتے تھے کہ جیسے وہ انہیں ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں انجام دیتے تھے اور ان میں سے کسی چیز کی کمی نہیں کرتے تھے [۱]۔

۱۔ وسایل الشیعۃ: ۱۸۱/۵

﴿۸﴾

یکم محرم کی دعا اور نماز

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ ماہ محرم کی پہلی کو دو رکعت نماز ادا کرتے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْإِلٰهُ الْقَدِيمُ وَهٰذِهِ سَنَةٌ جَدِيدَةٌ ، فَأَسْأَلُكَ فِيهَا العِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطٰانِ وَالقُوَّةَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْأَمّٰارَةِ بِالسُّوءِ ، وَالْأِشْتِغٰالَ بِمٰا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ، يٰا كَرِيمُ، يٰا ذَا الجَلاٰلِ وَالْإِكْرَامِ، يٰا عِمٰادَ مَنْ لاٰ عِمٰادَ لَهُ، يٰا ذَخِيرَةَ مَنْ لاٰ ذَخِيرَةَ لَهُ ، يٰا حِرْزَ مَنْ لاٰ حِرزَ لَهُ ، يٰا غِيٰاثَ مَنْ لاٰ غِيٰاثَ لَهُ ، يٰا سَنَدَ مَنْ لاٰ سَنَدَ لَهُ ، يٰا كَنْزَ مَنْ لاٰ كَنْزَ لَهُ،يٰا حَسَنَ البَلاٰءِ يٰا عَظِيمَ الرَّجآءِ، يٰا عِزَّ الضُّعَفآءِ ،يٰا مُنْقِذُ الغَرقٰى ،يٰا مُنْجِيَ الهَلْكٰى ،يٰا مُنْعِمُ يٰا مُجْمِلُ يٰا مُفْضِلُ يٰا مُحْسِنُ ،أَنْتَ الَّذي سَجَدَ لَكَ سَوٰادُ اللَّيْلِ ،وَنُورُالنَّهٰارِ،وَضُوْءُ القَمَرِ ،وَشُعٰاعُ الشَّمْسِ ،وَدَوِيُّ المآءِ ،وَحَفِيفُ الشَّجَرِ، يٰا اَللّٰهُ لاٰ شَرِيْكَ لَكَ.أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنٰا خَيْراً مِمّٰا يَظُنُّوْنَ، وَاغْفِرْ لَنٰا مٰا لاٰيَعْلَمُوْنَ ، وَلاٰتُؤٰاخِذْنٰا بِمٰا يَقُوْلُوْنَ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لاٰ أِلٰهَ اِلّٰا هُوَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، اٰمَنّٰا بِهِ ،كُلٌّ مِنْ عِندِ رَبِّنٰا ،وَمٰا يَذَّكَّرُاِلّٰا اُوْلُوا الأَلبابِ ،رَبَّنٰا لاٰتُزِغْ قُلُوْبَنٰا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنٰا ،وَهَبْ لَنٰا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ، اِنَّكَ أَنْتَ الوَهّٰابُ.[۱]

اور چونکہ اس ماہ کی دسویں کو حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اور ان دس دنوں کے اکثر اوقات مغموم تھے اور غم ناک اور خوفناک خبریں ان کو موصول ہوئیں تھیں لہذا اب ان کے

۱۔ هدیّة الزائرین و بهجة الناظرین:۸۵۱،اقبال الأعمال:۲۷،الصحیة الصادقیة:۶۰۰،مستدرک الوسائل:۶/۳۷۹،بحار الانوار:۹۸/۳۳۴۔

شیعوں کو بھی ان دس دنوں کو آنحضرتؑ کی عزاداری کے ساتھ نماز قائم کرنی چاہئے اور غمگین و محزون ہونا چاہئے اور ان کے مصائب پر مشتمل احادیث اور روایات پڑھنی چاہئیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ بعض لذائز کو بھی ترک کرنا چاہئے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ماہ محرم ایسا مہینہ تھا جس میں کفّار جنگ کرنا حرام سمجھتے تھے لیکن اس امت کے منافقوں نے اس مہینے میں ہمارے خون کو حلال سمجھا اور انہوں نے ہماری ہتک حرمت کی، ہماری عورتوں اور بچوں کو اسیر کیا۔ ہمارے خیموں کو آگ لگائی، ہمارے مال و اسباب کو تباہ کیا اور ہمارے بارے میں رسول اکرمؐ کی حرمت کا بھی خیال نہ رکھا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت نے ہماری آنکھون کی پلکوں کو زخمی کر دیا ہے اور ہمارے آنسو جاری کر دیئے ہیں، انہوں نے ہمارے عزیزوں کو ذلیل کیا اور واقعہ کربا نے قیامت تک ہمارے لئے غم واندوہ مہیا کر دیا۔

پس آنحضرتؑ کی مصیبت پر عزاداروں کو گریہ کرنا چاہئے کیونکہ آپ پر گریہ گناہان کبیرہ کو ختم کر دیتا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جب ماہ محرم آجاتا تو کوئی میرے بابا امام موسی بن جعفر علیہما السلام کو ہنستے ہوئے نہ دیکھتا اور محرم کے دس دن غم وحزن کے آثار آپ کے چہرہ پر نمایاں ہوتے اور محرم کا دسواں دن آپ کے غم واندوہ اور حزن کا دن ہوتا اور وہ فرماتے:

آج کا دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا دن ہے [۱]۔

۱۔ هدیّة الزائرین و بهجة الناظرین: ۵۸۱

نمازوں سے متعلق باب کے آخر میں نمازوں کی تشریع کی علت اوران سے مربوط مسائل کے بارے میں حضرت امام رضاعلیہ السلام سے آٹھ روایات نقل کرتے ہیں۔

واجب نمازوں کی علّت تشریع

لوگوں پر نماز پڑھنا کیوں واجب ہے؟ اس بارے میں محمد بن سنان کہتے ہیں:

حضرت امام رضاعلیہ السلام نے اس کو دیئے گئے جوابات میں جو رقم فرمایا، وہ یوں تھا:

نماز کے وجوب اور تشریع کی علّت خداوند عالم کی ربوبیت کا اقرار اور غیر خدا کو ترک کرنا، ذلت و بیچارگی کیا ظہار کے ساتھ خدائے مقتدر کی بارگاہ میں حضور اور اپنے گذشتہ گناہوں کی بخشش کی درخواست کرنے اور خداوند کے مقام والیٰ کو مدنظر رکھ کر ہر دن اپنا چہرا خاک پر رکھنا ہے اور یہ کہ ہمیشہ اس کو یاد رکھیں اور اس کے بارے میں فراموشی اور سرکشی نہ کریں۔ خضوع وخشوع اور دین و دنیا میں فروتن اور زیادتی کے خواہاں ہوں۔ روز وشب خدا کی یاد پر قائم اور مداوم رہنے کے لئے تا کہ بندہ اپنے سرور، مدبّر اور خالق کو فرموش نہ کر بیٹھے کہ جس کا نتیجہ سرکشی اور طغیان ہے۔ خدا کی یاد اور اس کے حضور میں خود کو تصور کرنا مختلف قسم کے فسادات کو جنم دینے سے روکتا ہے[۱]۔

اسی طرح انہوں نے تشریع نماز کے بارے میں فضل بن شاذان سے فرمایا:

جان لو! خدا کے بندوں کو نماز پر اس لئے مامور کیا گیا کیونکہ اس میں خدا کی ربوبیت کا اقرار ہے اور لوگوں کیا حوال درست کرنے کے لئے ہے۔ کیونکہ اس میں غیر خدا کو چھوڑ کر خدائے مقتدر کے بارگاہ میں حاضری ہے[۲]۔

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۴/۳۔

۲۔ وسائل الشیعۃ: ۵/۳۔

واجب نمازوں کی رکعت کی علّت تشریع

فضل بن شاذان نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اصل نماز دو رکعت قرار دی گئی، بعض نمازوں میں ایک اور بعض میں دو رکعت کا اضافہ کیا گیا اور بعض میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ اصل نماز ایک رکعت ہے چونکہ اصل عدد ایک ہے۔ اگر ایک سے کوئی چیز کم کر دی جائے تو پھر نماز نہیں رہے گی اور خداوند عالم جانتا تھا کہ بندے ایک رکعت کو (جس سے کم کوئی نماز نہیں ہے) مکمل حضور قلب اور توجہ سے انجام نہیں دے سکتے۔ لہذا اس کے ساتھ اور رکعت کا اضافہ کر دیا تا کہ پہلی رکعت کی کمی دوسری رکعت میں پوری ہو جائے۔ اسی لئے خدا نے اصل نماز دو رکعت مقرر کی۔

اس کے بعد رسول خداؐ جانتے تھے کہ جس طرح نماز پڑھنے کا حکم ہے، بندے مکمل طور پر اس کو انجام نہیں دیتے۔ لہذا نماز ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعت کا اضافہ کیا تا کہ ان دو اضافی رکعتوں سے وہ دو اصلی رکعتیں مکمل ہو جائیں۔

پھر جان لو کہ نماز مغرب اس وقت ہے جب اکثر لوگ مشغول ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ شہر، گاؤں اور گھروں کو واپس لوٹنے کھانے، وضو کرنے اور ایسے ہی دوسرے کاموں کا وقت ہوتا ہے۔ اسلئے مغرب کی نماز میں ایک رکعت کا اضافہ کیا تا کہ یہ لوگوں کے لئے آسان رہے اور شب و روز کی نمازوں کی رکعت کی مجموعی تعداد طاق ہو۔ صبح کی نماز کو اس کی اصلی حالت پر چھوڑ دیا۔ کیونکہ صبح کے وقت لوگ زیادہ مشغول ہوتے ہیں اور اپنی روزمرہ کی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور لوگوں کا دل مکر و فریب سے عاری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت خرید و فروخت اور لین دین کم ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں صبح کے وقت انسان کی نماز میں زیادہ توجہ ہوتی ہے اور دوسری نمازوں کی بنسبت اس نماز میں انسان کا حضور قلب زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان رات کو آرام کرتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا کہ جس کے بارے میں وہ سوچے۔

اور جان لو کہ مستحب نمازیں چونتیس رکعت قرار دی گئیں۔ کیونکہ واجب نمازوں کی رکعت کی تعداد سترہ

رکعت ہے۔ مستحبی نمازیں (یعنی نافلہ) واجب نمازوں سے دوگنی ہیں تا کہ واجب نمازیں کامل کرسکیں۔

اور جان لو کہ مستحبی نمازیں مختلف اوقات میں قرار دی گئیں ہیں نہ کہ ایک ہی وقت میں۔ کیونکہ بہترین اوقات تین وقت ہیں۔ زوال آفتاب کے وقت یعنی ظہر، مغرب کے بعد اور سحری کا وقت۔ اس لئے خداوند عالم دوست رکھتا ہے کہ ان تین اوقات میں اس کے لئے نماز پڑھی جائے اور یہ کہ اگر نافلہ نمازیں مختلف اوقات میں ہوں تو ان کو انجام دینا ایک ساتھ انجام دینے کی بنسبت آسان ہے [۱]۔

واجب نمازوں کی ابتداء میں تکبیروں کی تعداد کی علّت تشریعی

فضل بن شاذان نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

نماز کی ابتداء میں سات تکبیریں ہیں۔ کیونکہ اصل نماز دو رکعت ہے کہ جس میں سات تکبیریں ہیں۔ تکبیرۃ الاحرام کہ جس سے نماز شروع ہو جاتی ہے، رکوع کے لئے تکبیر، دو سجدوں کے لئے دو تکبیریں، دوسری رکعت کے رکوع کے لئے تکبیر اور اسی طرح دوسری رکعت کے سجدوں کے لئے تکبیر۔ جو سب ملا کر سات بنتی ہیں۔ پس اگر انسان نماز کے آغاز میں سات تکبیریں کہے اور پھر ان تکبیروں کو کہنا بھول جائے تو نماز میں کوئی نقص اور کمی واقع نہیں ہوتی [۲]۔

واجب نمازوں میں حمد وسورہ اور تسبیحات اربعہ کی علّت تشریعی

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز کی پہلی دو رکعت میں قرائت (حمد، سورہ) اور دوسری دو رکعت میں تسبیحات اربعہ واجب ہیں تا کہ جو خدا نے واجب کیا اور جو رسول اکرمؐ نے واجب کیا ہے ان کے درمیان فرق ہو سکے [۳]۔

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۳/۳۸۔

۲۔ وسائل الشیعۃ: ۴/۷۲۲۔

۳۔ وسائل الشیعۃ: ۴/۷۳۳۔

ذکر رکوع وسجود کی علّت تشریعی

فضل بن شاذان نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

بعض علل واسباب کی وجہ سے رکوع اور سجود میں تسبیح کے ذکر کو لازم قرار دیا گیا۔ وہ اسباب یہ ہیں۔

انسان خشوع وخضوع نعبودیت و پرہیز گاری، احساس تنہائی، عاجزی و انکساری اور اپنے پروردگاہ سے تقرب کا اظہار کرے اور اپنے رازق کی تمجید اور تسبیح کرے اور اپنے خالق کا شکر بجالائے اور اس کی کبریائی کا اقرار کرے۔ پس جس طرح تکبیر وتہلیل کرتا ہے اسی طرح وہ تسبیح وتہلیل کرے اور اپنے دل اور ذہن کو یاد خدا اور ذکر خدا میں مشغول کرے کہ پھر اس کی سوچ وفکر اسے غیر خدا کی طرف مائل نہ کر سکے اور گمراہ نہ کر دے [۱]۔

رکوع وسجود کی تعداد کی تشریعی علّت

شیخ صدوقؒ نے فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت امام رضا علیہ السلام نے سورج گرہن کی نماز کے بارے میں فرمایا:

اس میں سجدہ بھی قرار دیا گیا کیونکہ کوئی ایسی نماز نہیں ہے کہ جس میں رکوع ہو لیکن اس میں سجدہ نہ ہو۔ اس میں چار سجدے معین قرار دیئے گئے۔ کیونکہ جو نماز بھی چار سجدوں سے کم ہو وہ نماز نہیں ہے۔ کیونکہ ہر نماز میں سجدوں کی کم ترین واجب مقدار چار سجدے ہیں۔

اسی طرح نماز کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے قرار دیئے گئے کیونکہ رکوع قیام کا جزء ہے اور سجدہ قعود کا جزء ہے اور بیٹھ کے پڑھی جانے والی نماز کھڑے ہو کر پڑھی جانے والی نماز کی بنسبت آدھی ہے۔ (یعنی اس کی دو رکعت ایک رکعت حساب ہوگی) اس لئے سجدے زیادہ ہیں تا کہ رکوع کے برابر ہو جائیں اور دونوں میں کوئی فرق نہ رہے۔ اس لئے کہ نماز رکوع اور سجدے کے مجموعے کا نام ہے [۲]۔

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۴/۹۲۴۔ ۲۔ وسائل الشیعۃ: ۴/۹۴۶۔

نماز میّت میں تکبیر کی علّت تشریعی

حسن بن نضر کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: نماز میّت میں پانچ تکبیروں کی کیا وجہ ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

روایت ہوئی ہے کہ یہ پنجگانہ نمازوں سے مأخوذ ہیں۔ یہ اس کا ظاہری پہلو ہے۔لیکن اس کا باطنی پہلو یہ ہے کہ خداوندعالم نے اپنے بندوں پر پانچ چیزیں واجب فرمائی ہیں۔نماز ،روزہ ، زکات، حج اور ولایت۔ان میں سے ہر ایک نماز میت میں ہر تکبیر کا بدل ہے۔

لہذا جس نے بھی ولایت کو قبول کیا ہو،اس کے جنازے پر پانچ تکبیریں اور جس نے ولایت کو قبول نہ کیا ہو اس کے جنازے پر چار تکبیریں کہی جاتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ شیعہ پانچ اور تمہارے مخالفین چار تکبیریں کہتے ہیں [۱]۔

واجب اور نافلہ نمازوں کی علّت تشریعی

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

نمازی کی تین خصوصیات ہیں:

۱۔نمازی پر آسمان سے مسلسل نعمات و برکات نازل ہوتی ہیں۔

۲۔اس کے قدموں کے نشانات سے آسمان تک فرشتے اسے احاطہ کئے ہوتے ہیں۔

۳۔منادی ندا دیتا ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہو جائے کہ اس کی کیا فضیلت اور کرامت ہے تو وہ کبھی بھی نماز کو نہ چھوڑے۔

جب انسان نماز میں تکبیرۃ الاحرام کہتا ہے تو خداوند اس پر لطف و کرم کی نگاہ ڈالتا ہے اور اس پر

۱۔عیون اخبار الرضا علیہ السلام:۸۱/۲۔

ایک فرشتے کو معین کرتا ہے تا کہ اس کی زبان سے قرآن نشر کرے۔

اگر وہ حضور قلب کے ساتھ نماز پر توجہ کرے اور نماز کو مکمل کرے تو اس کی پوری نماز اوپر لے جائی جائے گی۔ لیکن اگر وہ خود میں مشغول ہو جائے اور اس میں غفلت کرے تو اس کی نماز سے اتنی مقدار کم کر لی جائے گی کہ جس کے دوران اس نے غفلت کی تھی اور جتنی مقدار حضور قلب کے ساتھ پڑھی تھی، صرف وہی قبول ہو گی۔ خداوند غافل دل کو کوئی چیز عطا نہیں کرتا۔ نافلہ اس لئے قرار دیئے گئے تا کہ ان کے ذریعہ واجب نمازیں کامل ہو جائے[۱]۔

۱۔ بحار الانوار: ۸۴/۲۴۳۔

پانچواں باب

نمازوں کے قنوت میں آٹھ دعائیں

اس باب میں حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے روایت ہونے والی قنوت کی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں ذکر کرتے ہیں:

﴿۱﴾

نمازوں کے قنوت میں دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

اگر تم حالت نماز میں ہو کہ جس میں قنوت پڑھنا ہو تو پس قرائت کے بعد اور رکوع سے پہلے قنوت بجالاؤ اور اس میں یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحٰانَ رَبِّ السَّمٰاوٰاتِ السَّبْعِ ، وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ ، وَمٰا فِيهِنَّ وَمٰا بَيْنَهُنَّ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، بِاللّٰهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ ، اِنَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ قٰادِرٌ. [۱]

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۰۷، بحار الانوار: ۲۰۸/۸۴، مستدرک الوسائل: ۴۰۳/۴۔

﴿۲﴾

نمازوں میں قنوت کی دوسری دعا

احمد بن علی انصاری کہتے ہیں: میں نے رجاء بن ابی ضحّاک (جوخراسان کے سفر میں حضرت امام رضاعلیہ السلام کے ساتھ تھے) سے سنا کہ وہ کہتے ہیں:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے سب نمازوں میں یہ قنوت پڑھا:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجاوَزْ عَمّا تَعْلَمُ، اِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَکْرَمُ۔[۱]

﴿۳﴾

حضرت امام رضاعلیہ السلام کی نماز جمعہ میں دعائے قنوت

ابن مقاتل کہتے ہیں: حضرت امام رضاعلیہ السلام نے فرمایا: تم نماز جمعہ کے قنوت میں کون سی دعا پڑھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جولوگ پڑھتے ہیں۔

فرمایا: جولوگ پڑھتے ہیں تم وہ دعا نہ پڑھو بلکہ یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ عَبْدَکَ وَخَلِيفَتَکَ بِمٰا أَصْلَحْتَ بِهِ أَنْبِيآئَکَ وَرُسُلَکَ، وَحُفَّهُ بِمَلآئِکَتِکَ ، وَأَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْ عِنْدِکَ ، وَاسْلُکْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَداً يَحْفَظُونَهُ مِنْ کُلِّ سُوٓءٍ ، وَأَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْناً ، يَعْبُدُکَ لاٰيُشْرِکُ بِکَ شَيْئاً ، وَلاٰتَجْعَلْ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ عَلٰى وَلِيِّکَ سُلْطٰاناً ، وَأْذَنْ لَهُ فِي جِهٰادِ عَدُوِّکَ وَعُدُوِّهِ ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصٰارِهِ ، اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.[۲]۔

۱۔ مستدرک الوسائل: ۴/۴۰۸، بحارالانوار: ۹۱/۴۹۔

۲۔ مصباح المتہجد: ۳۶۶، جمال الاسبوع: ۲۵۶، بحارالانوار: ۸۹/۲۵۱، ابواب الجنّات: ۱۸۳۔

﴿۴﴾

نماز عیدین میں دعاء قنوت

حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

نماز عیدین میں یہ قنوت پڑھو:

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيکَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . أَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَهْلَ الْكِبْرِيآءِ وَالْعَظَمَةِ ، وَأَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوتِ ،(وَأَهْلَ الْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ) وَأَهْلَ التَّقْوىٰ وَالرَّحْمَةِ ، أَسْئَلُکَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِينَ عِيداً ، ولِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ذُخْراً وَمَزِيْداً ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهِ ، وَأَسْئَلُکَ بِهٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي شَرَّفْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، أَنْ تَغْفِرَ لِي وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناٰتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمٰاتِ ، اَلْأَحْيآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوٰاتِ، اِنَّکَ مُجِيبُ الدَّعَوٰاتُ ، يٰاأَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ.[۱]

﴿۵﴾

نماز وتر کے قنوت میں استغفار

احمد بن انصاری کہتے ہیں: میں نے رجاء بن ابی ضحّاک سے سنا کہ انہوں نے کہا:

حضرت امام رضا علیہ السلام نماز وتر کے قنوت میں ستّر مرتبہ یوں کہتے تھے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةُ.[۲]

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۳۲، بحار الانوار: ۹۰/۳۶۷۔

۲۔ بحار الانوار: ۴۹/۹۳۔

نیز حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں تمہیں نماز شب کی وصیت کرتا ہوں۔ جو بھی رات کے وقت اٹھے اور آٹھ رکعت نافلہ شب پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت نماز شفع کی نیت اور ایک رکعت نماز وتر بجالائے اور اس کے قنوت میں ستّر مرتبہ استغفار کرے تو خداوند اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے نجات دے گا اور اس کی عمر میں اضافہ کرے گا اور اس کے رزق میں وسعت دے عطا فرمائے گا۔[۱]

﴿۶﴾

نماز وتر کے قنوت میں دعا

احمد بن انصاری کہتے ہیں: میں نے رجاء بن ابی ضحّاک سے سنا کہ انہوں نے کہا:

حضرت امام رضا علیہ السلام نماز وتر کے قنوت میں یہ دعا پڑھی:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ اهْدِنٰا فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعٰافِنٰا فِيمَنْ عٰافَيْتَ ، وَتَوَلَّنٰا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبٰارِكْ لَنٰا فِيمٰا أَعْطَيْتَ، وَقِنٰا شَرَّ مٰا قَضَيْتَ ، فَاِنَّكَ تَقْضِي وَلاٰيُقْضٰى عَلَيْكَ ، اِنَّهُ لاٰيَذِلُّ مِنْ وٰالَيْتَ ، وَلاٰيَعِزُّ مَنْ عٰادَيْتَ ، تَبٰارَكْتَ رَبُّنٰا وَتَعٰالَيْتَ. [۲]

۱۔ الدعوات: ۲۷۲، روضۃ الواعظین: ۳۲۰، مستدرک الوسائل: ۶/ ۳۳۱، بحار الانوار: ۸۷/ ۱۶۱۔

۲۔ بحار الانوار: ۹۱/۴۹۔

﴿۷﴾

مشکلات اور ظالموں کے شرّ سے نجات کے لئے

حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعاءِ قنوت

اَلْفَزَعُ اَلْفَزَعُ اِلَیْکَ یا ذَا الْمُحاضَرَةِ ، وَالرَّغْبَةُ الرَّغْبَةُ اِلَیْکَ یا مَنْ بِهِ الْمُفاخَرَةُ وَأَنْتَ اللّٰهُمَّ مُشاهِدُ هَواجِسِ النُّفُوْسِ ، وَمُراصِدُ حَرَکاتِ الْقُلُوبِ ، وَمُطالِعُ مَسَرّاتِ السَّرآئِرِ مِنْ غَیْرِ تَکَلُّفٍ وَلاٰ تَعَسُّفٍ ، وَقَدْ تَرَی اللّٰهُمَّ ما لَیْسَ عَنْکَ بِمُنْطَوٍی، وَلٰکِنَّ حِلْمَکَ اٰمَنَ أَهْلَهُ عَلَیْهِ جُرْأَةً وَتَمَرُّداً وَعُتُوّاً وَعِنادًا، وَما یُعانِیهِ أَوْلِیآؤُکَ مِنْ تَعْفِیَةِ اٰثارِ الْحَقِّ ، وَدُرُوسِ مَعالِمِهِ ، وَتَزَیُّدِ الْفَواحِشِ ، واسْتِمْرارِ أَهْلِهٰا عَلَیْهٰا ، وَظُهُورِ الْباطِلِ ، وَعُمُومِ التَّغاشُمِ ، وَالتَّراضِي بِذٰلِکَ فِي الْمُعامِلاٰتِ ، وَالْمُتَصَرِّفاٰتِ مُذْ جَرَتْ بِهِ الْعاداٰتُ، وَصارَ کَالْمَفْرُوْضاٰتِ وَالْمَسْنُوْناٰتِ.أَللّٰهُمَّ فَبادِرْنا مِنْکَ بِالْعَوْنِ الَّذِي مَنْ أَعَنْتَهُ بِهِ فاٰزَ،وَمَنْ أَیَّدْتَهُ لَمْ یَخَفْ لَمْزَ لَمّازٍ ، وَخُذِ الظّالِمَ أَخْذًا عَنِیفًا ، وَلاٰتَکُنْ لَهُ راحِمًا وَلاٰ بِهِ رَؤُوفًا أَللّٰهُمَّ أَللّٰهُمَّ أَللّٰهُمَّ بادِرْهُمْ .أَللّٰهُمَّ عاجِلْهُمْ .أَللّٰهُمَّ لاٰتُمهِلْهُمْ.أَللّٰهُمَّ غادِرْهُمْ بُکْرَةً وَهَجِیْرَةً وَسُحْرَةً وَبَیاتًا وَهُمْ نآئِمُوْنَ ، وَضُحًی وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ ، وَمَکْرًا وَهُمْ یَمْکُرُوْنَ ، وَفُجْأَةً وَهُمْ اٰمِنُوْنَ.أَللّٰهُمَّ بَدِّدْهُمْ،وَبَدِّدْ أَعْواٰنَهُمْ،وَافْلُلْ أَعْضاٰدَهُمْ،وَاهْزِمْ جُنُودَهُمْ،وَافْلُلْ حَدَّهُمْ،وَاجْتَثَّ سَناٰمَهُمْ،وَأَضْعِفْ عَزآئِمَهُمْ .أَللّٰهُمَّ امْنَحْنا أَکْتافَهُمْ ، وَمَلِّکْنا أَکْنافَهُمْ ، وَبَدِّلْهُمْ بِالنِّعَمِ النِّقَمِ ، وَبَدِّلْنا مِنْ مُحاذَرَتِهِمْ وَبَغْیِهِمُ السَّلاٰمَةَ ، وَاغْنِمْناهُمْ أَکْمَلَ الْمَغْنَمِ .أَللّٰهُمَّ لاٰتَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَکَ الَّذِي اِذَا حَلَّ بِقَوْمٍ فَسآءَ صَباحُ الْمُنْذَرِینَ.[۱]

۱۔ منہج الدعوات:۹۷،البلدالامین:۶۵۴۔

﴿۸﴾

چاند گرہن کی نماز میں دعاءِ قنوت

حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

چاند گرہن کی نماز میں یہ قنوت پڑھو؛

اِنَّ اللّٰہَ یَسْجُدَ لَہُ مَنْ فِي السَّمٰاوٰاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ، وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُ وَکَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ ، وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِمُ الْعَذٰابُ. أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ .أَللّٰھُمَّ لاٰتُعَذِّبْنٰا بِعَذٰابِکَ ، وَلاٰتَسْخُطْ عَلَیْنٰا بِسَخَطِکَ ، وَلاٰتُھْلِکْنٰا بِغَضَبِکَ ، وَلاٰتَأْخُذْنٰا بِمٰا فَعَلَ السُّفَھآءُ مِنّٰا ، وَاعْفُ عَنّٰا ، وَاغْفِرْ لَنٰا ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْبَلآءَ، یٰا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ.[۱]

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام::۱۳۴، بحار الانوار:۹۱/۱۵۵۔

چھٹا باب

نماز کے بعد کی آٹھ دعائیں

اس باب میں ہم نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں اور ذکر کریں گے:

﴿۱﴾

نماز صبح کے بعد کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے تو وہ جو بھی پروردگار سے طلب کرے گا، اسے مل جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ ﴿وَأُفَوِّضُ أَمْرِی إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ، فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ﴾۱﴿ لاإِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّی كُنتُ مِنْ الظَّالِمِين،، فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنْ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِينَ﴾۲﴿حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيل،، فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنْ اللهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوء﴾ ۳﴿مَا شَآءَ اللّٰهُ لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلّاٰ بِاللّٰهِ، مَا شَآءَ اللّٰهُ لاٰ مَا شَآءَ النّاسُ ، مَا شَآءَ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النّاسُ، حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوبِيْنَ، حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ ، حَسْبِيَ الرّازِقُ مِنَ

۱۔ سورہ غافر: آیت: ۴۴، ۴۵۔

۲۔ سورۂ انبیاء: آیت: ۸۷، ۸۸۔

۳۔ سورۂ آل عمران: آیت: ۱۷۳، ۱۷۴۔

الْـمَـرْزُوْقِينَ .حَسْبِيَ اللّٰهُ رَبُّ الْعالَمِينَ ، حَسْبِيْ مَنْ هُوَ حَسْبِيْ،(حَسْبِيْ)مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ ، حَسْبِـيْ مَـنْ كانَ مُذْ كُنْتُ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلّٰا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.(۱)

﴿۲﴾

ہر واجب نماز کے بعد وسعت رزق کے لئے دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

رزق وروزی کی درخواست کے لئے ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھو:

يا مَنْ يَمْلِكُ حَوآئِجَ السّآئِلِينَ ، وَيَعْلَمُ ضَمِيرَ الصّامِتِينَ ، لِكُلِّ مَسْئَلَةٍ مِنْكَ سَـمْـعٌ حـاضِـرٌ وَجَـوابٌ عَتِيـدٌ ، وَلِـكُـلِّ صـامِتٍ مِنْ عِلْمٌ باطِنٌ مُحِيطٌ .أَسْئَلُكَ بِمَواعِيدِ الصّادِقَةِ ، وَأَيادِيْكَ الْفاضِلَةِ، وَرَحْمَتِكَ الْواسِعَةِ ، وَسُلْطانِكَ الْقاهِرِ ، وَمُـلْـكِكَ الدّآئِمِ ، وَكَلِماتِ التّامّاتِ. يـا مَـنْ لاٰتَـنْفَعُهُ طاعَةُ الْمُطِيعِينَ ، وَلاٰيَضُرُّهُ مَـعْـصِيَةُ الْـعـاصِيـنَ ، صَـلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ، وَارْزُقْنِى مِنْ فَضْلِكَ ، وَأَعْطِنِي فِيمٰا تَرْزُقُنِي الْعافِيَةَ ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.(۲)

﴿۳﴾

ہر نماز کے بعد ''یا رحمٰن یا رحیم'' پڑھنا

جو صاحب ایمان ہر نماز کے بعد خلوص اور حضور قلب کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں دو سو اٹھانوے(۲۹۸)مرتبہ (یا رَحْمٰنُ یا رَحِیمُ) پڑھے گا تو لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے

۱۔عدّۃ الداعی:۳۰۷۔

۲۔المصباح:۲۲۳،البلد الامین:۵۳،بحار الانوار:۵۸/۸۶،مقیاس المصباح:۵۴۔

محبت پیدا ہوگی ۱۔

﴿۴﴾

نماز صبح کے بعد کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

یہ اسم اعظم سے ایسے نزدیک ہے کہ جیسے آنکھ کی سیاہی سے سفیدی اور اس کا اثر بھی وہی ہے جو اسم اعظم کا ہے ۲۔

﴿۵﴾

نماز صبح کے بعد کی دوسری دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو بھی ہر روز صبح کی نماز کے بعد خلوص دل، خدا کے حضور ذکر کے معنی پر مکمل توجہ کے ساتھ اکتالیس مرتبہ یہ اسم ''یا عَزِیْزُ'' پڑھے وہ کبھی بھی کسی مخلوق کا محتاج نہیں ہوگا اور وہ لوگوں میں عزیز اور قابل احترام ہوگا ۳۔

۱۔ خواص آیات قرآن کریم: ۶۸۔

۲۔ المصباح: ۴۱۱۔

۳۔ خواص آیات قرآن کریم: ۷۰۔

﴿۶﴾

نماز صبح اور مغرب کے بعد کی دعا

اسماعیل بن حمام، حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپؑ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جو بھی نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَ لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

خدا اس سے ستّر قسم کی بلائیں برطرف کردے گا کہ جن میں سے کمتریں بلائیں کوڑھ، برص، شرّ شیطان اور شیطان ہیں [۱]۔

﴿۷﴾

نماز عصر کے بعد کی دعا

رجاء بن ابی ضحّاک کہتے ہیں:

حضرت امام رضا علیہ السلام خراسان کے راستہ میں عصر کی نماز کے سلام کے بعد اپنے مصلا پر بیٹھ جاتے اور بہت زیادہ تسبیح، تمجید، تکبیر اور تہلیل کہتے۔ پھر سجدہ شکر بجالاتے اور اس میں سو مرتبہ کہتے:

''**حَمْدًا لِلّٰهِ**'' [۲]۔

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۶/۱۱۲، مقباس المصابیح: ۱۰۳۔

۲۔ بحار الانوار: ۸۷/۸۵۔

﴿۸﴾

نماز عصر کے بعد کی دوسری دعا

محمد بن فضیل صیرفی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپؑ نے آباء اجدادؑ اور انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے ایک شخص سے فرمایا:

عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد ستتر (۷۷) مرتبہ استغفار کرو اور خدا سے مغفرت طلب کرو۔ خداوند تمہارے ستتر (۷۷) سال کے گناہ بخش دے گا۔

اس شخص نے عرض کیا: اگر میری عمر ہی ستتر (۷۷) سال نہ ہوئی؟

فرمایا: پھر تمہارے اور تمہارے باپ کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

اس شخص نے پھر پوچھا: اگر میری اور میرے باپ کی عمر ملا کر بھی ستتر (۷۷) سال نہ ہو؟

فرمایا: تم اور تمہارے ماں باپ

عرض کیا: اگر پھر بھی ستتر (۷۷) سال نہ بنتی ہو؟

فرمایا: تم، تمہارے ماں باپ اور رشتہ دار بھی شامل ہو گے[۱]۔

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۶/۱۰۴، وسائل الشیعۃ: ۴/۱۰۵۳

ساتواں باب

مستحب نمازوں کے بعد کی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں

اس باب ہم میں مستحب نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں نقل کریں گے:

﴿۱﴾

نماز جناب جعفر طیّار علیہ السلام کے بعد کی دعا

تم پر لازم ہے کہ نماز جعفر طیّارؑ سے وابستہ رہو۔ کیونکہ اس میں بہت سے فائدے اور فضیلتیں ہیں۔ جس وقت بھی نماز جعفر طیّار پڑھنے کا ارادہ کرو تو تکبیر کہو اور نماز شروع کرو (اور پہلے بیان کئے گئے طریقے کے مطابق نماز ادا کرو) نماز تمام کرنے کے بعد یہ دعا پڑھو:

أَ لـلّٰهُـمَّ اِنِّـيْ أَسْـئَـلُکَ مِنْ کُلِّ مٰا سَئَلَکَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَ اٰلُهُ ، وَأَسْتَعِيْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ مٰا اسْتَعَاذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ وَ اٰلُهُ .أَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ مِنْ کُلِّ خَيْرٍ خَيْرًا ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ کُلَّ مٰا قَضَيْتَ مِنْ شَرٍّ أَوْ فِتْنَةٍ ، وَاغْفِرْ لِیْ مٰا تَعْلَمُ مِنِّیْ وَمٰا قَدْ أَحْصَيْتَ عَلَيَّ مِنْ ذُنُوبِيْ ، وَاقْضِ حَوٰائِجِیْ مٰا لَکَ فِيهِ رِضاً وَلِي فِيهِ صَلاٰحٌ ، يٰا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ ، وَسِّعْ عَلَيَّ فِیْ الرِّزْقِ وَالْأَجَلِ، وَاکْفِنِیْ مٰا أَهَمَّنِیْ مِنْ أَمْرِ دُنْيٰايَ وَ اٰخِرَتِیْ ، اِنَّکَ أَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . [۱]۔

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۵۵، مستدرک الوسائل: ۶/۲۲۴، ۲۳۱، بحار الانوار: ۹۱/۲۰۹۔

﴿۲﴾

نماز حاجت کے بعد دعائے فرج

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول دو رکعت نماز حاجت کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ نماز کا سلام پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، خٰالِقُ الْخَلْقِ ، وَقٰاسِمُ الرِّزْقِ ، وَفٰالِقُ الْاِصْبٰاحِ ، وَجٰاعِلُ اللَّيْلِ سَكَناً وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبٰانًا ، ذٰلِکَ تَقْدٰيرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ، لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ .وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، وَوَلِيُّهُ وَنَبِيُّهُ ، وَخَلِيْلُهُ وَصَفِيُّهُ ، وَحَبِيْبُهُ وَخٰاصَّتُهُ ، وَخٰاصَّتُهُ مِنْ خَلْقِهِ ، وَأَمِيْنُهُ عَلٰى وَحْيِهِ ، أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ، بَشِيْراً وَنَذِيْراً ، وَدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ، وَسِرَاجاً مُنِيْراً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْراً. يٰا مُقَوِّيَ كُلِّ ذَلِيْلٍ ، وَمُعِزَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَمُذِلَّ الْجَبّٰارِيْنَ ، قَدْ وَ حَقِّکَ بَلَغَ مِنِّي الْمَجْهُوْدُ ، فَفَرِّجْ عَنِّي يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .يا مُفَرِّجُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يٰا كَرِيْمُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا عَزِيزُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا جَبّٰارُ ، اَلْفَرَجَ؛ يٰا رَحْمٰانُ، اَلْفَرَجَ ؛ يا رَحِيمُ ، اَلْفَرَجَ؛ يا جَلِيلُ، اَلْفَرَجَ ؛ يا جَمِيلُ ،اَلْفَرَجَ؛ يا كَفِيلُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا مُنِيلُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا مُقِيلُ ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُجِيرُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا خَبِيرُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا مُنِيرُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يٰا مُبَلِّغُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا مُدِيلُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا مُحِيلُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا كَبِيرُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا قَدِيرُ ، اَلْفَرَجَ؛ يا بَصِيرُ،اَلْفَرَجَ ؛ يا بَرُّ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا طُهْرُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا طٰاهِرُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يٰا قٰاهِرُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا ظٰاهِرُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا بٰاطِنُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا سٰاتِرُ ،اَلْفَرَجَ؛ يا

مُـحِيْـطُ ، اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا مُـقْتَـدِرُ ، اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا حَفِيْظُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا مُتَجَبِّرُ ،اَلْفَرَجَ؛ يا قَـرِيْـبُ،اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا وَدُوْدُ ،اَلْفَرَجَ؛ يا حَمِيْدُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا مَجِيْدُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا مُبْدِئُ ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُعِيْدُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا شَهِيْدُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا مُحْسِنَ ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُجْمِلُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا مُـنْعِمُ،اَلْفَرَجَ؛ يا مُفْضِلُ، اَلْفَرَجَ؛ يا قابِضُ، اَلْفَرَجَ؛ يا باسِطُ، اَلْفَرَجَ؛ يا هادِئُ،اَلْفَرَجَ يا مُرْسِلُ،اَلْفَرَجَ؛ يا دَافِعُ،اَلْفَرَجَ؛ يا رَافِعُ،اَلْفَرَجَ؛ يا باقِيْ، اَلْفَرَجَ؛ يا وَاقِيْ، اَلْفَرَجَ؛يا خَلّاقُ ، اَلْـفَرَجَ؛يا وَهّابُ،اَلْفَرَجَ؛ يا تَوّابُ، اَلْفَرَجَ ،يا فَتّاحُ،اَلْفَرَجَ؛يا نَفَّاحُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يـا مَـرْتَـاحُ ، اَلْفَرَجَ؛ يَا نَفّاعُ، اَلْفَرَجَ؛ يا رَؤُوْفُ، اَلْفَرَجَ؛ يا عَطُوْفُ،اَلْفَرَجَ؛ يا كَافِيْ، اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا شَـافِيْ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا مُعَافِيْ،اَلْفَرَجَ؛ يا مُكَافِيْ،اَلْفَرَجَ؛ يا وَافِيْ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُهَيْـمِـنُ، اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا سَلامُ ، اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا مُتَـكَبِّـرُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يـا مُؤْمِنُ،اَلْفَرَجَ؛ يـا أَحَـدُ،اَلْـفَـرَجَ؛ يـا صَـمَـدُ، اَلْفَرَجَ؛ يا نُوْرُ،اَلْفَرَجَ؛ يا مُدَبِّرُ،اَلْفَرَجَ؛ يا فَرْدُ، اَلْفَرَجَ؛ يا وَتْرُ، اَلْفَرَجَ؛ يا ناصِرُ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُوْنِسُ، اَلْفَرَجَ؛ يا باعِثُ، اَلْفَرَجَ؛ يا وَارِثُ، اَلْفَرَجَ؛ يـا عَـالِـمُ،اَلْـفَـرَجَ؛ يـا حَاكِمُ ، اَلْفَرَجَ؛ يا بارِئُ ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُتَعالِيْ،اَلْفَرَجَ؛ يامُصَوِّرُ، اَلْـفَـرَجَ؛ يـا مَـجِيْـبُ، اَلْـفَـرَجَ؛ يـا قَآئِمُ، اَلْفَرَجَ؛ يا دَآئِمُ، اَلْفَرَجَ؛ يا عَلِيْمُ،اَلْفَرَجَ؛ يا حَكِيْمُ، اَلْفَرَجَ؛ يَا جَوَادُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا بارُّ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا سَارُّ، اَلْفَرَجَ؛ يا عَدْلُ،اَلْفَرَجَ؛ يا فَـاضِلُ،اَلْفَرَجَ؛ يا دَيّانُ،اَلْفَرَجَ ؛ يا حَنّانُ، اَلْفَرَجَ ؛ يا مَنّانُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا سَمِيْعُ ،اَلْفَرَجَ يـا خَـفِـيُّ ،اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا مُعِيْنُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا ناشِرُ ، اَلْفَرَجَ ، يا غافِرُ ، اَلْفَرَجَ ، يا قَدِيْمُ ، اَلْـفَـرَجَ؛ يا مُسَهِّلُ اَلْفَرَجَ؛ يا مُيَسِّرُ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُمِيْتُ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُحْيِيْ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا نـافِـعُ ،اَلْـفَـرَجَ ؛ يـا رَازِقُ ، اَلْفَرَجَ ؛ يا مُسَبِّبُ ، اَلْفَرَجَ؛ يا مُغِيْثُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا مُغْنِيْ ، اَلْـفَـرَجَ ؛ يا مُقْنِيْ ، اَلْفَرَجَ؛ يا خالِقُ، اَلْفَرَجَ ؛ يا رَاصِدُ ،اَلْفَرَجَ؛ يا حاضِرُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا جـابِرُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا حافِظُ ،اَلْفَرَجَ ؛ يا شَدِيْدُ،اَلْفَرَجَ يا غِياثُ، اَلْفَرَجَ؛ يا عَآئِذُ،اَلْفَرَجَ؛

یٰا اَللّٰهُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا عَظِیْمُ ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا حَیُّ ،اَلْفَرَجَ ؛ یٰا قَیُّوْمُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا عٰالِیُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا رَبُّ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا أَعْظَمُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا أَعَزُّ اَلْفَرَجَ؛ یٰا أَجَلُّ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا غَنِیُّ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا أَکْبَرُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا أَزَلِیُّ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا أَوَّلُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا اٰخِرُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا حَقُّ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُبِیْنُ اَلْفَرَجَ ؛ یٰا یَقِیْنُ ،اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مٰالِکُ ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا قُدُّوْسُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُتَقَدِّسُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا وٰاحِدُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا أَحَدُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مُتَوَحِّدُ ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُمِدُّ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا قَهّٰارُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا رَاحِمُ ،اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مُفَضِّلُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُتَرَحِّمُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا قٰاصِمُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُکْرِمُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُعَلِّمُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُصْطَفِي، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُزَکّي،اَلْفَرَجَ؛ یٰا وٰافِي، اَلْفَرَجَ؛ یٰا کٰاشِفُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُصَرِّفُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا دٰاعِي،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مَرْجُوُّ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُتَجٰاوِزُ،اَلْفَرَجَ ؛ یٰا فٰاتِحُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مَلِیْکُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مُقَدِّرُ ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُؤَلِّفُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مُمَهِّدُ ،اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مُؤَیِّدُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا شٰاهِدُ، اَلْفَرَجَ یٰا صَادِقُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُصَدِّقُ،اَلْفَرَجَ ؛ یٰا مَدْرِکُ ، اَلْفَرَجَ ؛ یٰا سٰابِقُ ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا عَوْنُ ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا لَطِیْفُ ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا رَقِیْبُ ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا فٰاطِرُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُغْنِي ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُسَخِّرُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُمَجِّدُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مَعْبُودُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا مَدْعُوُّ، اَلْفَرَجَ، یٰا مَرْهُوْبُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُسْتَعٰانُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا مُلْتَجِئُ،اَلْفَرَجَ؛ یٰا کَهْفُ، اَلْفَرَجَ؛ یٰا عُدَّةُ ،اَلْفَرَجَ ؛ یٰا ذَا الْجَلٰالِ وَالْإِکْرٰامِ .أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْأَسْمٰآءِ الْحُسْنٰی ، وَالْکَلِمٰاتِ الْعُلْیٰا ، وَبِحَقِّ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدُ.اَللّٰهُ الصَّمَدُ .لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ . وَلَمْ یَکُنْ لَهُ کُفُواً أَحَدُ﴾[1] أَهْلِکْ عَدُوَّ مَحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ.أَللّٰهُمَّ اِنْ کٰانَ فُلاٰنُ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهِ وَأَهْلِ بَیْتِهِ وَذُرِّیَّتِهِ وَشِیْعَتِهِ،جَحَدَ حَقًّا، وَادَّعٰی بَاطِلاً،فَأَنْزِلْ عَلَیْهِ حُسْبٰانًا مِنَ السَّمٰآءِ وَعَذٰاباً عٰاجِلاً،اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰالَمِیْنَ،

۱۔سورۂ اخلاص: آیت،۱۔۴

وَأَمـانَ الـخـآئِـفِيْنَ ، أَدْرِكْنا فِيْ هٰذِهِ الْحاجَةِ ، وَأَغِثْنا يا اِلٰهِيْ بِحَقِّ مَلآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وِأَنْبِيآءِ الْمُرْسَلِيْنَ الْمُطَهِّرِيْنَ ، وَبِشَفاعَةِ نَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ .أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ بِنَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ، يااَ بَا الْقاسِمِ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، يا اِمامَ الرَّحْمَةِ ، اِنّا تَوَجَّهْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنابِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناکَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ .يا أَبَا الْحَسَنِ ، يا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِبٍ، يا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ ، يا سَيِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناکَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ، يا فاطِمَةَ الزَّهْرآءُ، يا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ،يا سَيِّدَتَنا وَمَوْلاتَنا اِنّا تَوَجَّهْنا بِکِ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِکِ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِکِ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناکِ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعِيْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ،يا أبا مُحَمَّدٍ يا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ ، يا سَيِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناکَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ، يا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ، يا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ ، يا سَيِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ،وَقَدَّمْناکَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ، يا أَبَا الْحَسَنِ ، يا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ ، يا سَيِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِکَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناکَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ،يااَبا جَعْفَرٍ ، يا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، يَابْنَ رَسُوْلِ

الـلّٰـهِ ، يـا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يا سَيِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَـى الـلّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِـنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ،يااَبا عَبْدِ اللّٰهِ،يا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُـجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يا سَيِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى الـلّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْـفَـعْ لَـنـا عِـنْدَ اللّٰهِ،يا أَبا اِبْراهيْمَ ، يا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ الـلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يا سَيِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَـنـا عِـنْدَ اللّٰهِ،يا أَبَا الْحَسَنِ ، يا عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَـلْـقِـهِ يـا سَيِّـدِنـا وَمَـوْلانـا اِنّـا تَـوَجَّهْـنـا بِكَ اِلَـى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَـنـا عِـنْـدَ الـلّٰهِ،يا أَبا جَعْفَرٍ ، يا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَـلْـقِـهِ يـا سَيِّـدِنـا وَمَـوْلانـا اِنّـا تَـوَجَّهْـنـا بِكَ اِلَـى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَـنـا عِـنْدَ اللّٰهِ،يا أَبَا الْحَسَنِ ، يا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَـلْـقِـهِ يـا سَيِّـدِنـا وَمَـوْلانـا اِنّـا تَـوَجَّهْـنـا بِكَ اِلَـى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَـنـا عِـنْـدَ الـلّٰهِ،يا أَبا مُحَمَّدٍ ، يا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَـلْـقِـهِ يـا سَيِّـدِنـا وَمَـوْلانـا اِنّـا تَـوَجَّهْـنـا بِكَ اِلَـى اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا ، يا وَجيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ

لَنا عِنْدَ اللّٰهِ،یا وَصِیَ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصّالِحَ ، یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، یا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهِ یا سَیِّدِنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا بِکَ اِلَی اللّٰهِ ، وَتَوَسَّلْنا بِکَ اِلَی اللّٰهِ ، وَاسْتَشْفَعْنا بِکَ اِلَی اللّٰهِ ، وَقَدَّمْناکَ بَیْنَ یَدَیْ حاجاتِنا ، یا وَجیهًا عِنْدَ اللّٰهِ ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاکْشِفْ عَنّا کُلَّ هَمٍّ ، وَفَرِّجْ عَنّا کُلَّ غَمٍّ ، وَاقْضِ لَنا کُلَّ حاجَةٍ مِنْ حَوآئِجِ الدُّنْیا وَالْاٰخِرَةِ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ،وَأَعِذْنا مِنْ شَرِّ جَمِیْعِ ما خَلَقْتَ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَلْبِسْنا دِرْعَ الْحَصِیْنَةَ ، وَقِنا شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاحْفَظْ غُرْبَتَنا ، وَاسْتُرْ عَوْرَتَنا ، وَاٰمِنْ رَوْعَتَنا ، وَاکْفِنا مَنْ بَغٰی عَلَیْنا ، وَانْصُرْنا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنا ، وَأَعِذْنا مِنَ الشَّیْطٰانِ الرَّجِیْمِ ، وَمِنْ جَوْرِ السُّلْطٰان ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ .أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا فِي سِتْرِکَ وَفِي حِفْظِکَ ، وَفِي کَنَفِکَ وَفِي حِرْزِکَ ، وَفِي عِیاذِکَ وَفِي عِزِّکَ وَفِي مَنْعِکَ ، عَزَّ جارُکَ وَجَلَّ ثَنآؤُکَ ، وَامْتَنَعَ عآئِذُکَ ، وَلاٰ اِلٰهَ غَیْرُکَ، تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لاٰیَمُوْتُ ،وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ یَکُنْ لَهُ شَرِیْکٌ فِي الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ، وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ، وَسُبْحانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَأَصِیْلاً ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ أَجْمَعِیْنَ.أَللّٰهُمَّ کُفَّ عَنْ عَبْدِکَ الضَّعِیْفِ فُلانِ بْنِ فُلانٍ شَرَّ فُلانِ بْنِ فُلانٍ،وَذُبَّ عَنْهُ کَیْدَهُ وَمَکْرَهُ ،وَغآئِلَتَهُ وَبَطْشَهُ ، وَحِیْلَتَهُ وَغَمْزَهُ ، وَطُمَّهُ بِالْعَذابِ طَمًّا ، وَقُمَّهُ بِالْبَلآءِ قَمًّا ، وَأَبِحْ حَرِیْمَهُ ، وَارْمِهِ بِیَوْمٍ لاٰ مُعادَ لَهُ ، وَبِساعَةٍ لاٰ مَرَدَّ لَها ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْأَئِمَةِ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَبِحَقِّ حُرْمَتِهِمْ لَدَیْکَ ، وَمَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَکَ ، أَهْلِکْهُ هَلاٰکًا عاجِلاً غَیْرَ اٰجِلٍ،وَخُذْهُ أَخْذَ عَزِیْزٍ مُقْتَدِرٍ ، بِرَحْمَتِکَ یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ.أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْعَظِیْمِ ، وَبِحَقِّ

مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَبِحَقِّ أَنْبِيآئِکَ وَرُسُلِکَ وَبِحَقِّ هٰؤُلآءِ الْأَئِمَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ، وَبِحَقِّ عِبادِکَ الصّٰالِحِيْنَ، وَبِحَقِّ مَنْ نادٰاکَ وناجٰاکَ ، وَدَعاکَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ، وَتَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤمِناتِ بِالْغِنٰى وَالْبَرَكَةِ، وَعَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤمِناتِ بِالشِّفآءِ وَالْعافِيَةِ ، وَعَلٰى مَوْتَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤمِناتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلٰى غُرَبآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤمِنٰاتِ بِالرَّدِّ اِلٰى أَوْطانِهِمْ سالِمِيْنَ غانِمِيْنَ ، وَعَلٰ والِدَيْنا وَأَزْواجِنا وَذُرِّيّٰاتِنا وَأَهْلِ حُزانَتِنا بِالْعِتْقِ مِنَ النّٰارِ وَالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ ، وَاجْعَلْ لَنا مِنْ أَمْرِنا فَرَجًا وَمَخْرَجًا ، وَارْزُقْنا رِزْقًا حَلالاً طَيِّباً مِنْ حَيْثُ نَحْتَسِبُ وَمِن حَيْثُ لانَحْتَسِبُ، وَاخْتِمْ لَنا بِخَيْرٍ، وَأَصْلِحْ لَنا شَأْنَنا، وَأَعِنّا لِدِيْنِنا وَدُنْيانا، وَاقْضِ حَوآئِجَنا كُلَّها مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ ، مِمّا لَکَ فِيْهِ رِضًى وَلَنا فِيْهِ صَلاحٌ ، وَأَغِثْنا وَأَدْرِكْنا ، وَارْزُقْنا حَجَّ بَيْتِکَ الْحَرامِ وَزِيارَةَ النَّبِيِّ وَالْأَئِمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلامِ ، فِيْ عامِنا هٰذا وَفِي كُلِّ عامٍ ، وَاجْعَلْنا فِيْ طاعَتِکَ مُجِدِّيْنَ ، وَفِيْ خِدْمَتِکَ راغِبِيْنَ ، وَقِنا بِفَضْلِکَ رَحْمَتِکَ عَذابَ الْفَقْرِ وَالْقَبْرِ وَالنّٰارِ وَسَكَراتِ الْمَوْتِ ، وَأَهْوالِ يَوْمِ الْقِيامَةِ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ [1]۔

پھر سجدہ شکر بجالائے اور حالت سجدہ میں اپنی حاجات طلب کرے۔ انشاء اللہ حاجات پوری ہوں گی۔

۱۔ البلد الامین: ۴۴۹، جامع الأثر: ۶۰۵۔

﴿۳﴾

نماز شب کی آٹھ رکعت کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا

یہ دعا حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو نماز شب کی آٹھ رکعت کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِحُرْمَةِ مَنْ عاذَ بِکَ مِنْکَ ، وَلَجَأَ اِلٰی عِزِّکَ ، وَاسْتَظَلَّ بِفَيْئِکَ ، وَاعْتَصَمَ بِحَبْلِکَ ، وَلَمْ يَثِقْ اِلّٰا بِکَ ، يا جَزِيْلَ الْعَطايا ، يا مُطْلِقَ الْاُسارٰی ، يا مَنْ سَمّٰی نَفْسَهُ مِنْ جُوْدِهِ وَهّٰابًا ، أَدْعُوْکَ رَغْبًا وَرَهَبًا ، وَخَوْفًا وَطَمَعًا ، وَاِلْحاحًا وَاِلْحافًا ، وَتَضَرُّعًا وَتَمَلُّقًا ، وَقآئِمًا وَقاعِدًا ، وَرٰاکِعًا وَساجِدًا ، وَرَاکِبًا وَماشِيًا ، وَذاهِبًا وَجآئِيًا ، وَفِيْ کُلِّ حالاٰتِيْ ، وَأَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذٰا وَ کَذٰا ۱۔

﴿۴﴾

مقام جبرئیل علیہ السلام پر نماز کے بعد کی دعا

یہ دعا حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے۔ مقام جبرئیلؑ پر دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

يا جَوادُ يا کَرِيْمُ، يا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ، أَسْأَلُکَ بِأَنَّکَ أَنْتَ اللّٰهُ لَيْسَ کَمِثْلِکَ شَيْءٌ أَنْ تَعْصِمَنِيْ مِنَ الْمَهالِکِ ، وَأَنْ تُسَلِّمَنِيْ مِنْ افاتِ الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ، وَوَعْثآءِ السَّفَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ، وَأَنْ تَرُدَّنِيْ سالِمًا اِلٰی وَطَنِيْ بَعْدَ حَجٍّ مَقْبُوْلٍ وَسَعْيٍ مَشْکُوْرٍ، وَعَمَلٍ مُتَقَبَّلٍ، وَلاٰتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ مِنْ حَرَمِکَ وَحَرَمِ نَبِيِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ. ۲۔

۱۔ مصباح المتہجد: ۱۵۰، بحار الانوار: ۸۷/۲۵۷۔

۲۔ ہدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۳۱۳، مستدرک الوسائل: ۱۰،۱۹۶۔

جس طرح اپنے لئے زیارت پڑھتے ہیں، اسی طرح دوسرے افراد یا کسی معین شخص کی نیابت میں بھی زیارت پڑھ سکتے ہیں یا یہ کہ اصل زیارت کسی دوسرے کی نیابت میں انجام دیں۔ ہم نے ایسی زیارت کی نماز کا طریقہ باب نماز میں بیان کیا ہے اور اب ان نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کو ذکر کرتے ہیں۔

﴿۵﴾

کسی کی نیابت میں نماز زیارت کے بعد کی دعا

أَ لـلّٰهُـمَّ اِنِّـيْ زُرْتُ هٰـذِهِ الـزِّيٰـارَةِ، وَصَلَّيْتُ هاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ، وَجَعَلْتُ ثَوٰابَهُمٰا لِـجَـمِيْعِ اِخْوٰانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ ، وَلِجَمِيْعِ مَنْ أَوْصٰانِيْ بِالزِّيارَةِ وَالدُّعآءِ لَهُ . أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ ذٰلِكَ مِنِّيْ وَمِنْهُمْ ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.(۱)

﴿۶﴾

کسی معین شخص کی نیابت میں نماز زیارت کے بعد کی دعا

أَ لـلّٰهُـمَّ لَكَ صَـلَّيْـتُ وَلَكَ رَكَـعْـتُ وَلَكَ سَـجَدْتُ، لِأَنَّـهُ لاٰيَنْبَغِي الصَّلاٰةَ وَالـرُّكُـوْعَ وَالسُّـجُـوْدَ اِلاّٰ لَكَ.أَ للّٰهُمَّوَقَدْ جَعَلْتَ ثَوٰابَ سَلاٰمِيْ وَزِيارَتِيْ وَصَلاٰتِيْ هٰـاتَيْـنِ الـرَّكْـعَتَّيْـنِ هَدِيَّةً مِنِّي اِلٰى فُلاٰنِ بْنِ فُلاٰنٍ ، فَتَقَبَّلْ ذٰلِكَ مِنِّيْ وَمِنْهُ ، وَأْجُرْنِيْ عَلَيْهِ ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.(۱)

۱۔ كتاب في الزيارات والأدعية: ۲۰.

۲۔ كتاب في الزيارات والأدعية: ۲۰.

﴿۷﴾

نیابتی سفر میں نماز زیارت کے بعد کی دعا

أَ لـلّٰهُـمَّ مـا أَصـابَنِي مِنْ تَعَبٍ أَوْ نَصَبٍ أَوْ سَغَبٍ أَوْ لَغُوْبٍ، فَأْجُرْ فُلانَ بْنَ فُلانٍ عَـلَيْـهِ، وَأْجُـرْنِي فِي نِيابَتِي عَنْهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا مَوْلايَ عَنْ فُلانِ بنِ فُلانٍ أَتَيْتُکَ زآئِرًا عَنْهُ، فَاشْفَعْ لَهُ وَ لي عِنْدَ رَبِّکَ.

پھر اس شخص اور دوسرے مؤمنین کے لئے دعا کریں اور وداع کے وقت بھی یہی عمل انجام دیں[۱]۔

﴿۸﴾

پچیس ذیقعدہ کو حرم امام رضا علیہ السلام میں غیر حاضر افراد کے لئے آپؑ کی نماز زیارت کے بعد کی دعا

أَ لـلّٰهُـمَّ اِنَّ هـاتَيْـنِ الـرَّكْـعَتَيْـنِ ، هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلٰى رُوْحِ سَيِّدِيْ وَاِمامِيْ عَبْدِکَ وَوَلِيِّکَ أَبِـي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضٰا، صَلَواتُکَ وَتَسْلِيْماتُکَ عَلٰى رُوْحِهِ وَجَسَـدِهِ. أَ لـلّٰهُـمَّ فَبَـلِّـغْهُـمـا مِـنِّـي اِلـٰى رُوْحِـهِ ، وَارْدُدْ عَـلَـيَّ مِنْ رُوْحِـهِ التَّحِيَّةَ وَالسَّلامَ. أَلـلّٰهُـمَّ وَاجْزِنِي عَلٰى ذٰلِکَ أَفْضَلَ الْجَزآءِ مِنْکَ، وَفِيْ رَسُوْلِکَ، وَفِيْ وُلْدِ رَسُوْلِکَ ، وَفِيْ وَلِيِّکَ ، وَفِيْ وُلْدِ وَلِيِّکَ ، يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ. [۲]، [۳]۔

۱۔ كتاب في الزيارات والأدعية: ۲۱

۲۔ اربعۃ ایام: ۵۳

۳۔ آخری چار موارد میں کوئی مخصوص زیارت وارد نہیں ہوئی۔ لہذا وہی منقول زیارتیں پڑھی جائیں۔ چونکہ یہ دعائیں نماز زیارت کے بعد پڑھی جاتی ہیں نہ کہ زیارت کے بعد۔ اس لئے ہم نے انہیں اس باب میں بیان کیا ہے نہ کہ ''زیارت کے بعد آٹھ دعاؤں'' کے باب میں۔

آٹھواں باب

سجدہ میں آٹھ دعائیں

ہم اس باب میں سجدے میں پڑھی جانے والی آٹھ دعائیں ذکر کرتے ہیں۔

﴿۱﴾

سجدے میں طلب خیر کی دعا

شیخ صدوقؒ کتاب ''عیون اخبار الرضا علیہ السلام'' میں اپنی سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

واجب نماز کے بعد سجدہ کرو اور سو مرتبہ کہو:

أَللّٰهُمَّ خِزْلِيْ.

اس کے بعد پیغمبر اکرمؐ اور آئمہ اطہار علیہم السلام سے توسل کرو اور ان پر درود بھیجو اور شفاعت کی درخواست کرو۔ پھر دیکھو کہ خداوند کریم تم پر کون سی چیزیں الہام فرمائے گا؟ ان کو انجام دو کہ وہ خداوند تبارک وتعالی کی عنایات میں سے ہے[۱]۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۱/۲۷۸۔

﴿۲﴾

نماز ظہر کے بعد سجدہ میں دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

اس کے بعد پیشانی کو زمین پر رکھو اور یہ دعا پڑھو:

یا أَهْلَ التَّقْوىٰ وَالْمَغْفِرَةِ ، یا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ، أَنْتَ مَوْلاٰیَ وَسَیِّدِیْ فَارْزُقْنِیْ ، أَنْتَ خَیْرٌ لِیْ مِنْ أَبِیْ وَاُمِّیْ وَمِنَ النّٰاسِ أَجْمَعِیْنَ ، بِیْ اِلَیْکَ فَقْرٌ وَفاٰقَةٌ ، وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنِّیْ ، أَسْأَلُکَ بِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ ، وَأَسْأَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰی اِخْوٰانِهِ النَّبِیِّیْنَ ، وَالْأَئِمَّةِ الطّٰاهِرِیْنَ ، وَتَسْتَجِیْبُ دُعآئِیْ ، وَتَرْحَمَ تَضَرُّعِیْ ، وَاصْرِفْ عَنِّیْ أَنْوٰاعَ الْبَلآءِ یا رَحْمٰنُ. [۱]

﴿۳﴾

سجدۂ شکر کی دعا

معتبر سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر چاہو تو سجدے شکر میں سو مرتبہ ''**شُکْرًا لِلّٰهِ**'' اور اگر چاہو تو سو مرتبہ ''**عَفْوًا عَفْوًا**'' کہو۔ [۲]

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۰۹، بحار الانوار: ۲۱۰/۸۴، مستدرک الوسائل: ۹۶/۵ (تھوڑے سے فرق کے ساتھ)۔

۲۔ مقباس المصابیح: ۲۰۲

﴿۴﴾

سجدۂ شکر کی دوسری دعا

شیخ صدوقؒ اپنی سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

واجب نماز کے بعد سجدۂ شکر بجالانے کا سبب خدا کی وہ توفیق ہے کہ جو اس نے اپنے بندے کو عطا فرمائی تا کہ وہ فریضہ بجالا سکے۔ اس کی کمترین مقدار یہ ہے کہ انسان تین مرتبہ "شُکْرًا لِلّٰہِ" کہے۔

حسن بن علی بن فضّال (جو کہ راوی حدیث ہیں) روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: "شُکْرًا لِلّٰہِ" کے کیا معنی ہیں؟

آپ نے فرمایا:

یہ سجدہ خدا کی دی گئی توفیق کے شکر کے طور پر ہے تا کہ میں اس کی خدمت کر سکوں اور اس کے واجبات کو بجالاؤں۔ شکر کرنے کی وجہ سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ پس اگر نماز میں کوئی کمی ہو تو جو نوافل کے ذریعہ مکمل نہ ہو سکے تو وہ اس سجدے کے ذریعہ کامل ہو جاتی ہے[۱]۔

﴿۵﴾

سجدہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا

ابوالحسن صائغ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میں حضرت امام رضا - کے ہمراہ خراسان کی طرف نکلا تو میں نے ان سے رجا بن ابی ضحاک (جو آنحضرتؑ کو خراسان لے جانے پر مأمور تھا) کے قتل کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا:

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲۱۹/۱، بحار الانوار: ۱۹۸/۸۶، وسائل الشیعۃ: ۱۰۷۱/۴۔

کیا تم مؤمن شخص کو کافر کے مقابل میں قتل کرنا چاہتے ہو؟

ہم جب اہواز پہنچے تو انہوں نے اہل اہواز سے فرمایا؟

میرے لئے کچھ گنّے لے آؤ۔

اہواز والوں میں سے ایک (عقل سے عاری) نے کہا: یہ شخص اعرابی ہے اسے نہیں معلوم کہ گنا گرمیوں کے موسم میں پیدا نہیں ہوتا۔

انہوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے آقا اس موسم میں گنا نہیں ملتا اور وہ صرف سردیوں میں پیدا ہوتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: تم لوگ اسے تلاش کرو تو وہ مل جائے گا۔

اسحاق بن ابراہیم نے کہا: خدا کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا کہ میرے مولیٰ کسی چیز کو طلب کریں اور وہ موجود نہ ہو۔ انہوں نے ہر طرف کچھ لوگوں کو روانہ کیا اور آخر کار اسحاق کے کارکن آئے اور انہوں نے کہا: ہمارے پاس کچھ گنے ہیں کہ جنہیں ہم نے زراعت کے لئے ذخیرہ کر رکھا تھا۔ یہ آنحضرتؑ کی امامت کے دلائل و براہین میں سے ایک ہے۔ جب ہم ایک قریہ میں پہنچے تو میں نے سنا کہ وہ سجدے میں یوں کہہ رہے تھے:

لَکَ الْحَمْدُ اِنْ أَطَعْتُکَ ، وَلاٰ حُجَّةَ لِيْ اِنْ عَصَيْتُکَ ، وَلاٰ صُنْعَ لِيْ وَلاٰ لِغَيْرِيْ فِيْ اِحْسانِکَ، وَلاٰ عُذْرَ لِيْ اِنْ اَسَأْتُ، ماٰ أَصابَنِيْ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْکَ يا كَرِيْمُ اِغْفِرْ لِمَنْ فِيْ مَشارِقِ الْاَرْضِ وَمَغارِبِهاٰ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناٰتِ. [1]

۱۔ عیون اخبار الرضا: ۲/۲۰۶، بحار الانوار: ۸۵/۳۴، اور: ۸۶/۲۲۸، ، مقیاس المصابیح: ۲۱۷

﴿۶﴾

نماز کے سجدہ میں دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے یوں روایت ہے:

پھر تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ سجدہ بدن کے سات اعضا سے انجام پاتا ہے کہ جو یہ ہیں: پیشانی، ہاتھ کی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پیر کے دونوں انگوٹھے۔ ناک پر سجدہ کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ ناک کو زمین رکھنا خدا کی بارگاہ میں ذلت وخواری کے اظہار کے لئے ہے۔ سجدہ کے دوران اپنے ناک کی طرف دیکھو، دونوں سجدوں اور تشہد کے دوران اپنے دامن کی طرف دیکھو اور سجدے میں یوں کہو:

أَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ ، وَبِکَ اٰمَنْتُ ، وَلَکَ أَسْلَمْتُ ، وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّي ، سَجَدَ لَکَ وَجْهِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَمُخِّي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعَصَبِي وَعِظَامِي ، سَجَدَ وَجْهِيَ الْبَالِيُ الْفَانِيُ الذَّلِيْلُ الْمَهِيْنُ ، لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ ، تَبَارَکَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهِ"

یہ ذکر تین، پانچ یا سات مرتبہ کہیں اور اگر نو مرتبہ کہیں تو یہ افضل ہے[۱]۔

﴿۷﴾

سجدہ سہو کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ سجدہ سہو کا ذکر یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ.[۲]۔

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۰۶، بحار الانوار: ۸۴/۲۰۷

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۲۰، مستدرک الوسائل: ۶/۴۱۵

﴿۸﴾

مشکلات میں سجدہ کی دعا

یہ دعا حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

جب ناتواں، پریشان حال ہو اور گردش ایّام سے تھک جاؤ تو سجدہ کرو اور پھر اپنے دائیں اور پھر بائیں رخسار کو زمین پر رکھو اور ہر بار یوں کہو:

یٰا مُذِلَّ کُلِّ جَبّارٍ عَنِیْدٍ ، یا مُعِزَّ کُلِّ ذَلِیْلٍ ، قَدْ وَحَقِّکَ بَلَغَ مَجْهُوْدِي ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، وَفَرِّجْ عَنِّيْ.[۱]

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۹۳

نوواں باب

ہر دن کی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں

اس باب میں ہم ہر دن پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں ذکر کرتے ہیں کہ جو حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہیں۔

﴿۱﴾

حقوق اللہ کی ادائیگی کی اہم دعا

مرحوم سید بن طاؤسؒ نے ایک دعا نقل کی ہے کہ جن کے کلام کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے۔

جو شخص یہ چاہے کہ اس کے اعمال کا وزن، معین وزن سے زیادہ ہو تو وہ خدا کی عطا کی گئی نعمتوں کے شکر کے لئے ہر روز یہ دعا پڑھے:

سُبْحانَ اللّٰهِ مٰا يَنْبَغِي لِلّٰهِ ، وَلاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مٰا يَنْبَغِي لِلّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مٰا يَنْبَغِي لِلّٰهِ ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ ،اَلنَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ الْهاٰشِمِيِّ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ حَتّٰى يَرْضٰى اللّٰهُ.[۱]

۱۔ مہج الدعوات:۳۰۶،الدعوات:۴۶

﴿۲﴾

غیبت کی دنوں کی دعا

جسے حضرت امام رضا علیہ السلام نے پڑھنے کا حکم دیا

سید رضی الدین بن طاؤسؒ کتاب ''جمال الاسبوع'' میں کہتے ہیں:

پہلے ہم نے شب و روز کے عبادی امور کے ضمن میں بیان کیا تھا کہ گذشتہ زمانے میں حضرت امام مہدی ارواحنا فداہ کے لئے دعا کرنا مسلمانوں اور مومنوں کے لئے اہم امور میں سے تھا:

ہم نے نماز ظہر کی تعقیب میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے دعا بیان کی کہ جس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ آنحضرتؑ اپنے لئے دعا کرنے سے زیادہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کو ترجیح و اہمیت دیتے۔

نماز عصر کی تعقیبات میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا سے ایک فصل ذکر کی اور آنحضرتؑ کا خود سے زیادہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنے کی اہمیت کو بیان کیا۔ جو شخص اسلام میں ان دونوں مقدس شخصیات کے مقام و عظمت سے واقف ہو، اس کے لئے یہ واضح ہے کہ وہ ان کی اقتدا و پیروی کرے۔ ہم جلد حضرت امام رضا علیہ السلام اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کو بیان کریں گے کہ انہوں نے اپنے فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔

میرے دادا ابو جعفر شیخ طوسیؒ نے مختلف سلسلوں سے یونس بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام ہمیشہ یہ حکم دیتے کہ لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے یوں دعا کریں۔

أَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّکَ وَخَلِيْفَتِکَ ، وَحُجَّتِکَ عَلٰى خَلْقِکَ ، وَلِسَانِکَ

الْمُعَبِّرِ عَنْکَ بِأَذْنِکَ النَّاطِقِ بِحِکْمَتِکَ ، وَعَیْنِکَ النَّاظِرِ عَلٰی بَرِیَّتِکَ ، وَشَاهِدِکَ عَلٰی خَلْقِکَ ، اَلْجَحْجَاحِ الْمُجَاهِدِ ، اَلْعَآئِذِ بِکَ عِنْدَکَ .وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِیعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ ، وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ، وَعَنْ یَمِینِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِکَ الَّذِیْ لَایُضِیعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ ، وَاحْفَظْ فِیْهِ رَسُوْلَکَ وَاٰبَآئَهُ ، أَئِمَّتَکَ وَدَعَآئِمَ دِیْنِکَ.وَاجْعَلْهُ فِیْ وَدِیْعَتِکَ الَّتِیْ لَاتَضِیْعُ ، وَفِیْ جِوَارِکَ الَّذِیْ لَایُخْفَرُ ، وَفِیْ مَنْعِکَ وَعِزِّکَ الَّذِیْ لَایُقْهَرُ ، وَاٰمِنْهُ بِأَمَانِکَ الْوَثِیْقِ ، اَلَّذِیْ لَایُخْذَلُ مَنْ اٰمَنْتَهُ بِهِ ، وَاجْعَلْهُ فِیْ کَنَفِکَ الَّذِیْ لَایُرَامُ مَنْ کَانَ فِیْهِ ، وَأَیِّدْهُ بِنَصْرِکَ الْعَزِیْزِ ، وَأَیِّدْهُ بِجُنْدِکَ الْغَالِبِ ، وَقَوِّهِ بِقُوَّتِکَ ، وَأَرْدِفْهُ بِمَلَآئِکَتِکَ ، وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، وَأَلْبِسْهُ دِرْعَکَ الْحَصِیْنَةِ ، وَحُفَّهُ بِالْمَلَآئِکَةِ حَفًّا.أَ للّٰهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا بَلَغْتَ الْقَآئِمِیْنَ بِقِسْطِکَ مِنْ أَتْبَاعِ النَّبِیِّیْنَ.أَ للّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ ، وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ ، وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ ، وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَزَیِّنْ بِطُوْلِ بَقَآئِهِ الْأَرْضَ ، وَأَیِّدْهُ بِالنَّصْرِ ، وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ ، وَقَوِّ نَاصِرِیْهِ ، وَاخْذُلْ خَاذِلِیْهِ ، وَدَمْدِمْ عَلٰی مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهُ.وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْکُفْرِ وَعُمُدَهُ وَدَعَآئِمَهُ، وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوْسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ الْبِدَعِ ، وَمُمِیْتَةَ السُّنَّةِ ، وَمُقَوِّیَةَ الْبَاطِلِ ، وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِیْنَ ، وَأَبِرْ بِهِ الْکَافِرِیْنَ وَجَمِیْعِ الْمُلْحِدِیْنَ ، فِیْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا ، وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا ، حَتّٰی لَاتَدَعَ مِنْهُمْ دَیَّاراً ، وَلَاتُبْقِیَ لَهُمْ اٰثَاراً.أَ للّٰهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَکَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَکَ ، وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَأَحْیِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَدَارِسَ حِکْمَةِ النَّبِیِّیْنَ ،وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰی مِنْ دِیْنِکَ ،وَبُدِّلَ مِنْ حُکْمِکَ ، حَتّٰی تُعِیْدَ دِیْنَکَ بِهِ، وَعَلٰی یَدَیْهِ غَضًّا مَحْضًا صَحِیْحًا ،لَا عِوَجَ فِیْهِ ، وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ ، وَحَتّٰی تُنِیْرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ ، وَتُطْفِئَ بِهِ

نَيْرَانِ الْكُفْرِ ، وَتُوْضِحَ بِهِ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ .فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِيْ اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ ، وَاصْطَفَيْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ ، وَاصْطَفَيْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ ، وَائْتَمَنْتَهُ عَلٰى غَيْبِكَ ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ، وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ ، وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ.أَ للّٰهُمَّ فَإِنَّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيَوْمَ حُلُوْلِ الطَّامَّةِ ،أَ نَّهُ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْبًا وَلاٰ أَتٰى حَوْبًا ،وَلَمْ يَرْتَكِبْ مَعْصِيَةً ، وَلَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طَاعَةً ، وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً ، وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيْضَةً ، وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيْعَةً ، وَأَنَّهُ الْهَادِى الْمَهْدِيُّ الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ . أَللّٰهُمَّ أَعْطِهِ فِيْ نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ، وَوُلْدِهِ وَذُرِّيَتِهِ ، وَأُمَّتِهِ وَجَمِيْعِ رَعِيَّتِهِ ، مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ ، وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْكَ الْمُمْلَكَاتِ كُلِّهَا ، قَرِيْبِهَا وَبَعِيْدِهَا ، وَعَزِيْزِهَا وَذَلِيْلِهَا ،حَتّٰى يَجْرِيَ حُكْمُهُ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ، وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ كُلَّ بَاطِلٍ .أَللّٰهُمَّ اسْلُكْ بِنَا عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰى ، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰى ،وَالطَّرِيْقَةَ الْوُسْطٰى ، اَلَّتِيْ يَرْجِعُ اِلَيْهَا الْغَالِى ،وَيَلْحَقُ بِهَا التَّالِيْ ، وَقَوِّنَا عَلٰى طَاعَتِهِ ، وَثَبِّتْنَا عَلٰى مَشَايَعَتِهِ، وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ ، وَاجْعَلْنَا فِيْ حِزْبِهِ الْقَوَّامِيْنَ بِأَمْرِهِ ، اَلصَّابِرِيْنَ مَعَهُ ، اَلطَّالِبِيْنَ رِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهِ ، حَتّٰى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ. أَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَنَا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَآءٍ وَسُمْعَةٍ ، حَتّٰى لاٰنَعْتَمِدُ بِهِ غَيْرَكَ ، وَلاٰنَطْلُبُ بِهِ اِلَّا وَجْهَكَ، وَحَتّٰى تُحِلَّنَا مَحَلَّهُ، وَتَجْعَلَنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ، وَأَعِذْنَا مِنَ السَّامَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِكَ ، وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ ، وَلاٰتَسْتَبْدِلُ بِنَا غَيْرَنَا ، فَإِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيْرٌ ، وَهُوَ عَلَيْنَا عَسِيْرٌ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلاٰةِ عَهْدِهِ وَالْأَئِمَةِ مِنْ وُلْدِهِ، وَبَلِّغْهُمْ اٰمَالَهُمْ، وَزِدْ فِيْ اٰجَالِهِمْ ، وَأَعِزَّ نَصْرَهُمْ، وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا أَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ فِيْ أَمْرِكَ لَهُمْ، وَثَبِّتْ دَعَآئِمَهُمْ ، وَاجْعَلْنَا لَهُمْ أَعْوَانًا ، وَعَلٰى دِيْنِكَ

أَنْصٰارًا، فَإِنَّهُمْ مَعٰادِنُ كَلِمٰاتِكَ، وَأَرْكٰانُ تَوْحِيْدِكَ، وَدَعآئِمُ دِيْنِكَ وَوُلاٰةُ أَمْرِكَ، وَخٰالِصَتُكَ مِنْ عِبٰادِكَ، وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَوْلِيآئُكَ وَسَلآئِلُ أَوْلِيآئِكَ ، وَصَفْوَةُ أَوْلاٰدِ رُسُلِكَ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ.[1]

دوسری روایت میں ایّام غیبت کی دعا

سید بن طاؤسؒ یوں کہتے ہیں:

یونس بن عبدالرحمٰن، حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ ہمیشہ حضرت ولی العصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کا حکم دیتے تھے۔ ان کی حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيْفَتِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ ، وَلِسٰانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ بِاِذْنِكَ ، اَلنّٰاطِقِ بِحِكْمَتِكَ ، وَعَيْنِ النّٰاظِرَةِ فِيْ بَرِيَّتِكَ ، اَلشّٰاهِدِ عَلٰى عِبٰادِكَ ، اَلْجَحْجٰاحِ الْمُجٰاهِدِ الْمُجْتَهِدِ عَبْدِكَ الْعٰائِذِ بِكَ. أَللّٰهُمَّ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ مٰا خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ ، وَبَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ،وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمٰالِهِ ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِيْ لاٰيُضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ ، وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلِكَوَوَصِيِّ رَسُوْلِكَ وَاٰبٰآئَهُ ، أَئِمَّتَكَ وَدَعآئِمَ دِيْنِكَصَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ،.وَاجْعَلْهُ فِيْ وَدِيْعَتِكَ الَّتِيْ لاٰتَضِيْعُ ، وَفِيْ جِوٰارِكَ الَّذِيْ لاٰيُخْفَرُ ، وَفِيْ مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِيْ لاٰيُقْهَرُ .أَللّٰهُمَّ وَاٰمِنْهُ بِأَمٰانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لاٰيُخْذَلُ مَنْ اٰمَنْتَهُ بِهِ ، وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لاٰيُضٰامُ مَنْ كاٰنَ فِيْهِ،وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغٰالِبِ،

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۰۷، مصباح المتہجد: ۴۰۹، المصباح: ۷۲۶، البلد الامین: ۱۲۲،
نیز سید بن طاؤس نے اسے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ مصباح الزائر: ۴۵۷ میں بھی ذکر کیا ہے۔

وَقَوِّهِ بِقُوَّتِکَ ، وَأَرْدِفْهُ بِمَلآئِکَتِکَ .أَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ ، وَعادِ مَنْ عاداهُ ، وَأَلْبِسْهُ دِرْعَکَ الْحَصِیْنَةِ ، وَحُفَّهُ بِالْمَلآئِکَةِ حَفًّا .أَللّٰهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ ما بَلَغَتْ الْقآئِمِیْنَ بِقِسْطِکَ مِنْ أَتْباعِ النَّبِیِّیْنَ أَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ ، وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ ، وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ ، وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَزَیِّنْ بِطُوْلِ بَقآئِهِ الْأَرْضَ ، وَأَیِّدْهُ بِالنَّصْرِ ، وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا یَسِیْرًا ، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْکَ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّهِ سُلْطانًا نَصِیْرًا .أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الْقآئِمَ الْمُنْتَظَرَ ، وَالْإمامِ الَّذِیْ بِهِ تَنْتَصِرُ ، وَأَیِّدْهُ بِنَصْرٍ عَزِیْزٍ وَفَتْحٍ قَرِیْبٍ ، وَوَرِّثْهُ مَشارِقَ الْاَرْضِ وَمَغارِبِها اللّاتِیْ بارَکْتَ فِیْها، وَأَحْیِ بِهِ سُنَّةَ نَبِیِّکَ صَلَواتُکَ عَلَیْهِ وَ الِهِ ، حَتّٰی لایَسْتَخْفِیَ بِشَیْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ ، وَقَوِّ ناصِرَهُ، وَاخْذُلْ خاذِلَهُ ، وَدَمْدِمْ عَلٰی مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهُ. أَللّٰهُمَّ وَاقْتُلْ بِهِ جَبابِرَةَ الْکُفْرِ وَعُمُدَهُ وَدَعآئِمَهُوَالْقُوّامَ بِهِ ،وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوْسَ الضَّلالَةِ وَشارِعَةَ الْبِدْعَةِ ، وَمُمِیْتَةَ السُّنَّةِ ، وَمُقَوِّیَةَ الْباطِلِ ،وَأَذْلِلْ بِهِ الْجَبّارِیْنَ ، وَأَبِرْ بِهِ الْکافِرِیْنَ وَالْمُنافِقِیْنَ وَجَمِیْعِ الْمُلْحِدِیْنَ،حَیْثُ کانُوْا وَأَیْنَ کانُوْا مِنْ مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها ، وَبَرِّها وَبَحْرِها، وَسَهْلِها وَجَبَلِها ، حَتّٰی لاتَدَعَ مِنْهُمْ دَیّاراً وَلاتُبْقِیَ لَهُمْ اثاراً .أَللّٰهُمَّ وَطَهِّرْ مِنْهُمْ بِلادَکَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبادَکَ ، وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَأَحْیِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَدارِسَ حِکَمِ النَّبِیِّیْنَ ،وَجَدِّدْ بِهِ مَامُحِیَ مِنْ دِیْنِکَ ، وَبُدِّلَ مِنْ حُکْمِکَ ، حَتّٰی تُعِیْدَ دِیْنَکَ بِهِ وَعَلٰی یَدَیْهِ غَضًّا جَدِیْدًا صَحِیْحًا مَحْضًا، لاعِوَجَ فِیْهِ، وَلابِدْعَةَ مَعَهُ، حَتّٰی تُنِیْرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ، وَتُطْفِئَ بِهِ نِیْرانَ الْکُفْرِ ، وَتُظْهِرَ بِهِ مَعاقِدَ الْحَقِّ ، وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ ، وَتُوْضِحَ بِهِ مُشْکِلاتِ الْحُکْمِ. أَللّٰهُمَّ وَإِنَّهُ عَبْدُکَ الَّذِیْ اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِکَ ، وَاصْطَفَیْتَهُ مِنْ خَلْقِکَ ، وَاصْطَفَیْتَهُ عَلٰی عِبادِکَ ، وَائْتَمَنْتَهُ عَلٰی غَیْبِکَ ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَبَرَأْتَهُ

مِنَ الْعُيُوْبِ وَطَهَّرْتَهُ(مِنَ الرِّجْسِ) وَصَرَّفْتَهُ عَنِ الدَّنَسِ ، وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الرَّيْبِ.أَللّٰهُمَّ فَاِنّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ ، وَيَوْمَ حُلُوْلِ الطّامَّةِ ،أَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْوَلَمْ يَأْتِ حَوْبًا ، وَلَمْ يَرْتَكِبْ لَکَ مَعْصِيَةً ، وَلَمْ يُضَيِّعْ لَکَ طاعَةً ، وَلَمْ يَهْتِکَ لَکَ حُرْمَةً ، وَلَمْ يُبَدِّلْ لَکَ فَرِيْضَةً ، وَلَمْ يُغَيِّرْ لَکَ شَرِيْعَةً ، وَأَنَّهُ الْإمامُ الْتَقِيُّ الْهادِى الْمَهْدِيُّ الطّاهِرُ التَّقِيُّ الْوَفِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ .أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبآئِهِ ، وَأَعْطِهِ فِيْ نَفْسِهِ وَوُلْدِهِ ، وَأَهْلِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاُمَّتِهِ وَجَمِيْعِ رَعِيَّتِهِ ،ما تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ ، وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْکَ الْمُمْلَکاتِ كُلِّها ، قَرِيْبِها وَبَعِيْدِها ، وَعَزِيْزِها وَذَلِيْلِها ،حَتّٰى يَجْرِيَ حُكْمُهُ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ، وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ كُلَّ باطِلٍ.أَللّٰهُمَّ اسْلُکْ بِنا عَلٰى يَدَيْهِ مِنْها جَ الْهُدىٰ ، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰى ،وَالطَّرِيْقَةَ الْوُسْطٰى ، اَلَّتِيْ يَرْجِعُ اِلَيْها الْغالى ،وَيَلْحَقُ بِهَا التّالِيْ .أَللّٰهُمَّ وَقَوِّنا عَلٰى طاعَتِهِ ، وَثَبِّتْنا عَلٰى مَشايَعَتِهِ ،وَامْنُنْ عَلَيْنا بِمُتابَعَتِهِ ، وَاجْعَلْنا فِيْ حِزْبِهِ الْقَوّامِيْنَ بِأَمْرِهِ ، اَلصّابِرِيْنَ مَعَهُ ، اَلطّالِبِيْنَ رِضاکَ بِمُناصَحَتِهِ ، حَتّٰى تَحْشُرَنا يَوْمَ الْقِيامَةِ فِيْ أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطانِهِ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاجْعَلْ ذٰلِکَ كُلَّهُ مِنّا لَکَ خالِصًا مِنْ كُلِّشَکٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ وَسُمْعَةٍ ، حَتّٰى لانَعْتَمِدُ بِهِ غَيْرَکَ ، وَلانَطْلُبُ بِهِ اِلّا وَجْهَکَ، وَحَتّٰى تُحِلَّنا مَحَلَّهُ، وَتَجْعَلَنا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ، وَلاتَبْتَلِنا فِيْ أَمْرِهِ بِالسّامَةِ وَالْكَسْلِ وَالْفَتْرَةِ وَالْفَشَلِ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِکَ ، وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّکَ ، وَلاتَسْتَبْدِلْ بِنا غَيْرَنا ، فَاِنَّ اسْتِبْدالَکَ بِنا غَيْرَنا عَلَيْکَ يَسِيْرٌ ، وَهُوَ عَلَيْنا كَبِيْرٌ. اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلاةِعُهُوْدِهِ ، وَبَلِّغْهُمْ اٰمالَهُمْ ، وَزِدْ فِيْ اٰجالِهِمْ وَانْصُرْهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدَتَ اِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ دِيْنِکَ ،وَاجْعَلْنا لَهُمْ أَعْوانًا ، وَعَلٰى دِيْنِکَ أَنْصارًا،وَصَلِّ عَلٰى اٰبآئِهِ الطّاهِرِيْنَ الْأَئِمَةِ الرّاشِدِيْنَ.أَللّٰهُمَّ فَاِنَّهُمْ مَعادِنُ كَلِماتِکَ،وَخُزّانُ عِلْمِکَ،وَوُلاةُأَ

مُـرِکَ، وَخٰـالِـصَتُکَ مِنْ عِبادِکَ ، وَخِیَرَتُکَ مِنْ خَلْقِکَ ،وَأَوْلِیآئُکَ وَسَلآئِلُ أَوْلِیٰـآئِکَ ، وَصَـفْـوَتُکَ وَأَوْلاٰدُ أَصْـفِیآئِکَ ، صَلَوٰاتُکَ وَرَحْمَتُکَ وَبَرَکاتُکَ عَـلَیْهِـمْ أَجْـمَـعِیْـنَ .أَللّٰهُمَّ وَشُرَکاؤُهُ فِیْ أَمْـرِهِ ، وَمُـعٰـاوِنُـوْهُ عَـلٰی طٰاعَتِکَ ، اَلَّذِیْنَ جَـعَـلْتَهُـمْ حِـصْـنَـهُ وَسِلاٰحَـهُ وَمَـفْـزَعَـهُ وَاُنْسَهُ ، اَلَّذِیْنَ سَلَوُا عَنِ الْأَهْلِ وَالْأَوْلاٰدِ ، وَتَـجٰـافَـوُا الْـوَطَـنَ ، وَعَـطَّـلُـوا الْـوَثِیْرَ مِنَ الْمِهٰادِ ، قَدْ رَفَضُوْا تِجٰارٰاتِهِم ، وَأَضَرُّوا بِـمَـعٰـایِشِهِـمْ ، وَفُـقِـدُوْا فِـیْ أَنْـدِیَتِهِمْ بِغَیْرِ غَیْبَةٍ عَنْ مِصْرِهِمْ ، وَخٰالَفُوا الْبَعِیْدَ مِمَّنْ عٰـاضَـدَهُـمْ عَـلٰی أَمْـرِهِـمْ ، وَخٰالَفُوا الْقَرِیْبَ مِمَّنْ صَدَّ عَنْ وِجْهَتِهِمْ ، وَائْتَلَفُوْا بَعْدَ التَّـدٰابُـرِ وَالتَّـقٰـاطُـعِ فِـیْ دَهْـرِهِـمْ ، وَقَـطَـعُـوا الْأَسْبٰـابَ الْمُتَّصِلَةِ بِعٰاجِلِ حُطٰامٍ مِنَ الدُّنْیٰا .فَاجْعَلْهُمُ اللّٰهُمَّ فِیْ حِرْزِکَ وَفِیْ ظِلِّ کَنَفِکَ، وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ قَصَدَ اِلَیْهِمْ بِـالْـعَـدٰاوَةِ مِنْ خَلْقِکَ ، وَأَجْزِلْ لَهُمْ مِنْ دَعْوَتِکَ مِنْ کِفٰایَتِکَ وَمَعُوْنَتِکَ لَهُمْ ، وَتَـأْیِیْـدِکَ وَنَصْرِکَ اِیّٰاهُمْ ، مٰا تُعِیْنُهُمْ بِهِ عَلٰی طٰاعَتِکَ ، وَأَزْهِقْ بِحَقِّهِمْ بٰاطِلَ مَنْ أَرٰادَ اِطْـفٰـآءَ نُوْرِکَ ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ .وَامْلَأْ بِهِمْ کُلَّ اُفُقٍ مِنَ الْآفٰاقِ ، وَقُطْرٍ مِـنَ الْأَقْـطٰـارِ قِسْـطًـا وَعَـدْلًا وَرَحْـمَةً وَفَـضْلاً ، وَاشْـکُرْ لَهُمْ عَلٰی حَسَبِ کَرَمِکَ وَجُوْدِکَ، وَمٰا مَنَنْتَ بِهِ عَلَی الْقٰآئِمِیْنَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبادِکَ ، وَاذْخَرْ لَهُمْ مِنْ ثَوٰابِکَ مٰا تَرْفَعُ لَهُمْ بِهِ الدَّرَجٰاتِ ، اِنَّکَ تَفْعَلُ مٰا تَشٰآءُ وَتَحْکُمُ مٰا تُرِیْدُ ، اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰالَمِیْنَ.[۱]

سید رضی الدین بن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں کچھ ایسی دعا بھی ہے کہ جو اس سے پہلی والی روایت میں نہیں تھی۔ پس اگر سعادتمندوں میں سے بننا چاہو تو خدا کے سامنے کمال ادب سے یہ دعا پڑھو [۲]۔

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۱۰

۲۔ جمال الاسبوع: ۳۱۴

کفعمیؒ ''المصباح'' میں یوں کہتے ہیں:

یونس بن عبدالرحمٰن حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ ہمیشہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے۔

''أللّٰھم ادفع عن ولیّک و خلیفتک.....'' وہ دعا کو گذشتہ عبارت میں ''وھو علینا کبیر'' تک پڑھتے۔ پھر انہوں نے یہ حصہ نقل کیا ہے۔

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلاٰةِ عَهْدِهِ وَالْأَئِمَةِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَبَلِّغْهُمْ اٰمالَهُمْ ، وَزِدْ فِيْ اٰجالِهِمْ ، وَأَعِزَّ نَصْرَهُمْ ، وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِکَ لَهُمْ ، وَثَبِّتْ دَعآئِمَهُمْ ، وَاجْعَلْنا لَهُمْ اَعْوانًا ، وَعَلٰى دِيْنِکَ أَنْصارًا ، فَاِنَّهُمْ مَعادِنُ کَلِماتِکَ ، وَخُزّانِ عِلْمِکَ ، وَأَرْکانِ تَوْحِيْدِکَ ، وَدَعآئِمُ دِيْنِکَ ، وَوُلاٰةُ أَمْرِکَ ، وَخاٰلِصَتُکَ مِنْ عِبادِکَ ، وَصَفْوَتُکَ مِنْ خَلْقِکَ ، وَأَوْلِيآؤُکَ وَسَلآئِلُ أَوْلِيآئِکَ ، وَصَفْوَةُ أَوْلاٰدِ نَبِيِّکَ وَالسَّلاٰمُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاٰتُهُ.[۱]

﴿۳﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ محشور ہونے کی دعا

أَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي الْهُدٰى، وَثَبِّتْنِيْ عَلَيْهِ اٰمِنًا ، أَمْنَ مَنْ لاٰ خَوْفَ عَلَيْهِ ، وَلاٰ حُزْنَ وَلاٰ جَزَعَ ، اِنَّکَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.

جو شخص بھی یہ دعا پڑھے اور اسے اپنا وتیرہ بنالے، وہ حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے ساتھ محشور ہوگا[۲]۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۱۵۵، صحیفہ مہدیہ: ۳۴۶

۲۔ المصباح: ۴۰۶، البلد الامین: ۶۳۰، الجنۃ الواقیۃ والجنۃ الباقیۃ: ۵۹

﴿۴﴾

اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ محشور ہونے کی دعا

اسماعیل بن سہل کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا:

مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ جس کے پڑھنے سے میں دنیا اور آخرت میں آپ کے خاندان کے ساتھ رہوں۔ آنحضرتؑ نے میرے لئے یوں لکھا:

سورہ ''انّا أنزلناہُ'' زیادہ پڑھا کرو اور اپنے لبوں کو استغفار کے ذکر سے تر و تازہ رکھو۔ یعنی زیادہ استغفار کرو۔[۱]

﴿۵﴾

صبح اور مغرب کی اذان سنتے وقت توبہ کی دعا

عباس (حضرت امام رضا علیہ السلام کے خادم) کہتے ہیں: میں نے اپنے آقا سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا:

جب کوئی شخص صبح اور مغرب کی اذان سنے اور وہ یہ دعا پڑھے تو اگر اس رات اسے موت آجائے تو گویا وہ دنیا سے توبہ کر کے رخصت ہوا اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ بِأَقْبَالِ نَهَارِکَ وَاِدْبَارِ لَيْلِکَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِکَ وَأَصْوَاتِ دُعَآئِکَ ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ ، اِنَّکَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.[۲]

۱۔ الدعوات: ۴۹

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۱۹۸، البلد الامین: ۵۰، المصباح: ۵۶

﴿۶﴾

ہر روز اقامت کے بعد اور نماز سے پہلے کی دعا

عبدالرحمٰن بن نجران حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اقامت کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التّآمَّةِ ، وَالصَّلٰاةِ الْقآئِمَةِ ، بَلِّغْ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ) الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ ، بِاللّٰهِ اَسْتَفْتِحُ ، وَبِاللّٰهِ اَسْتَنْجِحُ ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ . أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاجْعَلْنِيْ بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ. (۱)

﴿۷﴾

ہر دن میں آٹھویں پہر کی دعا

ہر دن میں آٹھواں پہر حضرت امام رضا علیہ السلام سے مخصوص ہے (ظہر کی چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد سے نماز عصر کے وقت تک) اس وقت یہ دعا پڑھے:

يٰا خَيْرَ مَدْعُوٍّ ، يا خَيْرَ مَنْ أَعْطٰى ، يٰا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، يا مَنْ أَضٰآءَ بِاسْمِهِ ضَوْءَ النَّهٰارِ ، وَأَظْلَمَ بِهِ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ ، وَسٰالَ بِاسْمِهِ وٰابِلَ السَّيْلِ ، وَرَزَقَ أَوْلِيآئَهُ كُلَّ خَيْرٍ ، يٰا مَنْ عَلَا السَّمٰوٰاتِ نُوْرُهُ ، وَالْأَرْضَ ضَوْئُهُ ، وَالشَّرْقَ وَالْغَرْبَ رَحْمَتُهُ ، يٰا وَاسِعَ الْجُوْدِ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضٰا عَلَيْهِ السَّلٰامُ ، وَأُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوٰآئِجِيْ ، وَرَغْبَتِيْ اِلَيْكَ ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تَكْفِيَنِيْ بِهِ ،

۱۔ فلاح السائل: ۱۵۵، مستدرک الوسائل: ۱۲۳/۴، بحار الانوار: ۳۷۵/۸۴۔

وَتُنَجِّيَنِيْ مِمَّا أَخَافُهُ وَأَحْذَرُهُ فِيْ جَمِيْعِ أَسْفَارِيْ ، وَفِي الْبَرَارِيِّ وَالْقِفَارِ، وَالْأَوْدِيَةِ وَالْآكَامِ، وَالْغِيَاضِ وَالْجِبَالِ ، وَالشِّعَابِ وَالْبِحَارِ ، يا وَاحِدُ يا قَهَّارُ ، يا عَزِيْزُ يا جَبَّارُ يا سَتَّارُ ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا . اھ.

﴿۸﴾

آٹھویں گھڑی کی ایک اور دعا

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْكَاشِفُ لِلْمُلِمَّاتِ ، وَالْكَافِيْ لِلْمُهِمَّاتِ ، وَالْمُفَرِّجُ لِلْكُرُبَاتِ ، وَالسَّامِعُ لِلْأَصْوَاتِ، وَالْمُخْرِجُ مِنَ الظُّلُمَاتِ ، وَالْمُجِيْبُ لِلدَّعَوَاتِ ، اَلرَّاحِمُ لِلْعَبَرَاتِ ، جَبَّارُ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ.يَا وَلِيُّ يا مَوْلٰى، يا عَلِيُّ يا أَعْلٰى ، يا كَرِيْمُ يا أَكْرَمُ ، يا مَنْ لَهُ الْأَسْمُ الْأَعْظَمِ ، يَا مَنْ عَلَّمَ الْأِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ، فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ .أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى مِنَالْخَلْقِ ، اَلْمَبْعُوْثِ بِالْحَقِّ ، وَبِأَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْ أَوْلَيْتَهُ فَأَلْفَيْتَهُ شَاكِرًا، وَابْتَلَيْتَهُ فَوَجَدْتَهُ صَابِرًا، وَبِالْأَمَامِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الَّذِيْ أَوْفٰى بِعَهْدِكَ ، وَوَثَقَ بِوَعْدِكَ ، وَأَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَقَدْ أَقْبَلَتْ اِلَيْهِ ، وَرَغِبَ عَنْ زِيْنَتِهَا وَقَدْ رَغِبَتْ فِيْهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، فَقَدْ تَوَسَّلْتُ بِهِمْ اِلَيْكَ ، وَقَدَّمْتُهُمْ أَمَامِيْ وَبَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ ، أَنْ تَهْدِيَنِيْ اِلٰى سَبِيْلِ مَرْضَاتِكَ ، وَتُيَسِّرُ لِيْ أَسْبَابَ طَاعَتِكَ ، وَتُوَفِّقَنِيْ لِابْتِغَآءِ الزُّلْفَةِ بِمُوَالَاةِ أَوْلِيَآئِكَ ، وَاِدْرَاكِ الْحَظْوَةِ مِنْ مُعَادَاةِ أَعْدَآئِكَ ، وَتُعِيْنَنِيْ عَلٰى أَدَآءِ فَرَآئِضِكَ ، وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ ، وَتُوَفِّقَنِيْ عَلَى الْمَحَجَّةِ الْمُؤَدِّيَةِ اِلَى الْعِتْقِ مِنْ عَذَابِكَ وَالْفَوْزِ ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. ۲؎

۱؎ البلدالامین:۲۱۰،المصباح:۱۸۷،مصباح المتہجد:۵۱۵۔

۲؎ المصباح:۱۸۷،مفتاح الفلاح:۴۶۹،بحارالانوار:۳۴۹/۸۶،مقباس المصباح:۳۴۳۔

دسواں باب

ہفتہ کے آٹھ اعمال

اس باب میں ہم حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہونے والے ہفتہ کے آٹھ عبادی عمل بیان کریں گے:

﴿۱﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کے لئے اتوار کے دن نماز ہدیہ

راوندی کتاب ''سلوۃ الحزین'' میں لکھتے ہیں، آپ نے فرمایا:

انسان جمعہ کے دن آٹھ رکعت نماز بجالائے۔ جن میں سے چار رکعت رسول اکرمؐ اور چار رکعت حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ہدیہ کرے۔ سنیچر کے دن چار رکعت حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اتوار کے دن چار رکعت حضرت امام حسن علیہ السلام کو ہدیہ کرے۔ سوموار کے دن چار رکعت حضرت امام حسین علیہ السلام اور منگل کے دن چار رکعت حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو ہدیہ کرے بدھ کے دن چار رکعت حضرت محمد بن علی علیہ السلام اور جمعرات کے دن چار رکعت حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام کو ہدیہ کرے۔ پھر جمعہ کے دن دوبارہ آٹھ رکعت نماز پڑھیں کہ جن میں چار رکعت رسول اکرمؐ اور چار رکعت حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ہدیہ کرے۔ سنیچر کے دن چار رکعت حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام اور اتوار کے دن چار رکعت حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کو ہدیہ کرے۔ سوموار کے دن چار رکعت حضرت محمد بن علی علیہ السلام اور منگل کے دن چار رکعت حضرت علی بن محمد علیہ السلام کو ہدیہ کرے جب کہ بدھ کے دن چار رکعت حضرت حسن بن علی علیہ السلام اور جمعرات کے دن چار رکعت حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ہدیہ کرے [۱]۔

۱۔ الدعوات: ۱۰۸

پھر ہر رکعت کے بعد یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلاٰمُ ، وَمِنْکَ السَّلاٰمُ، وَاِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلاٰمُ ، حَیِّنا رَبَّنا مِنْکَ بِالسَّلاٰمِ .أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الرَّکَعاتِ هَدِیَّةٌ مِنِّيْ اِلٰی وَلِیِّکَ فُلاٰنِ بْنِ فُلاٰنٍ. ۲۔

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَبَلِّغْهُ اِیّاٰها ، وَأَعْطِنِيْ أَفْضَلَ أَمَلِيْ وَرَجآئِيْ فِیْکَ وَفِيْ رَسُوْلِکَ وَفِیْهِ ...

اس کے بعد خدا سے جس چیز کے بارے میں چاہے دعا کرے ۲۔

﴿۲﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی بدھ کے دن زیارت

بدھ کا دن حضرت موسیٰ بن جعفر، حضرت امام رضا، حضرت امام جواد اور حضرت امام ہادی علیہم السلام کے نام سے منسوب ہے۔ اس دن ان آئمہ علیہم السلام کی زیارت یوں ہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ یا أَوْلِیآءَ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ یاحُجَجَ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ یانُوْرَ اللّٰهِ فِي ظُلُماتِ الْأَرْضِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اٰلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطّاهِرِیْنَ .بِأَبِيْ أَنْتُمْ وَاُمِّي لَقَدْ عَبَدْتُمُ اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ ، وَجاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهادِهِ حَتّٰی أَتاکُمُ الْیَقِیْنَ ، فَلَعَنَ اللّٰهُ أَعْدآئَکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْأِنْسِ أَجْمَعِیْنَ ، وَأَنا أَبْرَءُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَیْکُمْ مِنْهُمْ.یا مَوْلاٰیَ یا أَبا اِبْراهِیْمَ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ ، .یا مَوْلاٰیَ یا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰی ، .یا مَوْلاٰیَ یا أَبا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، .یا مَوْلاٰیَ یا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، أَنَا مَوْلًی لَکُمْ ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَجَهْرِکُمْ ، مُتَضَیِّفٌ بِکُمْ فِيْ

۱۔ الدعوات: ۱۰۸

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کے لئے نماز ہدیہ میں فلان بن فلان کی بجائے "عَلِيَّ بْنِ مُوْسَی الرِّضا" کہیں۔

يَوْمِكُمْ هٰذَا وَهُوَ يَوْمُ الْأَرْبَعَآءِ ، وَمُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ ، فَأَضِيْفُوْنِيْ وَأَجِيْرُوْنِيْ بِاٰلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِيْنَ الطّٰاهِرِيْنَ.[۱]

﴿۳﴾

بدھ کے دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی ایک اور زیارت

مرحوم علامہ مجلسیؒ نے یہ سلام وصلوات ہفتہ کے دنوں میں معصومین علیہم السلام کی زیارت کے باب میں ذکر کیا ہے۔ چونکہ یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے بارے میں ہے، لہذا ممکن ہے کہ یہ بدھ کے دن پڑھنے سے مخصوص ہو۔

اَلسَّلاٰمُ عَلَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى ، سَمِيِّ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، خَلِيْفَةِ الرَّحْمٰنِ ، وَاِمَامِ أَهْلِ الْقُرْاٰنِ ، وَصَاحِبِ التَّأْوِيْلِ ، وَمَعْدِنِ الْفُرْقَانِ ، وَحَامِلِ التَّوْرَاةِ وَالْأَنْجِيْلِ ، وَأَفْنَآءِ الْخَبِيْثَاتِ وَالْأَبَاطِيْلِ،وَالْقَآئِلِ الْفَاعِلِ ، وَالْحَاكِمِ الْعَادِلِ ، وَالصَّادِقِ الْبَرِّ ، وَالْحَآئِزِ الْفَخْرِ جَدُّهُ سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ،وَأَبُوْهُ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ،وَاِلَيْهِ مَاٰبُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ. اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ،وَكَمَا أَكْرَمْتَهُ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ،وَجَعَلْتَهُ فِي الْحَقِّ دَلِيْلَكَ ، فَدَعَا اِلَى سَبِيْلِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظِ الْحَسَنِ،فَأَكْمِلْ لَهُ الْعَهْدَ،وَتَمِّمْ لَهُ الْوَعْدَ،وَأَيِّدْهُ وَذُرِّيَّتَهُ وَأَوْلِيَآئَهُ بِالنَّصْرِ وَالْجُنْدِ،لِيَخْلُصَ الدِّيْنَ بِالْجِدِّ ، فَيَعْمَلَ فِيْ ذٰلِكَ بِالْجُهْدِ،وَيُصَيِّرَ لَكَ الدِّيْنَ خَالِصًا،وَالْحَمْدَ تَامًّا. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ حَيًّا وَمَيِّتًا،وَعَجِّلْ فَرَجَنَا بِهِ ، وبِالْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ،وَانْصُرْهُ عَلٰى أَهْلِ طَاعَةِ الشَّيْطَانِ،وَأَعْزِزْ بِهِ الْأَيْمَانَ،وَأَذْلِلْ بِهِ الشَّيْطَانَ.[۲]

۱۔ جمال الاسبوع: ۴۰، بحار الانوار: ۱۰۲/۲۱۵

۲۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۲۲۵

﴿۴﴾

جمعرات کے دن حاجت طلب کرنا

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے اجداد اور وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

تم میں سے جس کی بھی کوئی حاجت ہو وہ جمعرات کے دن اس کی طلب کو نکلے اور جب وہ گھر سے نکلے تو سورۂ آل عمران کی آخری آیت، آیۃ الکرسی، سورۂ قدر اور سورۂ حمد پڑھے کہ اس سے دنیا اور آخرت کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔(۱)

﴿۵﴾

جمعہ کے دن کے غسل کے بعد کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

غسل جمعہ ایک سنت ہے کہ جو واجب کی مانند ہے کہ جب اپنے شہر یا پھر سفر میں ہو تو اسے ترک نہ کرو۔ طلوع فجر کے بعد جب بھی غسل کرو تو یہ کافی ہے۔ مگر یہ جتنا ظہر کے قریب ہو اتنا ہی بہتر ہے۔ جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي ، وَانْقِ غُسْلِي ، وَأَجْرِ عَلٰى لِسَانِي ذِكْرَكَ وَذِكْرَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَاجْعَلْنِي مِنَ التَّوّٰابِيْنَ وَمِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

اگر جمعہ کا غسل کرنا بھول گئے اگلی صبح کو انجام دو یا اس دن کے عصر کے وقت یا اگلے دن جب بھی یاد آئے اسے انجام دو ۲۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۳۹، مکارم الاخلاق: ۲/۱۴۶، صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام: ۲۳۹، بحار الانوار: ۹۵/۱۳۵ اور ۱۵۹۔

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۱۷۵۔

﴿۶﴾

جمعہ کے دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

جمعہ کے دن ظہر کے وقت یہ دعا پڑھو:

لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ ، سُبْحانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَہُ شَرِیْکٌ فِي الْمُلْکِ، وَلَمْ یَکُنْ لَہُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ، یا سابِغَ النِّعَمِ ، یا دافِعَ النِّقَمِ ، یا بارِئَ النَّسَمِ ، یا عَلِيَّ الْہِمَمِ ، یا مُغْشِيَ الظُّلَمِ ، یا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ، یا کاشِفَ الضُّرِّ وَالْأَلَمِ ، یا مُؤْنِسَ الْمُسْتَوْحِشِیْنَ فِي الظُّلَمِ ، یا عالِمًا لایُعَلَّمُ ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَافْعَلْ بِي ما أَنْتَ أَہْلُہُ ، یا مَنِ اسْمُہُ دَوآءٌ ، وَذِکْرُہُ شِفآءٌ ، وَطاعَتُہُ غِنآءٌ ، اِرْحَمْ مَنْ رَأْسُ مالِہِ الرَّجآءُ ، وَسِلاحُہُ الْبُکآءُ ، سُبْحانَکَ لا اِلٰہَ اِلّا أَنْتَ ، یا حَنّانُ یا مَنّانُ ، یا بَدِیْعَ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ ، یا ذَا الْجَلالِ وَالْأَکْرامِ. (۱)

﴿۷﴾

جمعہ کے دن سو مرتبہ صلوات

حضرت امام رضا علیہ السلام سے محمد بن فضیل روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے:

من صلّی عليّ یوم الجمعة مائة صلاة ، قضی اللّٰہ لہ ستّین حاجة ؛ ثلاثون

۱۔ نزھۃ الزاھد: ۲۴۱۔

حاجة للدّنيا ، وثلاثون حاجة للاٰخرة. (۲)

(۲)(وسائل الشیعۃ:۵/۷۱، بحارالانوار:۸۹/۳۵۱)

جو بھی جمعہ کے دن سو مرتبہ مجھ پر صلوات بھیجے، خدا اس کی ساٹھ حاجات کو پورا فرمائے گا کہ جن میں سے تیس دنیاوی اور تیس اخروی ہوں گی۔

﴿۸﴾

جمعہ کے دن عصر کے وقت صلوات

یہ صلوات حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھو:

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفَيْنَ ، بِأَفْضَلِ صَلَوٰاتِکَ ، وَبٰارِکْ عَلَيْهِم بِأَفْضَلِ بَرَکٰاتِک ، وَالسَّلاٰمُ عَلٰی أَرْوٰاحِهِمْ وَأَجْسٰادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهُ.

اگر عصر کی نماز کے بعد دس مرتبہ سورۂ انّا انزلناہ پڑھو تو اس کا بہت زیادہ اجر وثواب ہے[۱]۔

شب جمعہ اور ماہ رمضان میں شعر پڑھنے کا جواز

اس باب کے آخر میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے شب جمعہ اور ماہ رمضان میں شعر پڑھنے کے جواز کے بارے میں روایت ہونے والے مطالب ذکر کرتے ہیں:

خلف بن حماد کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ہمارے اصحاب آپ کے اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ شب جمعہ اور ماہ رمضان میں شعر پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن کبھی میرا دل یہ چاہتا ہے کہ حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کے لئے شعر پڑھوں اور اب یہ رمضان کا مہینہ ہے؟

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام:۱۲۸، بحارالانوار:۹۰/۹۵۔

امامؑ نے فرمایا:

ارث أبا الحسن في ليلة الجمعة وفي شهر رمضان وفي اللّيل ، وفي سائر الأيّام، فأنّ اللّٰه يكافيک على ذلک .

حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے لئے شب جمعہ، ماہ رمضان اور جب تمہارا دل چاہے شعر پڑھو کہ خداوند تمہیں اس کا اجر دے گا۔[۱]

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۶۹۔

گیارہواں باب

آٹھ مہینے اور ان کے اعمال

بعض قمری مہینے جیسے رجب، ذی القعدہ اور صفر حضرت امام رضا علیہ السلام سے مخصوص ہیں۔ ہم اس باب میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے مربوط آٹھ مہینوں کے اعمال بیان کریں گے۔

﴿۱﴾

رمضان المبارک کا مہینہ

حضرت امام رضا علیہ السلام اور رمضان المبارک کے بارے میں رسول اکرمؐ سے منقول خطبہ

شیخ صدوقؒ نے کتاب ''عیان اخبار الرضا علیہ السلام'' میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے، انہوں اپنے آباء واجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

رسول اکرمؐ نے ایک دن ہم سے خطاب کیا اور فرمایا:

اے لوگو؛ بتحقیق خدا کا مہینہ تمہارے لئے برکت، رحمت اور بخشش لاتا ہے۔ یہ خدا کے نزدیک سب سے بہترین مہینہ ہے کہ جس کے دن بہترین دن ہیں اور جس کی راتیں بہترین راتیں ہیں اور جس کی ساعتیں بہترین ساعتیں ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں خداوند عالم نے تم کو اپنی ضیافت کی طرف دعوت دی ہے اور تم لوگ اس میں اہل کرامت ہو۔ اس میں تمہاری سانسیں تسبیح کا ثواب رکھتی

ہیں اور تمہارا سونا عبادت کا ثواب رکھتا ہے۔اس میں عمل مقبول اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

پس اس مہینہ میں خالص نیت اور پاکیزہ دل کے ساتھ خدا سے گناہوں اور برائی کے دور ہونے کے بارے میں سوال کرو وہ اس مہینہ میں تمہیں روزہ رکھنے اور قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔کسی شک وشبہ کے بغیر سب سے بڑا شقی اور بد بخت وہ شخص ہے کہ جو اس مہینہ میں بھی خدا کی بخشش سے محروم رہے۔اس مہینے کی بھوک اور پیاس سے قیامت کے دن کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو اور فقیروں اور مسکینوں کو صدقہ دو۔اپنے ضعیفوں کا احترام کرو اور چھوٹوں پر رحم وشفقت کرو۔صلہ رحم برقرار رکھو۔اور اپنی زبان کو ان چیزوں سے محفوظ رکھو، جو نہیں کہنا چاہئے ،اپنی آنکھوں کو حرام دیکھنے اور اپنے کانوں کو حرام آواز سننے سے محفوظ رکھو۔

یتیموں کے ساتھ مہربانی کرو تا کہ تمہارے بعد تمہارے یتیموں کے ساتھ مہربانی کی جائے۔اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا کی طرف پلٹ آؤ۔نماز کے اوقات میں اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کرو کیونکہ نماز کے اوقات بہترین ساعت ہیں۔خداوند اپنے بندوں پر رحمت کی نظر کرتا ہے،اگر اس کے ساتھ راز و نیاز کرو تو وہ جواب دیتا ہے اور اگر اسے پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے اور اگر اس سے مانگو تو وہ تمہاری دعائیں مستجاب کرتا ہے۔

اے لوگو؛ بے شک تمہاری جانیں تمہارے اعمال پر گروی ہیں لہذا استغفار کے ذریعہ اسے آزاد کرو۔تمہاری پشت گناہوں کے بوجھ سے گراں بار ہے لہذا اسے طول سجدہ کے ذریعہ ہلکا کرو۔جان لو کہ خداوند کریم نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ وہ اس ماہ میں نماز پڑھنے والوں اور سجدہ کرنے والوں پر عذاب نہیں کرے گا اور انہیں جہنم کی آگ سے نہیں ڈرائے گا کہ جب سب خدا کے حضور میں پیش ہوں گے۔

اے لوگو؛تم میں سے جو بھی اس مہینے میں کسی مؤمن کو افطار کروائے گا تو اسے خدا کے نزدیک اس ماہ میں ایک غلام کو آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا اور اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

عرض کیا: ہم سب اس پر قادر نہیں ہیں۔

فرمایا: روزہ دار کو افطار کرا کے جہنم کی آگ سے بچو چاہے یہ آدھی کھجور سے ہو اور چاہے ایک گھونٹ پانی سے ہو۔

اے لوگو؛ تم میں سے جو بھی اس مہینہ میں اپنے اخلاق کو نیک بنالے وہ اس دن پل صراط سے آسانی سے گزر جائے گا جس دن لوگوں کے قدم ڈگمگائیں گے اور جو بھی اس مہینہ میں اپنے غلاموں ،کنیزوں اور خدمت گزاروں کے کام میں آسانی کرے گا، خداوند قیامت کے دن اس کے ساتھ حساب میں آسانی کردے گا۔ جو شخص اس مہینہ میں دوسروں اپنے شر کو روک لے گا، خداوند قیامت کے دن اس سے غضب کو روک دے گا۔ جو کوئی بھی اس مہینہ میں کسی یتیم کو عزیز رکھے خداوند قیامت کے دن ااس کا اکرام کرے گا۔ جو اس مہینے میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور مہربانی کرے، خداوند قیامت کے دن اسے اپنی رحمت سے سرفراز فرمائے گا اور جو اس مہینہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلق کرے، خداوند قیامت کے دن اس سے اپنی رحمت کو قطع کردے گا۔ جو اس مہینہ میں مستحبی نمازیں بجالائے ،خداوند اس کے لئے آگ سے رہائی کا پروانہ لکھے گا اور جو اس مہینہ میں واجبی نماز بجالائے تو اسے دوسرے مہینوں کی ستّر واجب نمازوں کا ثواب دے گا۔ جو اس مہینے میں مجھ پر زیادہ درود بھیجے تو خداوند اس کے میزان عمل کو وزنی بنادے گا کہ جس دن دوسرے اعمال کے ترازو ہلکے ہوں گے اور جو اس مہینے میں قرآن کی کوئی آیت تلاوت کرے وہ اس شخص کا ثواب رکھتا ہے کہ جس نے دوسرے مہینہ میں پورا قرآن پڑھا ہو۔

اے لوگو؛ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ پس خدا سے دعا کرو کہ یہ تم پر بند نہ ہوں اور اس مہینے میں جہنم کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں، پس خدا سے سوال کرو کہ انہیں تم پر نہ کھولے اور اس ماہ میں شیاطین کو زنجیر میں جکڑ دیا جاتا ہے، خدا سے دعا کرو کہ وہ تم پر مسلط نہ ہوں۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور عرض کیا:

اے رسول خداؐ؛ اس مہینہ کا بہترین عمل کون سا ہے؟

فرمایا: اے ابوالحسن؛ اس ماہ کا بہترین عمل تقوٰی اور خدا کی حرام کی گئی چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔

پھر رسول اکرمؐ رونے لگے تو میں نے ان سے ان کے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا:

اے علی؛ میں اس مہینے میں تم پر پڑنے والی مصیبت پر رو رہا ہوں۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم خدا کی بارگاہ میں نماز کی حالت میں ہو اور اوّلین و آخرین میں سے شقی ترین تمہارے سر پر ایسی ضرب لگائے گا جو تمہاری داڑھی کو خون سے خضاب کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یہ واقعہ میرے دین کی سلامتی کے ساتھ واقع ہوگا؟

فرمایا: ہاں! تم اپنے دین کی سلامتی پر رہو گے۔

پھر فرمایا: علی جس نے تمہیں قتل کیا، اس نے مجھے قتل کیا اور جس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی، اس نے میرے ساتھ دشمنی کی، جس نے تم پر سب وشتم کی، اس نے مجھ پر سب وشتم کی، تمہاری روح میری روح اور تمہاری طینت میری طینت سے ہے۔ خداوند کریم نے مجھے اور تمہیں خلق کیا اور برگزیدہ قرار دیا۔ مجھے نبوت اور تمہیں امامت کے لئے منتخب فرمایا۔ پس جو تمہاری امامت کا انکار کرے، حقیقت میں اس نے میری نبوت کا انکار کیا ہے۔

اے علی؛ تم میرے وصی اور میرے فرزندوں کے باپ ہو اور میری بیٹی کے شوہر ہو۔ میری زندگی میں اور میرے بعد میری امت میں میرے جانشین ہو۔ تمہارا حکم اور فرمان میرا حکم اور فرمان ہے اور تمہاری نہی میری نہی ہے۔ میں اس کی قسم کھاتا ہوں کہ جس نے مجھے پیغمبر بنا کر مبعوث کیا اور مجھے اپنی بہتری مخلوق قرار دیا کہ تم اس کی مخلوقات پر اس کی حجت اور اس کے امین اور اس کے بندوں پر اس کے جانشین ہو۔[1]

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۲۳۰۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے اقوال میں رمضان المبارک کی فضیلت

احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج ادا کرنے کے برابر ہے اور مسجد نبوی اور رسول اکرمؐ کی قبر مطہر کے ساتھ ایک دن اعتکاف کرنا حج وعمرے کے برابر ہے۔ جو رمضان کے مہینہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور رمضان کے بقیہ دس دن اعتکاف میں گزارے تو گویا اس نے رسول اکرمؐ کی قبر مطہر کے ساتھ اعتکاف کیا ہو اور جو رسول اکرمؐ کی قبر مطہر کے ساتھ اعتکاف کرے تو یہ واجب حج کے بعد حج وعمرہ بجالانے سے بہتر ہے [۱]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جو رمضان کے مہینہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، اسے تئیسویں کی رات جاگ کر گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ یہ لیلۃ الجھنی کے نام سے مشہور ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ یہ رات شب قدر ہو اور اعتکاف کی کمترین مقدار مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان ایک گھنٹہ ہے۔ جو اس ایک گھنٹہ میں اعتکاف کرے اس نے اپنا حصہ لے لیا، یا فرمایا:

اسے شب قدر میں سے اس کا حصہ مل گیا [۲]۔

رمضان المبارک میں سحری کی اہم دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

یہ وہ دعا ہے کہ جسے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام رمضان المبارک میں سحری کے اوقات میں پڑھتے اور فرماتے:

اگر لوگ اس دعا کی عظمت اور اس کے جلد مستجاب ہونے سے آگاہ ہو جائیں تو وہ اسے حاصل

۱،۲۔ بحار الانوار: ۹۸/۱۵۱۔

کرنے کے لئے تلوار کے ساتھ جنگ کرنے کو بھی تیار ہو جائیں۔

خداوند جسے چاہے، اس کے لئے اپنی رحمت کو خاص کر دے۔

اگر میں قسم کھاؤں کہ خدا کے اسم اعظم اسی دعا میں ہیں تو یقیناً یہ سچ ہے۔ پس یہ دعا خاص اہتمام اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھو کہ یہ علم مکنون میں سے ہے اور اسے اس کے اہل اور اس کی لیاقت رکھنے والوں کے علاوہ دوسروں سے پوشیدہ رکھا کرو۔ مناقفین، حق کے منکرین اور اس دعا کے اہل نہیں ہیں اور وہ دعائے مباہلہ ہے۔

أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ بَهآئِکَ بِأَبْهاهُ وَ کُلُّ بَهآئِکَ بَهِيٌّ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِبَهآئِکَ کُلِّهِ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ جَمالِکَ بِأَجْمَلِهِ وَ کُلُّ جَمالِکَ جَمِيْلٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِجَمالِکَ کُلِّهِ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ جَلالِکَ بِأَجَلِّهِ وَ کُلُّ جَلالِکَ جَلِيْلٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِجَلالِکَ کُلِّهِ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَمِنْ عَظَمَتِکَ بِأَعْظَمِهٰا وَ کُلُّ عَظَمَتِکَ عَظِيْمَةٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِعَظَمَتِکَ کُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ نُوْرِکَ بِأَنْوٰرِهِ وَ کُلُّ نُوْرِکَ نَيِّرٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِنُوْرِکَ کُلِّهِ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ رَحْمَتِکَ بِأَوْسَعِهٰا وَ کُلُّ رَحْمَتِکَ واسِعَةٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ کُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ کَلِماتِکَ بِأَتَمِّهٰا وَ کُلُّ کَلِماتِکَ تآمَّةٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِکَلِماتِکَ کُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَمِنْ کَمالِکَ بِأَکْمَلِهِ وَ کُلُّ کَمالِکَ کامِلٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِکَمالِ کُلِّهِ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَمِنْ أَسْمآئِکَ بِأَکْبَرِهٰا وَ کُلُّ أَسْمآئِکَ کَبِيْرَةٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِأَسْمآئِکَ کُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ عِزَّتِکَ بِأَعَزِّهٰا وَ کُلُّ عِزَّتِکَ عَزِيْزَةٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِعِزَّتِکَ کُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ مَشِيَّتِکَ بِأَمْضٰاهٰا وَ کُلُّ مَشِيَّتِکَ ماضِيَةٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَ بِمَشِيَّتِکَ کُلِهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُکَمِنْ قُدْرَتِکَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي

اسْتَطَلْتَ بِهٰا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِأَنْفَذِهٖ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِأَرْضٰاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ مَسٰائِلِكَ بِأَحَبِّهٰا اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسٰائِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمَسٰائِلِكَ كُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِأَشْرَفِهٖ وَكُلُّ شَرَفِكَ شَرِيْفٌ أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِشَرَفِ كُلِّهٖ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَمِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهٖ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَآئِمٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ . أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَمِنْ مُلْكِكَ بِأَفْخَرِهٖ وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌأَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ . أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِأَعْلاٰهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عالٍ أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهٖ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِأَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهٖ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِأَكْرَمِهٰا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيْمَةٌ.أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمٰا أَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشَّأنِ وَالْجَبَرُوْتِ ،وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَأْنٍ وَحْدَهُ ، وَجَبَرُوْتٍ وَحْدَهٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمٰا تُجِيْبُنِي بِهِ حِيْنَ أَسْأَلُكَ فَأَجِبْنِي يا اَللّٰهُ ، وَافْعَلْ بِيْ كَذٰا وَكَذٰا .

اس کے بعد خدا سے اپنی حاجات طلب کریں کہ انشاءاللہ ضرور پوری ہوں گی ۔[۱]

۱۔ اقبال الأعمال: ۳۴۵، زاد المعاد: ۱۱۷، بحار الانوار: ۹۸/۹۳

ولایت عہدی کے بارے میں ایک نکتہ

حضرت امام رضا علیہ السلام رمضان کے چھٹے دن

مرحوم محدث قمیؒ نے فرمایا ہے؛ اگر چہ مامون ظاہری طور پر حضرت امام رضا علیہ السلام کی تکریم و تعظیم کی کوشش کرتا تھا لیکن باطنی طور پر وہ آنحضرتؑ سے منافقت اور دشمنی رکھتا تھا اور اس آیت کے حکم کی رو سے ''هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ'' وہ ان کا حقیقی بلکہ سخت ترین دشمن تھا کہ جو ظاہراً آنحضرتؑ سے محبت، دوستی اور اچھے سلوک سے پیش آتا تھا لیکن باطناً وہ سانپ اور بچھو کی طرح ہمیشہ آنحضرتؑ کو ڈسنے کی کوشش کرتا تھا۔ مشہور ضرب المثل ہے: ''**شیطان الفقهاء فقیه الشیاطین**''

جب سے حضرت امام رضا علیہ السلام ولی عہد ہوئے تب سے ان پر مصیبتوں اور تکلیفوں کے پہاڑ ٹوٹنے لگے۔۔ جس دن آنحضرتؑ کی بیعت کی گئی اسی دن کے بارے میں آپ کے ایک صحابی نے کہا ہے: میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا اور ان کے ولی عہد بننے پر خوش تھا۔ آنحضرتؑ نے مجھے اپنے قریب بلایا اور مجھ سے فرمایا:

اس بات پر خوش نہ ہو کیونکہ یہ کام مکمل نہیں ہوگا اور یہ اس حالت میں نہیں رہے گا۔

حسن بن جہم کی حدیث میں ہے: مامون نے جید علماء اور مشہور فقہا کو جمع کیا تا کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مناظرہ و مباحثہ کریں۔ لیکن آنحضرتؑ ان سب پر غالب آئے اور ان سب نے آپ کی فضیلت کا اقرار کیا۔ پھر آپ مامون کی مجلس سے اٹھے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ میں آنحضرتؑ کی خدمت میں گیا اور عرض کیا۔ میں خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں کہ جس نے مامون کو آپ کا مطیع قرار دیا اور جو آپ کے اکرام کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

ابن جہم؛ میرے لئے مامون کی محبت تمہیں دھوکا نہ دے؛ کیونکہ یہ جلد ہی مجھے ظلم و ستم سے زہر دے کر شہید کرے گا۔ یہ ایسی خبر ہے کہ جو میرے آباء و اجداد کے ذریعہ مجھ تک پہنچی ہے۔ جب تک

میں زندہ ہوں، اس بات کو پوشیدہ رکھو اور کسی سے بیان نہ کرو۔

مامون کے برتاؤ اور سلوک کی وجہ سے آنحضرتؑ کے دل میں ایسا درد تھا کہ جس کا وہ کسی سے اظہار بھی نہیں کر سکتے تھے اور آخر میں وہ اس حد تک تنگ آ چکے تھے کہ خدا سے اپنی موت کی درخواست کرتے تھے۔ چنانچہ یاسر خادم کہتے ہیں؛ ہر جمعہ کے دن آنحضرتؑ مسجد کی طرف جاتے اور پسینہ سے شرابور اور گرد آلود حالت میں خدا کی بارگاہ میں اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھاتے اور درخواست کرتے:

أَللّٰهمّ ان كان فرّجي ممّا أنَا فيه المَوْت، فعجِّلْ لِيَ السّٰاعَةَ.

خداوندا؛ اگر اس گرفتاری سے رہائی میری موت سے حاصل ہوتی ہے تو اس میں جلدی فرما۔

حضرت امام رضا علیہ السلام غم وحزن کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اگر کوئی عقلمند شخص حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ مامون کے سلوک اور برتاؤ کے بارے میں غور وفکر کرے تو وہ اس بات کی تصدیق کرے گا۔ کیا کوئی صاحب عقل یہ تصور بھی کر سکتا ہے کہ مامون جیسا دنیا پرست اور ریاست طلب (جس نے اپنے بھائی محمد امین کو دردناک طریقہ سے قتل کر کے اس کا سر لانے اور اسے اپنے گھر کے صحن میں لکڑی پر لٹکائے جانے کا حکم دیا اور جس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اس سر پر لعنت کر کے اپنا اپنا انعام وصول کر لیں) حضرت امام رضا علیہ السلام کو مدینہ سے اصرار کر کے خلافت دینے کے لئے بلوائے؟ حالانکہ خلافت مامون کی آنکھوں کا نور تھی اور سلطنت کے بارے میں کہا جاتا ہے: "**الملک عقیم**" اس کا بھائی امین اسے اچھی طرح پہچان گیا تھا۔ چنانچہ جب اسے گرفتار کیا گیا تو اس نے احمد بن سلام سے کہا: کیا مامون مجھے قتل کر دے گا؟ احمد نے کہا نہیں وہ تمہیں قتل نہیں کرے گا چونکہ اس کے دل میں تمہارا پیار اسے ایسا کرنے سے روکے گا اور وہ تم پر مہربان ہو جائے گا۔ امین نے کہا "**هيهات ؛الملک عقيم لا رحم له**"

کتاب ''ایجاج الاحزان :٦٦'' میں مامون کا حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کے بارے میں خط نقل کیا گیا ہے اور اس بارے میں آنحضرتؑ کی دعا بھی ذکر کی گئی ہے۔

کسی صورت میں بھی مامون کبھی بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے فضائل و مناقب ظاہر ہوں۔ جیسا کہ آنحضرتؑ کا عید کی نماز کے لئے جانے کے واقعہ سے یہ بات بخوبی روشن ہوجاتی ہے۔

رجاء بن ابی ضحاک کی حدیث کے ذیل میں ہے کہ جب اس نے مامون کے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کے فضائل بیان کئے تو اس نے کہا: لوگوں کو ان باتوں کی خبر نہیں ہونی چاہئے۔ اور پھر اس نے مصلحت آمیز اور مکّارانہ انداز میں کہا: کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرے علاوہ کسی اور کی زبان سے آنحضرتؑ کے فضائل ظاہر ہوں۔

آخر کار جب مامون نے دیکھا کہ لوگوں کی نظروں میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے فضائل، شہرت، علم و کمال اور رفعت و جلال میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ان کے دلوں میں آنحضرتؑ کی محبت گھر کرتی چلی جارہی ہے تو اس کے سینہ میں حسد کی آگ شعلہ ور ہوئی اور وہ اس کا راہ حل تلاش کرنے لگا۔ بالآخر اس نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو زہر دے دیا۔

احمد بن علی سے شیخ صدوقؒ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابوصلت ہروی سے پوچھا: مامون کس طرح حضرت امام رضا علیہ السلام کے قتل پر تیار ہو گیا؟ حالانکہ وہ ان کا بہت بڑا عقیدت مند تھا اور ان کے بارے میں اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا اور اس نے انہیں ولی عہد بھی بنایا تھا؟

ابوصلت نے کہا: مامون اس لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کرتا تھا، کیونکہ وہ ان کے فضائل کو جانتا تھا۔ اس نے آنحضرتؑ کو ولی عہدی اس لئے دی تھی تا کہ لوگ آنحضرتؑ کو ایسی صورت میں پہچانیں کہ آپ دنیا کی طرف راغب ہیں اور وہ یوں لوگوں کے دلوں سے آپ کی محبت کو کم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ اس کا یہ حربہ بھی کوئی سودمند ثابت نہیں ہوا اور اس کے باوجود لوگوں کی نظروں میں آپ کے احترام میں اضافہ ہو رہا ہے تو اس نے مختلف مذاہب اور فرقوں کے علماء کو جمع کیا کہ جن میں یہود، نصاریٰ، مجوس، صابی، براہمہ، ملحدین، دہریئے اور دوسرے تمام

ادیان کے بزرگ علماء شامل تھے تا کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مناظرہ ومباحثہ کریں اوران پر غالب آئیں اوراس طرح سے ان کا عجز ونقص ظاہر ہونے سے لوگوں کا آپ پر اعتقاد کم ہو جائے گا۔لیکن اس کی یہ چال بھی اس کے مقصد کے برخلاف نکلی اور وہ سب علماء مغلوب ہوئے اور آنحضرتؑ ان سب پر غالب آئے اوران سب نے آپ کی فضیلت وجلالت کا اقرار کیا[۱]۔

ولی عہدی کے وقت حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا

یاسر کہتے ہیں؛ جب رمضان کے چھٹے دن حضرت امام رضا علیہ السلام کو مجبوری میں ولی عہدی قبول کرنی پڑی تو آپ نے اپنے دست مبارک آسمان کی طرف بلند کئے اور میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا:

أَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ أَنِّي مُکْرَهٌ مُضْطَرٌّ ، فَلاٰتُؤٰاخِذْنِي کَمٰا لَمْ تُؤٰاخِذْ عَبْدَکَ وَنَبِيَّکَ يُوْسُفَ حِيْنَ وَقَعَ اِلٰى وِلاٰيَةِ مِصْرَ. ۲۔

ایسے بہت سے شواہد موجود ہیں کہ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ولی عہدی مامون سے محبت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی گندی سیاست اور منافقت کی وجہ سے قبول کی۔ مامون کی خاندان ولایت علیہم السلام کے ساتھ اس قدر شدید دشمنی تھی کہ کبھی وہ بنی امیہ سے بھی اہلبیت علیہم السلام اور علویوں کے خلاف مدد لیتا تھا۔حالانکہ وہ بنی عباس کے خونخوار دشمن تھے۔اب ہم جو واقعہ بیان کرنے جا رہے ہیں ،اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔جب عبدالرحمٰن علوی نے یمن میں مامون کے خلاف قیام کیا تو اس زمانے میں مامون نے طالبیّین کو اپنے پاس آنے سے منع کیا ہوا تھا اوراس نے حکم دیا تھا کہ انہیں کالے کپڑے پہننے پر مجبور کیا جائے [۳]۔

اس کے بعد مامون نے یمن کی سرزمین کے لئے ایک نئی سیاست کا آغاز کیا اور وہاں سے مستقبل

۱۔تتمۃ المنتھی:۲۷۹۔

۲۔بحارالانوار:۴۹/۱۳۰۔

۳۔طبری:۱۶۹۷۔

میں اٹھنے والی ہر قسم کی شیعی تحریک کا سد باب کیا۔ مامون نے صلاح اسی میں سمجھی کہ یمن میں کوئی ایسا حکمران بھیجا جائے کہ جو قدرت کے لحاظ سے مشہور ہو۔ اس کے وزیر حسن بن سہل نے اس سے کہا کہ زیاد بن امیہ کی نسل میں کسی مشہور حاکم کا انتخاب کرے۔ جس شخص کو چنا گیا وہ محمد بن ابراہیم زیادی تھا۔ مامون نے اسے یمن کا حاکم مقرر کیا اور سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کو اس کا وزیر بنا دیا [۱]۔

نئے حکمران محمد بن ابراہیم زیادی نے تہامہ کو فتح کر لیا اور اس نے شہر زبید کو نئے سرے سے سجایا اور اسے اپنا دارالخلافہ قرار دیا [۲]۔ اس نے یمنی قبائل کے دلوں میں جگہ بنالی تھی۔ اب خلدون کے مطابق یہ علویوں کے ساتھ بہت زیادہ کینہ رکھتا تھا [۳]۔

محمد بن ابراہیم زیادی کی طاقت میں اضافہ ہو رہا تھا اور وہ یمن میں بنی زیاد کی حکومت کو مضبوط کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ حکومت اپنے خطبوں میں عباسی خلفاء کا نام لیتی اور ان کے لئے تحائف بھیجتی۔ اس حکومت کو داخلی طور پر مستقل اور خودمختار حکومت کے طور پر پہچانا جاتا تھا [۴]۔

محمد بن ابراہیم زیادی نے اپنی پوری زندگی یمن پر حکومت کی اور اس کے بیٹوں کو یہ حکومت وراثت میں ملی۔ پھر اس کے رشتہ داروں اور غلاموں نے حکومت کا نظام اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور ۵۵۳ھ تک اسی طرح حکومت چلتی رہی۔ اس حکومت کو یمن کی سرزمین پر پہلی مستقل حکومت کہا جاتا ہے [۵]۔

محمد بن ابراہیم زیادی کو مامون کی طرف سے ملنے والی طاقت اور اس حکومت کی تقویت کو پسند

۱۔ تاریخ الیمن: ۱۸۵

۲۔ وہاں ایک وادی تھی کہ جسے وادی زبید'' کہا جاتا تھا۔ محمد بن ابراہیم زیادی نے وہاں ایک نیا شہر بنایا اور اسی وادی کے نام سے اسے زبید کا نام دیا۔ یہ شہر تہامہ یمن میں واقع تھا اور یہاں اکثر اشاعرہ قبیلہ کے افراد مقیم تھے۔ (تاریخ الیمن: ۳۶، ۳۷، المخلاف السلیمانی: ۱/۱۰۷

۳۔ ابن خلدون، العبر: ۲/۲۴۳

۴۔ بغیۃ المستفید: ۴۵

۵۔ تاریخ الیمن: ۲۰۲

کرنے کی وجہ سے مامون اس کی فرمانروائی کرتا تھا۔ مامون ہزار سواروں کے ساتھ اس کی مدد کرتا کہ جن میں سے سات سو خراسانی بھی تھے۔ پھر اس کی یہ حکومت بہت وسیع ہوگئی اور حضرموت، دیار کندہ، شحر، برباط، لحج، عدن اور فلات بھی اسی آبادی میں شامل ہوگئے [۱،۲]۔

پندرہویں رمضان المبارک

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

میرے بابا موسی بن جعفر نے اپنے والد بزرگوار جعفر بن محمد اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار محمد بن علی اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار علی بن الحسین علیہم السلام اور آنحضرتؑ نے اسماء بنت عمیس اور انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب میرا فرزند حسن دنیا میں آیا تو میرے بابا رسول خداؐ میرے پاس آئے اور فرمایا: اے اسماء میرے بیٹے کو لاؤ۔

اسماء کہتی ہیں: میں انہیں رسول اکرمؐ کے پاس لے آئی کہ اس وقت انہیں زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ پھر رسول اکرمؐ نے ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور پھر فرمایا: اے علی؛ آپ نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: اے خدا کے رسولؐ میں ہرگز نام رکھنے میں آپ پر پہل نہیں کر سکتا۔ البتہ میں اس کا نام ''حرب'' رکھنا چاہتا ہوں۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میں بھی اس کا نام رکھنے میں خدا پر سبقت نہیں کر سکتا اسی وقت جبرئیل آئے اور عرض کیا: اے محمدؐ: خدائے بزرگ و برتر نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: علی اور تمہارے درمیان وہی نسبت ہے کہ ہارون اور موسی کے درمیان تھی۔ مگر یہ کہ تمہارے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ پس اپنے بیٹے کا وہی نام رکھو کہ جو ہارون کے بیٹے کا نام تھا۔

۱۔ دراسات في العصور العبّسيّة المتأخّرة: ۱۲۔۱۶۔

۲۔ مبارات شیعیان در دورۂ نخست خلافت عبّاسیان: ۳۹۹۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: ہارون کے بیٹے کا کیا نام تھا؟

عرض کیا: شبّر

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میری زبان عربی ہے۔

جبرئیل نے عرض کیا: اس مولود کا نام ''حسن'' رکھو۔

اسماء کہتی ہیں: رسول اکرمؐ نے اس کا نام حسن رکھ دیا اور جب ان کی ولادت کا ساتواں دن ہوا تو آپ نے ان کا دو موٹے تازے دنبوں سے عقیقہ کیا اور اس کی ایک ران اور ایک دینار قابلہ عورت کو عطا فرمایا۔ پھر حضرت حسن علیہ السلام کے سر کو تراشا اور ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دی اور ان کے سر پر خوشبو لگائی اور فرمایا:

اے اسماء: بچے کے سر اور پیشانی پر خون ملنا زمانۂ جاہلیت کی رسم تھی۔

اسماء کہتی ہیں کہ ایک سال کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور پیغمبر اکرمؐ میرے پاس آئے اور فرمایا: اے اسماء میرے بیٹے کو لے آؤ۔

اسماء کہتی ہیں: میں انہیں رسول اکرمؐ کے پاس لے آئی کہ اس وقت انہیں سفید رنگ کے کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ پھر رسول اکرمؐ نے ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور پھر انہیں اپنی آغوش میں بٹھا کر دیر تک گریہ کیا۔

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟

رسول خداؐ نے فرمایا: میں اپنے اس بیٹے پر رو رہا ہوں۔

میں نے عرض کیا: یہ تو ابھی دنیا میں آیا ہے۔

فرمایا: اسے میرے بعد ایک ظالم اور ستمگر گروہ قتل کرے گا۔ خدا انہیں میری شفاعت نصیب نہ فرمائے۔

پھر فرمایا: اے اسماء: یہ خبر فاطمہ کو نہ بتانا کیونکہ اس کا مولود ابھی متولد ہوا ہے۔

پھر علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی؛ آپ نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: اے خدا کے رسولؐ میں ہرگز نام رکھنے میں آپ پر پہل نہیں کر سکتا۔ البتہ میں اس کا نام ''حرب'' رکھنا چاہتا ہوں۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میں بھی اس کا نام رکھنے میں خدا پر سبقت نہیں کر سکتا اسی وقت جبرئیل آئے اور عرض کیا: اے محمدؐ: خدائے بزرگ و برتر نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: علی اور تمہارے درمیان وہی نسبت ہے جو ہارون اور موسی کے درمیان تھی۔ مگر یہ کہ تمہارے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ پس اپنے بیٹے کا وہی نام رکھو کہ جو ہارون کے بیٹے کا نام تھا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: ہارون کے بیٹے کا کیا نام تھا؟

عرض کیا: شبّیر

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میری زبان عربی ہے۔

جبرئیل نے عرض کیا: اس مولود کا نام ''حسین'' رکھو۔

اسماء کہتی ہیں: رسول اکرمؐ نے اس کا نام حسین رکھ دیا اور جب ان کی ولادت کا ساتواں روز آیا تو آپ نے ان کا دو موٹے تازے دنبے ذبح کئے اور امام حسین علیہ السلام کا عقیقہ کیا اور اس کی ایک ران اور ایک دینار قابلہ عورت کو عطا فرمایا۔ پھر حضرت حسن علیہ السلام کے سر کو ترا شا اور ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دی اور ان کے سر پر ''خلوق'' نامی ایک خوشبو لگائی اور فرمایا:

اے اسماء؛ بچے کے سر اور پیشانی پر خون ملنا زمانۂ جاہلیت کی رسم تھی[1]۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۲۴

شب قدر کی فضیلت

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

من أحیٰی لیلة القدر غفرت له ذنوبه ولو کانت عدد نجوم السمآء ومثاقیل الجبال ومکائیل البحار .

جو شب قدر جاگ کر گزارے، اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے اگر چہ وہ تعداد میں آسمان کے ستاروں، وزن میں پہاڑوں اور پیمانہ میں دریاؤں کے برابر ہی ہوں [۱]۔

رمضان کی چودھویں کو حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت نقل ہوئی ہے۔ مرحوم شیخ صدوقؒ نے کتاب ''عیون اخبار الرضا علیہ السلام'' میں آنحضرتؑ کی شہادت اکیس رمضان کو بھی نقل کی ہے۔ لہذا ان دونوں دنوں میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

﴿۲﴾

شوال کا مہینہ

عید الفطر کے دن کے اعمال

فضل بن شاذان نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

عید فطر کا دن مسلمانوں کے لئے عید قرار دی گئی تا کہ مسلمانوں کے لئے ایک اجتماعی وقت میسر آسکے اور اس دن وہ ایک ساتھ مل کر بیٹھ سکیں اور خداوند بزرگ کی عطا کی گئی نعمتوں کے لئے اس کا شکر ادا کریں۔ پس عید کا دن اجتماع، فطر، رغبت اور تضرع کا دن ہے۔

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۵/۱۷۳۔

چونکہ یہ سال کا وہ پہلا دن ہے کہ جس میں کھانا پینا حلال ہے۔ کیونکہ اہل حق کے نزدیک سال کا پہلا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے۔ خداوند کریم دوست رکھتا ہے کہ اس دن اس کے لئے مل کر بیٹھیں اور اس کا شکر اور حمد وثنا کریں۔

اس دن کی نماز میں دوسری نمازوں کی بنسبت زیادہ تکبیریں قرار دی گئی ہیں۔ چونکہ تکبیر خدا کو بزرگ سمجھنے اور یہ اس کی طرف سے کی گئی ہدایت اور دی گئی عافیت کے لئے تمجید ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔

﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾[۱]۔

اور تا کہ تم کو جو راہ راست کی طرف ہدایت کی ہے۔ اس پر خدا کی بڑائی بیان کرتے رہو اور تا کہ تم شکر گذار ہو جاؤ۔

اس میں بارہ تکبیر قرار دی گئی ہیں۔ دو رکعت میں بارہ تکبیریں۔ پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔ انہیں ہرگز برابر نہ کریں۔ کیونکہ سب فریضہ نمازوں میں سنت یہ ہے کہ وہ سات تکبیروں کے ساتھ شروع ہو۔ لہذا یہاں بھی سات تکبیروں کو مقدم رکھا گیا ہے اور ان سے شروع کیا گیا ہے۔ دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرار دی گئی ہیں چونکہ پنجگانہ نمازوں میں پانچ تکبیرۃ الاحرام ہیں۔ اسی لئے ہر رکعت میں تکبیروں کی تعداد طاق ہے [۲]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا عید نماز پڑھنے کے لئے جانا

علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ جب حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد یاسر خادم خراسان لوٹے تو انہوں نے ان کی تمام روایات بیان کیں۔

نیز علی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ریّان بن صلت (جو حسن بن سہل کے حلقہ میں سے تھا) میرے لئے

۱۔ سورۂ بقرہ آیت: ۱۸۵۔

۲۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۱۸۱/۷، وسائل الشیعۃ: ۱۰۵/۵، بحار الانوار: ۳۶۲/۹۰۔

حدیث بیان کی اور کہا: میرے باپ محمد بن عرفہ اور صالح بن سعید نے روایت کی ہے کہ ان سب نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی روایات بیان کی ہیں اور کہا ہے:

جب امین کی حکومت ختم ہوگئی اور مامون نے ریاست کا نظام سنبھال لیا تو اس نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو خط لکھا اور انہیں خراسان آنے کی دعوت دی۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے عذر پیش کیا اور جانے سے گریز کیا لیکن مامون نے پھر بھی اصرار جاری رکھا اور مسلسل خط لکھتا رہا یہاں تک کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوا۔ بالآخر آنحضرتؑ ناچار مدینہ سے نکلے کہ اس وقت آپ کے فرزند ابوجعفر کا سن مبارک صرف سات برس تھا۔

مامون نے لکھا کہ کوفہ اور قم کے راستے نہ آئیں۔ لہذا حضرت امام رضا علیہ السلام بصرہ، اہواز اور فارس کے راستے آئے۔ جب آنحضرتؑ ''مرو'' کے مقام پر پہنچے تو مامون نے آپ کو خلافت کی پیشکش کی لیکن امامؑ نے قبول نہ کی۔ اس بارے میں کافی گفتگو ہوتی رہی اور دو مہینے تک یہ گفتگو جاری رہی۔ مامون مسلسل اصرار کرتا رہا اور امامؑ ہر بار انکار کرتے رہے۔ پھر ایک مرحلہ یہ بھی آیا کہ جب مامون نے پیشکش کی تو امامؑ نے فرمایا:

میں تم سے کچھ شرائط کے ساتھ اسے قبول کروں گا۔

مامون نے عرض کیا: آپ جو شرط چاہیں بیان کریں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے یوں لکھا:

میں ولی عہدی اس شرط پر قبول کروں گا کہ میں کسی طرح کی امر و نہی نہ کروں، قضاوت نہ کروں، کسی چیز کو تبدیل نہ کردوں اور ان تمام امور کو نافذ کرنے میں میرا عمل دخیل نہ ہو۔

مامون نے امامؑ کی شرائط کو قبول کر لیا اور اس نے تمام کارندوں، قاضیوں، وزیروں، لشکر کے سرداروں اور عباس کے تمام فرزندوں کو دعوت دی کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کی بیعت کریں۔ وہ اس بات پر متفق نہ ہو سکے اور کچھ اختلاف سامنے آئے۔

مامون نے وزیروں اور لشکر کے سرداروں کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر انہیں راضی کر لیا۔

مگر اس بات پر تین افراد عیسی جلودی، علی بن عمران، اور ابو یونس رضا مند نہ ہوئے اور انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی بیعت نہ کی۔ اس نے انہیں زندان میں ڈلوا دیا اور یوں بیعت انجام پائی۔ اس نے پورے شہر میں اس خبر کا اعلان کروا دیا اور درہم و دینار پر آنحضرتؑ کا نام لکھوا دیا اور منبروں پر ان کے نام کے خطبے پڑھے جانے لگے۔ مامون نے اپنے اس مقصد یعنی اپنی گندی سیاست اور مستقبل میں اپنے شوم اہداف کے حصول کے لئے بہت زیادہ مال خرچ کیا۔

جب عید کا موقع آیا تو مامون نے کسی کو حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ وہ نماز عید کے لئے آئیں اور خطبہ دیں تا کہ لوگوں کے دل مطمئن ہو جائیں اور آپ کے علم و کمال سے سب آگاہ ہو سکیں اور وہ اس مبارک حکومت کو دل سے تسلیم کر لیں۔ امامؑ نے پیغام دیا:

ولی عہدی کو قبول کرتے وقت میرے اور تمہارے درمیان جو قرارداد ہوئی تھی تم اب بھی اس سے باخبر ہو اور اسے نہیں بھولے ہو۔

مامون نے جواب دیا: میں اس کام سے یہ چاہتا ہوں کہ یہ بات عام لوگوں، لشکر کے سرداروں اور پورے ملک تک پہنچ جائے۔ اور ان کے دل مطمئن ہو جائیں اور وہ خدا کی طرف سے آپ کو دی گئی فضیلت اور برتری کا اقرار کر لیں۔

کافی عرصہ تک یہ باتیں ہوتی رہیں اور مامون اسی پر اصرار کرتا رہا۔ امامؑ نے فرمایا:

اگر مجھے اس کام سے معاف ہی رکھو تو میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں۔ لیکن اگر تم یہ قبول نہیں کرو گے تو نماز کے لئے اسی طرح نکلوں گا کہ جس صورت میں رسول اکرمؐ اور علی بن ابیطالب علیہ السلام نکلتے تھے۔

مامون نے عرض کیا: آپ جس طرح انجام دینا چاہیں انجام دیں۔

دوسری طرف سے مامون نے لشکر کے تمام سرداروں اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ نماز عید کے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کے گھر کے گرد جمع ہو جائیں۔ بوڑھے، بچے، مرد اور عورتیں سب کے سب راستے میں بیٹھ گئے اور گلیوں میں لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم ہو گیا۔ لشکر کے سربراہ حضرت امام رضا علیہ السلام

کے گھر کے پاس آ گئے۔

جیسے ہی سورج طلوع ہوا، حضرت امام رضا علیہ السلام نے غسل کیا اور سوتی سے بنا ہوا سفید رنگ کا عمامہ سر مبارک پر رکھا اور اس کا ایک کونہ سینہ اور دوسرا کندھوں پر لٹکا لیا اور تیار ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنے تمام موالیوں کو حکم دیا کہ جیسے میں نے انجام دیا ہے، تم بھی انجام دو۔

پھر انہوں نے ہاتھوں میں عصا لیا اور باہر نکل گئے۔ ہم آنحضرت کے پیش پیش تھے اور وہ ننگے پاؤں جا رہے تھے۔ شلوار کا کپڑا آدھے زانو سے تھوڑا اوپر تھا اور پائنچے پاؤں سے اوپر کیا ہوا تھا۔ جب انہوں نے حرکت کی تو ہم ان سے آگے تھے۔ انہوں نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا اور چار مرتبہ تکبیر کہی۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ان کے ساتھ ہوا، فضا اور دیواریں بھی ہم آواز ہوں۔

تمام مأمورین اور لشکر کے سربراہ آراستہ تھے اور انہوں نے اسلحہ بھی پہنا ہوا تھا اور مزین صورت میں دروازے کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ ہم ننگے پاؤں اور دامن کمر سے باندھے ان کے سامنے آئے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام باہر آئے اور تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرے اور فرمایا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَبْلَانَا .

خدا بزرگتر ہے، خدا بزرگتر ہے، خدا بزرگتر ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت دی، خدا بزرگتر ہے کہ جس نے ہمیں چار پایوں کے گوشت سے روزی دی۔ خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں نعمتوں سے نوازا۔

انہوں نے اپنی مبارک آواز سے یہ جملے ادا کئے۔ ہم نے بھی اپنی آواز بلند کی۔ اچانک گریہ و نالہ کی آواز سے گویا لرزہ سا ہوا اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے تین مرتبہ ان جملوں کی تکرار کی۔ لشکر کے سربراہ اور دوسرے فرمانروا حضرت امام رضا علیہ السلام کو دیکھ کر اپنی سواریوں سے نیچے اتر آئے اور انہوں نے اپنے جوتے اتار دئے۔ پھر لوگ اپنے آنسو نہ روک سکے اور سب رونے لگے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام چلتے جارہے تھے اور ہر قدم پر تھوڑی دیر رک کر چار مرتبہ تکبیر کہتے۔ ہمیں ایسا لگتا تھا کہ جیسے آسمان وزمین اور تمام درودیوار بھی ان کے ساتھ ہم آواز ہیں۔

یہ خبر مامون تک پہنچی تو فضل بن سہل نے اس سے کہا۔

اے امیر المؤمنین؛ اگر حضرت امام رضا علیہ السلام اسی حالت میں نماز کے لئے بنائے گئے مقام تک پہنچ گئے تو سب لوگ ان پر فریفتہ ہو جائیں گے اور آپ سے روگرداں ہو جائیں گے۔ میری رائے یہ ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔

مامون نے فوراً کسی کو امامؑ کے پاس بھیجا اور ان سے واپس آنے کی درخواست کی۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے جوتے منگوائے اور انہیں پہن کر وہاں سے واپس چلے گئے [1]۔

محمد بن فضیل کہتے ہیں: حضرت امام رضا علیہ السلام عید فطر کے دن جب اپنے بعض غلاموں کے لئے دعا کرتے تو ان سے فرماتے:

یا فُلان ؛ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنکَ وَمِنّا.

فلانی؛ خدا تمہارے اور ہمارے (اعمال) قبول فرمائے۔

پھر عید قربان پر یوں فرماتے:

یا فُلان ؛ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنّا وَمِنکَ .

محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا:

اے فرزند رسول خداؐ: آپ نے عید فطر کے دن کچھ اور فرمایا اور عید قربان پر کچھ اور فرمایا؟

فرمایا: ہاں؛ عید فطر پر میں نے اس سے کہا کہ خدا تمہارے اور ہمارے (اعمال) قبول فرمائے۔ اور عید قربان پر کہا: خدا تمہارے اور ہمارے (اعمال) قبول فرمائے۔ چونکہ میرے لئے قربانی کرنا ممکن ہے اور اس کے لئے اس کا امکان نہیں ہے۔ لہذا میں نے عید فطر پر کچھ اور کہا اور عید قربان پر کچھ اور کہا۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۱۴۷، وسائل الشیعۃ: ۵/۱۲۰، بحار الانوار: ۴۹/۱۳۳، ۹۰/۳۶۰۔

﴿۳﴾

ذیقعدہ کا مہینہ

جیسا کہ ہم نے کہا کہ کچھ ایام دوسرے دنوں کی بنسبت حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ زیادہ منسوب ہیں کہ جس دن آنحضرتؑ کی زیارت کی زیادہ فضیلت ہے۔ مشہور قول کی بناء پر حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولادت گیارہ ذیقعدہ کو ہے [۱]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولادت

عماد الدین طبری ''بشارۃ المصطفی'' میں لکھتے ہیں کہ ہشام بن احمد کہتے ہیں کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

هل علمت أحدًا من أهل المغرب قدم ؟

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اہل مغرب سے کوئی آیا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں

فرمایا: کیوں؛ ایک شخص آیا ہے۔ اٹھو اس کی طرف چلیں۔

ہم دونوں سواری پر سوار ہوئے اور اس کے پاس گئے میں نے دیکھا کہ اہل مغرب میں سے ایک شخص ہے کہ جس کے ساتھ کچھ غلام ہیں۔ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

اپنی کنیزیں دکھاؤ۔

اس نے نو کنیزیں دکھائیں، وہ جو کنیز بھی دکھاتا، امامؑ فرماتے۔ یہ نہیں چاہئے۔

پھر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے اس سے فرمایا: دوسری کنیزیں دکھاؤ۔

۱۔ مرحوم شیخ صدوقؒ نے آنحضرت کی ولادت بارہ ربیع الاوّل کو ذکر کی ہے۔ منقول ہے کہ دوسرے دنوں کی بنسبت بارہ ربیع الاوّل کو بھی آنحضرتؑ کی زیارت کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

اس نے کہا: اور کنیزیں نہیں ہیں۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: کیوں؛ دوسری کنیزیں دکھاؤ۔

اس نے کہا: خدا کی قسم ایک اور کنیز ہے مگر وہ بیمار ہے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: اگر کوئی مضائقہ نہیں تو اسے بھی دکھاؤ۔

وہ شخص وہ کنیز دکھانے سے کترا رہا تھا تو امامؑ واپس چلے آئے۔

اگلی صبح امامؑ نے مجھے اس کے پاس بھیجا اور فرمایا:

اس کنیز کی زیادہ سے زیادہ قیمت کتنی ہے؟ جب وہ کہے کہ اس کی اتنی قیمت ہے تو تم اسے کہو کہ میں نے وہ خرید لی۔

میں اگلی صبح اس کے پاس گیا اور اس سے کہا: وہ کنیز کتنے کی فروخت کروگے؟

اس نے کہا: میں اسے اس قیمت سے کم پر نہیں بیچوں گا۔

میں نے کہا ٹھیک ہے اور میں نے وہ کنیز اسی قیمت پر خرید لی۔

اس نے کہا؛ مجھے قبول ہے، کنیز تمہاری ہوئی۔ مگر مجھے یہ بتاؤ کہ کل جو شخص تمہارے ساتھ آیا تھا وہ کون تھا؟

میں نے کہا؛ وہ بنی ہاشم میں سے تھا۔

اس نے کہا: کس بنی ہاشم سے؟

میں نے کہا: میں اس سے زیادہ اس کے بارے میں نہیں جانتا۔

اس نے کہا: میں اس کنیز کا واقعہ تم سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے اسے مغرب کے دور ترین علاقہ سے خریدا ہے۔ ایک اہل کتاب عورت نے مجھے دیکھا اور کہا: تمہارے پاس یہ کون سی کنیز ہے؟

میں نے کہا: میں نے اسے اپنے لئے خریدا ہے۔

اس نے کہا: ایسی کنیز تم جیسے کے پاس نہیں ہوسکتی۔ یہ کنیز روئے زمین پر بہترین فرد کے پاس

ہونی چاہئے کہ اس سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ کائنات کا مشرق ومغرب جس کے تابع ہوگا۔

ہشام بن احمد کہتے ہیں کہ میں وہ کنیز اپنے مولیٰ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کے پاس لے کر آیا اوران سے حضرت امام رضا علیہ السلام متولد ہوئے [۱]۔

ذیقعدہ کا چھٹا اور تئیسواں دن

مرحوم شیخ مفیدؒ نے فرمایا ہے: ذی القعدہ کے چھٹے دن خدا نے حضرت موسی بن عمران علیہ السلام پر توریت کو نازل کیا اور ۲۰۱ھ کو اسی دن میرے آقا حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے لئے بیعت لی گئی۔ یہ ایک مبارک اور پرمسرت دن ہے کہ جو ایمان والوں کے لئے تجدید کا دن ہے اس دن مسکینوں اور تنگ دستوں کو صدقہ دینا اور حق آل محمد علیہم السلام کے ظاہر ہونے اور منافقوں کا ناک زمین پر رگڑے جانے کی وجہ سے خدا کا شکر ادا کرنا مستحب ہے۔

تئیس ذیقعدہ ۲۰۳ھ کو طوس کی سرزمین پر میرے مولا حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی شہادت ہوئی [۲]۔

مؤرخین نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے کچھ اور دن ذکر کئے ہیں اور کتاب ''ارشاد'' میں تحریر ہے کہ آنحضرتؑ ۲۰۳ھ صفر کے مہینے میں شہید ہوئے۔ کتاب ''کافی'' کتاب ''درّ'' اور کتاب ''عتیق'' میں بھی ایسا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب ''موالید الآئمہ علیہم السلام'' میں شہادت ۲۰۲ھ اور کتاب ''مناقب'' میں ذکر کیا گیا ہے کہ ۲۰۲ھ میں رمضان کے آخری چھ باقی دنوں میں آنحضرتؑ کی شہادت ہوئی۔

کتاب ''درّ'' میں کہا گیا ہے: مامون نے یکم رمضان ۲۰۲ھ جمعہ کے دن شہر طوس میں آنحضرت ؑ کو انگور میں زہر ملا کر شہید کیا [۳]۔

۱۔ قطرہ ای از دریای فضائل اہلبیت علیہم السلام: ۲/۶۷۱، بحار الانوار: ۴۹/۷ ح ۱۱)

۲۔ مسار الشیعۃ: ۳۴

۳۔ بحار الانوار: ۹۸/۱۹۸

حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت رمضان کی چودھویں اور اکیسویں کو بھی نقل ہوئی ہے۔

ذیقعدہ کے تئیسویں دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت

علامہ مجلسیؒ نے سید ابن طاؤس سے نقل کیا ہے: میں نے فارسی زبان کے شیعہ علماء کی بعض تألیفات میں دیکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

ذی القعدہ کے تئیسویں دن دور یا نزدیک سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی مشہور یا ان کی زیارت کی مانند کوئی زیارت پڑھنا مستحب ہے[۱]۔

ذیقعدہ کے پچیسویں دن کی فضیلت

حسن بن علی وشّاء کہتے ہیں: جب میں نوجوان تھا تو میں اپنے باپ کے ساتھ پچیسویں ذیقعدہ کی شب حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب اور آنحضرتؑ کے ساتھ کھانا تناول کیا۔ امامؑ نے میرے والد سے فرمایا:

ذیقعدہ کی پچیسویں شب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام متولد ہوئے اور حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام دنیا میں آئے۔ اس رات کعبہ تلے زمین وسیع ہوئی اور جو بھی اس دن روزہ رکھے وہ ساٹھ مہینے روزے رکھنے والے کے مانند ہے۔

منقول ہے کہ انیس ذیقعدہ کو خدا نے کعبہ کو نیچے اتارا اور یہ نازل ہونے والی پہلی رحمت تھی۔ جو بھی اس دن روزہ رکھے یہ اس کے ستّر سال کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

مرحوم علامہ مجلسیؒ نے کتاب ''منتھی المطلب'' میں فرمایا ہے کہ رئیس المحدّثین کلینیؒ ''کافی'' میں اور شیخ طوسیؒ ''تہذیب'' میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

پچیس ذیقعدہ کو خدا نے کعبہ کی بنیاد رکھی اور یہ زمین پر نازل ہونے والی پہلی رحمت تھی۔ خدا نے

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۴۳۔

اسے لوگوں کے لئے پناہگاہ اور امن کی جگہ قرار دیا ہے۔ پسجو بھی اس دن روزہ رکھے، اس کے لئے ساٹھ مہینوں کے روزے لکھے جائیں گے۔

ذیقعدہ کے پچیسویں دن (دحوالارض)

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت

مرحوم میرداماد رسالہ ''اربعۃ ایّام'' میں لکھتے ہیں:

اس دن مولانا امام الوری ومنار الھدی ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت افضل مستحب اعمال اور مستحب موکدہ میں سے ہے۔

اسی طرح یکم رجب کو بھی آنحضرتؑ کی زیارت کی بہت تاکید ہوئی ہے۔ ابوجعفر بن بابویہ شیخ صدوقؒ کتاب "من لا یحضرہ الفقیۃ" میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت نوحؑ کا سفینہ یکم رجب کو ہی ''جودی'' پر مستقر ہوا تھا۔ یہ جلیل القدر اور عظیم دنوں میں سے ہے۔ لیکن یہ ایّام اربعہ میں سے نہیں ہے۔

کچھ اصحاب نوح علیہ السلام کے سفینہ کے مستقر ہونے کا دن پچیس ذی قعدہ ہے کہ جو ایّام اربعہ میں سے ہے اور روز دحوالارض ہے۔

اس دن دور سے زیارت کرنے والے (جو مشہد مقدس میں نہ ہوں) کا وظیفہ یہ ہے کہ غسل دحو الارض کے بعد غسل زیارت کرے اور اردو میں یوں نیّت کرے: دحوالارض کے دن دور سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کا غسل کرتا ہوں، سنت قربۃ الی اللہ۔

عربی میں یوں نیت کرے:

أغتسل غُسل زيارة أبي الحسن الرضا علیہ السلام **عن البُعد في يوم دحو الأرض لنَدْبه قُربة الى اللّه .**

۱۔ أربعۃ أیّام: ۷۶۔

اگر کسی معصوم علیہم السلام کے حرم میں ہو اور ان کے قبّہ کے نیچے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو نماز زیارت پر زیارت کو مقدم کرے۔ اگر کسی معصوم کا کوئی حرم نہ ہو تو صحرا میں باہر نکلے یا گھر کی چھت پر جائے یا آسمان تلے کسی اونچی جگہ جائے کہ جس کی کوئی چھت نہ ہو اور زیارت سے پہلے نماز زیارت بجالائے۔ پہلے دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔ افضل یہ ہے کہ چھ رکعت نماز زیارت بجالائے یا چار رکعت نماز ایک سلام کے ساتھ بجالائے۔

اردو میں اس کی نیت یوں کرے: دحوالارض کے دن دور سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز بجا لاتا ہوں قربۃ الی اللہ۔

عربی میں یوں نیت کرے۔ **اُصلّی صلاة زيارة مولاي الرضا** علیہ السلام **عن البُعد في يوم دحو الأرض لندبها قربة الى اللّٰه .**

نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام بجالائے۔ سر سجدے میں رکھے اور ناک اور پیشانی کو تربت امام حسین علیہ السلام پر رکھے اور کہے۔

أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ ، هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلٰى رُوْحِ سَيِّدي وَاِمٰامي عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ ، أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضٰا . . . .[1]

پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور زیارت کے لئے اٹھیں اور مشہد مقدس کی جانب کھڑے ہو کر اردو میں زیارت کی نیت یوں کریں: حوالارض کے دن دور سے اپنے اور اپنے ماں باپ اور تمام مؤمنین و مؤمنات کی طرف سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرتا ہوں سنت قربۃ الی اللہ۔

عربی میں یوں نیت کرے۔

أزور سيّدي ومولاي وامامي أبا الحسن عليّ بن موسى الرضا علیہ السلام **عن البُعد في مقامي هذا عنّي وعن والديّ، وعن جميع المؤمنين والمؤمنات لنَدبها قربة الى اللّٰه .**

۱۔ یہ دعا ساتویں باب میں ذکر کی گئی ہے۔

پھر مرحوم میر داماد ؒ نے زیارت جوادیہ نقل کی ہے کہ جسے ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کے باب میں ذکر کریں گے [۱]۔

﴿۳﴾

ذی الحجہ کا مہینہ

حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عرفہ کے دن یہ دعا پڑھے۔

أَللّٰهُمَّ كَمٰا سَتَرْتَ عَلَيَّ مٰا لَمْ أَعْلَمْ فَاغْفِرْ لي مٰا تَعْلَمُ ، وَكَمٰا وَسِعَنِي عِلْمُكَ فَلْيَسَعْنِي عَفْوُكَ ، وَكَمٰا بَدَأْتَنِي بِالْإِحْسٰانِ فَأَتِمَّ نِعْمَتَكَ بِالْغُفْرٰانِ ، وَكَمٰا أَكْرَمْتَنِيْ بِمَعْرِفَتِكَ فَاشْفَعْهٰا بِمَغْفِرَتِكَ ، وَكَمٰا عَرَّفْتَنِيْ وَحْدَانِيَّتَكَ فَأَكْرِمْنِيْ طَمٰاعِيَّتَكَ، وَكَمٰا عَصَمْتَنِيْ مِمّٰا لَمْ أَكُنْ أَعْتَصِمُ مِنْهُ اِلّٰا بِعِصْمَتِكَ، فَاغْفِرْلِيْ مٰا لَوْ شِئْتَ عَصَمْتَنِيْ مِنْهُ ، يٰا جَوٰادُ يٰا كَرِيْمُ ، يٰا ذَا الْجَلٰالِ وَالْأَكْرٰامِ [۲]۔

عید قربان کی نماز

عید کے دن مامون کی طبیعت خراب ہوگئی کہ جس کی وجہ سے وہ نماز کے لئے نہیں جا سکتا تھا، لہذا اس نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا:

اے ابوالحسن؛ آپ جائیں اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز ادا کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نماز کے لئے نکلے۔ اس وقت انہوں نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور سفید ہی رنگ کا عمامہ سر پر رکھا ہوا تھا۔ وہ دونوں سوتی سے بنے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں عصا تھا اور وہ عیدگاہ کی طرف پیدل جاتے ہوئے فرما رہے تھے۔

۱۔ اربعۃ أیام: ۵۳۔

۲۔ ھدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۵۶۱، مستدرک الوسائل: ۱۰/۲۵، بحار الانوار: ۹۸/۲۱۶۔

اَلسَّلاٰمُ عَلٰی أَبَوَیَّ اٰدَمَ وَنُوْحَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰی أَبَوَیَّ اِبْرٰاهِیْمَ وَاِسْمٰاعِیْلَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰی أَبَوَیَّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰالِحِیْنَ.

سلام ہومیرے باپ آدم ونوح پر،سلام ہومیرے باپ ابراہیم واسماعیل پر،سلام ہومیرے باپ محمد وعلی پراور سلام ہوخدا کے صالح بندوں پر۔

جونہی لوگوں نے آپ کا دیکھا،وہ دیوانوں کی طرح آپ کی طرف دوڑے اورآپ کی دست بوسی کے لئے لوگوں کا ہجوم ہوگیا تھا۔جب مامون کے بعض قریبی لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی تو وہ فوراً خلیفہ کے پاس گئے اور کہنے لگے۔تم لوگوں کو جمع کرواورخودان کے ساتھ نماز ادا کرو ورنہ تم ابھی اپنی خلافت سے ہاتھ دھوبیٹھوگے۔انہوں نے اس سے کہا کہ وہ فوراًباہر نکلے۔

حضرت امام رضا علیہ اسلام لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے ابھی تک عیدگاہ تک نہیں پہنچے تھے۔اسی دوران مامون نے پہل کی اورنماز کے لئے کھڑا ہوگیا تا کہ لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کریں ۱۔

کتاب ''ایجاج الأحزان'' میں اس موضوع کونقل کیا گیا ہےاور یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ واقعہ عیدقربان کوپیش آیا تھا ۲۔

۱۔بحارالانوار:۴۹/۱۷۱۔

۲۔ایجاج الأحزان:۱۲۹۔

عید غدیر کے دن کی فضیلت

احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا تو وہاں لوگوں کا ہجوم تھا۔ غدیر کے دن کی بات درمیان میں آ گئی۔ بعض حاضرین نے اس کی فضیلت کا انکار کر دیا تو حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

میرے والد گرامی نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا؛

انّ يوم الغدير في السماء أشهر منه في الأرض ، انّ للّٰه عزّ وجلّ في الفردوس الأعلى قصرًا لبنة من ذهب ولبنة من فضّة ، فيه مائة ألف قبة من ياقوتة حمراء ومائة الف خيمة من ياقوت أخضر ترابه المسک والعنبر ، فيه أربعة أنهار : نهر من خمر ، ونهر من ماء ، ونهر من لبن ، ونهر من عسل . حواليه أشجار جميع الفواكه. عليه طيور أبدانها من لؤلؤ وأجنحتها من ياقوت تصوّت بألوان الأصوات .

فاذا كان يوم الغدير ورد الى ذٰلک القصر أهل السمٰوات يسبّحون اللّٰه ويقدّسونه ويهلّلونه ، فتطاير تلک الطيّور فتقع فی ذٰلک الماء وتتمرّغ على ذٰلک المسک والعنبر ، فاذا اجتمعت الملائكة طارت تلک الطيور فتنفض ذٰلک .

وانّهم في ذٰلک اليوم ليتهادون نثار فاطمة عليها السلام ، فاذا كان آخر اليوم نودوا : انصرفوا الى مراتبم فقد أمنتم من الخطأ والزّلل الى قابل فی مثل اليوم تكرمة لمحمّد وعليّ عليهما السلام .

غدیر کا دن زمین سے زیادہ آسمان پر مشہور ہے۔ خدائے عزّ وجل کے لئے فردوس برین پر ایک قصر ہے کہ جس کی ایک اینٹ سونے دوسری اینٹ چاندی کی ہے۔ جس میں سرخ یاقوت کے ایک لاکھ قبّہ اور سبز یاقوت کے ایک لاکھ خیمہ ہیں۔ جس کی مٹی مشک وعنبر ہے۔ جس میں چار نہریں جاری ہیں۔ پاک شراب کی نہر، پانی کی نہر، دودھ کی نہر اور شہد کی نہر۔ جن کے اردگرد پھلوں کے

درخت ہیں کہ جن پر پرندے بیٹھے ہیں کہ جن کا بدن مروارید اور جن کے بال و پر یاقوت کے ہیں۔جن کے چہچہانے کی مختلف آوازیں ہیں۔

جب غدیر کا دن آتا ہے تو اہل آسماں اس قصر میں داخل ہوتے ہیں اور خدا کی تسبیح وتقدیس اور تہلیل کرتے ہیں۔ پرندے پرواز کرتے ہیں اور پانی میں بیٹھتے ہیں اور مشک وعنبر والی مٹی میں لوٹتے جب فرشتے جمع ہو جاتے ہیں تو وہ پرواز کرتے ہیں اور ان کے پاس جو کچھ ہوا سے نیچے گراتے ہیں۔اور جو حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام پر نچھاور کرتے ہیں ،اسے ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہیں۔ جب دن کا اختتام ہونے والا ہو تو آواز بلند ہوتی ہے۔اپنی جگہ واپس لوٹ جاؤ تا کہ آئندہ سال تک آج کی طرح حضرت محمدؐ وعلی علیہ السلام کا احترام کرنے کی وجہ سے خطاؤں اور لغزشوں سے امان میں رہو۔

پھر حضرت امام رضا علیہ السلام نے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

" یابن أبي نصر ؛ أین ما کنت فاحضر یوم الغدیر عند أمیر المؤمنین علیه السلام ؛ فانّ اللّٰه تبارک وتعالی یغفر لکلّ مؤمن ومؤمنة ومسلم ومسلمة ذنوب ستّین سنة ، ویعتق من النار ضِعف ما أعتق من شهر رمضان ولیلة القدر ولیلة الفطر وَلَدرهم فیه بألف درهم لاخوانک العارفین ، وأفضل علی اخوان في هذا الیوم وسُرّ فیه کلّ مؤمن و مؤمنة"

اے ابی نصر کے بیٹے ؛غدیر کے دن جہاں بھی ہو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس پہنچو کہ خداوند تبارک وتعالی ہر مومن مرد اور عورت اور ہر مسلمان مرد وعورت کے ساٹھ سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔اس دن رمضان،شب قدر اور عید فطر کی رات کی بنسبت دوگنا لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا جاتا ہے۔ بامعرفت بھائیوں کو ایک درہم دینے کا اجر ہزار درہم کے برابر ہوگا۔اس دن اپنے بھائیوں پر احسان کرو اور ہر مومن مرد اور عورت کو خوشحال کرو۔

پھر فرمایا:

اے اہل کوفہ؛ تمہیں فراوان خیر عطا کیا گیا ہے۔ تم میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کے دلوں کو خدا نے ایمان سے آزمایا ہے۔ وہ خوار شمار کئے گئے ہیں اور مورد قہر وغلبہ قرار دئے گئے ہیں اور ان سے امتحان لیا جاتا ہے۔ ان پر بلاء ومصیبت پڑتی ہے اور پھر خدا بڑی بڑی مصیبتوں کو برطرف کرنے والا ہے، وہ انہیں بھی برطرف کر دیتا ہے۔

واللّٰه لو عرف النّاس فضل هذا اليوم بحقيقته لصافحتهم الملائكة في كلّ يوم عشر مرّات.

خدا کی قسم؛ اگر لوگ آج کے دن کی حقیقی فضیلت کو جان لیں تو فرشتہ ہر دن ان کے ساتھ دس مرتبہ مصافحہ کرتے [۱]۔

غدیر کے دن حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے خطبہ کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا کلام

فیاض بن محمد طوسیؒ نے ۲۵۹ھ کو نوے (۹۰) سال کی عمر میں شہر طوس میں روایت کی ہے کہ میں غدیر کے دن حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا کہ آنحضرتؑ کے خاص اصحاب بھی وہاں موجود تھے۔ امامؑ نے انہیں افطار کے لئے روکا ہوا تھا اور ان کے گھر والوں کے لئے خوراک، لباس، تحفے تحائف حتی کہ جوتے اور انگوٹھیاں بھی بھیجی تھی۔ عیدی دینے کے لئے کچھ وسائل بھی تھے اور کچھ ایسی چیزیں بھی موجود تھی کہ جنہیں عیدی میں دینے کی رسم تھی۔ آنحضرتؑ اس دن کے فضائل بیان فرما رہے تھے کہ جن میں سے کچھ یوں تھے:

میرے والد گرامی موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے اپنے والد گرامی امام صادق علیہ السلام اور انہوں

۱۔ اقبال الأعمال: ۷۸۳، وسائل الشیعۃ: ۳۰۲/۱۰، مصباح المتہجد: ۷۳۷۔

نے اپنے والد گرامی امام باقر علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد گرامی امام سجاد علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے:

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی حکومت کے دنوں میں ایک سال عید غدیر جمعہ کے دن آ گئی۔اس دن کے پانچ گھنٹے گزرے تھے کہ آنحضرتؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خدا کی حمد وثناء کی۔ایسی ستائش اور حمد وثناء کہ جو کسی نے نہیں سنی تھی اور ایسی تمجید کی کہ جو ان کے علاوہ کسی نے نہیں کی ہوگی۔اس کے بعد کچھ ارشاد فرمایا کہ ان کے فرامین میں سے جو کچھ محفوظ رہ گیا وہ یہ ہے:

حمد وثنا خدا سے مخصوص ہے ،اس کی ایسی حمد وستائش کہ وہ کسی ستائش کرنے والے کا محتاج نہیں ہے،اس کی حمد وثنا اس کی الوہیت وربوبیت اور وحدنیت کا اقرار واعتراف ہے اور اس کی رحمت میں اضافہ کا سبب ہے اور یہ اس کے فضل وکرم اور احسان کی ایک راہ ہے گویا حقیقت میں یہ اس کے منعم ہونے کا اقرار ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے واحد کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسی گواہی کہ جس کا سرچشمہ باطنی اخلاص ہے اور جسے زبان بیان کرتی ہے۔وہ خالق اور اشیاء کو وجود عطا کرنے والا ہے،تمام نیک اور اچھے نام اسی سے مخصوص ہیں۔اس کی مانند کوئی دوسری چیز نہیں کیونکہ تمام چیزیں اسی کے ارادہ سے وجود میں آئی لہذا وہ وجود میں آنے والی کسی چیز سے کوئی شباہت نہیں رکھتا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ عالم ذر اور تخلیق کائنات سے پہلے کے بارے میں بھی علم وآگاہی رکھنے کی وجہ سے بقیہ امت سے منتخب کئے گئے۔ان کی بھی ایسی خصوصیات ہیں کہ ان کی مانند بھی کوئی دوسرا نہیں۔خدا نے انہیں حکم دینے والے اور باز رکھنے والے کے طور پر منتخب کیا اور انہیں پوری دنیا میں اپنا جانشین مقرر کیا کیونکہ خدا آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں،سوچ وفکر اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خیال وگمان مخفی اور پوشیدہ اسرار ورموز میں سے اس کے لئے کوئی

مثال نہیں لا سکتے۔ خدا کی مانند کوئی صاحب قدرت بادشاہ نہیں ہے اس نے اپنے پیغمبر کی نبوت کے اقرار کو اپنی الوہیت کے اعتراف کے مقرون رکھا اور خدا نے انہیں محتم و گرامی رکھنے کی وجہ سے ایسے امتیاز عطا کئے کہ اس کی مخلوقات میں سے کوئی بھی اس میں شریک نہیں ہے اور صرف انہیں میں ہی اس عظیم مقام کی شائستگی اور ان کے ساتھ دوستی کی صلاحیت تھی کیونکہ جو شک میں مبتلا ہو جائے وہ دوستی کے لائق نہیں ہے۔

اس نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان پر درود بھیجیں اور اس حکم سے ان کی کرامت میں مزید اضافہ کیا اور دعا کرنے والوں کی اجابت کے لئے ایک راہ کھول دیں خدا نے ان پر درود بھیجا کیونکہ وہ انہیں گرامی رکھتا ہے اور انہیں شرافت دی اور انہیں بزرگ شمار کیا اور اس میں اس قدر اضافہ کیا کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے اور یہ اس سے ہمیشہ پیوستہ رہے اور منقطع نہ ہو لہذا خدا نے اپنے پیغمبر کے بعد (تا کہ خدا کا درود ان پر اور ان کی آل پر ہو) اپنی مخلوق میں سے خاصان کا ایک گروہ منتخب کیا اور انہیں اپنی برتری کی مانند برتری دی اور ان کے مقام کو بلند کیا اور انہیں ہر دور اور زمانہ میں اپنی طرف حقیقی دعوت کرنے والا اور راہنمائی کرنے والا قرار دیا۔

انہیں ہر مخلوق سے پہلے نور کی صورت میں خلق کیا اور انہیں اپنی سائش سے ناطق بنایا اور اپنی سپاس و تمجید اور حمد و ثنا ان پر الہام کی اور انہیں ہر اس پر حجت قرار دیا کہ جو اس کی ربوبیت و عبودیت کا اعتراف کرے اور ان کے ذریعہ ان کی زبان کو قوت گویائی عطا کی کہ جو گونگے تھے اور جن میں بولنے کی صلاحیت نہیں تھی تا کہ وہ خدائی کی خدائی کا اعتراف کریں اور وہ زمین و آسمان کا خالق ہے۔

انہیں اپنی خالق ہونے پر گواہ قرار دیا اور اس نے اپنے امر اور فرمان سے جو کچھ چاہا، ان کے ذمہ لگا دیا۔ انہیں اپنی چاہت کا ترجمان قرار دیا اور اپنے ارادہ کو ان کی زبان سے بیان کیا۔ وہ بندے کہ ''وہ اس سے کسی بات پر سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ (اللہ) سب کو جانتا ہے۔ وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے

سوائے اس کے جسے وہ پسند کرے اور وہ خود اس کے کوف سے ڈرنے والے ہیں'' ۱۔

وہ اس کے احکام سے حکم کرتے ہیں اور اس کی سنت کو نافذ کرتے ہیں اور اس کیحدود کو برپا کرتے یں اور اس نے جو کچھ واجب کیا اسے انجام دیتے ہیں۔اس نے اپنی مخلوقات کو تاریکی میں بے زبانوں اور گونگوں کی طرح نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کے عقل وخرد قرار دی کہ جو ان کے ظاہر کے ساتھ منحل ہے اور ان کے حواس کو ان کے تابع قرار دیا۔پس اس کے ذریعہ ان کے کانوں، آنکھوں اور سوچ وافکار سے اقرار لیا اور انہیں اپنی حجت کا پابند کیا اور انہیں اپنی راہ دکھادی اور اس کے ذریعہ ان کے لئے بیان کر دیا تا کہ'' تا کہ جس نے ہلاک ہونا ہو وہ حجت سے ہلاک ہو اور جس نے زندہ رہنا ہو وہ بھی حجت سے زندہ رہے اور یقیناً اللہ سننے والا جاننے والا ہے'' ۲۔

اے مومنو! آج خداوند متعال نے تمہارے لئے دو ایسی اہم عیدیں فراہم کی ہیں کہ جن میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی تا کہ اپنے لطف کو تم پر کامل کرے اور تمہیں صحیح راہ سے آگاہ فرمائے اور نور سے تمہاری ہدایت کرے اور تمہیں اعتدال کی راہ دکھائے اور تم پر فراوان بخشش کرے، پس جمعہ کو اجتماع اور اکٹھے ہونے کا دن قرار دیا اور اس کی طرف بلایا تا کہ اس سے پہلے جیسے تھے ان سے پاک ہو جاؤ اور گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک جو کمی اور جو نقائص اور آلودگیاں پیدا ہوئیں، وہ برطرف ہو سکیں۔

۱۔ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ. سورۂ انبیاء آیت: ۲۷، ۲۸۔

۲۔ سورۂ انفال، آیت ۴۵

پس خدا نے غدیر کے دن اپنے پیغمبر پر وہ کچھ نازل کیا کہ جس کا اس نے ارادہ کیا اور جو کچھ اس کی اپنے خاصان اور برگزیدہ لوگوں کے لئے چاہت تھی اور اس کے ابلاغ کا حکم دیا اور اہل نفاق و انحراف سے خوفزدہ نہ ہو اور انہیں اہل نفاق کی اذیت سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا اور جن کے دل میں شک ونفاق اور ارتداد تھا ان سے رمز واشارہ کے ذریعہ پردہ اٹھادیا کہ مومن ومنافق اسے پہچان گئے۔

منافقین کی نادانی اور اور دین سے خارج ہونے والوں کا تعصب زیادہ ہو گیا اور انہوں نے اپنے پنجہ اور دانت تیز کر لئے اور ان کے بازوں پر زور آیا اور کہنے والے نے کہا اور فریاد کرنے والے نے فریاد کی اور دین سے خارج ہونے والوں نے دین سے خارج ہونے کو جاری رکھا۔

ایک گروہ نے زبان سے ایمان کی حقیقت کے بغیر اعتراف کیا اور ایک گروہ نے زبان اور حقیقی ایمان کے ساتھ اقرار کیا اور خدا نے اپنے دین کو مکمل کیا اور پیغمبرؐ اور مومنوں کی آنکھوں کو روشن کیا، اور وہ ہوا کہ جس کے تم میں سے بعض گواہ ہو اور جس کی تم میں سے بعض کو خبر ملی اور خدا کی حجت کامل ہوئی۔ فرعون، ہامان، قارون اور ان کے لشکر والوں نے جس چیز کی بنیاد رکھی تھی، خدا نے ان کی بنیاد کو ویران کر دیا۔ پست اور گمراہوں میں سے کچھ باقی رہ گئے کہ جو لوگوں کی تباہی میں کوئی قصر باقی نہیں چھوڑیں گے اور خداوند انہیں ان کی زمین پر ہدف قرار دے گا اور ان کے آثار ختم کر دے گا اور ان کا نام ونشان مٹادے گا اور جلد ہی افسوس وحسرت کو ان کی تلاش میں بھیجے گا اور انہیں خدا کے حکم کے سامنے سر اٹھانے والوں اور حکم خدا کو بدلنے والوں کے ساتھ ملحق کرے گا اور جلد ہی خدا کے محبوب کی طرف خدا کی نصرت اور اس کے دشمن کی طرز یان پہنچے گا اور خداوند باریک بین اور آگاہ ہے۔

پس خدا نے تمہیں جس چیز کی دعوت دی ہے اس کے بارے میں سوچو اور غور وفکر کرو (خدا تم پر رحمت کرے) اور واضح وروشن راہ پر چلو'' اور تم مختلف راستوں کی پیروی مت کرو کہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹادیں گے''[1]۔

۱۔ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ. سورۂ انعام، آیت ۱۵۳۔

انّ هذا يوم عظيم الشّأن ، فيه وقع الفرج ، ورُفعت الدّرج ، ووضحت الحجج .

وهـو يـوم الايضاح والافصاح عن المقام الصُّراح ، ويوم كمال الدّين ، ويوم العهد المعهود ، ويوم الشّاهد والمشهود ، ويوم تبيان العقود عن النّفاق والجُحود ويوم البيان عن حقايق الايمان ، ويوم دَحُر الشّيطان ، ويوم البُرهان .

هـذا يـوم الفَصل الّذي كنتم تُوعدون ، هذا يوم الملاء الأعلى الّذي أنتم عنه معرضون ، هذا يوم الارشاد ، ويوم مِحُنة العباد ، ويوم الدّليل عل الرّوّاد .

هـذا يوم أبدى خفايا الصدور ومضمرات الاُمور ، هذا يوم النّصوص على أهل الخصوص هذا يوم شيث ، هذا يوم اِدريس ، هذا يوم يوشع ، هذا يوم شمعون ، هذا يوم الأمن المامون . هذا يوم اِظهار المصون من المكنون ، هذا يوم اِبلا ء السّرائر .

بے شک آج عظیم الشان دن ہے کہ جس کی بہت فضیلتیں ہیں۔اس میں گشائش واقع ہوتی ہے۔درجے اور مراتب بلند ہوتے ہیں اور حجتیں واضح وآشکار ہوتی ہیں۔

آج کا دن امامت کے رخ سے اٹھا کر اسے واضح کرنے کا دن ہے۔دین کے مکمل ہونے کا دن ہے، یہ بہت پہلے کئے گئے عہد کا دن ہے، یہ گواہ اور گواہی لئے جانے کا دن ہے۔یہ نفاق اور حقائق کے انکار مبنی عہد و پیمان اور قراردادوں کے آشکار ہونے کا دن ہے۔یہ ایمان کی حقیقت کو بیان کرنے کا دن ہے۔یہ شیطان کو دور کرنے اور واضح دلیل کا دن ہے۔

آج جدا سازی کا دن ہے کہ جس کا تم نے وعدہ کیا ہے۔آج واضح دلیل کا دن ہے کہ جس سے تم لوگ منہ پھیر لو گے۔یہ راہنمائی اور ارشاد کا دن ہے۔لوگوں کی آزمائش اور امتحان کا دن ہے جستجو کرنے والوں پر دلیل کا دن ہے۔آج سینہ میں چھپے ہوئے اور مخفی کاموں کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔یہ شائستہ اور خاص افرد کے لئے نص صریح کا دن ہے۔

آج ''شیثؑ'' کا دن ہے۔''ادریسؑ'' کا دن ہے،''ہودؑ'' کا دن ہے،''یوشعؑ'' کا دن ہے،

''شمعونؑ'' کا دن ہے، (یہ کنایہ ہے کہ آج وصی و جانشین معین کرنے کا دن ہے) آج امان دینے کا دن ہے۔ یہ ایسی چیز کو ظاہر کرنے کا دن ہے کہ جو مکنون اور مخفی ہونے سے محفوظ رہے۔ یہ راز و اسرار سے پردہ اٹھائے جانے کا دن ہے۔

اس کے بعد امامؑ نے مزید فرمایا کہ آج کا دن.....آج کا دن.....آج کا دن یہاں تک کہ آپ نے فرمایا:

پس خدا کو اپنے اوپر نگہبان جانو اور اس سے غافل نہ ہو اس کے کلام کو سنو اور اس کے حکم کی اطاعت کرو اور مکر و حیلہ سے پرہیز کرو اسے دھوکا نہ دو۔ اپنے وجود میں غور و فکر کرو اور فساد نہ کرو۔ خدا کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے اور اسے یکتا سمجھ کر اس کی اطاعت کرو کہ اس نے اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور یوں اس سے قریب ہو جاؤ اور کافروں سے دھوکا نہ کھاؤ۔ گمراہی کی طرف مائل نہ ہو جاؤ کہ کہیں ایسے لوگوں کی پیروی سے ہدایت اور راہ راست سے نہ ہٹ جاؤ کہ جو خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔

خدا نے اپنی کتاب میں ایسے گروہ کی مذمت اور سرزنش کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا. رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيراً'' [1]۔

یقیناً ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی۔ پھر انہوں نے ہمیں سیدھے راستہ سے بہکا دیا۔ اے ہمارے پروردگار! ان کو عذاب کا دوہرا حصہ دے اور ان پر لعنت کر بہت بڑی لعنت۔

خداوند کریم نے فرمایا: جس وقت عذاب جہنم میں مبتلا ہوں گے تو ضعیف و ناتوان مستکبرین سے کہیں گے کہ ہم تمہارے پیروکار تھے، کیا اب تم ہمیں خدا کے عذاب سے نجات دلا سکتے ہو؟

وہ کہیں گیا اگر خدا ہماری ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہیں صحیح راہ دکھاتے۔

۱۔ سورۂ احزاب، آیت: ۶۷، ۶۸۔

کیا تم جانتے ہو کہ استکبار کیا ہے؟ استکبار یعنی کسی ایسے کی اطاعت چھوڑ دینا کہ جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہو اور کسی ایسے پر بڑھائی دکھانا کہ جس کی پیروی کا حکم دیا گیا ہو۔ قرآن نے اس بارے میں بار بار تاکید کی ہے کہ اگر کوئی عاقل شخص اس پر غور و فکر کرے تو یہ اسے برائی سے نجات دے گا۔

اے مومنو! جان لو کہ خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفّاً كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾[1]۔

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

کیا تم جانتے ہو کہ خدا کی راہ کیا ہے اور کون اس کی راہ ہے؟ اور اس کا صراط و راستہ کیا ہے؟

"أنا صراط اللّٰه الّذي من لم يَسلكْه بطاعة اللّٰه فيه هُوي به الى النّار ، و أنا سبيله الّذي نصبني للأتّباع بعد نبيّه صلّى اللّٰه عليه و آله. أنا قسيم الجنّة و النّار ، و أنا حجة اللّٰه على الفجّار و نور الأنوار"

میں راہ خدا ہوں اگر کوئی خدا کی اطاعت سے اسے نہ پائے تو وہ آگ میں سرنگوں ہو جائے گا، میں اس کی راہ ہوں کہ پیغمبر (خدا کا درود و سلام ہو ان پر اور ان کی آل پر) کے بعد لوگوں کو جس کی پیروی کا حکم دیا گیا۔ میں جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں، میں بدکاروں اور نیک لوگوں پر خدا کی حجت ہوں اور انوار کو روشنی بخشنے والا ہوں۔

پس خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور موت آنے سے پہلے نیک کاموں کے ذریعہ خدا کی طرف سے بخشش پانے میں جلدی کرو، اس سے پہلے کہ دیوار کھڑی کر دی جائے کہ جس کے اندر رحمت اور باہر عذاب ہو (مومنوں اور منافقوں کے درمیان یہ دیوار کھڑی کر دی جائے گی کہ جس کے اندر اور ایک طرف مومن اور دوسری طرف منافق ہوں گے) پس تم جتنا چیخو گے کوئی تمہاری آواز نہیں

---

[1] سورۂ صف، آیت: ۴

سنے گا اور جس قدر نالہ وفریاد کرو گے کوئی تمہاری فریاد نہیں سنے گا۔کوئی تمہاری دادرسی نہیں کرے گا۔خدا کے احکامات کی اطاعت میں جلدی کرو،اس سے پہلے کہ اس کا وقت گزر جائے اور لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) تمہارے سراغ میں آجائے کہ جس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

خدا تم پر رحم کرے اس محفل کے برخواست ہونے سے پہلے اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اور ان سے میل جول رکھو۔خدا کی عطا کی گئی نعمتوں کے لئے اس کا شکر ادا کرو۔ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرو،خدا تمہارے درمیان انس ومحبت کو زیادہ کرے۔خدا کی نعمتیں ایک دوسرے کو ہدیہ کرو۔ان سے نیکی کرنے سے تمہارے مال اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ایک دوسرے سے مہر ومحبت اور دلسوزی رکھنا خدا کی رحمت اور لطف کا باعث بنتا ہے۔پس تم خود خوش رہو اور اپنے بھائیوں کو اچھا لباس،خوشبو اور کھانا دے کو خوش کرو۔

جو سہولتیں تمہارے پاس ہیں ان میں سے اپنی استطاعت کے مطابق جس قدر ممکن ہو سکے اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائیوں پر جود وبخشش کرو۔اپنے اندر کشادہ روی کو ظاہر کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو اور خدا نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے اس کے لئے خدا کے شکر گزار رہو۔جسے تم سے خیر کی امید اور توقع ہو،اس کے ساتھ زیادہ خیر کے ساتھ ملو اور اپنے پاس موجود نعمتوں میں سے اپنی توانائی کے مطابق ان کی مدد کرو۔آج خدا کی راہ میں دیئے جانے والے ایک درہم کا اجر ہزار درہم کے برابر ہوگا اور اگر خدا چاہے تو اس اجر میں مزید اضافہ کردے۔آج کا روزہ ان امور میں سے ہے کہ جس کی طرف خدا نے دعوت دی ہے اور اس کا عظیم اجر دینا اپنے ذمہ لیا ہے۔یہاں تک کہ اگر بندوں میں سے کوئی شخص ابتدائے دنیا سے انتہا تک روزہ رکھے اور راتوں کو شب بیداری کرے تو وہ آج کے دن مخلصانہ طریقے سے روزہ رکھنے والے کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اگر کوئی بغیر کہے کسی مومن بھائی کی مدد کردے اور شوق سے اس کے ساتھ نیکی کرے اور اسے قرض دے تو اسے اس شخص کے برابر اجر دیا جائے گا کہ جس نے آج کے دن روزہ رکھا ہو اور رات

عبادت میں بسر کی ہو۔اگر کوئی کسی مومن کو غدیر کے دن کا روزہ افطار کرائے گویا اسے نے فنامی کو،فنامی کو...(اسے دس مرتبہ تکرار فرمایا)افطاری دی ہو۔

ایک شخص اٹھااور عرض کی:اے امیر المومنین''فنام''سے کیا مراد ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:ایک لاکھ پیغمبر اور صدیق وشہید۔پس اگر کوئی مومنوں کے ایک گروہ کو افطاری دے تو اس کا کیا اجر ہوگا؟میں خدا کے نزدیک اس چیز کا ضامن ہوں کہ اسے کفر وفقر سے نجات دے گا اور اگر وہ اسی رات یا اسی دن یا اس سے اگلے دن یا آئندہ سال غدیر تک مر جائے اور کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہوا ہو تو اس کا اجر خداوند عالم پر ہے۔

اگر کوئی اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے قرض لے تو میں ضامن ہوں کہ اگر خدا نے اسے باقی رکھا تو وہ ادا کرے گا اور اگر اسے موت آ گئی تو میں اس کا ضامن ہوں۔جب ایک دوسرے سے ملو تو سلام کے ساتھ ایک دوسرے سے مصافحہ کرو۔ان باتوں کو غائبین اور دور کے افراد تک پہنچایا جائے۔صاحب ثروت،فقراء پر اور صاحب قدرت،کمزوروں پر لطف وعنایت کریں۔رسول خداؐ(ان پر اور ان کی آل پر درود وسلام ہو)نے مجھے ان کا حکم دیا ہے۔

اس کے بعد آنحضرتؐ نے جمعہ کا خطبہ شروع کیا اور جمعہ کی نماز کو نماز عید قرار دیا نماز کے بعد اپنے فرزندوں اور شیعوں کے ساتھ حضرت ابو محمد امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے گھر گئے اور تیار کی گئی غذا تناول فرمائی۔اس کے بعد صاحب ثروت اور فقیر تحائف کے ساتھ اپنے اہل وعیال کی طرف چلے گئے[1]۔

کتاب''النشر والطی''کے مؤلف نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جب قیامت آئے گی تو چار دن دلہن کی طرح حجلہ عروسی کی طرف،خدا کی بارگاہ میں لے جایا جائے گا۔

فرض کیا گیا:یہ کون سے دن ہیں؟

فرمایا:عید قربان،عید فطر،عید غدیر اور جمعہ کا دن۔

۱۔مصباح المتہجد:۷۵۲،اقبال الأعمال:۳۷۷،المصباح:۹۱۹۔

حقیقت میں اگر عید غدیر کا عید قربان، عید فطر، اور جمعہ کے دن سے مقائسہ کیا جائے تو عید غدیر ستاروں کے درمیان چاند کی مانند ہے۔

عید غدیر کا دن وہی دن ہے کہ جس دن خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود سے نجات دی اورانہوں نے خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھا۔ یہ وہی دن ہے کہ جس دن دین مکمل ہوا اور رسول اکرمؐ نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا اوران کی فضیلت و جانشینی کو بیان فرمایا اور آنحضرتؐ نے اس دن روزہ رکھا۔

غدیر کا دن اکمال دین اور شیطان کو خاک میں ملانے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں شیعوں اور خاندان حضرت محمدؐ کے محبوں کے اعمال قبول کئے جاتے ہیں اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن خدا مخالفوں کے اعمال سے منہ موڑ کر انہیں خاک کی مانند نابود کر دیتا ہے۔

یہ وہی دن ہے کہ جس میں خدا نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ تخت کرامت الٰہی بیت المعمور کے سامنے لگا دیا جائے۔ اسی دن جبرئل علیہ السلام نے اسے اٹھایا اور تمام آسمانوں سے سب فرشتے اس کے گرد جمع ہو کر رسول اکرمؐ کی مدح سرائی کرتے ہیں۔ نوع بنی آدم، امیر المومنین کے شیعوں اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کے محبوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

یہ وہی دن ہے کہ جب خدا بندوں کے اعمال لکھنے والوں کو حکم دیتا ہے کہ عید غدیر کے تین دن بعد تک محمدؐ و علی علیہ السلام اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کی عصمت و کرامت کی وجہ سے اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں اور محبوں کے نامہ اعمال میں ان کی کوئی خطا نہ لکھیں۔

یہ وہی دن ہے کہ جسے محمد و آل محمدؐ اوران کے چاہنے والوں کے لئے خاص قرار دیا گیا۔ یہ وہی دن ہے کہ جس میں خداوند کریم نے ہر اس شخص کے مقام کو بلند کیا اور اسے جہنم کی آگ سے نجات دی کہ جو یہ دن عبادت میں گزارے اور اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کو اس کی ترغیب دلائے۔ یہ وہی دن ہے کہ جس میں خدا نے شیعوں کی کوششوں کا شکر کیا اوران کے گناہوں کو بخش کر ان کے اعمال کو

قبول کیا۔غدیر کا دن گناہوں سے پاک ہونے اور اجر وعطا کا دن ہے۔ بشارت اور بزرگ ترین عید کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔

غدیر کا دن عظیم مقام رکھتا ہے یہ خوبصورت لباس پہننے اور کالے کپڑے اتارنے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ولایت شرط ہے۔غدیر کا دن غموں کے برطرف ہونے اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے گناہگار شیعوں سے چشم پوشی کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس دن میں محمد وآل محمدؐ پر بہت زیادہ صلوات بھیجنی چاہئے۔

غدیر کا دن خوشنودی کا دن ہے۔ یہ اہلبیت محمدؐ کی عید کا دن ہے۔اعمال کی قبولی اور خدا سے زیادہ مانگنے کا دن ہے۔مومنوں کے لئے آرام کا دن ہے، معاملہ ودوستی رحمت الٰہی سے وابستہ ہونے کا دن ہے۔تذکیہ نفس اور خودسازی کا دن ہے۔گناہوں اور خاص کر گناہ کبیرہ سے دوری کا دن ہے، یہ عبادت اور روزہ داروں کو افطار کرانے کا دن ہے۔کیونہ گو کوئی بھی اس دن کسی مؤمن کو افطاری دے، وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے ''فنعام فنعام'' کو افطار کرایا ہو یہاں تک کہ انہوں نے دس بار ''فنعام'' کو تکرار فرمایا۔

پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ'' فنعام'' سے کیا مراد ہے؟

عرض کیا گیا: نہیں

فرمایا: یعنی ایک لاکھ افراد۔اسی طرح غدیر ایک دوسرے کو تبریک وتہنیت اور مبارکباد کہنے کا دن ہے۔اس بناء پر اس دن جب بھی کسی مؤمن بھائی کا سامنا ہو تو اس سے ملتے وقت کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلاٰيَةِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام

آج مومنوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنے کا دن ہے۔اس بناء پر غدیر کے دن جو مؤمن بھی اپنے مؤمن بھائی کے ساتھ ملتے وقت مسکرا کے ملے، خداوند قیامت کے دن اس کی طرف رحمت کی نظروں سے دیکھے گا اور اس کی ہزار حاجتیں پوری کرے گا اور اس کے لئے جنت میں مروارید کا ایک

محل بنائے گا اور اسے دلکش اور خوبصورت بنائے گا۔

غدیر کا دن سنورنے کا دن ہے۔اس بناء پر جو بھی غدیر کے دن خود کو سنوارے خداوند اس کی تمام (چھوٹی بڑی) خطاؤں کو بخش دے گا اور اس کی طرف فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے کہ وہ آئندہ سال غدیر تک اس کے زیادہ نیک اعمال لکھیں اور اس کے درجات کو بلند کریں کہ اگر وہ مر جائے تو شہید اور اگر زندہ رہے تو نیک بخت شمار ہو۔

اس دن جو بھی کسی مؤمن کو کھانا کھلائے گویا اس نے سب پیغمبروں اور صدیقین کو کھانا کھلایا ہو اور جو بھی اس دن کسی مؤمن سے ملاقات کے لئے جائے، خداوند اس کی قبر کو اتنا نورانی کرے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کرے گا اور ہر دن ستّر ہزار فرشتے اس کی قبر پر اس سے ملاقات کے لئے آئیں گے اور اسے جنت کی بشارت دیں گے۔

پھر ولایت زمین کی طرف آئی تو سب سے پہلے مکہ اسے قبول کرنے کے لئے اٹھا کہ جس کی وجہ سے کعبہ سنور گیا، پھر مدینہ نے اسے قبول کیا کہ جس کی وجہ سے محمد مصطفیؐ کا وجود آراستہ شد۔ پھر کوفہ اسے قبول کرنے کے لئے اٹھا کہ جس کی وجہ سے وجود امیر المؤمنین علیہ السلام سنور گیا۔

اس کے بعد پہاڑوں پر ولایت پیش کی گئی۔سب سے پہلے جن پہاڑوں نے ولایت کا اقرار کیا وہ تین پہاڑ تھے۔عقیق کا پہاڑ، فیروزہ کا پہاڑ، یاقوت کا پہاڑ۔ولایت کا اقرار کرنے کی وجہ سے ان جواہرات کے پہاڑ بہترین پہاڑ قرار پائے۔اس کے بعد دوسرے پہاڑ اسے قبول کرنے کے لئے اٹھے کہ جس کی وجہ سے سونا اور چاندی معدن قرار پائے۔جس پہاڑ نے بھی اس کا اقرار نہیں کیا اور اسے قبول نہیں کیا، اسے کچھ حاصل نہ ہوا۔

اسی روز ولایت پانی پر پیش کی گئی اور جس پانی نے بھی اسے قبول کر لیا، وہ میٹھا ہو گیا اور جس پانی نے اس کا انکار کیا، وہ شور اور تلخ ہو گیا۔

اسی طرح اس دن ولایت نباتات پر پیش کی گئی اور جس نے بھی اس کا اقرار کیا وہ میٹھی بن گئی

اور جس نے بھی اس کا انکار کیا، وہ کڑوی ہوگئی۔ اس کے بعد یہ پرندوں پر عرضہ کی گئی اور جس نے بھی اسے قبول کیا، اس کی آواز اونچی اور تیز ہوگئی اور جس نے اس کا انکار کیا وہ گونگا ہوگیا۔

غدیر کے دن مومنوں کا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنے کا واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کرنے کے واقعہ کی مانند ہے اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کا انکار کرنا، ابلیس کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کی طرح ہے۔ یہ وہی دن ہے کہ جب آیت " اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم "[1] نازل ہوئی۔

خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے نزدیک بعثت کا دن غدیر کے دن کی طرح ہو اور وہ اس کی حرمت کو جانتا ہے۔ کیونکہ اس پیغمبر کے بعد اس دن امت کے لئے اس کا وصی و جانشین معین کیا ہو[2]۔

﴿۵﴾

محرم کا مہینہ

عاشورا کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان

شیخ صدوقؒ نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو بھی عاشورا کے دن اپنی حاجات کے حصول کی کوشش کو ترک کر دے، خداوند کریم اس کی دنیا و آخرت کی حاجات کو پورا فرمائے گا۔ جو عاشور کو محزون و غمگین رہے گا، خداوند قیامت کے دن اسے خوشی اور سرور عطا فرمائے گا اور جنت میں اس کی آنکھیں ہمارے نور سے منور ہو جائیں گی۔ جو بھی عاشور کے دن کو برکت کا دن قرار دے کر اپنے گھر میں کوئی چیز ذخیرہ کرے تو اس نے جو کچھ بھی

۱۔ سورۂ مائدہ، آیت: ۳۔

۲۔ ترجمہ کامل اقبال الأعمال: ۳۵۶/۲۔

ذخیرہ کیا ہو اس میں برکت نہیں ہوگی اور قیامت کے دن یزید، عبیداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد علیہم اللعنۃ کے ساتھ جہنم کے پست ترین درجے میں محشور ہوگا۔

نیز انہوں نے ریّان بن شبیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں محرم کی پہلی تاریخ کو حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے ابن شبیب: کیا آج تمہارا روزہ ہے؟

عرض کیا: نہیں

فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جب خداوند کریم نے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا مستجاب فرمائی اور پھر انہوں نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

اے ابن شبیب: اگر کسی چیز کے لئے رونا چاہو تو حسین بن علی علیہ السلام پر رو کہ انہیں ایسے قتل کیا گیا جیسے بھیڑوں کو ذبح کیا جاتا ہے اور ان کے اہلبیت علیہم السلام سے اٹھارہ جوانوں کو قتل کر دیا گیا کہ روئے زمین پر جن کی کوئی نظیر و مثال نہیں ملتی۔

بے شک ان کی شہادت پر ساتوں آسمان اور زمین نے گریہ کیا اور چار ہزار فرشتے آنحضرتؑ کی مدد کے لئے زمین کی طرف آئے، مگر جب وہ پہنچے تو وہ شہید ہو چکے تھے۔ پس وہ ان کی قبر مطہر کے پاس سروں پر خاک ڈال کر طواف کر رہے ہیں، یہاں تک کہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں۔ یہ ان کے یاور و انصار میں سے ہوں گے اور جنگ میں ان کا نعرہ یہ ہوگا

"یا لثارات الحسین علیه السلام"

اے ابن شبیب: میرے والد گرامی نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے خبر دی ہے کہ جب میرے جدّ حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان نے خون اور سرخ مٹی برسائی۔

اے ابن شبیب: اگر کوئی حسین علیہ السلام پر گریہ کرے کہ اس کی آنکھوں سے آنسو چہرے پر جاری ہو جائیں تو خدا اس کے تمام کبیرہ و صغیرہ گناہ بخش دے گا۔

اے ابن شبیب: اگر چاہو کہ قیامت کے دن تم پر کوئی گناہ نہ ہو تو آنحضرتؑ کی زیارت کرو۔

اے ابن شبیب: اگر بہشت کے مکانوں میں رسول خداؐ اور ان کے خاندان کے ساتھ رہنا چاہو تو امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت کرو۔

اے ابن شبیب: اگر تم یہ چاہو کہ تمہیں آنحضرتؑ کے ساتھ شہید ہونے والے کے برابر ثواب دیا جائے تو تو جب بھی انہیں یاد کرو تو کہو:

یا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ ، فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا[۱]۔

اے ابن شبیب: اگر بہشت کے بلند درجات میں ہمارے ساتھ رہنا چاہو تو ہمارے غم میں غم مناؤ اور ہماری خوشی میں خوشی مناؤ اور ہماری محبت و ولایت پر کاربند رہو۔ اگر کوئی کسی پتھر کو دوست رکھے تو خدا اسے قیامت کے دن اسی کے ساتھ محشور فرمائے گا[۲]۔

محرم کا پہلا دن وہ دن ہے کہ جس میں حضرت زکریا علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی کہ مجھے فرزند عطا فرما تو خدا نے ان کی دعا مستجاب فرمائی اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا کیا۔ چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جو اس دن روزہ رکھے اور دعا کرے تو خداوند تعالی اس کی دعا مستجاب فرمائے گا[۳]۔

عاشور کا دن

جعفر بن عیسٰی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے عاشور کے دن کے بارے میں سوال کیا اور لوگ اس کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں اسے آنحضرتؑ کے گوش گزار کیا تو امامؑ نے فرمایا:

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۳۲۴/۱۰۔

۲۔ ھدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۱۶۵، بحار الانوار: ۲۸۵/۴۴۔

۳۔ ھدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۵۸۱۔

مرجانہ کے بیٹے کے روزہ کے بارے میں مجھ سے پوچھتے ہو؟

اس دن زیاد کے خاندان سے ولدالزنا لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے روزہ رکھا۔ یہ وہ دن ہے کہ جسے آل محمد علیہم السلام منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں۔ اہل اسلام اسے منحوس سمجھتے ہیں اور جس دن کو اہل اسلام منحوس سمجھیں، اس دن روزہ نہیں رکھا جاسکتا اور اس سے تبرک نہیں کرتے۔ سوموار کا دن بھی منحوس دن ہے کہ اس دن خدا نے اپنے پیغمبر کی روح قبض کی اور آل محمد علیہم السلام پر پڑنے والی ہر مصیبت سوموار کے دن تھی۔ لہذا اسے منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں اور ہمارے دشمن اس سے تبرّک وتوسل کرتے ہیں [۱]۔

یزید اور اس کے پیروکاروں پر لعنت

راوندیؒ نے کتاب ''سلوۃ الحزین'' میں فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

جب امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کو شام لے جایا گیا تو یزید ملعون نے حکم دیا کہ سر اس کے پاس حاضر کیا جائے۔ سر طشت میں رکھ کر اس کے تخت کے نیچے رکھ دیا گیا اور اس نے شطرنج کی بساط بچھائی، وہ خبیث شطرنج کھیل رہا تھا اور درمیان میں وہ حسین علیہ السلام، ان کے والد گرامی اور ان کے جدّ بزرگوار کا ذکر کرکے، مذاق اڑ رہا تھا اور جب وہ اپنے دوست ست شطرنج کی بازی جیت لیتا تو شراب کے تین جام پیتا اور جام میں بچی ہوئی شراب طشت کے قریب گرا دیتا۔ پس جو بھی ہمارے شیعوں میں سے ہے، وہ شراب پینے اور شطرنج کھیلنے سے دور رہے۔ جب بھی کسی کی نظر شراب یا شطرنج پر پڑے تو وہ امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت کو یاد کرلے اور یزید اور خاندان یزید اور اس کے پیروکاروں پر لعنت بھیجے۔ خداوند بھی اس عمل کی جزا میں اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ ستاروں کی تعداد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں [۲]۔

۱۔ بحارالانوار: ۹۴/۴۵۔

۲۔ الدعوات: ۱۶۲، عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲۱/۲۔

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اسلام میں جس کے لئے سب سے پہلے فقّاع (جو کی شراب) تیار کی گئی، وہ شام میں یزید ملعون تھا۔ وہ دسترخوان پر بیٹھا ہوا تھا اور اس نے ساتھ میں امام حسین علیہ السلام کا سر رکھا ہوا تھا وہ خبیث شراب پیتا اور اپنے دوستوں کو بھی دیتا اور کہتا:

پیو کہ یہ مبارک شراب ہے اور اس کی برکت کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کو سب سے پہلے میں پی رہا ہوں کہ جب میرے دشمن کا سر میرے سامنے رکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دسترخوان بچھایا گیا ہے اور ہم اس سے کھا رہے ہیں کہ جب ہمارے نفوس اور دل آرام کی حالت میں ہیں۔

پس جو بھی ہمارے شیعوں میں سے ہے، وہ یہ شراب پینے سے پرہیز کرے کیونکہ یہ ہمارے دشمنوں کی مشروب ہے۔ اور اگر اس سے پرہیز نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ میرے والد نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ہمارے دشمنوں کا لباس نہ پہنو، ہمارے دشمنوں کا کھانا نہ کھاؤ، ہمارے دشمنوں کی راہ پر نہ چلو کہ ہمارے دشمنوں میں سے بن جاؤ گے کہ جس طرح وہ ہمارے دشمن ہیں۔

قیامت کے دن حضرت فاطمہ علیہا السلام کی دعا

ابواحمد داؤد بن سلیمان طائی کہتے ہیں: میں ۱۹۴ھ کو حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آنحضرتؑ نے اپنے آباء واجداد علیہم السلام اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میری بیٹی فاطمہ علیہا السلام قیامت کے دن جب میدان محشر میں داخل ہوں گی تو ان کے پاس ایک خون آلود لباس ہوگا اور اسے عرش کے ارکان میں سے ایک رکن میں آویزاں کریں گی اور فرمائیں گی۔

يا أحكم الحاكمين ؛ احكم بيني وبين قاتل ولدي.

اے سب سے زیادہ حکیم پروردگارا! میرے اور میرے بیٹے کے قاتل کے درمیان حکم فرما۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ويَحْكُم لابنتي فاطمة وربّ الكعبة. [۱]

رب کعبہ کی قسم کہ خداوند میری بیٹی فاطمہ علیہا السلام کے لئے حکم کرے گا۔

ابوالقاسم طائی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور انہوں نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

موسی بن عمران نے ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے پروردگار سے درخواست کی اور عرض کیا:

پروردگارا! میرا بھائی ہارون دنیا سے چلا گیا، اس کی مغفرت فرما۔

خداوند کریم نے ان کی طرف وحی فرمائی:

يا موسى ؛ لو سألتني في الأوّلين والآخرين لأجبتک ؛ ما خلا قاتل الحسين بن عليّ ، فإنّي أنتقم له من قاتله. [۲]

اے موسی؛ اگر اوّلین و آخرین کے بارے میں دعا کرتے تو بھی میں قبول کرتا سوائے حسین بن علی علیہ السلام کے قاتل کے بارے میں۔ کیونکہ میں حسین علیہ السلام کے قاتلوں سے انتقام لوں گا۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۷، صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام: ۸۹۔

۲۔ صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام: ۲۶۳۔

﴿۶﴾

صفر کا مہینہ

حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے دن آپ کی زیارت

علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے:

کچھ ایّام میں خاص امتیاز اور فضیلت کی وجہ سے ان میں آنحضرتؑ کی زیارت کرنے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر حضرت امام رضا علیہ السلام سے مخصوص دن۔ جیسے آپ کی ولادت کا دن جو کہ گیارہ ذی القعدہ ہے، آپ کی شہادت کا دن جو کہ صفر کے مہینے کا آخری دن یا چودہ رمضان ہے، جس دن خلافت کے لئے آپ کی بیعت کی گئی کہ جو یکم یا چھ رمضان ہے[۱]۔

اس بنا پر صفر کے آخر اور سترہ تاریخ (روایت کے مطابق حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی شہادت کا دن) کو آنحضرتؑ کی زیارت کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت اور دفن کی کیفیت

ابا صلت ہروی کہتے ہیں: میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابا صلت؛ اس قبّہ میں کہ جہاں ہارون کی قبر ہے، داخل ہو اور اس کے چاروں جانب سے خاک اٹھا کے لے آؤ۔

میں گیا اور خاک اٹھا کر لے آیا اور چونکہ میں آنحضرتؑ کے سامنے کھڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا: یہ خاک مجھے دو۔ میں جو خاک دروازے کے پاس سے اٹھائی تھی، آنحضرت علیہ السلام کو دے دی۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۴۳۔

انہوں نے مجھ سے وہ خاک لے کر سونگھی اور پھر زمین پر پھینک دی اور فرمایا:

یہاں میرے لئے قبر کھودی جائے گی اور پھر ایک بڑا پتھر نکلے گا کہ اگر خراسان کے سب لوگ اسے نکالنا چاہیں تو اسے نہیں نکال پائیں گے۔

اس کے بعد جو خاک پاؤں اور سر کے نزدیک سے لایا تھا اس کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا اور پھر فرمایا:

وہ دوسری خاک مجھے دو کہ وہ میری تربت میں سے ہے۔

پھر فرمایا: یہاں میرے لئے ایک گڈھا کھودیں گے تو تم انہیں حکم دینا کہ سات پلّے نیچے تک کھودیں تا کہ میری قبر ظاہر ہو جائے اور اگر وہ لحد کھودنے کے علاوہ قبول نہ کریں تو انہیں حکم دینا کہ وہ لحد کو دو زراع اور ایک وجب قرار دیں پھر خدا جس قدر چاہے گا اسے وسیع فرمائے گا۔

جب وہ ایسا کریں گے تو تمہیں میرے سر کے قریب ایک رطوبت دکھائی دے گی اور میں تمہیں جو باتیں تعلیم دوں، اسے کہو۔ وہاں سے پانی نکلے گا کہ قبر پانی سے بھر جائے گی اور تمہیں اس میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں دکھائی دیں گی، تم انہیں وہ نان کھلانا کہ جو میں تمہیں ان کے لئے دوں گا۔ جب اس میں سے کچھ بھی باقی نہ بچے تو وہاں سے ایک بڑی مچھلی نکلے گی کہ جو ان سب کو نگل جائے گی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچے گی۔ پھر وہ چھپ جائے گی اور جب وہ چھپ جائے تو تم پانی میں اپنا ہاتھ ڈالنا اور وہ کلمات کہنا کہ جو میں تمہیں سکھاؤں۔ پانی نیچے چلا جائے گا اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ یہ کام صرف مامون کی موجودگی میں ہی انجام دینا۔

پھر فرمایا: اے اباصلت؛ کل میں اس فاجر کے پاس جاؤں گا اگر میں اس سے واپسی پر ننگے سر نکلوں تو مجھ سے بات کرنا اور اگر واپسی پر میرا سر ڈھکا ہو تو مجھ سے بات نہ کرنا۔

اباصلت کہتے ہیں: کل جب صبح ہوئی تو امامؑ نے اپنا لباس زیب تن کیا اور محراب میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے اسی حالت میں مامون کے غلام داخل ہوئے اور آنحضرتؑ سے کہا کہ امیر المؤمنین نے

آپ کو بلایا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے پاؤں میں نعلین پہنے اور ردا اوڑھ کر چل دیئے۔ میں آنحضرتؑ کے پیچھے چلتا گیا یہاں تک آنحضرتؑ مامون کے پاس پہنچ گئے۔ اس کے سامنے طشت میں انگور رکھے ہوئے تھے اور کچھ دیگر پھلوں کے طشت بھی تھے اس کے ہاتھ میں انگوروں کا ایک گچھا تھا کہ جس میں سے اس نے کچھ کھائے تھے۔ جب اس نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو دیکھا تو کھڑا ہو گیا اور آنحضرتؑ سے گلے ملا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور آنحضرتؑ کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔ پھر انہیں انگور کا ایک گچھا دیا اور کہا:

یا بن رسول خدا؛ میں نے اس سے بہتر انگور نہیں دیکھے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا؛ بہشت سے بہتر انگور کہاں ہوں سکتے ہیں۔

اس نے کہا: آپ ان میں سے کچھ کھائیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا؛

مجھے اس سے معاف ہی رکھیں۔

مامون نے کہا: ان سے گریز کیسا۔ کون سی چیز آپ کو یہ کھانے سے روک رہی ہے۔ شاید آپ مجھے متہم کر رہے ہیں؟ اس نے انگور کا ایک گچھا اٹھایا اور اس سے کچھ انگور کھائے۔ پھر اس نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو دیئے اور آنحضرتؑ نے ان میں سے تین انگور تناول فرمائے اور باقی رکھ دئے۔ پھر وہاں سے اٹھے۔ مامون نے کہا: کہاں جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

جہاں تم نے مجھے روانہ کیا ہے۔

پھر آپؑ نے اپنی ردا سر پر رکھی اور باہر نکل آئے۔ لہذا امام رضا علیہ السلام کے حکم کے مطابق میں نے ان سے بات نہیں کی یہاں تک کہ وہ گھر میں داخل ہو گئے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: گھر کے دروازے بند کر دو۔

گھر کے دروازے بند کر دیئے اور وہ بستر پر چلے گئے۔ میں گھر کے صحن میں غمزدہ حالت میں کھڑا تھا کہ اچانک حضرت امام رضا علیہ السلام سے مشابہ ایک خوبصورت جوان داخل ہوا میں ان کی

طرف آگے بڑھا اور عرض کی کہ آپ کیسے آئے حالانکہ دروازے بھی بند ہیں۔ فرمایا:

جو مجھے ایک ہی لمحہ میں مدینہ سے یہاں لایا اسی نے مجھے بند دروازے سے گھر میں بھی داخل کیا۔

میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اے اباصلت میں تم پر خدا کی حجت ہوں، میں محمد بن علی ہوں۔

پھر وہ اپنے والد گرامی کے پاس گئے اور مجھے بھی حکم دیا کہ میں بھی ان کے ساتھ آنحضرتؑ کے پاس جاؤں۔ جب حضرت امام رضا علیہ السلام کی نظر اپنے فرزند پر پڑی تو فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور ان سے گلے ملے انہیں اپنے سینہ سے لگا لیا اور ان کی پیشانی کو چوما۔ پھر انہیں اپنے پستر کے پاس لے گئے۔ حضرت محمد بن علی علیہ السلام نے انہیں پکڑا ہوا تھا اور انہیں چوم رہے تھے اور ان کے والد گرامی آہستہ سے ان سے کچھ مطالب بیان کر رہے تھے کہ میں جنہیں نہیں سن سکا۔ برف سے زیادہ سفیدی حضرت امام رضا علیہ السلام کے لبوں میں دیکھی کہ جسے محمد بن علی علیہ السلام نے اپنی زبان سے چوسا اور پھر انہوں نے اپنے ہاتھ دونوں لباس اور سینہ کے درمیاں داخل کئے اور چڑیا کی طرح کوئی چیز نکالی اور ابو جعفر اسے نگل گئے اور اس وقت حضرت امام رضا علیہ السلام اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

ابو جعفر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

اے اباصلت؛ اٹھو اور میرے بابا کو غسل دینے کے لئے جگہ تیار کرو اور میرے لئے صندوق خانہ سے پانی لے آؤ۔

میں نے عرض کیا: نہ ہی تو غسل دینے کے لئے کوئی جگہ ہے اور نہ ہی گھر کے صندوق میں پانی۔

فرمایا: میں تمہیں جو حکم دے رہا ہوں اسے انجام دو۔

میں گھر کے صندوق میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پانی اور غسل دینے کی جگہ دیکھی میں نے وہ اٹھایا اور باہر لے آیا میں نے اپنا لباس لٹکا دیا تا کہ انہیں غسل دوں انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوصلت تم پیچھے ہٹ جاؤ؛ کیونکہ تمہارے علاوہ کوئی اور میری مدد کے لئے ہے۔

پس وہ آنحضرتؑ کے بدن مطہر کو غسل دے رہے تھے اور پھر فرمایا:

پھر صندوق خانہ میں داخل ہو اور وہ زنبیل میرے لئے لے کر آؤ کہ جس میں کفن اور حنوط ہے۔ میں گھر کے صندوق میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایسا زنبیل دیکھا کہ جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے وہ اٹھایا اور آنحضرتؑ کے لئے لے آیا۔ انہوں نے اپنے بابا کے بدن مطہر کو کفن دیا اور ان پر نماز ادا کی۔ اس کے بعد فرمایا:

میرے لئے تابوت لے آؤ۔

عرض کیا: کیا بڑھئی کے پاس جا کر تابوت بنواؤں؟

فرمایا: گھر کے صندوق میں جاؤ اور وہاں سے تابوت لے آؤ۔ جب میں وہاں داخل ہوا تو وہاں تابوت رکھا ہوا تھا کہ اس جیسا تابوت میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔

انہوں اپنے بابا کا جسد مطہر اٹھا کر تابوت میں رکھا اور ان کے پاؤں صاف کئے اور پھر دو رکعت نماز پڑھی۔ ابھی تک نماز تمام نہیں ہوئی تھی کہ تابوت اوپر اٹھا اور چھت کو شگاف کر کے باہر نکل گیا اور چلا گیا۔

میں نے عرض کیا: یابن رسول خدا؛ اگر ابھی مامون ہمارے پاس آئے اور حضرت امام رضا علیہ السلام کا مطالبہ کرے تو ہم کیا کریں؟ فرمایا:

خاموش ہو جاؤ وہ واپس آ جائے گا، اے اباصلت؛ کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے کہ جو مشرق میں وفات پائے اور اس کا وصی مغرب میں وفات پائے۔ مگر یہ کہ خداوند ان کی ارواح اور اجساد میں جمع کرے۔

ابھی تک انہوں نے حدیث تمام نہ کی تھی کہ چھت میں شگاف ہوا اور تابوت نیچے زمین پر آ گیا، ابوجعفر علیہ السلام نے اپنے والد گرامی کا بدن مطہر تابوت سے باہر نکالا اور ان کے بستر میں رکھ دیا کہ گویا ابھی تک غسل و کفن نہ دیا ہو۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اے اباصلت؛ اٹھو اور مامون کے لئے دروازہ کھولو۔

میں نے دروازہ کھولا تو مامون اور اس کے غلام باہر دروازے پر کھڑے تھے، وہ غمگین حالت میں روتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے انہوں نے اپنے گریبان چاک کئے ہوئے تھے اور اپنے سر پر مارتے ہوئے کہہ رہے تھے: واسیداہ، اے ہمارے آقا؛ آپ کی مصیبت نے ہمیں دردمند و سوگوار کر دیا۔ پھر وہ گھر میں داخل ہوا اور آنحضرتؑ کے سر کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اس نے کہا: ان کی تجہیز کا انتظام کرو اور پھر اس نے قبر کھودنے کا حکم دیا۔ میں نے وہی جگہ کھودی۔ سب چیزیں ویسے ہی ظاہر ہوئیں کہ جیسے حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

اس کے بعض ہمنشینوں نے اس سے کہا: کیا ان کا عقیدہ نہیں تھا کہ وہ امام ہیں؟

اس نے کہا: ہاں، امام نہیں ہوتا مگر یہ کہ لوگوں سے پہلے اور ان سے آگے آگے۔ پھر اس نے حکم دیا کہ قبلہ میں ان کے لئے قبر کھودی جائے۔

میں نے کہا: انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ سات پلے نیچے جائیں اور ان کے لئے قبر کھودیں۔

اس نے کہا: اباصلت جو حکم دے وہی انجام دو، اس کے لئے قبر کھودو اور لحد تیار کرو۔

جب مامون کے لئے رطوبت، مچھلیاں اور دوسری چیزیں ظاہر ہوئیں تو اس نے کہا: علی بن موسی الرضا علیہ السلام پہلے اپنی زندگی میں مجھے عجائب دکھاتے تھے اور اب وفات کے بعد بھی مجھے عجائب دکھا رہے ہیں۔

اس کے ساتھ جو وزیر تھا، اس نے مامون سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت امام رضا علیہ السلام اس کام سے تمہیں کون سی خبر دینا چاہتے ہیں؟

اس نے کہا: نہیں

وزیر نے کہا: وہ خبر دے رہے ہیں کہ اے بنی عباس، تمہاری حکومت کی مدت زیادہ سے زیادہ ان مچھلیوں کی طرح ہے۔ تمہاری مہلت ختم ہوگی، تم لوگوں کے آثار منقطع ہوں گے، تمہاری حکومت ختم ہوگی اور خدا ہم میں سے ایک شخص کو تم پر مسلط کرے گا کہ جو تم سب کو نابود کرے گا۔

اس نے کہا: سچ کہا ایسے ہی ہے۔ پھر اس نے کہا: اے اباصلت؛ تم نے ان کے ساتھ جو کلام کیا وہ مجھے بھی سکھاؤ۔

میں نے اسے کہا: خدا کی قسم میں اسے اسی لمحہ بھول گیا ہوں اور میں سچ کہہ رہا ہوں۔

مامون نے مجھے قید کرنے کا حکم دے دیا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام دفن ہو گئے اور میں ایک سال تک قید میں رہا یہاں تک کہ میرا سینہ تنگ ہو گیا، ایک رات صبح صادق تک بیدار رہا اور خداوند کریم کو دعاؤں کے ذریعہ پکارا اور محمد و آل محمد علیہم السلام کو یاد کیا اور خدا سے ان کے توسل وحق سے دعا کی کہ مجھ پر آسانی مرحمت فرما۔ میری دعا ابھی تمام نہ ہوئی تھی کہ ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام آئے اور فرمایا:

اے اباصلت! کیا تمہارا سینہ تنگ ہو گیا ہے؟

عرض کیا: جی ہاں! خدا کی قسم

فرمایا: اٹھو اور باہر جاؤ!

پھر انہوں نے ان بند اور زنجیروں پر مارا اور انہیں کھول دیا اور میرا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے باہر لے آئے۔ نگہبان اور غلام مجھے دیکھ رہے تھے لیکن ان میں کچھ کہنے کی طاقت نہیں تھی اور وہاں سے نکل گئے۔ پھر فرمایا:

خدا کی پناہ میں جاؤ اور جان لو کہ تم ہرگز اس تک نہیں پہنچ پاؤ گے اور وہ تم تک نہیں پہنچنے پائے گا۔

اباصلت کہتے ہیں: اس واقعہ کے بعد میں نے آج تک مامون کو نہیں دیکھا۔[1]

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۲۴۴، الثاقب في المناقب: ۸۴۹۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں ایک اور روایت

ہرثمۃ بن اعین کہتے ہیں: ایک رات میں مامون کے پاس موجود تھا رات کے چار گھنٹے گزرے تھے۔ پھر اس نے مجھے واپس جانے کی اجازت دی۔ جب میں واپس پہنچا تو آدھی رات گزر چکی تھی۔ کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔ ایک غلام دروازے پر گیا تو میں نے کہا کہ ہرثمہ سے کہو: اپنے آقا کے پاس جاؤ۔

ہرثمہ کہتے ہیں کہ میں تیزی سے اٹھا اور اپنا لباس زیب تن کیا اور اپنے آقا علی بن موسی ارضا علیہ السلام کی طرف چل دیا۔ غلام مجھ سے پہلے داخل ہوا تو میں اس کے فوراً بعد داخل ہو گیا۔ اسی دوران میں نے اپنے مولا و آقا حضرت امام رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ جو اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اے ہرثمہ؛ میں نے کہا: جی میرے مولا!

فرمایا: بیٹھ جاؤ اور میں بیٹھ گیا!

فرمایا: سنو اور اچھی طرح ذہن میں بٹھا لو؛ ہرثمہ میرا خدا کی طرف کوچ کرنے کا وقت آ گیا ہے اور جلد ہی میں اپنے جد اور اپنے بابا علیہم السلام سے جا ملوں گا، میری زندگی کی کتاب اختتام کو پہنچ گئی ہے اور اس سرکش شخص نے مجھے انگور اور انار میں زہر دے کر مسموم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

وہ دھاگہ کو زہر الود کر کے انگوروں میں زہر ڈالے گا اور انار اپنے ایک غلام کو دے گا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے انہیں ملے گا کہ جس کے ہاتھوں پر زہر لگا ہوگا۔

وہ اگلے روز مجھے بلائے گا اور میرے پاس انگور اور انار لے کر آئے گا اور مجھ سے تقاضا کرے گا کہ میں ان میں سے کچھ کھاؤں۔ میں انہیں کھاؤں گا تا کہ حکم الٰہی اور قضائے پروردگار میرے اوپر

نافذ ہو سکے۔

جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا تو وہ کہے گا کہ میں انہیں اپنے ہاتھوں سے غسل دوں گا۔ جب وہ یوں کہے تو میری طرف سے اسے کہنا (جب اس کے اور تمہارے درمیان کوئی نہ ہو) کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں تمہیں غسل اور کفن نہ دینے دوں کہ اگر تم نے ایسا کیا تو تم پر دیر سے آنے والا عذاب جلد نازل ہو جائے گا اور تم جس دردناک بلا سے گریز کر رہے ہو، وہ تم پر آ جائے گی۔ تمہارے یہ کہنے سے وہ ایسا کرنے سے رک جائے گا۔

ہرثمہ نے کہا: اے میرے آقا؛ میں ایسا کروں؟

فرمایا؛

جب وہ تمہیں مجھے غسل دینیکی اجازت دے دے تو اس کے گھر کی بلند جگہ پر بیٹھ جانا تا کہ میرے غسل کی جگہ دیکھ سکو۔

اے ہرثمہ؛ تم میرے غسل کے کسی کام کو بھی انجام نہ دو یہاں تک کہ تم ایک سفید خیمہ دیکھو کہ جو گھر کے ایک جانب لگایا گیا ہوگا۔ جب تم وہ خیمہ دیکھو تو میں جس لباس میں بھی ہوں مجھے اسی لباس کے ساتھ اٹھانا اور اس خیمہ میں رکھ دینا اور خود خیمہ کے پیچھے کھڑے ہو جانا اور جو تمہارے ہمراہ ہوں ،وہ بھی تمہارے قریب ہوں، خیمہ کا پردہ نہ اٹھانا کہ مجھے دیکھ سکو کیونکہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

مامون بلندی سے تم پر برسے گا اور کہے گا: اے ہرثمہ؛ کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام کو امام کے علاوہ کوئی غسل نہیں دے سکتا؟ پس کون ابوالحسن علی بن موسی علیہ السلام کو غسل دے گا حالانکہ ان کے فرزند محمد مدینہ میں شہر حجاز میں ہیں اور ہم طوس میں ہیں؟

جب وہ ایسے کہے تو اسے جواب دینا اور کہنا: ہم کہتے ہیں کہ امام کے بعد انہیں امام کے علاوہ کوئی اور غسل نہ دے اور اگر وہ زبردستی غسل دے تو اس سے امام کی امامت باطل نہیں ہوگی اگر حضرت امام رضا علیہ السلام کو مدینہ میں ہونے کی اجازت دیتے تو ان کے فرزند محمد انہیں آشکار اور پردے کے بغیر غسل

دیتے اوراب بھی انہیں امام کے علاہ کوئی اور غسل نہیں دے گا،لیکن یہ مخفی اور پوشیدہ صورت میں ہے۔

جب خیمہ کا پردہ اٹھایا جائے تو تم دیکھو گے کہ مجھے کفن دیا جاچکا ہے۔کفن میں لپٹے ہوئے میرے بدن کو تابوت میں رکھواور اسے اٹھاؤ۔جب وہ میری قبر کھودنے کا ارادہ کرے کیونکہ وہ اپنے باپ ہارون کی قبر کو میری قبر کا قبلہ قرار دینا چاہے گا اور ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔جب وہ زمین کھودنے کے لئے زمین پر بیلچہ مارے گا تو اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور ناخن کے برابر بھی زمین نہیں کھود پائے گا۔جب وہ اپنی طرف سے ساری کوشش کرلے تو میری طرف سے مامون سے کہنا:

امامؑ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ایک بیلچہ تمہارے باپ کی قبر کے قبلہ کی طرف زمین پر ماروں،جب تم زمین پر مروگے تو وہ نیچے چلی جائے گی اور پہلے سے ایک تیارشدہ قبر ظاہر ہوگی،جب قبر ظاہر ہوجائے تو مجھے اس قبر میں نہ رکھنا کہ جب تک اس سے سفید پانی نہ نکلے کہ جس سے قبر بھر جائے اور وہ زمین کی سطح کے برابر نہ ہوجائے۔پھر قبر کی لمبائی کے برابر ایک مچھلی ظاہر ہوگی اور حرکت کرے گی۔جب تک وہ حرکت کرے مجھے قبر میں نہ رکھنا اور جب وہ مچھلی پوشیدہ ہوجائے تو پانی نیچے چلا جائے تو مجھے قبر میں نیچے اتارو اور لحد میں رکھ دو اور انہیں مجھ پر مٹی ڈالنے کی اجازت نہ دو؛ کیونکہ قبر خود ہی پوشیدہ ہوجائے گی اور بھر جائے گی۔

ہرثمہ کہتے ہیں:میں نے عرض کیا:اے میرے آقا:میں اطاعت کروں گا۔

پھر انہوں نے فرمایا:جو تمہارے ساتھ عہد کیا ہے،اس کی حفاظت کرو اور اس پر عمل کرو اور اس کی مخالفت نہ کرو۔

میں نے عرض کیا:میں آپ کے حکم کی مخالفت کرنے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

ہرثمہ کہتے ہیں:میں اس وقت روتے ہوئے غمگین حالت میں وہاں سے باہر نکلا خدا کے علاوہ کسی کو میری حالت کا علم نہیں تھا۔پھر مجھے مامون نے بلایا اور میں وہاں جا کر کھڑا ہوگیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی،پھر مامون نے مجھ سے کہا:

اے ہرثمہ: ابوالحسن کے پاس جاؤ اور انہیں میری طرف سے سلام کہو اور انہیں میرا پیغام دو کہ آپ میرے پاس آئیں گے یا میں آپ کے پاس آؤں، اگر وہ کہیں کہ میرے پاس آئیں گے تو انہیں کہنا کہ جلدی آئیں۔

ہرثمہ کہتے ہیں کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا:

اے ہرثمہ؛ میں نے تمہیں جو کچھ کہا تھا کیا وہ تمہیں یاد ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: میرے جوتے لے آؤ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں کس لئے بھیجا گیا ہے۔

ہرثمہ کہتے ہیں: میں نے آنحضرتؑ کے نعلین پیش کئے۔ انہوں نے نعلین پہنے اور روانہ ہو گئے، جب وہ دربار میں داخل ہوئے تو مامون اپنی جگہ سے اٹھا اور آنحضرتؑ سے گلے ملا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنے ساتھ تخت پر بیٹھا لیا اور باتیں کرنا شروع کیا کچھ دیر تک باتیں کرنے کے بعد اس نے اپنے ایک غلام کو کہا کہ انگور اور انار لے آؤ۔

ہرثمہ کہتے ہیں: جب میں نے یہ سنا تو میں صبر نہ کر سکا اور مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا، میں نہیں چاہتا تھا کہ مامون کو میری حالت کا پتہ چلے، میں آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتا چلا گیا اور وہاں سے باہر نکل گیا۔ زوال کے نزدیک میں نے محسوس کیا کہ میرے مولا، مامون کے پاس سے نکل کر گھر کی طرف جا رہے ہیں، پھر میں نے دیکھا کہ مامون نے حکم دیا کہ طبیبوں اور حکیموں کو حاضر کیا جائے اور انہیں آنحضرتؑ کے پاس لیجایا جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہوا ہے تو اس نے مجھ سے کہا: علی بن موسی علیہ السلام پر بیماری عارض ہوگئی ہے لوگ شک وتردید میں تھے لیکن مجھے یقین تھا کہ یہ بیماری کہاں سے عارض ہوئی ہے۔

ہرثمہ کہتے ہیں: جب رات کا دوسرا پہر گزرا تو گھر سے آہ و نالہ کی آواز بلند ہوئی میں تیزی سے اٹھا اور وہاں گیا، میں نے دیکھا کہ مامون ننگے سر، گریبان کھول کر حالت عزا میں کھڑا رو رہا ہے۔

اس کے بعد ہرثمہ کہتے ہیں: جو لوگ وہاں کھڑے ہوئے تھے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا رہا اور

سرد آہیں لے رہا تھا، جب وہ رات گزری اور صبح ہوئی تو مامون تعزیت کے لئے بیٹھ گیا کچھ دیر کے بعد وہ اٹھا اور میرے مولا وآقا کے جنازے کے پاس آیا اور اس نے کہا: جگہ تیار کی جائے، میں چاہتا ہوں کہ خود انہیں غسل دوں، میں اس کے پاس گیا اور جو کچھ میرے مولا نے مجھے غسل اور کفن کے بارے میں کہا تھا، میں نے اس سے کہہ دیا: اس نے کہا کہ میں یہ کام نہیں کروں گا اے ہرثمہ؛ تم جو جانتے ہو وہ انجام دو۔

ہرثمہ کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک خیمہ لگا دیا گیا جو بھی لوگ گھر میں موجود تھے وہ خیمہ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے، میں نے تکبیر وتہلیل، تسبیح اور برتن کے اوپر نیچے جانے اور پانی گرنے کی آوازیں سنی اور عطر کی خوشبو سونگھی کہ اس سے پہلے میں نے کبھی ایسے عطر کی خوشبو نہیں سونگھی تھی۔

ہرثمہ کا کہنا ہے کہ اچانک مامون جہاں سے یہ دیکھ رہا تھا، وہاں سے اس نے آواز دی۔

اے ہرثمہ؛ کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام کو امام کے علاوہ کوئی غسل نہیں دے سکتا؟ ان کے فرزند محمد بن علی کہاں ہیں کہ جو آئیں اور انہیں غسل دیں۔ وہ مدینہ میں ہیں اور یہ طوس میں۔

میں نے کہا: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کو امام کے علاوہ کوئی اور غسل نہیں دے سکتا۔ پس اگر کوئی زبردستی کر کے امام کو غسل دے تو غسل دینے والے کے ستم کی وجہ سے اس امام کی امامت باطل نہیں ہوگی، اگر امام رضا علیہ السلام مدینہ میں آزاد اور رہا ہوتے تو ان کے فرزند محمد بن علی انہیں آشکار طور پر غسل دیتے اور اب بھی انہیں انکے علاوہ کوئی اور غسل نہیں دے گا مگر مخفی طور پر۔

مامون خاموش ہو گیا اور کچھ نہ کہا: پھر خیمہ اوپر چلا گیا اور میں نے دیکھا کہ میرے آقا کا بدن مطہر کفن میں لپٹا ہوا ہے، اسے تابوت میں رکھا گیا اور مامون نے تمام حاضرین کے ساتھ ان پر نماز جنازہ ادا کی۔ پھر جنازہ اٹھا کر قبر کے پاس آئے میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہارون کی قبر کی نچلی طرف زمین کھودنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ ہارون کی قبر کو امامؑ کی قبر کا قبلہ قرار دیا جا سکے لیکن وہ زمین نہیں کھود پا رہے اور زمین پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔

مامون نے میری طرف دیکھا اور کہا: اے ہرثمہ وائے ہو تم پر کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ ان کے لئے کسی طرح قبر نہیں کھودی جا رہی؟

میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ کے باپ کی قبر کے قبلہ میں ایک بار بیلچہ ماروں اور صرف ایک ہی بار بیلچہ ماروں۔

اس نے کہا: ایک بار بیلچہ مارنے سے کیا ہوگا؟

میں نے کہا: انہوں نے مجھے خبر دی تھی کہ یہ روا نہیں ہے کہ تم اپنے باپ کی قبر کو ان کی قبر کا قبلہ قرار دو اور جب میں ایک بیلچہ ماروں گا تو تیار شدہ قبر ظاہر ہوگی اور اس کے درمیان ضریح ظاہر ہو جائے گی۔

مامون نے کہا: سبحان اللہ؛ کتنی عجیب بات ہے اور مجھے ابوالحسن علیہ السلام کی اس بات پر تعجب ہے، اب تم ایک بیلچہ مارو دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے؟

ہرثمہ کہتے ہیں: میں نے بیلچہ ہاتھ میں لیا اور ہارون کی قبر کے قبلہ جانب زمین پر مارا، ایک کھودی ہوئی تیار قبر ظاہر ہوگئی اور اس کے درمیان میں ضریح بھی آشکار ہوگئی، لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

مامون نے کہا: اے ہرثمہ؛ بدن قبر میں اتارو۔

میں نے کہا اے امیر المؤمنین: میرے آقا نے کہا تھا کہ تب تک بدن قبر میں نہ اتارا جائے کہ جب تک قبر سے سفید رنگ کا پانی جاری نہ ہو جائے اور جب پانی زمین کی سطح تک پہنچ جائے تو وہاں سے ایک مچھلی نکلے گی کہ جو قبر کی لمبائی کے برابر ہوگی، جب وہ مچھلی چھپ جائے اور پانی نیچے چلا جائے تو انہیں لحد میں اتارا جائے۔ مامون نے کہا: انہوں نے تمہیں جو بھی حکم دیا ہے اسے انجام دو۔

ہرثمہ کہتے ہیں: ہم پانی اور مچھلی کے ظاہر ہونے کے منتظر تھے کہ اچانک یہ ظاہر ہو گئے اور پھر چھپ گئے اور پھر پانی نیچے چلا گیا، لوگ یہ سب منظر دیکھ رہے تھے، اس کے بعد جنازہ قبر کے

کنارے رکھا گیا اور پھر قبر ایک سفید کپڑے کے ذریعہ چھپ گئی کہ جسے میں نے نہیں پھیلایا تھا اور پھر جنازہ میرے اور حاضرین کے ہاتھوں کے علاوہ قبر میں نیچے کی طرف چلا گیا، مامون نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ اپنے ہاتھوں میں مٹی لے کر آؤ تا کہ اسے قبر میں گرا سکو۔

میں نے کہا: امیر المؤمنین؛ انہیں ایسا حکم نہ دو۔

اس نے کہا: وائے ہو تم پر، پھر یہ کام کون کرے گا؟

میں نے کہا: انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ان پر مٹی نہ ڈالی جائے اور انہوں نے مجھے خبر دی تھی کہ قبر خود ہی پر ہو جائے گی، پھر وہ زمین کی سطح کے برابر ہو جائے گی اور پھر اس کے چار کونے ہو جائیں گے، مامون نے لوگوں کو اشارہ کیا کہ وہ مٹی ڈالنے سے اجتناب کریں، پھر قبر بھر گئی اور زمین کی سطح کے برابر ہونے کے بعد چار کونہ ہو گئی، مامون چلا گیا اور میں بھی واپس لوٹ آیا۔

پھر مامون نے مجھے بلایا اور تنہائی میں مجھ سے کہا: اے ہرثمہ؛ تمہیں خدا کی قسم؛ تم نے ابوالحسن علیہ السلام سے جو کچھ سنا ہے، وہ مجھے سچ سچ بتاؤ۔

ہرثمہ کہتے ہیں: اے امیر المؤمنین؛ انہوں نے مجھ سے جو کچھ بیان فرمایا، میں نے آپ کو اس کی خبر دے دی۔

اس نے کہا: تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تم نے جو کچھ بتایا، اس کے علاوہ انہوں نے تم سے جو کچھ کہا ہے، وہ مجھے سچ سچ بتاؤ۔

ہرثمہ کہتے ہیں: اے امیر المؤمنین؛ آپ کس چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کر رہے ہیں؟

اس نے کہا: اے ہرثمہ؛ تم نے جو کچھ بتایا، اس کے علاوہ انہوں نے تم سے کوئی مخفی بات نہیں کی؟

میں نے کہا: ہاں

اس نے کہا: وہ کیا ہے؟

میں نے کہا: ان کا مجھے انگور اور انار کے بارے میں خبر دینا۔

ہرثمہ کہتے ہیں: جب میں نے اسے یہ بتایا تو فوراً اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا، کبھی وہ زرد، کبھی سرخ اور کبھی کالا ہو رہا تھا، پھر وہ غش کھا کر زمین پر گر گیا میں نے اس سے سنا کہ بیہوشی کی حالت میں کہہ رہا تھا[1]۔

خدا کی طرف سے مامون پر وائے ہو، رسول خداؐ کی طرف سے مامون پر وائے ہو، علی بن ابیطالب علیہ السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو، فاطمۂ زہرا علیہا السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو، حسن و حسین علیہما السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو، علی بن الحسین علیہ السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو، محمد بن علی علیہ السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو، جعفر بن محمد علیہ السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو، موسی بن جعفر علیہ السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو، علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی طرف سے مامون پر وائے ہو۔ خدا کی قسم یہ واضح نقصان اور آشکار خسارہ ہے۔

وہ بار بار یہی کہہ رہا تھا، جب میں نے دیکھا کہ کافی دیر سے اس کی یہی حالت ہے تو میں گھر میں ایک طرف بیٹھ گیا، ہرثمہ کا کہنا ہے کہ کچھ دیر کے بعد مامون بیٹھ گیا اور اس نے مجھے بلایا، جب میں اس کے پاس گیا تو وہ ایک مست انسان کی طرح بیٹھا ہوا تھا، اس نے مجھے کہا: خدا کی قسم، تم مجھے اس سے زیادہ عزیز نہیں ہو بلکہ تمام اہل زمین و آسمان اس سے زیادہ عزیز نہیں ہیں، خدا کی قسم اگر مجھے پتہ چلا کہ تم نے جو کچھ دیکھا یا سنا ہے، وہ تم نے کسی سے بیان کیا ہے تو میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔

میں نے کہا: اے امیر المؤمنین؛ اگر آپ کو میری طرف سے کسی چیز کی اطلاع ملی تو آپ پر میرا خون مباح ہے۔

اس نے کہا: خدا کی قسم نہیں، مگر یہ کہ تم مجھ سے اس بات کو چھپانے کا عہد و پیمان کرو، پس اس نے مجھ سے عہد و پیمان لیا اور مجھے اس بارے میں تاکید کی۔

۱۔ بازی گر اور نائک باز سیاستدان کبھی جھوٹے غم کا ڈرامہ کر کے بیہوش بھی ہو جاتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد بے حد خوشی سے مست ہو جاتے ہیں۔

ہرثمہ کہتے ہیں: جب میں اس کے پاس سے واپس آ رہا تھا تو وہ تالیاں بجاتے ہوئے کہہ رہا تھا:

﴿یَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلاَ یَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰہِ وَھُوَ مَعَھُمْ إِذْ یُبَیِّتُونَ مَا لاَ یَرْضَی مِنَ الْقَوْلِ وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُونَ مُحِیطاً﴾[۱]۔

وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے تو نہیں چھپ سکتے اور وہ تو ان کے ساتھ ہی ہوتا ہے جب کہ وہ راتوں کو ان باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر احاطہ کئے ہوئے ہے[۲]۔

مرحوم محدث قمیؒ لکھتے ہیں: آنحضرتؑ سے جو آخری کلام سنا گیا، وہ قرآن کی یہ آیت کریمہ تھی:

﴿قُل لَّوْ کُنتُمْ فِیْ بُیُوتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ إِلَی مَضَاجِعِھِمْ ..﴾[۳]۔

(اے رسول خدا) کہہ دو کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی جن کے لئے قتل ہونا لکھا جا چکا ہے وہ اپنے مقتل میں ضرور نکل کر آتے.....

شیخ مفیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام مسموم ہونے کے بعد دو دن تک زندہ رہے اور اس کے بعد شہید ہو گئے، مامون نے ایک دن اور ایک رات آنحضرتؑ کی وفات کو چھپائے رکھا۔ محمد بن جعفر صادق کو بلایا گیا اور انہیں آنحضرت کی وفات کی خبر دی کہ جو گروہ آل ابوطالب کے ساتھ حاضر تھے۔ پھر انہیں آنحضرتؑ کے پاس لایا اور آنحضرتؑ کا بدن سپرد کیا اور کہا:

تم گواہ رہنا کہ انہیں میری طرف سے کوئی آسیب نہیں پہنچا ہے۔

پھر اس نے آنحضرتؑ کے جنازے کے ساتھ خطاب کیا: اے بھائی: میرے لئے تمہیں اس

۱۔ سورۂ نساء آیت: ۱۰۸۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۲۴۸۔

۳۔ سورۂ آل عمران: آیت ۱۵۴۔

حالت میں دیکھنا بہت دشوار ہے، میں تم سے پہلے مرنا چاہتا تھا کہ تم میرے خلیفہ و جانشین ہوتے لیکن خدا کی قدرت کے سامنے کیا کیا جاسکتا ہے!

پھر آنحضرتؑ کے جنازہ کو غسل وکفن کے بعد لیجایا گیا اور جہاں وہ ابھی مدفون ہیں، وہیں دفن کیا گیا۔ان کی قبر اطہر حمید بن قحطبہ کے گھر ہارون رشید کے قبلہ قبر میں واقع ہے۔غسل وکفن کے وقت آپ کے فرزند حضرت امام جواد علیہ السلام حاضر تھے اور یہ سب امور انہیں کے ہاتھوں سے انجام پائے لیکن لوگ نہیں جاتے تھے۔

بعض روایات میں ہے کہ مامون نے لوگوں کے فتنہ برپا نہ کرنے کے خوف سے آنحضرتؑ کا جنازہ رات کے وقت اٹھایا اور دفن کیا:

من سرّہ أن یری قبراً برؤیتہ یفرّج اللّٰہ عمّن زارہ کربہ

فلیأت ذا القبر اِنّ اللّٰہ أسکنہ سلالۃ من رسول اللّٰہ منتجبہ[1]

جو اپنی آنکھوں سے قبر دیکھنا چاہتا ہو، کہ جو اس کی زیارت کرے خدا اس کی مشکلات کو آسان کرے گا۔

پس اس قبر کے صاحب کی زیارت کے لئے آؤ کہ خداوند نے اس میں پیغمبرؐ کے پاک اور منتخب سلالہ سے جگہ دی ہے۔

﴿۷﴾

رجب کا مہینہ

رجب کے مہینہ میں روزہ کا ثواب

حسن بن علی بن فضال نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو بھی رجب کے پہلے دن ثواب اور اجر الٰہی کے شوق میں روزہ رکھے اس پر جنت واجب ہے

۱۔وقایع الأیام:۹۸۔

اور رجب کے درمیان میں ایک روزہ رکھے وہ ربیعہ اور مضر (یہ دو پر جمعیت طائفہ تھے) کی طرح شفاعت کرے اور جو اس کے آخر میں ایک روزہ رکھے، خداوند اسے اہل بہشت میں سے قرار دے کر اس کی اس کے ماں، باپ، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، اعزاء و اقارب اور پڑوسیوں کی شفاعت قبول کرے گا، اگر چہ ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو کہ جو جہنم کا مستحق ہوا۔

عبداللہ بن صالح ہروی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو بھی رجب کے مہینہ کا پہلا روزہ رکھے، خداوند اس سے راضی وخوشنود ہوگا کہ جس دن اس کا دیدار کرے گا۔ جو رجب کے مہینہ میں سے دو روزے رکھے خداوند اس سے راضی ہوگا کہ جس دن اس کا دیدار کرے گا، جو رجب کے مہینہ میں سے تین روزے رکھے خداوند اس سے راضی وخوشنود ہوگا اور اسے خوشنود کرے گا اور جو اس کے ساتھ مرافعہ رکھتے ہوں انہیں راضی کرے گا، جس دن اس کا دیدار کرے گا یعنی قیامت کے دن، اور جو رجب کے مہینہ میں سے سات روزے رکھے، خداوند اس کی روح کے لئے آسمان کے سات دروازے کھول دے گا تا کہ جب وہ مرے تو ملکوت اعلی تک پہنچ جائے، جو رجب کے مہینہ میں سے آٹھ دن روزہ رکھے، اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دئے جائیں گے اور جو ماہ رجب میں پندرہ روزے رکھے، اس کی ہر حاجت پوری ہوگی مگر یہ کہ اس کی دعا و درخواست قطع رحم کے بارے میں نہ ہو اور جو رجب کے تمام مہینے میں روزے رکھے تو وہ گناہوں سے اس طرح باہر آجائے گا کہ جس طرح وہ مان کے شکم سے پیدا ہونے والے دن تھا اور وہ جہنم کی آگ سے آزاد ہو جائے گا اور نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا [۲]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

من صام یوم الثامن و العشرین من رجب، کان صومه لذلک الیوم کفّارة

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۲۲۶، روضۃ الواعظین: ۳۹۶۔

۲۔ وسائل الشیعۃ: ۷/۳۵۵۔

تسعین سنة. [۱]

جو رجب کے مہینہ میں اٹھائیسویں دن روزہ رکھے، اس کا اس دن کا روزہ نوّے (۹۰) سال کا کفارہ ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے:

من صام یوم التاسع والعشرین من رجب ، کان صومه ذلک الیوم کفارة مائة سنة. [۲]

جو رجب کے مہینہ میں انتیسویں دن روزہ رکھے، اس کا اس دن کا روزہ سو سال کا کفارہ ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

من صام یوم الثلاثین من رجب غفر اللّٰه له ما تقدّم من ذنبه وما تأخّر [۳]

جو رجب کے مہینہ میں تیس دن روزہ رکھے، خداوند اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دے گا۔ [۴]

رجب کے مہینہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

مرحوم شہید نے فرمایا ہے: خاص وقت اور مشہور مناسبتوں میں سب آئمہ علیہم السلام میں سے کسی کی بھی زیارت کا قصد کرنا اور رجب کے مہینہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کا قصد کرنا مستحب ہے۔ کسی شک وشبہہ کے بغیر یہ بہترین اور اہم ترین کاموں میں سے ہے [۵]۔

''عیون اخبار الرضا علیہ السلام اور کامل الزیارات'' میں معتبر سند سے نقل ہوا ہے کہ محمد بن سلیمان نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا:

۱۔ اقبال الأعمال: ۱۸۸۔

۲۔ اقبال الأعمال: ۱۸۹۔

۳۔ اقبال الأعمال: ۱۹۰۔

۴۔ اقبال الأعمال: ۱۹۰۔۱۸۸۔

۵۔ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۳۶۔

ایک شخص اپنا واجب حج انجام دے کر مدینہ گیا اور حضرت رسول اکرمؐ کی زیارت کی، پھر وہ نجف گیا اور آپ کے پدر حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی زیارت کی اور وہ آنحضرت کے حق کو پہچانتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں اور وہ باب خدا ہیں کہ جو خدا تک پہنچنے کا راستہ ہیں۔ پھر وہ کربلا گیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اور پھر بغداد گیا اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کی زیارت کرنے کے بعد اپنے شہر واپس لوٹ گیا۔

اس وقت خدا نے اسے بہت مال و دولت عطا کیا ہے کہ وہ دوبارہ حج کے لئے جا سکتا ہے، کیا اس شخص کے لئے دوبارہ حج انجام دینا بہتر ہے کہ جو اپنا واجب حج بجالایا ہے یا یہ کہ وہ خراسان جائے اور آپ کے والد گرامی حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرے؟

فرمایا:

بلکہ وہ جائے اور میرے والد گرامی کو سلام کرے، یہ افضل ہے اور یہ رجب کے مہینہ میں ہو اور اس زمانے میں انجام نہ دے کہ جب سلطان کی طرف سے خوف و وحشت ہو۔[1]

زیارت رجبیہ

کہ جو آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں رجب کے مہینہ میں پڑھی جاتی ہے

جناب ابوالقاسم حسین بن روح نوبختیؒ (امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے تیسرے نائب خاص) فرماتے ہیں: اگر کوئی اہلبیت پیغمبر علیہم السلام میں سے کسی ایک کے حرم میں یہ زیارت پڑھے تو یقیناً وہاں سے اپنی حاجات کی قبولی کے ساتھ نکلے گا اور دین و دنیا کے بارے میں اس کی دعا مستجاب ہو گی۔ اگر اس زیارت کا قصد کرو تو درگاہ حرم مطہر امام علیہ السلام میں کھڑے ہو کر کہو؛

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَشْهَدَنا مَشْهَدَ أَوْلِيآئِهِ في رَجَبٍ ، وَأَوْجَبَ عَلَيْنا مِنْ حَقِّهِمْ

۱۔ کامل الزیارات: ۵۰۸، ہدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۳۶۰۔

مٰا قَدْ وَجَبَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ، وَعَلٰى أَوْصِيآئِهِ الْحُجُبِ. أَللّٰهُمَّ فَكَمٰا أَشْهَدْتَنٰا مَشْهَدَهُمْ ، فَأَنْجِزْ لَنٰا مَوْعِدَهُمْ، وَأَوْرِدْنٰا مَوْرِدَهُمْ غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ عَنْ وِرْدٍ فِي دٰارِ الْمُقٰامَةِ وَالْخُلْدِ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ اِنِّي قَصَدْتُمْ ، وَاعْتَمَدْتُكُمْ بِمَسْأَلَتِي وَحٰاجَتِي ، وَهِيَ فَكاكُ رَقَبَتِيْ مِنَ النّٰارِ ، وَالْمَقَرُّ مَعَكُمْ فِي دٰارِ الْقَرٰارِ ، مَعَ شِيْعَتِكُمُ الْأَبْرٰارِ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ بِمٰا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّٰارِ. أَنَا سآئِلُكُمْ وَاٰمِلُكُمْ فِيمٰا اِلَيْكُمُ التَّفْوِيْضُ، وَعَلَيْكُمُ التَّعْوِيْضَ ، فَبِكُمْ يُجْبَرُ الْمَهِيْضُ ، وَيُشْفَى الْمَرِيْضُ ، وَمٰا تَزْدادُ الْأَرْحٰامُ وَمٰا تَغِيْضُ، اِنِّيْ بِسِرِّكُمْ مُؤْمِنٌ، وَلِقَوْلِكُمْ مُسَلِّمٌ، وَعَلَى اللّٰهِ بِكُمْ مُقْسِمٌ فِي رَجْعِي بِحَوآئِجِيْ ، وَقَضٰآئِهٰا وَاِمْضٰآئِهٰا ، وَاِنْجٰاحِهٰا وَاِبْرٰاحِهٰا ، وَبِشُؤُوْنِي لَدَيْكُمْ وَصَلاٰحِهٰا. وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ سَلاٰمَ مُوَدِّعٍ ، وَلَكُمْ حَوآئِجَهُ مُوْدِعٌ ، يَسْأَلُ اللّٰهَ اِلَيْكُمُ الْمَرْجِعَ ، وَسَعْيُهُ اِلَيْكُمْ غَيْرُ مُنْقَطِعٍ ، وَأَنْ يَرْجِعَنِيْ مِنْ حَضْرَتِكُمْ خَيْرَ مَرْجِعٍ اِلٰى جَنٰابٍ مُمْرِعٍ ، وَخَفْضِ [عَيْشٍ]مُوَسَّعٍ ، وَدَعَةٍ وَمَهَلٍ اِلٰى حِيْنِ الْأَجَلِ ، وَخَيْرِ مَصِيْرٍ وَمَحَلٍّ فِي النَّعِيْمِ الْأَزَلِ ، وَالْعَيْشِ الْمُقْتَبَلِ ، وَدَوٰامِ الْأُكُلِ ، وَشُرْبِ الرَّحِيْقِ وَالسَّلْسَلِ ، وَعَلٍّ وَنَهَلٍ ، لاٰ سَأَمَ مِنْهُ وَلاٰ مَلَلَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ وَتَحِيّاتُهُ عَلَيْكُمْ ، حَتَّى الْعَوْدِ اِلٰى حَضْرَتِكُمْ ، وَالْفَوْزِ فِي كَرَّتِكُمْ ، وَالْحَشْرِ فِي زُمْرَتِكُمْ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ عَلَيْكُمْ ، وَصَلَواتُهُ وَتَحِيّاتُهُ ، وَهُوَ حَسْبُنٰا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔[1]

ماہ شعبان کے اعمال میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ نیمہ رجب اور نیمہ شعبان میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت دوسرے اوقات سے بہتر ہے۔

---

[1] صحیفہ مہدیہ: ۶۰۴۔

﴿۸﴾

شعبان کا مہینہ

شعبان کے مہینہ میں استغفار اور روزہ کا ثواب

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ماہ شعبان کا روزہ گناہ کبیرہ کا کفارہ ہے، حتی اگر کوئی حرام خون بہانے جیسے گناہ سے آلودہ ہو، اور اس مہینہ کے چند دن کے روزے رکھ کے دنیا سے چلا جائے تو مجھے اس کے لئے بخشش کی امید ہے۔

حدیث کے راوی ''ابراہیم بن میمون'' کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس مہینہ میں بہترین دعا کون سی ہے؟

فرمایا:

استغفار، بے شک اس مہینہ میں ستّر مرتبہ استغفار کرنے والا، دوسرے مہینوں میں ستّر ہزار مرتبہ استغفار کرنے والے کی مانند ہے۔

میں نے عرض کیا: کس طرح استغفار کروں اور کیا کہوں؟

فرمایا: یوں کہو:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ.[1]

شعبان کے مہینہ میں صدقہ اور روزہ کا ثواب

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے عباس بن ہلال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۵۷۷/۱۹۔

میں نے عرض کیا: کیا اس رات دوسری راتوں کی بنسبت کوئی اور خاص نماز بھی معین ہوئی ہے؟

فرمایا:

اس بارے میں کوئی چیز خاص طور پر واجب نہیں ہوئی، لیکن اگر مستحب کام انجام دینا چاہو تو میں تمہیں نماز جعفر طیار پڑھنے اور خدا کا ذکر کرنے کی سفارش کرتا ہوں، اس رات زیادہ استغفار کرو اور بہت زیادہ دعائیں کرو، کیونکہ میرے والد گرامی کا ارشاد ہے:

اس رات دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اس رات میں مقدرات لکھے جاتے ہیں اور جس کے مقدر میں جو ہو، وہ اس کے حوالے کیا جاتا ہے؟

فرمایا: تم نے جو کہا، یہ رمضان میں شب قدر سے مربوط ہے[1]۔

نیمہ ماہ رجب اور نیمہ شعبان کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں کس مہینہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرو؟

آپ نے فرمایا:

نیمہ ماہ رجب اور نیمہ شعبان میں۔

ایک روایت میں سوال یوں کیا گیا ہے: کس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا بہتر ہے؟ [2]۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲۰۲/۵۲۲۸، روضۃ الواعظین: ۴۰۲، مصباح المتہجد: ۸۳۸، وسائل الشیعۃ: ۲۰۲/۵۔

۲۔ وسائل الشیعۃ: ۳۶۴/۱۰۔

ماہ شعبان کے آخری دنوں کی دعا

عبدالسلام ہروی کہتے ہیں: میں شعبان کے مہینہ کے آخری جمعہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا، انہوں نے مجھ سے فرمایا:

اے اباصلت؛ شعبان کے مہینہ کے زیادہ دن گزر چکے ہیں اور یہ اس کا آخری جمعہ ہے، اس کے جو تھوڑے دن باقی ہیں، ان میں گذشتہ دنوں کا جبران کرو، ضروری اور مہم کام انجام دو اور غیر ضروری اور بے فائدہ کام چھوڑ دو۔ زیادہ دعائیں، استغفار اور قرآن کی تلاوت کرو، اپنے گناہوں سے توبہ کرو تاکہ جونہی خدا کا مہینہ آئے، تم اپنے آپ کو خدا کے لئے آمادہ کرلو، تمہارے ذمہ جو کوئی امانت بھی ہو، اسے اس کے مالک تک پہنچا دو اور اپنے دل سے ہر مؤمن کے لئے کینہ نکال دو اور تم جس طرح کے گناہ کے بھی مرتکب ہوئے ہو، اس سے ہاتھ اٹھا لو، تقویٰ الٰہی اختیار کرو اور خدا سے ڈرو اور اس پر اپنے مخفی اور ظاہری امور میں توکل کرو۔

﴿ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً ﴾[1]۔

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس وہ اس کو کافی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے امر کو پہنچنے والا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کے لئے ایک مقدار مقرر کردی ہے۔

اس مہینہ کے جو باقی دن بچے ہیں، ان میں ان کا زیادہ ورد کرو:

أَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ قَدْ غَفَرْتَ لَنا فِيمٰا مَضٰى مِنْ شَعْبانَ، فَاغْفِرْ لَنا فِيمٰا بَقِيَ مِنْهُ

کیونکہ خداوند اس مہینہ میں آگ میں گرفتار افراد کو شعبان کے احترام میں آزاد کردیتا ہے[2]۔

۱۔ سورۂ طلاق: آیت ۳۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۵۱، اقبال الاعمال: ۲۵۷، وسائل الشیعۃ: ۷/۲۱۸۔

بارہواں باب

مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے آٹھ دعائیں

اس باب میں ہم بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رہنے کے لئے آٹھ دعائیں بیان کریں گے۔

﴿۱﴾

نفس کی حفاظت کے لئے بازار میں خدا کی طرف متوجہ رہنے کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے خداوند عالم اسے قیامت تک خلق کی جانے والی چیزوں کے برابر اجر دے گا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاٰ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَحْدَہُ لاٰ شَرِیْکَ لَہُ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لاٰیَمُوْتُ، بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔[۱]

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۳۰، صحیفۃ الأمام الرضا علیہ السلام: ۱۵۰، مسند الرضا علیہ السلام: ۶۳۔

﴿۲﴾

مختلف بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعا

ہشام بن سالم کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:
جو بھی "لاحَولَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" کہے خداوند اسے ستّر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رکھے گا کہ جن میں سے سب سے کم نفس کی تنگی ہے[۱]۔

﴿۳﴾

سفر میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعا

سفر کے دوران مختلف قسم کی مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے، خداوند کو حضرت امام رضا علیہ السلام کے حق کی قسم دیں اور یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ بِحَقِّ وَلِيِّکَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضٰا ، اِلّا ما سَلَّمْتَنِي بِهِ فِي جَمِيْعِ أَسْفٰارِيْ ، فِي الْبَرٰارِيِّ وَالْبِحٰارِ ، وَالْجِبالِ وَالْقِفٰارِ وَالْأَوْدِيَةِ وَالْغِيٰاضِ ، مِنْ جَمِيْعِ ما أَخٰافُهُ وَأَحْذَرُهُ ، اِنَّکَ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ. [۲]۔

﴿۴﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے سفر کے دوران محفوظ رہنے کی دعا

سید بن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے کتاب "**الأسرار المودعة في ساعات الليل والنهار**" میں ذکر کیا ہے کہ دن کی ہر ساعت آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی ایک سے مخصوص ہے اور اس

۱۔ ثواب الأعمال: ۱۶۲۔
۲۔ (۲) (المحاسن: ۲۸۹، مستدرک الوسائل: ۸/۱۳۴، بحار الانوار: ۹۴/۳۴۔

میں ذکر کیا ہے کہ دن کی ہر ساعت آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی ایک سے مخصوص ہے اور اس وقت کے لئے دو خاص دعائیں ہیں؛ جن میں سے ایک کو اپنے دادشیخ طوسیؒ اور دوسری کو ابن مقلۃ کی سند سے نقل کیا ہے:

پہلی ساعت حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے مخصوص ہے اور دوسری ساعت حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام سے، تیسری ساعت ہمارے مولا حضرت امام حسین علیہ السلام سے، چوتھی ساعت میرے آقا حضرت امام سجاد علیہ السلام سے، پانچویں ساعت میرے آقا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے، چھٹی ساعت میرے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام سے، ساتویں ساعت میرے مولا حضرت امام موسی بن جعفر علیہ السلام سے، آٹھویں ساعت ساعت میرے آقا حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے، نویں ساعت میرے مولا حضرت امام جواد علیہ السلام سے، دسویں ساعت میرے مولا حضرت امام ہادی علیہ السلام سے، گیارہویں ساعت میرے مولا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اور بارہویں ساعت ہمارے آقا و مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہے۔

سید بن طاؤس کہتے ہیں: انسان کو چاہئے کہ ان بارہ ساعتوں میں سے ہر ساعت میں اسی ساعت سے مخصوص دعا پڑھے؛ اس میں فرق نہیں ہے کہ چاہئے گرمیوں کا موسم ہو کہ جس میں دن بڑے ہوتے ہیں یا سردیوں کا موسم ہو کہ جس میں دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ کیونکہ دن چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، انہیں بارہ گھنٹوں پر تقسیم کریں اور مخصوص ساعتوں کی دعاؤں کو پڑھیں۔

پس آپ جس لمحہ بھی سفر کے لئے نکلیں کہ جو آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی سے مخصوص ہو تو یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلاٰنا فُلاٰنًا صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنِّي اُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَاِنِّي أَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ بِاِقْبٰالِ عَلَيْهِ ، فِي أَن يَكُوْنَ خَفٰارَتِي وَحِمٰايَتِي وَسَلاٰمَتِي وَكَمٰالُ سَعٰادَتِي ضِمٰانَهٰا بِكَ عَلَيْهِ ، حَيْثُ قَدْ تَوَجَّهْتُ فِي السّٰاعَةِ الَّتِي جَعَلْتَهُ كَالْخَفِيْرِ فِيْهٰا وَحَدِيْثِهٰا فِي ذٰلِكَ اِلَيْهِ.

جب اپنی منزل تک پہنچ جاؤ تو وہ گھڑی بھی آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے جس امامؑ سے مخصوص ہو، یا وہاں سے کوچ کرنا چاہو تو اس امامؑ پر درود بھیجو، اس طرح سے کہ تم ان کے قریب ہو اور ان سے ہم کلام ہو کر ان سے عرض کرو کہ آپ کو اس گھڑی میں ضامن قرار دیتا ہوں، اور اگر خداوند تم سے یہ کام نہ چاہتا ہو تو وہ تمہیں اس کی طرف راہنمائی نہ کرتا اور جب آپ نے اس طریقہ پر عمل کیا اور مخصوص دعا پڑھی تو سفر میں تمہارا حرکت کرنا اور ٹھہرنا عبادت شمار ہوگا اور آخرت میں تمہاری سعادت اور خوش بختی کا باعث بنے گا۔

﴿۵﴾

گھر سے نکلتے وقت مصیبتوں سے محفوظ رہنے کی دعا

علی بن اسباط نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

جب بھی گھر سے سفر یا کسی کام سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، مَا شَآءَ اللّٰهُ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

پس جب اس سے شیاطین ملیں گے تو فرشتے ان کے منہ پہ پر ماریں گے اور کہیں گے:

اس نے تمہارے نفوذ کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی، اس نے ''بسم اللہ'' کہہ کر خدا پر ایمان کا اظہار کیا ہے اور خدا پر توکل کرتے ہوئے کہا ہے ''**مَا شَآءَ اللّٰهُ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**'' (۱)

﴿۶﴾

گھر سے نکلتے وقت کی دوسری دعا

حلبیؒ نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

۱۔ الأمان من أخطار الأشعار والأزمان: ۱۰۱.

۲۔ الأمان من أخطار الأشعار والأزمان: ۱۰۵، وسائل الشيعة: ۸/ ۲۷۹.

میرے والد بزرگوار حضرت امام باقر علیہ السلام جب بھی گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْتُ ، وَبِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْتُ ، وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ ،وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلّٰا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

محمد بن سنان کہتے ہیں: حضرت امام رضا علیہ السلام ہمیشہ گھر سے نکلتے وقت یہی دعا پڑھتے تھے۔[۱]

﴿۷﴾

رات میں حفاظت کے لئے دعا

دعبل خزاعی کے بھائی کہتے ہیں: میرے آقا و مولا حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے والد محترم حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے اپنے والد گرامی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اِذٰا أَمْسٰى أَمْسَيْنٰا ،وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ الْوٰاحِدِ الْقَهّٰارِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ ، اَلَّذِي أَذْهَبَ بِالنَّهٰارِ ، وَجٰآءَ بِاللَّيْلِ وَنَحْنُ فِي عٰافِيَةٍ مِنْهُ. أَللّٰهُمَّ هٰذٰا خَلْقٌ جَدِيْدٌ قَدْ غَشّٰانٰا ، فَمٰا عَمِلْتُ فِيْهِ مِنْ خَيْرٍ فَسَهِّلْهُ وَقَيِّضْهُ، وَكُبَّهُ أَضْعٰافًا مُضٰاعَفَةً، وَمٰا عَمِلْتُ فِيْهِ مِنْ شَرٍّ فَتَجٰاوَزْ عَنْهُ بِرَحْمَتِكَ ، أَمْسَيْتُ لاٰ أَمْلِكُ مٰا أَرْجُوْ،وَلاٰ أَدْفَعُ شَرَّ مٰا أَخْشٰى،أَمْسَى الْاَمْرُ لِغَيْرِي ، وَأَمْسَيْتُ مُرْتَهِنًا بِكَسْبِي ، وَأَمْسَيْتُ لاٰ فَقِيْرَ أَفْقَرُ مِنِّي ، فَاتَّسِعْ لِفَقْرِي مِنْ سِعَتِكَ مِمّٰا كَتَبْتَ عَلٰى نَفْسِكَ التَّقْوٰى مٰا أَبْقَيْتَنِي ، وَالْكَرٰامَةَ اِذٰا تَوَفَّيْتَنِي ، وَالصَّبْرَ عَلٰى مٰا ابْتَلَيْتَنِي ، وَالْبَرَكَةَ فِيْمٰا رَزَقْتَنِي ، وَالْعَزْمَ عَلٰى طٰاعَتِكَ فِيْمٰا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي ، وَالشُّكْرَ لَكَ فِيْمٰا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ. [۲]

۱۔ المحاسن: ۲۹۰، وسائل الشیعۃ: ۲۸۰/۸۔

۲۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۵۲۵/۱۹، مستدرک الوسائل: ۳۸۲/۵۔

﴿۸﴾

بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے
تسبیح حضرت زہراعلیہا السلام اور آیۃ الکرسی

حضرت امام رضاعلیہ السلام فرماتے ہیں:

رسول اکرمؐ کے پاس دو بھائی آئے اور عرض کیا:

یارسول اللہؐ؛ تجارت کے لئے ہمارا شام جانے کا ارادہ ہے، آپ ہمیں کوئی دعا تعلیم فرمائیں:

نبی اکرمؐ نے فرمایا:

جب بھی کسی منزل پر پہنچو اور وہاں عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سونا چاہو تو تسبیح حضرت زہراعلیہا السلام اور آیۃ الکرسی پڑھو تو ہر طرح کی بلا سے محفوظ رہو گے۔

جب وہ مدینہ سے نکلے تو کچھ چور بھی ان کا پیچھا کرتے ہوئے نکل پڑے، جب وہ ایک منزل پر رکے تو چوروں نے ایک بچے کو بھیجا تا کہ وہ یہ دیکھ کہ آئے کہ وہ دونوں جوان کیا کر رہے ہیں۔

وہ بچہ گیا اور وہ دونوں کہاں سو رہے ہیں دیکھ کر آیا اور چوروں کو بتایا۔

وہ دو جوان عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد تسبیح حضرت زہراعلیہا السلام اور آیۃ الکرسی پڑھ کر سوئے تھے دوسری دفعہ وہ بچہ دوبارہ آیا تا کہ وہ چوروں کو تاجروں کے بارے میں بتائے، لیکن اس نے دیکھا کہ ان کے اردگرد ایک دیوار کھڑی ہے۔ وہ بچہ چوروں کے پاس آیا اور ان سے کہا: ان کے اردگرد ایک دیوار کھڑی ہو چکی ہے کہ اب ان تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔

چوروں نے کہا: خدا تمہیں رسوا کرے تم خوف کے مارے جھوٹ بول رہے ہو، چور خود اپنی جگہ سے اٹھ کر آئے لیکن ان کا سامنا بھی ایک دیوار سے ہی ہوا کہ جسے اس سے پہلے کسی نے وہاں نہیں دیکھا تھا۔

اگلے دن چوران کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کل تم لوگ کہاں تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم کل یہیں تھے اور اپنی جگہ سے کہیں بھی نہیں گئے۔

چوروں نے کہا کہ ہم یہاں آئے لیکن ہمیں یہاں ایک بلند دیوار دکھائی دی، کیا تم اپنی داستان ہم سے بیان کر سکتے ہو؟

ان دو تاجروں نے کہا: ہم رسول اکرمؐ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے تھے اور آنحضرتؐ نے ہمیں تسبیح حضرت زہراعلیہاالسلام اور آیۃ الکرسی تعلیم فرمائی اور ہم نے بھی آنحضرتؐ کے فرمان کے مطابق عمل کیا۔ چوروں نے کہا: تم لوگ آرام سے رہو خدا کی قسم اب ہم تمہارا پیچھا نہیں کریں گے اور اب کسی چور ہمت نہیں کہ تمہیں چھو سکے [1]۔

۱۔ اخبار و آثار حضرت امام رضا علیہ السلام: ۵۷۲۔

تیرہواں باب

سختیوں سے نجات پانے کی آٹھ دعائیں

اس باب میں ہم مشکلات اور مصیبتوں سے نجات کے لئے آٹھ دعائیں بیان کریں گے۔

﴿۱﴾

سختیوں سے نجات حاصل کرنے کی دعا

سید بن طاؤسؒ کہتے ہیں: حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا کہ جو مجھے یونس بن بکیر کے اصل نسخہ میں ملی۔

یونس کہتے ہیں: میں نے اپنے آقا حضرت امام رضا علیہ السلام سے درخواست کی مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ میں جنہیں مشکلات اور مصیبتوں میں پڑھوں۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے یونس؛ میں تمہارے لئے جو کچھ لکھوں، اسے حفظ کرلو اور اسے ہر مشکل گھڑی اور سخت مصیبت میں پڑھو کہ یہ مستجاب ہوگی اور تم جس کی آرزو اور تمنا کروگے، تمہیں وہ عطا ہوجائے گی۔

پھر انہوں نے میرے لئے لکھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِي وَكَثْرَتَهَا قَدْ أَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ ، وَحَجَبَتْنِي عَنِ اسْتِيْهَالِ رَحْمَتِكَ ، وَباعَدَتْنِي عَنِ اسْتِيْجَابِ مَغْفِرَتِكَ، وَلَوْلاٰ تَعَلُّقِي بِالآئِكَ ، وَتَمَسُّكِي

بِالدُّعٰآءِ ، وَمٰا وَعَدْتَ أَمْثٰالِي مِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ، وَأَشْبٰاهِيْ مِنَ الْخٰاطِئِيْنَ ، وَأَوْعَدْتَ الْقٰانِطِيْنَ مِنْ رَحْمَتِکَ بِقَوْلِکَ ﴿يا عِبٰادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لاٰتَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ ۱؎ وَحَذَّرْتَ الْقٰانِطِيْنَ مِنْ رَحْمَتِکَ فَقُلْتَ ﴿وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ اِلَّا الضّٰآلُّوْنَ﴾ ۲؎ ثُمَّ نَدَبْتَنٰا بِرَأْفَتِکَ اِلٰى دُعٰآئِکَ، فَقُلْتَ ﴿اُدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبٰادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰاخِرِيْنَ﴾ ۳؎ اِلٰهِي لَقَدْ كٰانَ ذٰلِکَ الْإِيٰاسُ عَلَيَّ مُشْتَمِلاً ، وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَتِکَ مُلْتَحِفًا. اِلٰهِي لَقَدْ وَعَدْتَ الْمُحْسِنَ ظَنَّهُ بِکَ ثَوٰابًا ،وَأَوْعَدْتَ الْمُسِيْٓءَ ظَنَّهُ بِکَ عِقٰابًا. أَللّٰهُمَّ وَقَدْ أَمْسَکَ رَمَقِيْ حُسْنُ الظَّنِّ بِکَ فِي عِتْقِ رَقَبَتِي مِنَ النّٰارِ ، وَتَغَمُّدِ زَلَّتِي وَاِقٰالَةِ عَثْرَتِي. أَللّٰهُمَّ قُلْتَ فِي كِتٰابِکَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ الَّذِيْ لاٰ خُلْفَ لَهُ وَلاٰتَبْدِيْلَ ﴿يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنٰاسٍ بِإِمٰامِهِمْ﴾ ۴؎ وَذٰلِکَ يَوْمُ النُّشُوْرِ اِذٰا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ وَ﴿بُعْثِرَ مٰا فِي الْقُبُوْرِ﴾ ۵؎ أَللّٰهُمَّ فَإِنِّي اَوْفِي وَأَشْهَدُ وَأُقِرُّ وَلاٰ اُنْكِرُ وَلاٰ أَجْحَدُ وَاُسِرُّ وَاُعْلِنُ وَاُظْهِرُ وَاُبْطِنُ بِأَنَّکَ أَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ، وَحْدَکَ لاٰ شَرِيْکَ لَکَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَأَنَّ عَلِيًّا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَ الْأَوْصِيٰآءِ ، وَوٰارِثَ عِلْمِ الْأَنْبِيٰآءِ ، عَلَمَ الدِّيْنِ ، وَمُبِيْرَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَمُمَيِّزَ الْمُنٰافِقِيْنَ ، وَمُجٰاهِدَ الْمٰارِقِيْنَ ، وَاِمٰامِي وَحُجَّتِي وَعُرْوَتِي وَصِرٰاطِي وَدَلِيْلِي وَحُجَّتِي ، وَمَنْ لاٰ أَثِقُ بِأَعْمٰالِي وَلَوْ زَكَتْ ، وَلاٰ أَرٰاهٰا مُنْجِيَةً لِي

۱۔ سورۂ زمر، آیت:۵۳۔
۲۔ سورۂ حجر، آیت:۵۶۔
۳۔ سورۂ غافر، آیت:۶۰۔
۴۔ سورۂ اسراء، آیت:۷۱۔
۵۔ سورۂ عادیات، آیت:۹۔

وَلَوْ صَلُحَتْ اِلَّا بِوِلَايَتِهِ ، وَالْاِئْتِمَامِ بِهِ ، وَالْاِقْرَارِ بِفَضَآئِلِهِ ، وَالْقَبُوْلِ مِنْ حَمَلَتِهَا وَالتَّسْلِيْمِ لِرُوَاتِهَا. وَاُقِرُّ بِأَوْصِيَآئِهِ مِنْ أَبْنَآئِهِ أَئِمَّةً وَحُجَجًا ، وَأَدِلَّةً وَسُرُجًا ، وَأَعْلَامًا وَمُنَارًا، وَسَادَةً وَأَبْرَارًا ، وَأَوْمِنُ بِسِرِّهِمْ وَجَهْرِهِمْ ، وَظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ ، وَشَاهِدِهِمْ وَغَآئِبِهِمْ ، وَحَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ ، لَا شَكَّ فِي ذٰلِكَ ، وَلَا ارْتِيَابَ عِنْدَ تَحَوُّلِكَ وَلَا انْقِلَابَ. أَللّٰهُمَّ فَادْعُنِي يَوْمَ حَشْرِي وَنَشْرِي بِأَمَامَتِهِمْ، وَانْقِذْنِي بِهِمْ يَا مَوْلَايَ مِنْ حَرِّ النِّيْرَانِ ، وَاِنْ لَمْ تَرْزُقْنِي رَوْحَ الْجِنَانِ ، فَاِنَّكَ اِنْ أَعْتَقْتَنِي مِنَ النَّارِ كُنْتُ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ. أَللّٰهُمَّ وَقَدْ أَصْبَحْتُ يَوْمِي هٰذَا لَا ثِقَةَ لِي وَلَا رَجَآءَ وَلَا لَجَأَ وَلَا مَفْزَعَ وَلَا مَنْجَا غَيْرَ مَنْ تَوَسَّلْتُ بِهِمْ اِلَيْكَ ، مُتَقَرِّبًا اِلٰى رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ، ثُمَّ عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالزَّهْرَآءِ سَيِّدِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يُقِيْمُ الْمَحَجَّةَ اِلَى الْحُجَّةِ ، اَلْمَسْتُوْرَةِ مِنْ وُلْدِهِ، اَلْمَرْجُوِّ لِلْاُمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ. أَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهُمْ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَمَا بَعْدَهُ حِصْنِي مِنَ الْمَكَارِهِ ، وَمَعْقِلِي مِنَ الْمَخَاوِفِ ، وَنَجِّنِي بِهِمْ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَطَاغٍ وَبَاغٍ وَفَاسِقٍ ، وَمِنْ شَرِّ مَا أَعْرِفُ وَمَا اَنْكِرُ ، وَمَا اسْتَتَرَ عَنِّي وَمَا اَبْصِرُ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي آخِذُ بِنَاصِيَتِهَا، اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ. أَللّٰهُمَّ بِتَوَسُّلِي بِهِمْ اِلَيْكَ، وَتَقَرُّبِي بِمَحَبَّتِهِمْ، وَتَحَصُّنِي بِاِمَامَتِهِمْ، اِفْتَحْ عَلَيَّ فِي هٰذَا الْيَوْمِ أَبْوَابَ رِزْقِكَ ، وَانْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ ، وَحَبِّبْنِي اِلٰى خَلْقِكَ ، وَجَنِّبْنِي بُغْضَهُمْ وَعَدَاوَتَهُمْ ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. أَللّٰهُمَّ وَلِكُلِّ مُتَوَسِّلٍ ثَوَابٌ، وَلِكُلِّ ذِي شَفَاعَةٍ حَقٌّ، فَأَسْأَلُكَ بِمَنْ جَعَلْتُهُ وَسِيْلَتِي اِلَيْكَ، وَقَدَّمْتُهُ أَمَامَ طَلِبَتِي، أَنْ تُعَرِّفَنِي بَرَكَةَ يَوْمِي هٰذَا وَشَهْرِيْ هٰذَا وَعَامِيْ هٰذَا. أَللّٰهُمَّ وَهُمْ مَفْزَعِي وَمَعُوْنَتِيْ فِي شِدَّتِي وَرَخَآئِي، وَعَافِيَتِي وَبَلَآئِي، وَنَوْمِي وَيَقْظَتِي، وَظَعْنِي

وَاِقَامَتِي، وَعُسْرِي وَيُسْرِي ، وَعَلَانِيَتِي وَسِرِّي ، وَاِصْبَاحِي وَاِمْسَآئِي ، وَتَقَلُّبِي وَمَثْوَايَ، وَسِرِّي وَجَهْرِي. أَللّٰهُمَّ فَلَاتُخَيِّبْنِي بِهِمْ مِنْ نَآئِلِکَ ، وَلَاتَقْطَعْ رَجَآئِي مِنْ رَحْمَتِکَ ، وَلَاتُؤْيِسْنِي مِنْ رُوْحِکَ ، وَلَاتَبْتَلِنِي بِانْغِلَاقِ أَبْوَابِ الْأَرْزَاقِ، وَانْسِدَادِ مَسَالِکِهَا، وَارْتِيَاحِ مَذَاهِبِهَا، وَافْتَحْ لِي مِنْ لَدُنْکَ فَتْحًا يَسِيْرًا، وَاجْعَلْ لِي مِنْ کُلِّ ضَنْکٍ مَخْرَجًا، وَاِلٰى کُلِّ سِعَةٍ مَنْهَجًا، اِنَّکَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّٰاهِرِيْنَ ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.[۱]

﴿۲﴾

سخت مشکلات کے وقت کی دعا

سید بن طاؤسؒ کتاب ''تعبیر الرؤیا'' (تألیف محمد بن یعقوب کلینیؒ) سے یوں نقل کرتے ہیں:

احمد نے وشاء اور انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے اپنے والد گرامی کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے؛ جب بھی کسی سخت مشکل میں گرفتار ہو جاؤ تو ''یٰا رَؤُوْفُ یٰا رَحِیْمُ'' زیادہ پڑھو۔ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا، ایسا تھا جیسے بہداری کی حالت میں دیکھا ہو[۲]۔

﴿۳﴾

ہر درد اور مرض سے نجات پانے کے لئے دعا

خالد عبسی کہتے ہیں: حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے مجھے یہ تعویذ اور دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا:

۱۔ مہج الدعوات: ۳۰۳، بحار الانوار: ۹۴/۳۴۶۔

۲۔ مہج الدعوت: ۳۹۷، بحار الانوار: ۹۵/۲۸۳۔

یہ دعا اپنے مومن بھائیوں کو تعلیم دو کہ یہ ہر درد کے لئے ہے:

اُعِیذُ نَفْسِيْ بِرَبِّ الْأَرْضِ وَرَبِّ السَّمآءِ ، اُعِیذُ نَفْسِيْ بِالَّذِي لایَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دآءٌ، اُعِیذُ نَفْسِيْ بِالَّذِي اسْمُهُ بَرَکَةٌ وَشِفآءٌ.[۱]

﴿۴﴾

ہر درد اور بیماری سے چھٹکارے کی دوسری دعا

زکریا بن آدم (جو خراسان میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت کرتے تھے) کہتے ہیں:

ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھے آواز دی اور فرمایا:

اے زکریا: میں عرض کیا؛ اے فرزند رسول خداؐ میں آپ کے حکم کی طرف متوجہ ہوں۔

فرمایا: تمام درد اور ہر قسم کی بیماری کے لئے یہ دعا پڑھو:

یا مُنْزِلَ الشِّفآءِ ،وَمُذْهِبَ الدّآءِ ،أَنْزِلْ عَلٰی وَجَعِيَ الشِّفآءِ .

خدا کے حکم سے ضرور خیر و عافیت ہوگی[۲]۔

﴿۵﴾

چشم خوردگی سے نجات کی دعا

معمّر بن خلاد کہتے ہیں: میں خراسان میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا، بازار سے سلف و سودا لانے کی ذمہ داری میری تھی۔ ایک دن امامؑ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے غالیہ (ایک خوشبو دار چیز) لاؤں۔ جب میں نے وہ خرید کر آنحضرتؑ کی خدمت میں پیش کیا تو وہ آپؑ کو بہت پسند آیا،

۱۔ بحار الانوار: ۸/۹۵۔

۲۔ بحار الانوار: ۵۵/۹۵۔

آپؑ نے اس کی طرف دیکھا اور پھر مجھ سے فرمایا:

اے معمّر! اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ جس طرح پلک کا جھپکنا یقینی ہے (یعنی یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کا واقع ہونا یقینی ہے) ایسے ہی کاغذ پر سورۂ حمد "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النّاسِ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور آیۃ الکرسی لکھ کر اسے اسے ظرف میں رکھو۔[۱]

﴿۶﴾

سحر وجادو کو ختم کرنے کے لئے دعا

محمد بن عیسی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سحر وجادو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

ایسی چیز کا وجود ہے اور وہ نقصان بھی پہنچاتی ہے، جب کبھی اس میں دچار ہو جاؤ تو خدا کے اذن سے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے بلند کر کے یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ، رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، اِلّا ذَهَبْتَ وَانْقَرَضْتَ. [۲]

﴿۷﴾

بخار سے نجات کے لئے دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ بخار سے نجات کے لئے یہ دعا اسی صورت میں لکھ کر مریض اپنے پاس رکھے [۳]۔

۱۔ مکارم الاخلاق: ۲/۲۳۱، بحار الانوار: ۹۵/۱۲۸۔

۲۔ مکارم الاخلاق: ۲/۲۸۶، بحار الانوار: ۹۵/۱۲۹۔

۳۔ بحار الانوار: ۹۵/۳۳۔

عکس دعا صفحہ ۳۴۱

﴿۸﴾

گمشدہ کے مل جانے کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جب بھی تم سے کوئی چیز چھن جائے یا کھو جائے تو یہ پڑھو:

﴿وَعِنـدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِيْ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْـقُـطُ مِـن وَرَقَةٍ إِلَّا يَـعْـلَـمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الأَرْضِ وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ﴾[۱]۔

اس کے بعد پھر یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَهْدِي مِنَ الضَّلاٰلَةِ ، وَتُنْجِي مِنَ الْعَمٰى ، وَتَرُدُّ الضّٰالَّةَ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاغْفِرْ لِي ، وَرُدَّ ضٰالَّتِي ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ[۲]۔

۱۔ سورۂ انعام، آیت: ۵۹۔

۲۔ مکارم الاخلاق: ۲۳۲/۲، الانوار النعمانیہ: ۱۶۷/۴، بحار الانوار: ۱۲۳/۹۵، مستدرک الوسائل: ۲۱۵/۸۔

چودہواں باب

ظالم کے شرّ سے نجات پانے کی آٹھ دعائیں

اس باب میں ہم ظالم کے شرّ سے نجات پانے کی آٹھ دعائیں ذکر کریں گے۔

﴿۱﴾

دشمنوں کے لئے نفرین

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب بھی تم میں سے کوئی اپنے دشمنوں پر نفرین کرے تو کہے:

أَللّٰهُمَّ اطْرُقْهُ بِلَيْلَةٍ لاٰ اُخْتَ لَهٰا ، وَأَبِحْ حَرِيْمَهُ.[۱]

﴿۲﴾

دشمن پر غلبہ اور دوسری مشکلات کے لئے دعا

جب مامون میرے مولا حضرت امام رضا علیہ السلام پر غضبناک ہوا تو میرے مولا نے یہ دعا پڑھی، پس اس کا غصہ ختم ہوگیا:

بِاللّٰهِ أَسْتَفْتِحُ ، وَبِاللّٰهِ أَسْتَنْجِحُ ، وَبِمُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ. أَللّٰهُمَّ سَهِّلْ لِي حُزُوْنَةَ أَمْرِيْ كُلَّهُ ، وَيَسِّرْ لِي صُعُوْبَتَهُ ، اِنَّکَ تَمْحُوْ مٰا تَشٰآءُ وَتُثْبِتُ ، وَعِنْدَکَ اُمُّ الْكِتٰابِ .

۱۔ مکارم الاخلاق: ۲/۱۴۹، بحار الانوار: ۹۵/۲۲۲۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے رویت ہے کہ آپ نے فرمایا:
میں کبھی بھی کسی امر میں غضبناک نہیں ہوا، کبھی معاشی اور جنگی مشکلات میں مبتلا نہیں ہوا کہ جب میں نے یہ دعا پڑھی ہوئی ہو، کہ اس سے خدا نے میرے غصہ کو ختم فرمایا، میرے کام کو آسان اور دشمن پر غلبہ اور کامیابی نصیب فرمائی[۱]۔

﴿۳﴾

دشمن سے پنہاں رہنے اور اس کے شرّ سے محفوظ رہنے کی دعا

دشمن کے شرّ اور اس کی پہنچ سے محفوظ رہنے کے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا:

اِستَسْلَمْتُ مَوْلایَ لَکَ ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَیْکَ ، وَتَوَکَّلْتُ فِيْ کُلِّ اُمُوْرِي عَلَیْکَ، وَأَنا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ، اِخْبَأْنِي اللّٰهُمَّ فِي سِتْرِکَ عَنْ شِرارِ خَلْقِکَ ، وَاعْصِمْنِيْ مِنْ کُلِّ أَذًی وَسُوْءٍ بِمَنِّکَ ، وَاکْفِنِيْ شَرَّ کُلِّ ذِي شَرٍّ بِقُدْرَتِکَ. أَللّٰهُمَّ مَنْ کادَنِي وَ أَرادَنِي فَانِّي أَدْرَأُ بِکَ فِي نَحْرِهِ، وَأَسْتَعِیْنُ بِکَ مِنْهُ، وَأَسْتَعِیْذُ مِنْهُ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ، وَشُدَّ عَنِّي أَیْدِي الظّالِمِیْنَ ، اِذْ کُنْتَ ناصِرِي ، لا اِلٰهَ اِلّا أَنْتَ ، یا أَرْحَمُ الرّاحِمِیْنَ وَاِلٰهَ الْعالَمِیْنَ. أَسْأَلُکَ کِفایَةَ الْأَذٰی ، وَالْعافِیَةَ وَالشِّفآءَ ، وَالنَّصْرَ عَلَی الْأَعْدآءِ ، وَالتَّوْفِیْقَ لِما تُحِبُّ رَبَّنا وَتَرْضٰی ، یا اِلٰهَ الْعالَمِیْنَ ، یا جَبّارَ السَّمٰواتِ وَالْأَرَضِیْنَ ، یا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطّاهِرِیْنَ ، صَلَواتُکَ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ. (۲)

۱۔ بحار الانوار: ۹۴/۳۱۵۔
۲۔ مہج الدعوات: ۳۵۸، المصباح: ۲۹۳، البلد الامین: ۶۴۴، المجموع الرائق: ۱/۳۸۱، بحار الانوار: ۹۴/۳۷۹۔

﴿۴﴾

کسی ایسے کے پاس جانے کی دعا کہ جس سے شرّ کا خوف ہو

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی ایسے شخص کے پاس جاؤ کہ جس کے شرّ کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ يَدُکَ فَوْقَ يَدِهِ ، وَسُلْطٰانُکَ أَعْظَمُ مِنْ سُلْطٰانِهِ، أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَدْرَأُ بِکَ فِي نَحْرِهِ ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهِ ، وَأَسْتَعِيْنُ بِکَ عَلَيْهِ ، وَأَلْجَأُ اِلَيْکَ مِمّا أَشْفَقْتَ عَلٰى نَفْسِ مِنْهُ . أَللّٰهُمَّ فَکُنْ عِنْدَ ظَنِّي بِکَ فِيْمٰا لَمْ أَجِدْ فِيْهِ مَفْزَعًا غَيْرُکَ، وَلاٰ مَلْجَأً سِوٰاکَ، فَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ عَدْلَکَ أَوْسَعُ مِنْ جَوْرِ الْجٰآئِرِيْنَ،وَاِنْصافَکَ مِنْ وَرٰآءِ الظّٰالِمِيْنَ ، فَأَجِرْنِي مِنْهُ يٰا اِلٰهَ الْعٰالَمِيْنَ بِحَقِّکَ عَلَيْکَ ، فَاِنَّ أَحَدًا لاٰيَعْرِفُ حَقَّکَ حَسَبَ مَعْرِفَتِکَ بِحَقِّکَ،حَسْبِي أَنْتَ يٰا اَللّٰهُ،حَسْبِي أَنْتَ يٰا اَللّٰهُ،حَسْبِي أَنْتَ يٰا اَللّٰهُ، وَمَنْ يَتَوَکَّلْ عَلَيْکَ فَأَنْتَ حَسْبُهُ، بِذٰلِکَ جَرىٰ وَعْدُکَ ، وَنَطَقَ کِتٰابُکَ ،وَأَنْتَ أَوْفَى الضّٰامِنِيْنَ ، سُبْحٰانَکَ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ.(۱)

﴿۵﴾

ظالم کے شرّ سے نجات کے لئے دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: منصور دوانیقی نے کسی کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف بھیجا تا کہ وہ انہیں قتل کرے

۱۔ المجموع الرائق:۱/۳۱۹۔

اورآپ کے قتل کا منصوبہ بنایا اوراس نے ربیع سے کہا: جب میں بات کروں اوراپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ماروں توان کی گردن ماردو۔

جونہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آئے، منصور نے انہیں دور سے دیکھا اوراپنے بستر سے اٹھا اور کہا: خوش آمدیدا ے ابا عبداللہ، میں نے آپ کی طرف اسے بھیجا تا کہ آپ کا قرض ادا کرسکوں اورآپ کے حق وحرمت کا احترام کروں۔

پھراس نے مہربانی سے آپ کے اہلبیت اطہار علیہم السلام کے بارے میں پوچھا اور کہا:

یقیناً خدا آپ کا حق ادا کرے گا، اے ربیع: جب تک جعفر بن محمد اپنے گھر اور اہلخانہ تک نہ پہنچ جائیں، تب تک کوئی اور کام انجام نہ دینا۔

جب امام علیہ السلام باہر گئے تو ربیع نے آنحضرتؑ سے عرض کیا: کیا آپ نے وہ تلوار اور چمڑے سے بنائی گئی بساط دیکھی؟ منصور نے وہ آپ کے لئے تیار کی تھی، جب آپ یہاں داخل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے لبوں پر جنبش تھی۔ آپ کون سی دعا پڑھ رہے تھے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

ہاں؛ جب میں نے منصور کے چہرے پر شرّ اور برائی کا مشاہدہ کیا تو میں نے کہا:

حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ ، وَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ ، وَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ ، وَ حَسْبِيَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، حَسْبِي مَنْ هُوَ حَسْبِي ،حَسْبِي مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِي ،اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.[1]

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۲۳۷، بحار الانوار: ۹۵/۲۱۴۔

﴿۶﴾

ظالم کے شرّ سے نجات پانے کے لئے دوسری دعا

سید بن طاؤسؒ نے کتاب ''مہج الدعوات'' میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ایک شخص حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور اس نے آنحضرتؑ سے خود پر ستم کرنے والے کی شکایت کی۔

امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

تم رسول اکرمؐ کی دعائے مظلوم کیوں نہیں پڑھتے جو آپؐ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو تعلیم فرمائی؟ کوئی ایسا مظلوم نہیں ہے کہ جس نے ظالم کے خلاف یہ دعا پڑھی ہو اور خدا نے اسے ظالم کے شر سے نجات نہ دی ہو۔ وہ دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ طُمَّهُ بِالْبَلاٰءِ طَمًّا ،وَغُمَّهُ بِالْبَلاٰءِ غُمًّا ، وَقُمَّهُ بِالْأَذٰى قُمًّا،وَارْمِهِ بِيَوْمٍ لاٰ مَعٰادَ لَهُ، وَسٰاعَةٍ لاٰ مَرَدَّ لَهٰا ، وَأَبِحْ حَرِيْمَهُ ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ ، وَقِنِي شَرَّهُ ، وَاكْفِنِي أَمْرَهُ، وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ، وَأَحْرِجْ قَلْبَهُ ، وَسُدَّ فٰاهُ عَنِّي ﴿ وَخَشَعَتِ الْأَصْوٰاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلاٰتَسْمَعُ اِلاّٰ هَمْسًا﴾ ۱﴿وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خٰابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا﴾ ۲﴿ اِخْسَئُوا فِيْهٰا وَلاٰتُكَلِّمُوْنِ﴾ ۳ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ . ۴۔

۱۔سورۂ طٰہٰ، آیت:۱۰۸۔

۲۔سورۂ طٰہٰ، آیت:۱۱۱۔

۳۔سورۂ مؤمنون، آیت:۱۰۸۔

۴۔مہج الدعوات:۳۰۶، المصباح:۲۷۳، بحار الانوار:۹۵/۲۱۵، الجنة الواقية و الجنّة الباقية(مخطوط)۴۹۔

﴿۷﴾

دشمن کو دھول چٹانے اور دوسرے مسائل کے خاتمہ کے لئے دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اصحاب میں سے کسی کو ایک ورق ملا کہ جسے وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں لایا اور پھر نماز جماعت کے لئے آواز دی گئی تو کسی عورت اور مرد نے اس کی خلاف ورزی نہ کی اور سب نماز کے لئے حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اکرمؐ منبر پر تشریف لے گئے اور اس ورق کو پڑھا، وہ یوشع بن نون (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی) کا لکھا ہوا تھا اور اس میں یہ دعا لکھی تھی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُفٌ رَحِيْمٌ ، أَلَا اِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ التَّقِيُّ الْخَفِيُّ ، وَاِنَّ شَرَّ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُشَارُ اِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ.

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں کہ جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، بے شک تمہارا پروردگار رؤف و مہربان ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا بہترین بندہ وہ ہے کہ جو تقوی اختیار کرے اور پوشیدہ ہو اور خدا کے بندوں میں سے بدترین وہ ہے کہ جس کی طرف انگلیوں سے اشارہ ہو یعنی وہ مشہور ہو۔

پس جو بھی اپنے پیمانہ کو بھرنا چاہے اور خدا کی عطا کی گئی نعمتوں کی خاطر حقوق کو ادا کرنا چاہے، پس وہ ہر دن یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ،وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ ، اَلنَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ الْهَاشِمِيِّ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ حَتّٰى يَرْضَى اللّٰهُ .

پھر رسول اکرمؐ منبر سے نیچے تشریف لائے، لوگ اس دعا کے بارے میں بہت اصرار کر رہے

تھے تو رسول اکرمؐ تھوڑی دیر رکے اور پھر منبر پر گئے اور فرمایا:

جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی مجاہدین سے زیادہ تعریف وثنا کی جائے، وہ ہر دن یہ دعا پڑھے، پس اگر اس کی کوئی حاجت ہو تو وہ ضرور پوری ہوگی، اگر اس کا کوئی دشمن ہو تو وہ نابود ہوگا، اگر قرض ہو تو وہ ادا ہو جائے گا، کوئی سختی ومشکل ہو تو وہ برطرف ہو جائے گی اور کلام آسمان کا چکر لگائے گا تا کہ اس کی گفتگو لوح محفوظ پر ثبت ہو جائے [۱]۔

﴿۸﴾

ظالم پر غلبہ پانے کی دعا

کتاب ''خواص آیات قرآن کریم'' میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ اگر کسی کا کوئی دشمن ہو تو وہ ہر دن اسم ''یـا حَسِیْبُ'' اسّی (۸۰) مرتبہ خلوص نیت کے ساتھ، خدا اور اس کے معنی کی طرف متوجہ ہو کر پڑھے اور یہ کام جمعرات کے دن سے شروع کرے، اس کا دشمن مقہور و مغلوب ہوگا۔

اس کتاب میں نقل ہوا ہے کہ دفع دشمن اور ردّ ظالم کے لئے اس سے قوی اور کوئی ذکر وارد نہیں ہے [۲]۔

۱۔ مہج الدعوات: ۳۰۶، بحار الانوار: ۴/۸۷، الدعوات: ۴۶، مستدرک الوسائل: ۵/۳۷۷، الجنة الواقية و الجنّة الباقية (مخطوط) ۳۲۔

۲۔ خواص آیات قرآن کریم: ۸۱۔

پندرہواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے آٹھ تعویذ

اس باب میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے آٹھ تعویذ بیان کریں گے کہ جنہیں آپ مکتوب صورت میں اپنے پاس رکھ سکتے ہیں [۱]۔

﴿۱﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعویذ یا رقعۃ الجیب

یاسر خادم کہتے ہیں: جب حضرت امام رضا علیہ السلام حمید بن قحطبہ کے محل میں داخل ہوئے تو آپؑ نے اپنے کپڑے اتار کر حمید کو دئے، حمید نے وہ کپڑے ایک کنیز کو دے دئے تا کہ انہیں دھوئے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ وہ کنیز اپنے ہاتھ میں ایک رقعہ لے کر آئی، اس نے وہ رقعہ حمید کو دیا اور کہا کہ مجھے یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی جیب میں ملا ہے۔

حمید نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا:

میں آپ پر قربان! کنیز کو آپ کی جیب میں یہ رقعہ ملا ہے، کا آپ یہ فرمائیں گے کہ یہ کیا ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے حمید! یہ ایک تعویذ ہے کہ جسے میں کبھی بھی اپنے سے الگ نہیں کرتا۔

۱۔ بعض روایات میں تصریح ہوئی ہے کہ ان حرز کو نہ صرف اپنے پاس رکھ سکتے ہیں بلکہ انہیں پڑھنا بھی بہت مؤثر ہے۔

یا سر خادم عرض کیا: کیا آپ مجھے اس سے آگاہ فرما کر مجھ پر احسان کر سکتے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا:

یہ تعویذ اپنی جیب میں رکھنے والے سے بلائیں دور رہتی ہیں اور وہ شیطان کے ہر قسم کے شرّ سے محفوظ رہتا ہے۔

پھر آپؑ نے حمید کو وہ حرز لکھوایا، اور وہ تعویذ یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ ﴿ اِنِّي أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِيًّا ﴾ [۱] أَوْ غَيْرَ تَقِيٍّ. أَخَذْتُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ عَلٰى سَمْعِکَ وَبَصَرِکَ، لاٰ سُلْطَانَ لَکَ عَلَيَّ ، وَلاٰ عَلٰى سَمْعِي ، وَلاٰ عَلٰى بَصَرِي ، وَلاٰ عَلٰى شَعْرِي ، وَلاٰ عَلٰى بَشَرِي ، وَلاٰ عَلٰىلَحْمِي ، وَلاٰ عَلٰى دَمِي ، وَلاٰ عَلٰى مُخِّي ، وَلاٰ عَلٰى عَصَبِي ، وَلاٰ عَلٰى عِظَامِي ، وَلاٰ عَلٰى مَالِي ، وَلاٰ عَلٰى مَا رَزَقَنِي رَبِّي. سَتَرْتُ بَيْنِي وَبَيْنَکَ بِسِتْرِ النُّبُوَّةِ ، اَلَّذِي اسْتَتَرَ أَنْبِيَآءُ اللّٰهِ بِهِ مِنْ سَطَوَاتِ الْجَبَابِرَةِ وَالْفَرَاعِنَةِ. جَبْرَئِيْلَ عَنْ يَمِيْنِي ،وَمِيْکَآئِيْلُ عَنْ يَسَارِي ، وَاِسْرَافِيْلُ عَنْ وَرَآئِي ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ اِمَامِي ، وَاللّٰهُ مُطَّلِعٌ عَلَيَّ يَمْنَعُکَ مِنِّي ، وَيَمْنَعُ الشَّيْطَانَ مِنِّيَ. أَللّٰهُمَّ لاٰيَغْلِبُ جَهْلُهُ أَنَاتَکَ أَنْ يَسْتَفِزَّنِي وَيَسْتَخِفَّنِيَ أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ الْتَجَأْتُ. أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ الْتَجَاْتُ. أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ الْتَجَأْتُ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى أَشْرَفِ الْخَلْقِ کَآفَّةً مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ،صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ [۲]۔

سید بن طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ اس تعویذ کے بارے میں ایک بہترین اور عجیب واقعہ ہے کہ جسے ابا صلت ہروی نے روایت کیا ہے:

۱۔ سورۂ مریم، آیت: ۱۸۔

۲۔ مہج الدعوات: ۴۹، عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۱۱۱، البلد الامین: ۶۴۰، بحار الانوار: ۹۴/۳۴۲، المجموع الرائق: ۱/۳۶۱۔

ابا صلت کہتے ہیں: ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ مامون کا قاصد آیا اور اس نے کہا کہ مامون نے آپ کو بلایا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام اٹھے اور مجھ سے فرمایا:

وہ عام طور پر اس وقت نہیں بلاتا یقیناً اس کے پیچھے اس کا مکر وحیلہ پوشیدہ ہے، لیکن خدا کی قسم وہ میرے جد رسول اکرمؐ سے مجھ تک پہنچنے والی دعا کی وجہ سے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ابا صلت کہتے ہیں کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ مامون ملعون سے ملنے کے لئے گھر سے نکلا تو جونہی آنحضرتؑ کی نگاہ مبارک اس ملعون پر پڑی تو آپؑ نے وہ دعا شروع سے آخر تک پڑھی اور جب وہ مامون کے سامنے کھڑے تھے تو اس نے آنحضرتؑ کی طرف دیکھا اور کہا؛

اے ابوالحسن؛ میں نے حکم دیا تھا کہ آپ کو ایک لاکھ درہم دیئے جائیں اپنے رشتہ دار اور واہلبیتؑ کو لکھیں۔

جب حضرت امام رضا علیہ السلام وہاں سے رخصت ہوئے تو مامون آنحضرتؑ کو پیچھے سے دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ میں نے کسی اور چیز کا ارادہ کیا تھا اور خدا نے کسی اور چیز کا اور خدا نے جس چیز کا ارادہ فرمایا، وہ بہتر ہے۔(۱)

﴿۲﴾

رقعۃ الجیب کے نام سے ایک اور تعویذ

سید بن طاؤسؒ کتاب ''مہج الدعوات'' میں اپنی ایک مفصل سند میں احمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

رقعۃ الجیب ہر چیز کے لئے پناہ اور حفاظت کا باعث ہے۔

۱۔ مہج الدعوات: ۴۹، عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱۳۶/۲، البلد الامین: ۶۴۰، بحار الانوار: ۳۴۳/۹۴۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ﴿ اِخۡسَـئُوا فِیۡھَا وَلَاتُکَلِّمُوۡنِ ﴾۱﴿اِنِّي أَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡکَ اِنۡ کُنۡتَ تَقِیًّا﴾ ۲۔أَخَذۡتُ بِسَمۡعِ اللّٰہِ وَبَصَرِہٖ عَلٰی أَسۡمَاعِکُمۡ وَأَبۡصَارِکُمۡ ، وَبِقُوَّۃِ اللّٰہِ عَلٰی قُوَّتِکُمۡ ، لَا سُلۡطَانَ لَکُمۡ عَلٰی فُلَانِ بۡنِ فُلَانَۃَ ، وَلَا عَلٰی ذُرِّیَتِہٖ ،وَلَا عَلٰیأَھۡلِہٖ ،وَلَا عَلٰی أَھۡلِ بَیۡتِہٖ.سَتَرۡتُ بَیۡنِي وَبَیۡنَکُمۡ بِسِتۡرِ النُّبُوَّۃِ ، اَلَّذِي اسۡتَتَرُوۡا بِہٖ مِنۡ سَطَوَاتِ الۡجَبَابِرَۃِ وَالۡفَرَاعِنَۃِ،جَبۡرَئِیۡلُ عَنۡ أَیۡمَانِکُمۡ، وَمِیۡکَآئِیۡلُ عَنۡ یَسَارِکُمۡ، وَمُحَمَّدٌ صَلَی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ أَمَامِکُمۡ وَاللّٰہ یَطَّلِعُ عَلَیۡکُمۡ ، بِمَنۡعِہٖ نَبِيَّ اللّٰہِ وَبِمَنۡعِ ذُرِّیَّتِہٖ وَأَھۡلِبَیۡتِہٖ مِنۡکُمۡ وَمِنَ الشَّیَاطِیۡنِ ، مَا شَآءَ اللّٰہُ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِیۡمِ.أَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَایَبۡلُغُ جَھۡلُہٗ أَنَاتَکَ، وَلَایَبۡتَلِیۡہِ وَلَایَبۡلُغُ مَجۡھُوۡدُ نَفۡسِہٖ، عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡتُ وَأَنۡتَ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ، حَرۡسَکَ اللّٰہُ یَا فُلَانَ بۡنَ فُلَانَۃٍ وَذُرِّیَتَکَ مِمَّا تَخَافُ عَلٰی أَحَدً مِنۡ خَلۡقِہٖ ، وَمُحَمَّدٌ صَلَی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدً وَ اٰلِہٖ .

اس کے بعد آیت الکرسی جس طرح نازل ہوئی، اسی طرح لکھیں:

﴿اَللّٰہُ لَا اِلٰـہَ إِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّومُ لَا تَأۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَلَا نَوۡمٌ لَّہٗ مَا فِیۡ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِیۡ الۡأَرۡضِ مَن ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗ إِلَّا بِإِذۡنِہٖ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ أَیۡدِیۡھِمۡ وَمَا خَلۡفَھُمۡ وَلَا یُحِیۡطُونَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖ إِلَّا بِمَا شَاء وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضَ وَلَا یَؤُوۡدُہٗ حِفۡظُھُمَا وَھُوَ الۡعَلِيُّ الۡعَظِیۡمُ﴾ ۳۔

پھر لکھیں: وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِیۡمِ ، لَامَلۡجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیۡہِ ،

۱۔سورۂ مؤمنون: آیت،۱۰۸۔

۲۔سورۂ مریم،آیت:۱۸۔

۳۔سورۂ بقرہ،آیت:۲۵۵۔

وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، وَأسلم في رأس الشهبا فيها لما لسلسبيلا (ليها طلسلسبيلا)،وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّٰاهِرِيْنَ.[۱]۔

﴿۳﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے دوسرا تعویذ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰا مَنْ لاٰ شَبِيْهَ لَهُ وَلاٰ مِثٰالَ لَهُ، أَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ،وَلاٰ خٰالِقَ اِلّٰا أَنْتَ، تُفْنِي الْمَخْلُوْقِيْنَ وَتَبْقٰى أَنْتَ،حَلَمْتَ عَمَّنْ عَصٰاكَ،وَفِي الْمَغْفِرَةِ رِضٰاكَ.[۲]۔

﴿۴﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے بیماریوں سے نجات کا تعویذ

وشّاء کہتے ہیں: ایک شخص حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا تو آنحضرتؑ نے اس سے فرمایا: کیا ہوا ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا ہے؟

اس نے عرض کیا: ہر چار دن میں ایک بار مجھے بخار ہو جاتا ہے کہ جس نے مجھے چلنے کے بھی قابل نہیں چھوڑا۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنا قلم دوات منگوایا اور کاغذ پر لکھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، أَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّي عَنْ فُلاٰنِ بْنِ فُلاٰنَةٍ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعاٰلٰى.

پھر آپؑ نے نیچے لکھ کر سات مرتبہ مہر لگائی ''خاتم سلیمان'' اور اسے لپیٹنے کے بعد فرمایا:

۱۔ مہج الدعوات: ۵۱، البلد الامین: ۴۳۴، بحار الانوار: ۹۴/ ۳۴۴۔

۲۔ مہج الدعوات: ۵۲، بحار الانوار: ۹۴/ ۳۴۵۔

اے معتب! مجھے کوئی ایسا دھاگا دو کہ جسے نہ ہی پانی لگا ہو اور نہ ہی تھوک۔

دھاگا امامؑ کی خدمت میں پیش کیا گیا، امام رضا علیہ السلام نے اس میں گرہ لگا دی پھر آپؑ نے اسے اپنے دہان مبارک کے قریب کیا اور اس کے ایک طرف چار گرہیں لگائیں اور ہر گرہ پر سورۂ حمد، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد، اور آیۃ الکرسی پڑھی، دوسری طرف آپؑ نے تین گرہیں لگائیں اور ہر گرہ پر وہی سورتیں اور آیۃ الکرسی پڑھی اور پھر وہ دھاگا مریض کو دے کر فرمایا:

اسے اپنے دائیں بازو پر باندھ لو اور آیۃ الکرسی آخر تک پڑھو اور جب تک یہ تمہارے بازو پر بندھا ہو تب تک ہمبستری نہ کرو۔[1]

﴿۵﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک اور تعویذ

فضل بن ربیع نے روایت کی ہے کہ ایک دن ہارون نے صبح کو شراب پی اور اپنے دربان کو حکم دیا کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کو قید سے نکال کر شیروں اور درندوں کے پنجرے میں ڈال دیا جائے، میں نے جتنی کوشش کہ کہ اسے ہوش میں لاؤں لیکن سب بے کار ثابت ہوا، بلکہ اس کے غصہ میں مزید اضافہ ہو گیا اور اس نے کہا:

خدا کی قسم اگر انہیں شیروں کے پنجرے میں نہیں پھینکو گے تو میں تمہیں اس میں پھینک دوں گا۔

وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس گیا اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا کہ ہارون نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ مکارم الاخلاق: ۲/۲۶۳، بحار الانوار: ۹۵/۲۱۔

تمہیں جو حکم دیا گیا ہے، تم وہی انجام دو میں اس کے شرّ سے نجات کے لئے خدا سے مدد مانگوگا۔

پھر آپؑ نے میرے ساتھ چلتے ہوئے دعا پڑھنا شروع کی، یہاں تک کہ شیروں کی جگہ تک پہنچ گئے، میں نے وہاں کا دروازہ کھولا اور امام علیہ السلام کو وہاں داخل کر دیا، اس جگہ چالیس درندہ قسم کے شیر تھے، جب میں نے دروازہ بند کر دیا تو میں غم واضطراب میں مبتلا ہو گیا اور میں پریشان ہو گیا کہ امامؑ کا قتل میرے ہاتھوں واقع ہو رہا ہے، میں اسی سوچ میں گھر چلا گیا۔

رات کا کچھ حصہ گزرا ہوگا کہ خادم آیا اور اس نے آکر کہا کہ ہارون نے تمہیں بلایا ہے، میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ کیا آج میں نے کوئی برا کام انجام دیا ہے یا کسی خطا کا مرتکب ہوا ہوں کہ جو آج میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے کہ جس کی وجہ سے میں بہت زیادہ خوفزدہ ہو گیا ہوں۔

میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس کچھ مسلح لوگ آئیں ہیں کہ جن میں سے ایک ایسا شخص بھی ہے کہ جس چہرا چاند کی طرح چمک رہا تھا کہ جس کی ہیبت میرے دل پر طاری ہو گئی، ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ شخص امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں، میں ان کے قریب گیا تا کہ ان کے پاؤں چوم سکوں، لیکن انہوں نے مجھے خود سے دور کر دیا اور یہ آیت پڑھی:

﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا أَرْحَمَكُمْ ﴾[1]

(منافقو) کیا تم سے کچھ دور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو روئے زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناطوں کو توڑنے لگو۔

پھر انہوں نے مجھ سے منہ پھیر لیا اور دوسرے دروازے میں داخل ہو گئے میں ڈر کر نیند سے بیدار ہو گیا۔

میں نے اس سے کہا: اے ہارون؛ تم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کو شیروں کے سامنے پھینک دوں۔

۱۔ سورۂ محمد، آیت: ۲۲

اس نے کہا: وائے ہو تم پر؛ کیا تم نے بھی یہ کام کر دیا؟

میں نے کہا: ہاں؛ خدا کی قسم

اس نے کہا؛ فوراً ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ ان کا کیا حال ہے؟

پھر وہ کہتے ہیں: میں ہاتھ میں شمع لے کر چلا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ امامؑ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں اور شیران کے اردگرد گھٹنے ٹیک کر بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے واپس آ کر یہ بات ہارون کو بتائی لیکن اسے اس بات کا یقین نہیں ہوا اور اس منظر کو دیکھنے کے لئے خود چل پڑا، جب اس نے امامؑ کو دیکھا تو عرض کیا؛ "**السلام علیک یابن عمّ**"

(سلام ہو آپ پر: اے میرے چچا کے بیٹے)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے جواب نہ دیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:

مجھے امید نہیں تھی کہ تم ایسی جگہ پر مجھے سلام کرو گے۔

ہارون نے کہا: میرے گناہ سے چشم پوشی فرمائیں، میں معذرت چاہتا ہوں۔

امامؑ نے فرمایا:

خدا نے مجھے اپنے لطف و کرم سے نجات دی، پس میں اس کا شکر گزار ہوں۔

پھر اس نے حکم دیا کہ آنحضرتؑ کو وہاں سے باہر نکالا جائے اور جب امام رضا علیہ السلام ہارون کے سامنے آئے تو وہ آنحضرتؑ سے گلے ملا اور انہیں اپنے تخت پر بیٹھایا اور عرض کیا:

اے چچازاد بھائی! اگر آپ چاہیں تو یہاں رہیں تا کہ میں آپ کی خدمت کر سکوں اور اگر واپس جانا چاہیں تو میں حکم دیتا ہوں کہ یہ لوگ آپ اور آپ کے رشتہ داروں کے لئے بہت سا مال اور لباس مہیا کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے تمہارے مال اور کپڑوں کی ضرورت نہیں ہے لیکن قریش میں کچھ ایسے افراد موجود ہیں کہ جنہیں ان کی ضرورت ہے اور پھر ان میں سے کچھ لوگوں کے نام ذکر کئے۔

ہارون نے حکم دیا کہ امامؑ کو ہدیہ پیش کیا جائے اور انہیں بہترین سواری پر سوار کر کے ان کے گھر پہنچا دیا جائے اور اس نے حکم دیا کہ کوئی آنحضرتؑ کے ساتھ جائے میں آنحضرتؑ کے ساتھ چل دیا، راستہ میں میں نے عرض کیا:

یہ کتنا اچھا ہو کہ اگر آپ لطف و مہربانی کریں اور وہ تعویذ مجھے بھی بتائیں کہ جو آپ نے پڑھا تھا۔

امامؑ نے فرمایا:

ہمیں یہ تعویذ ہر کسی کو یاد کروانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن چونکہ تم صحبت اور خدمت کرنے کا حق رکھتے ہو، اس لئے تمہیں بتاتا ہوں اور اس کی حفاظت کرنا۔

پھر آپؑ نے اس تعویذ کو ایک ورق پر لکھا اور میں نے اسے آستین میں ایک مضبوط کپڑے میں باندھ لیا، اس کے بعد میں جب بھی ہارون کے پاس گیا وہ مجھ سے مسکرا کے ملا اور اس نے میری ہر بات مانی۔ میں جس سفر پر بھی جاتا، وہ تعویذ میری حفاظت کرتا اور مجھے ہر قسم کے خوف سے نجات دیتا میں کبھی بھی کسی سختی، مشکل اور مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا اور میں نے جب بھی اسے پڑھا میری مشکل آسان ہوگئی، پھر امام علیہ السلام نے ایک اور دعا دلائی اور اس کو پڑھا۔

سید بن طاؤسؒ کہتے ہیں: احتمال ہے کہ یہ واقعہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا ہو، کیونکہ انہیں ہارون کی قید میں رکھا گیا تھا، لیکن امانت کی رعایت کرتے ہوئی یہ مجھے جیسے ملا، ویسے ہی نقل کر دیا اور وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ،أَنْجَزَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَأَعَزَّ جُنْدَهُ ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابُ وَحْدَهُ ، فَلَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، أَمْسَيْتُ

وَأَصْبَحْتُ فِي حِمَى اللّٰهِ الَّذِي لاٰيُسْتَبَاحُ ، وَذِمَّتِهِ الَّتِي لاٰتُرَامُ وَلاٰتُخْفَرُ ، وَفِي عِزِّ اللّٰهِ الَّذِي لاٰيُذَلُّ وَلاٰيُقْهَرُ ، وَفِي حِزْبِهِ الَّذِي لاٰيُغْلَبُ ، وَفِي جُنْدِهِ الَّذِي لاٰيُهْزَمُ، وَحَرِيْمِهِ الَّـذِي لاٰيُسْتَبَـاحُ.بِـاللّٰـهِ اسْتَـجَـرْتُ وَبِـاللّٰهِ أَصْبَحْتُ، وَبِاللّٰهِ اسْتَنْجَحْتُ وَتَعَزَّزْتُ وَتَـعَـوَّذْتُ وَانْتَـصَـرْتُ وَتَـقَـوَّيْـتُ، وَبِـعِـزَّةِ اللّٰهِ قَوَّيْتُ عَلٰى أَعْدٰآئِي ، وَبِجَلاٰلِ اللّٰهِ وَكِبْـرِيٰآئِـهِ ظَهَـرْتُ عَـلَيْهِـمْ ، وَقَهَرْتُهُمْ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ ، وَاسْتَعَنْتُ عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ ، وَفَـوَّضْـتُ أَمْـرِي اِلَى اللّٰهِ، وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلَ، وَتَرٰاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْکَ وَهُمْ لاٰيُبْـصِـرُوْنَ.أَتٰـى أَمْـرُ الـلّٰـهِ ، فَـلَـجَـتْ حُـجَّةُ الـلّٰـهِ ،غَلَبَتْ كَلِمَتُهُ عَلٰى أَعْدٰآءِ اللّٰهِ الْـفـٰاسِـقِيْـنَ، وَجُـنُوْدِ اِبْلِيْسَ أَجْمَعِيْنَ﴿لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَـارَ ثُمَّ لاَ يُنصَرُون،ضُـرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا ﴾١ اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلاً ، ﴿لَا يُـقَاتِلُونَكُمْ جَمِيْعاً إِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاء جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَـدِيْـدٌ تَـحْسَبُهُـمْ جَـمِيْـعاً وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِکَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ﴾٢۔ تَحَصَّنْتُ مِنْهُمْ بِالْحِصْنِ الْمَحْفُوْظِ ،﴿ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْباً﴾٣ اٰوَيْتُ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ، وَالْتَجَأْتُ اِلٰى كَهْفٍ رَفِيْعٍ ، وَتَمَسَّكْتُ بِالْحَبْلِ الْـمَتِيْنِ ، وَتَدَرَّعْتُ بِدِرْعِ اللّٰهِ الْحَصِيْنَةِ ، وَتَدَرَّقْتُ بِدَرَقَةِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَتَعَوَّذْتُ بِـعَـوْذَةِ سُلَيْمٰانَ بْنِ دٰاوُدَ ، وَتَـخَتَّـمْـتُ بِـخٰـاتِـمِهِ ، فَأَنَا حَيْثُمٰا سَلَكْتُ اٰمِنٌ مُطْمَئِنٌّ، وَعَـدُوِّي فِـي الْأَهْـوٰالِ حَيْـرٰانٌ، قَـدْ حُفَّ بِـالْـمَهٰـانَةِ، وَاُلْبِسَ الذُّلَّ ، وَقُمِّعَ بِالصِّغٰارِ ضَرَبْتُ عَلٰى نَفْسِي سُرٰادِقَ الْحِيَاطَةِ ، وَلَبِسْتُ دِرْعَ الْحِفْظِ، وَعَلَّقْتُ عَلَيَّ هَيْكَلَ الْهَيْبَةِ،

۱۔سورۂ آل عمران،آیت:۱۱۱،۱۱۲۔

۲۔سورۂ حشر،آیت:۱۴۔

۳۔سورۂ کہف،آیت:۹۷۔

وَتَتَوَّجْتُ بِتاجِ الْكِرامَةِ ، وَتَقَلَّدْتُ بِسَيْفِ الْعِزِّ الَّذِي لايُفَلُّ ، وَخَفَيْتُ عَنْ أَعْيُنِ الْباغِيْنَ النّاظِرِيْنَ ، وَتَوارَيْتُ عَنِ الظُّنُوْنِ ، وَأَمِنْتُ عَلىٰ نَفْسِي ، وَسَلِمْتُ مِنْ أَعْدآئِي بِجَلالِ اللّٰهِ ، فَهُمْ لِي خاضِعُوْنَ ، وَعَنِّي نافِرُوْنَ﴿كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ﴾ ا۔ قَصُرَتْ أَيْدِيهِمْ عَنْ بُلُوْغِي ، وَعَمِيَتْ أَبْصارُهُمْ عَنْ رُؤْيَتِي ، وَخَرِسَتْ أَلْسِنَتِهِمْ عَنْ ذِكْرِي ، وَذَهَلَتْ عُقُولُهُمْ عَنْ مَعْرِفَتِي ، وَتَخَوَّفَتْ قُلُوبُهُمْ ، وَارْتَعَدَتْ فَرآئِصُهُمْ وَنُفُوْسُهُمْ مِنْ مَخافَتِي يا اَللّٰهُ الَّذِي لا اِلهَ اِلّا هُوَ ، يا هُوَ ، يا مَنْ لا اِلهَ اِلّا هُوَ اُفْلُلْ جُنُوْدَهُمْ ، وَاكْسِرْ شَوْكَتَهُمْ ، وَنَكِّسْ رُؤُسَهُمْ ، وَأَعْمِ أَبْصارَهُمْ ﴿ فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ﴾۲وَانْهَزَمَ جَيْشُهُمْ ، وَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ،، بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ ﴾۳ ﴿وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ﴾۴عَلَوْتُ عَلَيْهِمْ بِعُلُوِّ اللّٰهِ الَّذِي كانَ يَعْلُوْ بِهِ صاحِبُ الْحُرُوْبِ ، مُنَكِّسُ الرّاياتِ، وَمُبِيْدُ الْقُرْانِ ، وَتَعَوَّذْتُ بِأَسْمآءِ اللّٰهِ الْحُسْنىٰ وَكَلِماتِهِ الْعُلْيا، وَظَهَرْتُ عَلىٰ أَعْدآئِي بِبَأْسٍ شَدِيْدٍ وَأَمْرٍ رَشِيْدٍ، وَأَذْلَلْتُهُمْ وَقَمَعْتُ رُؤُسَهُمْ ، وَظَلَّتْ أَعْناقُهُمْ لِي خاضِعِيْنَ ، فَخابَ مَنْ ناواني ، وَهَلَكَ مَنْ عاداني ، وَأَنا الْمُؤَيَّدُ الْمَنْصُوْرُ ، وَالْمُظَفَّرُ الْمُتَوَّجُ الْمَحْبُوْرُ ، وَقَدْ لَزِمْتُ كَلِمَةَ التَّقْوىٰ ، وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقىٰ، وَاعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ، فَلَنْ يَضُرَّنِي كَيْدَ الْكآئِدِيْنَ وَحَسَدُ الْحاسِدِيْنَ ، أَبَدَ الْآبِدِيْنَ وَدَهْرَالدّاهِرِيْنَ ، فَلَنْ يَرانِي أَحَدٌ وَلَنْ يَقْدِرَعَلَيَّ أَحَدٌ

۱۔سورۂ مدثر،آیت:۵۰،۵۱۔

۲۔سورۂ شعراء،آیت:۴۔

۳۔سورۂ قمر،آیت:۴۵،۴۶۔

۴۔سورۂ نحل،آیت:۷۷۔

﴿ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّیْ وَلَا أُشْرِکُ بِهِ أَحَداً ﴾۱ أَسْأَلُکَ یا مُتَفَضِّلُ ، أَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ عَلٰى نَفْسِي وَرُوْحِي ، بِالسَّلَامَةِ مِنْ أَعْدَآئِي ،وَأَنْ تَحُوْلَ بَيْنِي وَبَيْنَ شَرِّهِمْ بِالْمَلَآئِکَةِ الْغِلَاظِ الشِّدَادِ ﴿ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴾۲ وَأَيِّدْنِي بِالْجُنْدِ الْکَثِيْفَةِ ، وَالْأَرْوَاحِ الْعَظِيْمَةِ الْمُطِيْعَةِ، فَيُجِيْبُوْنَهُمْ بِالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ، وَيَقْذِفُوْنَهُمْ بِالْحَجَرِ الدَّامِغِ ، وَيَضْرِبُوْنَهُمْ بِالسَّيْفِ الْقَاطِعِ ، وَيَرْمُوْنَهُمْ بِالشِّهَابِ الثَّاقِبِ ، وَالْحَرِيْقِ الْمُلْتَهِبِ ، وَالشُّوَاظِ الْمُحْرِقِ ﴿وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ،،دُحُوراً وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ﴾۳ قَذَفْتُهُمْ وَزَجَرْتُهُمْ بِفَضْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، بِطٰهٰ وَيٰسٓ وَالذّٰرِيَاتِ وَالطَّوَاسِيْنَ وَتَنْزِيْلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَالْحَوَامِيْمِ ۴۔وبِکٓهٰيٰعٓصٓ ، وَبِکَافٍ کُفِيْتُ ، وَبِهَآءٍ هُدِيْتُ ، وَبِيَآءٍ يُسِّرَ لِي، وَبِعَيْنٍ عَلَوْتَ، وَبِصَادٍ صَدَقْتُ أَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَبِنُوْنِ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ، وَبِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ، وَبِالطُّوْرِ ﴿وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ،فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ، وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ، وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ،إِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ،،مَا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴾۵ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ نَاکِصِيْنَ ، وَفِي دِيَارِهِمْ خَآئِفِيْنَ ﴿فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوا يَعْمَلُونَ ،،فَغُلِبُوا هُنَالِکَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِيْنَ،،وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ﴾۶۔﴿فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَکَرُوْا ، وَحَاقَ بِالِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ،وَمَکَرُوا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ

۱۔سورۂ جن،آیت:۲۰۔

۲۔سورۂ تحریم،آیت:۶۔

۳۔سورۂ صافّات،آیت:۸،۹۔

۴۔حوامیم:جم سے شروع ہونے والی سورتوں کوحوامیم کہا جاتا ہے۔

۵۔سورۂ طور،آیت:۲۔۸۔

۶۔سورۂ اعراف،آیت:۱۱۸۔۱۲۰۔

خَيْرُ الْمَاكِرِيْن﴾ ۱۔﴿الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَاناً وَقَالُواْ حَسْبُنَا اللّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ، فَانقَلَبُواْ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُواْ رِضْوَانَ اللّهِ وَاللّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴾ ۲۔﴿رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ﴾ ۳۔ أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مٰا أَخٰافُ وَأَحْذَرُ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مٰا عِنْدَكَ ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ ۴۔لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، جَبْرٰائِيْلُ عَنْ يِمِيْنِي ، وِمِيْكآئِيْلُ عَنْ شِمٰالِي، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ أَمٰامِي ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُظِلُّ عَلَيَّ ، يَمْنَعُكُمْ مِنِّي وَيَمْنَعُ الشَّيْطٰانَ الرَّجِيْمَ يا مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حٰاجِزاً ، اُحْجُزْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَعْدٰآئِي حَتّٰى لاٰيَصِلُوا اِلَيَّ بِسُوْءٍ، سَتَرْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ بِسِتْرِ اللّٰهِ الَّذِي يُسْتَتَرُ بِهِ مِنْ سَطَوٰاتِ الفَرّٰاعِنَةِ ، وَمَنْ كٰانَ فِي سِتْرِ اللّٰهِ كٰانَ مَحْفُوْظًا ، حَسْبِيَ الَّذِي يَكْفِي وَلاٰيَكْفِي أَحَدٌ سِوٰاهُ ﴿ وجعلنا مِن بينِ يديهِم سدا ومِن خلفِهِم سدا فغشيناهم فهم لايبصِرون﴾ ۵۔أَللّٰهُمَّ اضْرِبْ عَلَيَّ سُرٰادِقٰاتِ حِفْظِكَ ، الَّذِي لاٰيَهْتِكُهُ الرِّيٰاحُ ، وَلاٰتَخْرِقُهُ الرِّمٰاحَ ، وَاكْفِنِي شَرَّ مٰا أَخٰافُهُ بِرُوْحِ قُدْسِكَ الَّذِي مَنْ أَلْقَيْتَهُ عَلَيْهِ كٰانَ مَسْتُوْرًا عَنْ عُيُوْنِ النّٰاظِرِيْنَ ، وَكَبِيْرًا فِي صُدُوْرِ الْخَلآئِقِ أَجْمَعِيْنَ وَوَفِّقْ لِي بِأَسْمٰآئِكَ الْحُسْنٰى وَبِكَلِمٰاتِ الْعُلْيٰا صَلاٰحِي فِيْ جَمِيْعِ

۱۔سورۂ آل عمران، آیت:۵۴۔

۲۔سورۂ آل عمران، آیت:۱۷۳،۱۷۴۔

۳۔سورۂ مؤمنون۔آیت:۹۷۔۹۸۔

۴۔سورۂ بقرہ، آیت:۱۳۷۔

۵۔سورۂ یٰس، آیت:۹۔

مٰا أُوَمِّلُهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاصْرِفْ عَنِّي أَبْصٰارَ النّٰاظِرِيْنَ ، وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّ قُلُوبِهِمْ وَشَرَّ مٰا يُضْمِرُوْنَ اِلٰى خَيْرِ مٰا لٰايَمْلِكُهُ غَيْرُكَ. أَللّٰهُمَّ اِنَّكَ أَنْتَ مَوْلاٰيَ وَمَلاٰذِيْ ، فَبِكَ أَلُوْذُ وَأَنْتَ مَعٰاذِي ، فَبِكَ أَعُوْذُ يٰا مَنْ دٰانَ لَهُ رِقّٰابُ الْجَبّٰابِرِ ، وَخَضَعَتْ لَهُ عَمٰالِيْقُ الْفَرٰاعِنَةِ ، أَجِرْنِي أَللّٰهُمَّ مِنْ حِزْبِكَ ، وَكَشْفِ سِتْرِكَ ، وَنِسْيٰانِ ذِكْرِكَ ، وَالْاِضْرٰابِ عَنْ شُكْرِكَ ، أَنَا فِي كَنَفِكَ لَيْلِي وَنَهٰارِي وَنَوْمِي وَقَرٰارِي وَانْتِبٰاهِي وَانْتِشٰارِي ، ذِكْرُكَ شِعٰارِي ، وَثَنآؤُكَ دِثٰارِي . أَللّٰهُمَّ اِنَّ خَوْفِي أَمْسٰى وَأَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِكَ وَبِأَمٰانِكَ مِنْ خَوْفِكَ وَسُوءِ عَذٰابِكَ ، وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرٰادِقٰاتِ حِفْظِكَ ، وَارْزُقْنِيْ حِفْظَ عِنٰايَتِكَ بِرَحْمَتِكَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ ، اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰالَمِيْنَ ۔[۱]

﴿۶﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعویذ اور.....

صاحب کتاب ''جنّات الخلود'' لکھتے ہیں: حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعویذ، حضرت امام حسین علیہ السلام کا تعویذ ہے اور وہ تعویذ یہ ہے:

يٰا مَنْ شَأْنُهُ الْكِفٰايَةُ وَسُرٰادِقُهُ الرِّعٰايَةُ ، يٰا مَنْ هُوَ الْغٰايَةُ وَالنِّهٰايَةُ ، يٰا صٰارِفَ السُّوءِ وَالسّوٰايَةِ ، اِصْرِفْ عَنِّي أَذِيَّةَ الْعٰالَمِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ أَجْمَعِيْنَ ، بِالْأَشْبٰاحِ النُّوْرٰانِيَّةِ، وَبِالْأَسْمٰآءِ السِّرْيٰانِيَّةِ، وَبِالْأَقْلاٰمِ الْيُوْنٰانِيَّةِ، وَبِالْكَلِمٰاتِ الْعِبْرٰانِيَّةِ، وَبِمٰا نَزَلَ فِي الْأَلْوٰاحِ مِنْ تَعْيِيْنِ الْاِيْضٰاحِ، اِجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ فِي حِزْبِكَ وَحِرْزِكَ ، وَفِي عِبٰادِكَ وَفِي سِتْرِكَ ، وَفِي حِفْظِكَ وَفِي كَنَفِكَ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰانٍ مٰارِدٍ ،

۱۔ مفتاح الدعوات: ۲۹۸، بحار الانوار: ۹۴/۳۴۹۔

وَعَدُوٍّ مُراصِدٍ ، وَلَئِيمٍ مُعانِدٍ ، وَضِدٍّ كَيُوْدٍ ، وَمِنْ (شَرِّ) كُلِّ حاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اسْتَغَثْتُ ، وَبِسْمِ اللّٰهِ اكْتَفَيْتُ ، وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ ، فَإِلَيْهِ اسْتَعَذْتُ عَلٰى كُلِّ ظالِمٍ ظَلَمَ ، وَغاشِمٍ غَشَمَ ، وَطارِقٍ طَرَقَ ، وَزاجِرٍ زَجَرَ ، فَاللّٰهُ خَيْرٌ حافِظًا ، وَهُوَ أَرْحَمُ الرّاحِمِيْنَ.[۱]

﴿۷﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ایک اور تعویذ

محمد بن مسلم حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا:

یہ دعا یا تعویذ حاملہ انسان یا حیوان کے لئے کاغذ یا کسی باریک جلد پر لکھا جاتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ ، بِسْمِ اللّٰهِ ، ﴿اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ، اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾[۲] ﴿يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ،،وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُواْ لِيْ وَلْيُؤْمِنُواْ بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾[۳] ﴿وَيُهَيِّءْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقاً﴾[۴] وَيُهَيِّءْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ رَشَدًا، ﴿وَعَلَى اللّهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَاء لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِيْنَ﴾[۵] ﴿ثُمَّ السَّبِيْلُ يَسَّرَهُ﴾[۶] ﴿أَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ

۱۔ جنّات الخلود:۳۳۔

۲۔ سورۂ انشراح، آیت:۵۔

۳۔ سورۂ بقرہ، آیت:۱۸۵،۱۸۶

۴۔ سورۂ کہف، آیت:۱۶

۵۔ سورۂ نحل، آیت:۹

۶۔ سورۂ عبس، آیت:۲۰

وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاء كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلا يُؤْمِنُونَ ﴾[۱]۔

﴿فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَاناً قَصِيّاً ،فَأَجَاء هَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيّاً ،فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيّا ،وَهُزِّيْ إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيّاً ، فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْناً فَإِمَّا تَرَينَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَداً فَقُولِيْ إِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْماً فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيّاً ،فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئاً فَرِيّاً، يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيّاً ،فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِيْ الْمَهْدِ صَبِيّاً ،قَالَ إِنِّيْ عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيّاً ، وَجَعَلَنِيْ مُبَارَكاً أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِيْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً ،وَبَرّاً بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّاراً شَقِيّاً ،وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيّا ، ذَلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴾[۲]﴿وَاللّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئاً وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ،أَلَمْ يَرَوْاْ إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاء مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلاَّ اللّهُ إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾[۳]كَذٰلِكَ أَيُّهَا الْمَوْلُوْدُ اُخْرُجْ سَوِيًّا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

پھر یہ اسے پہنا دیں اور جب ولادت ہو جائے تو اس سے اتار دیں، اور مکمل طور پر احتیاط کریں کہ بعض آیات (جیسے سورۂ نحل آیت ۷۵ کہ جو تعویذ کے آخر میں ہے) کو نہ چھوڑیں یا اس کو مکمل کرنے سے پہلے کسی جگہ نہ رکیں، وہ آیت یہ ہے:

۱۔ سورۂ انبیاء، آیت: ۳۰۔

۲۔ سورۂ مریم، آیت: ۳۴۔۲۲

۳۔ سورۂ نحل، آیت: ۷۸، ۸۹

"وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ شَيْئاً"

پس اگر اس جگہ رک گئے تو بچہ گونگا پیدا ہوگا اور اگر یہ نہ پڑھا:" وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ" تو بچہ صحیح وسالم پیدا نہیں گا [۱]۔

﴿۸﴾

دشمنان اہلبیت علیہم السلام کے شرّ سے محفوظ رہنے کے لئے تعویذ

یہ تعویذ حضرت امام رضا علیہ السلام کے لباس سے ملا تھا، کہتے ہیں کہ جب آنحضرتؑ اس دار فانی سے رخصت ہوئے تو آپ سے ایک تعویذ ملا اور کہا جاتا ہے کہ آپ کے اجداد گرامی علیہم السلام فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اس کے ذریعہ خود کو اپنے دشمنوں سے محفوظ رکھتے تھے اور اسے اپنی تلوار کے غلاف کے ساتھ باندھتے تھے کہ جس کے آخر میں خدا کے اسماء تھے۔ آپؑ نے اپنے فرزندوں اور رشتہ داروں سے عہد لیا تھا کہ وہ اسے کسی پر نہیں پڑھیں گے، کیونکہ یہ دعا خدا کی بارگاہ سے کسی صورت بھی رد نہیں ہوسکتی۔

أَللّٰهُمَّ بِكَ أَسْتَفْتِحُ وَبِكَ أَسْتَنْجِحُ ، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ أَتَوَجَّهُ، أَللّٰهُمَّ سَهِّلْ لِي حُزُونَتَهُ وَكُلَّ حُزُوْنَةٍ ، وَذَلِّلْ لِي صُعُوْبَتَهُ وَكُلَّ صُعُوْبَةٍ ، وَاكْفِنِي مَؤُنَتَهُ وَكُلَّ مَؤُنَةٍ ، وَارْزُقْنِي مَعْرُوْفَهُ وَوُدَّهُ، وَاصْرِفْ عَنِّي ضُرَّهُ وَمَعَرَّتَهُ، اِنَّكَ تَمْحُوْ مٰا تَشٰآءُ وَتُثْبِتُ، وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتٰابِ ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾۲﴿ اِنّٰا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوْا اِلَيْكَ ﴾۳طٰهٰ حٰم لاٰيُبْصِرُوْنَ

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۴۰۔

۲۔ سورۂ یونس، آیت: ۶۲۔

۳۔ سورۂ ہود، آیت: ۸۱۔

وَ﴿ جَعَلْنَا فِیْ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلاَلاً فَهِیَ إِلَی الأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ،وَجَعَلْنَا مِن بَیْنِ أَیْدِیْهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً فَأَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لاَ یُبْصِرُونَ ﴾۱﴿ أُولَـئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّـهُ عَلَی قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَـئِکَ هُمُ الْغَافِلُون ﴾۲﴿لاَجَرَمَ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۳﴿ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴾۴﴿وَتَرَاهُمْ یَنظُرُونَ إِلَیْکَ وَهُمْ لاَ یُبْصِرُونَ ﴾۵﴿صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لاَ یَرْجِعُونَ ﴾۶﴿طسم ، تِلْکَ آیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ،لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ أَلَّا یَکُونُوا مُؤْمِنِیْنَ ،إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آیَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِیْنَ ﴾۷۔

اسماء: أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ بِالْعَیْنِ الَّتِي لاَتَنَامُ ، وَبِالْعِزِّ الَّذِي لاَیُرَامُ ، وَبِالْمُلْکِ الَّذِي لاَیُضَامُ ، وَبِالنُّوْرِ الَّذِي لاَیُطْفَی ، وَبِالْوَجْهِ الَّذِي لاَیَبْلَی ، وَبِالْحَیاةِ الَّتِي لاَتَمُوْتُ ، وَبِالصَّمَدِیَّةِ الَّتِي لاَتُقْهَرُ ، وَبِالدَّیْمُوْمَةِ الَّتِي لاَتَفْنَی ، وَبِالْاِسْمِ الَّذِي لاَیُرَدُّ ، وَبِالرُّبُوْبِیَّةِالَّتِي لاَتُسْتَذَلُّ أَنْ تُصَلِّي عَلَی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِي کَذَا وَکَذَا .

اس کے بعد اپنی حاجات بیان کریں،انشاءاللہ ضرور پوری ہوں گی ۸۔

۱۔سورۂ یٰس،آیت:۸،۹۔

۲۔سورۂ نحل،آیت:۱۰۸۔

۳۔سورۂ نحل،آیت:۲۳۔

۴۔سورۂ بقرہ،آیت:۱۳۷۔

۵۔سورۂ اعراف،آیت:۱۹۸۔

۶۔سورۂ بقرہ،آیت:۱۸۔

۷۔سورۂ شعراء،آیت:۴۔۱۔

۸۔مہج الدعوات:۲۹۷،بحارالانوار:۹۴/۳۴۵۔

سولہواں باب

آٹھ بیماریوں سے نجات کے لئے آٹھ دعائیں

اس باب میں آٹھ بیماریوں سے چھٹکارے کے لئے آٹھ دعائیں ذکر کریں گے۔

﴿۱﴾

آنکھ کے درد کے لئے دعا

محمد بن علی بن جعفر نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اس میں کسی طرح کا شک وشبہہ نہیں ہے کہ سورۂ حمد ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النّٰاسِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور آیت الکرسی پڑھنے اور قسط نام کی جڑی بوٹی اور مرّ (درخت مرّ مکی کی گوند) اور کُندر سے دھونی دینا آنکھ کے لئے شفاء بخش ہے[۱]۔

﴿۲﴾

مرگی کی بیماری سے چھٹکارے کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو مرگی کی بیماری میں مبتلا تھا، آنحضرتؑ نے ایک برتن میں پانی لانے کا حکم دیا اور اس پر سورۂ حمد ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النّٰاسِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ پڑھ کر دم کیا اور پھر حکم دیا کہ یہ پانی مریض کے سر اور چہرے پر چھڑکو، ایسا کرنے سے

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۹۰۔

مریض ٹھیک ہوگیا اور امامؑ نے فرمایا کہ اب کبھی بھی یہ تمہارا رخ نہیں کرے گی۔[۱]

﴿۳﴾

سر کے درد سے نجات کے لئے دعا

ابا صلت ہروی حضرت امام رضا علیہ السلام اور آپؑ نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میرے شیعوں کو یہ یاد کرادو کہ سر درد کے لئے یہ پڑھیں:

"یاطٰاهِي ، یاذَرُ ، یاطمنه ، یاطنات"

کیونکہ یہ اسماء اعظم ہیں کہ جن کی خدا کے نزدیک بہت اہمیت ہے اور خدا ان کی برکت سے سر کے درد سے نجات عطا فرمائے گا۔[۲]

﴿۴﴾

پھیپھڑے کی بیماری سے نجات کے لئے دعا

حسن بن علی بن یقطین کہتے ہیں کہ حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے فرمایا ہے:

یہ پھیپھڑوں کی بیماری سے نجات کے لئے میرے شیعوں کے لئے دعا ہے:

یٰا اَللّٰـهُ، یٰا رَبَّ الْأَرْبٰابِ، وَیٰا سَیِّـدَ السّٰاداٰتِ، وَیٰا اِلٰـهَ الْاٰلِهَةِ، وَیٰا مَلِکَ الْـمَـلُـوْکِ، وَیٰا جَبّٰارَ السَّـمٰـوٰاتِ وَالْأَرْضِ، اِشْـفِـنِـي وَعٰافِنِي مِنْ دٰآئِي هٰذٰا، فَاِنِّي عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ، أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِکَ ، وَنٰاصِیَتِي بِیَدِکَ .

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۱۵۰، المصباح: ۲۰۷۔

۲۔ بحار الانوار: ۹۵/۵۴۔

تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں اور انشاءاللہ خداوند اپنی قدرت سے شفا دے گا۔[۱]

﴿۵﴾

بیماری سے چھٹکارے اور صاحب فرزند ہونے کے لئے دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے ہشام بن ابراہیم اپنی بیمارے اور اپنے ہاں فرزند پیدا نہ ہونے کا شکوہ کررہے تھے، امامؑ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان کہے۔

ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے حکم پر عمل کیا تو خدا نے مجھے بیماری سے نجات دی اور مجھے کثیر اولاد عطا کی۔[۲]

﴿۶﴾

رفع زگیل کے لئے دعا

علی بن نعمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا:

میرا ایک بیٹا ہے کہ جو ثؤلول کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہے اور اس کے جسم پر سرخ داغ اور زگیل کے دانے نکل آئے ہیں کہ جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ امامؑ نے فرمایا:

ہر زگیل کے لئے جو کے سات دانے لو اور ہر دانہ پر سورۂ واقعہ ابتدا سے ﴿ هَبَاءً مُنْبَثًّا ﴾ اور پھر سورہ طہٰ کی آیت ۱۰۵ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ..... سے لے کر وَلَا أَمْتًا ﴾ تک پڑھو۔[۳]

پھر جو کا ایک ایک دانہ پکڑ کر اسے زگیل پر ملو اور پھر انہیں کسی نئے کپڑے میں رکھو اور اس کو ایک

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۲۰۔

۲۔ الدعوات: ۱۸۹، روضۃ الواعظین: ۳۱۳۔

۳۔ سورۂ طہٰ آیت: ۱۰۷، ۱۰۵۔

پتھر کے ساتھ باندھ کر کنواں یا گھڑا جیسی جگہ میں ڈال دو۔

علی بن نعمان کہتے ہیں: میں نے اسی حکم پر عمل کیا تو خدا کی قسم جب میں نے ساتویں یا آٹھویں دن دیکھا تو وہ میرے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح صاف تھا کہ جس پر بیماری کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

پھر امامؑ نے فرمایا: بہتر یہ ہے کہ یہ کام مہینے کی آخری راتوں میں انجام پائے کہ جن میں چاند دکھائی نہیں دیتا۔ انشاءاللہ یہ بیماری ختم ہوجائے گی[۱]۔

﴿۷﴾

بواسیر کے خاتمہ کے لئے دعا

بواسیر میں مبتلا ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا:

''سورۂ یٰس'' کو شہد کے ساتھ لکھ کر پانی میں ڈالو اور پھر اسے پیو[۲]۔

﴿۸﴾

غدۂ خنازیر[۳] سے نجات کے لئے دعا

حسین بن سعید کتاب دعا میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا؛

میری کنیزوں میں سے ایک کنیز کی گردن میں غدۂ خنازیر نکل آیا۔ کسی نے اس سے کہا کہ تم یہ ذکر پڑھو: '' **یا رَؤُوْفُ یا رَحِیْمُ ، یا رَبِّ یا سَیِّدِي** ''

اور اس کی تکرار کرو اس کنیز نے اس پر عمل کیا اور اسے غدۂ سے چھٹکارا مل گیا[۴]۔

۱۔ الدعوات: ۱۹۹، البلد الامین: ۶۱۹، المصباح: ۲۰۸، بحار الانوا: ۹۵/ ۹۷۔

۲۔ (۲) بحار الانوار: ۹۵/ ۸۲۔

۳۔ (۳) (یہ گردن میں پیدا ہونے والی غدود کو کہا جاتا ہے۔

۴۔ الدعوات: ۱۹۷، مکارم الاخلاق: ۲/ ۲۴۶، بحار الانوار: ۹۵/ ۱۰۰۔

ستر ہواں باب

وسعت رزق اور رفع فقر کے لئے آٹھ دعائیں

ہم اس باب میں رزق میں وسعت اور فقر سے نجات کے لئے آٹھ دعائیں ذکر کریں گے:

﴿۱﴾

طلب رزق کی دعا

احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا:

میں آپ پر قربان! آپ خدا سے میرے حق میں دعا کریں کہ میرے لئے حلال مال کو روزی قرار دے۔ آپ نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ حلال کیا ہے؟

میں نے عرض کیا؛ میری نظر میں اس سے مراد پاکیزہ طریقہ سے کمایا گیا مال ہے۔

امامؑ نے فرمایا:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: حلال، خدا کے منتخب کردہ بندوں کی قوّت کا نام ہے۔

پھر فرمایا: کہو:

أَسْأَلُکَ مِنْ رِزْقِکَ الْوٰاسِعِ [۱]۔

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۳۷۶/۱۹، بحار الانوار: ۲/۱۰۳ ح ۴۔

﴿۲﴾

نعمت کے ملنے رزق کے کم ہونے اور غم وحزن کے وقت کی دعا

رسول اکرمؐ سے حضرت امام رضا علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جسے خدا نعمت عطا کرے، اسے خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جس کے یہاں رزق میں تنگی ہو ،اسے استغفار کرنا چاہئے اور خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنی چاہئے اور جو کوئی کسی بھی وجہ سے غمگین ہو اسے یوں کہنا چاہئے: ''لاٰحَوْلَ وَلاٰ قُوَّۃَ اِلاّٰ بِاللّٰہِ '' ۱۔

﴿۳﴾

روزی طلب کرنے کے لئے دعا

دعبل خزاعی کے بھائی کہتے ہیں کہ میرے آقا ومولا حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

میرے والد گرامی حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد گرامی حضرت محمد بن علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جب صبح کے وقت اٹھو تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْماً وٰافِراً فِي كُلِّ حَسَنَةٍ أَنْزَلْتَهٰا مِنَ السَّمٰآءِ اِلَى الْأَرْضِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ ، وَاصْرِفْ عَنِّي كُلَّ مُصِيْبَةٍ أَنْزَلْتَهٰا مِنَ السَّمٰآءِ اِلَى الْأَرْضِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، وَعٰافِنِي مِنْ طَلَبِ مٰا لَمْ تُقَدِّرْ لِي مِنْ رِزْقٍ ، وَمٰا قَدَّرْتَ لِي مِنْ رِزْقٍ فَسُقْهُ لِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعٰافِيَةٍ ، دعا پڑھنے کے بعد تین مرتبہ (اٰمِیْنَ) کہو ۲۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۴۵، صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام: ۲۵۸۔

۲۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۱۹/۵۲۷، مستدرک الوسائل: ۵/۳۷۲، بحار الانوار: ۸۶/۲۴۹۔

﴿۴﴾

تنگدستی سے نجات کے لئے اذان کہنا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ایک شخص نے حضرت امام صادق علیہ السلام کے پاس آ کر اپنے فقر و تنگدستی کی شکایت کی، امامؑ نے اس سے فرمایا:

جب بھی تم اذان کی آواز سنو تو جس طرح مؤذن اذان کے جملات کہے تم بھی اسی کے ساتھ ویسے ہی کہو۔(۱)

﴿۵﴾

مال میں برکت کے لئے دعا

محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جب کوئی مال خریدو تو تین مرتبہ تکبیر کہو اور پھر یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ خَيْرِكَ ، فَاجْعَلْ لِي فِيْهِ خَيْراً. أَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسَ فِيْهِ مِنْ فَضْلِكَ .

پھر امامؑ نے فرمایا: حضرت امام رضا علیہ السلام کی سیرت یوں تھی کہ جب وہ کوئی مال خریدتے تو اس پر یوں لکھ دیتے "بَرَكَةٌ لَنا" (۲)

۱۔ مکارم الاخلاق: ۲/۱۵۰، بحار الانوار: ۹۵/۲۹۵۔

۲۔ وسائل الشیعۃ: ۱۲/۳۰۴۔

﴿۶﴾

تنگدستی سے نجات کے لئے ہر دن کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو بھی ہر دن سو مرتبہ یہ دعا پڑھے:

" لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ"

اس کی وجہ سے وہ بے نیاز ہو جائے گا اور اس سے تنگدستی دور ہو جائے گی، جہنم کے دروازے اس پر بند ہو جائیں گے اور جنت کے دروازے اس پر کھول دیئے جائیں گے [۱]۔

﴿۷﴾

خریدی گئی چیز کی حفاظت کے لئے دعا

یہ روایت حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے:

جب بھی کوئی چیز، مال، کنیز یا حیوان خریدو تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ رِزْقِکَ،فَاجْعَلْ لِي فِيْهِ رِزْقاً. أَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسَ فِيْهِ فَضْلَکَ،فَاجْعَلْ لِي فِيْهِ فَضْلاً . أَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهُ أَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ خَيْرِکَ وَبَرَکَتِکَ وَسِعَةِ رِزقِکَ ،فَاجْعَلْ لِي فِيْهِ رِزْقاً واسِعاً ، وَرِبْحاً طَيِّباً، هَنِيْئاً مَرِيّاً.

ان کلمات کی تین بار تکرار کرو [۲]۔

۱۔ صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام: ۲۸۸۔

۲۔ بحار الانوار: ۷۶/۱۷۳، فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۹۹۔

﴿۸﴾

مال کو برباد ہونے سے بچاؤ کے لئے دعا

یہ روایت بھی حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے:

جب بھی اپنے کسی مال کو محفوظ جگہ رکھنا چاہو تو آیت الکرسی پڑھو اور لکھ کر اس مال کے درمیان رکھ دو اور یہ بھی لکھو:

﴿وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لاَ يُبْصِرُونَ﴾[۱]۔

لاٰ ضَيْعَةَ عَلٰى مٰا حَفِظَهُ اللّٰه ﴿فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّهُ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾[۲]۔

پس اگر ایسا کرو اور اسے اسی طریقے کے مطابق حفاظت سے رکھو تو خدا کے اذن سے اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا [۳]۔

۱۔ سورۂ یٰس، آیت: ۹۔

۲۔ سورۂ توبہ، آیت: ۱۲۹۔

۳۔ بحار الانوار: ۶/۷۴/۱۷، فقہ الرضا علیہ السلام: ۴۰۰۔

اٹھارہواں باب

ایسی آٹھ اہم دعائیں

جنہیں حضرت امام رضا علیہ السلام نے پڑھا

اس باب میں ہم وہ آٹھ دعائیں نقل کریں گے کہ جنہیں حضرت امام رضا علیہ السلام نے پڑھا:

﴿۱﴾

دعائے توحید

أَللّٰهُمَّ اِنَّکَ أَنْتَ قَبْلَ الْأَزْمانِ ، وَقَبْلَ الْکَوْنِ وَالْکَیْنُوْنِیَّةِ وَالْکآئِنِ ، وَعَلِمْتَ بِمٰا تُرِیْدُ أَنْ تُکَوِّنَ قَبْلَ تَکْوِیْنِ الْأَشْیآءِ ، وَکٰانَ عِلْمُکَ السّٰابِقُ فِیْمٰا تُرِیْدُ أَنْ تُکَوِّنَ قَبْلَ التَّکْوِیْنِ وَالْعِلْمِ ، فَعِلْمُکَ دآئِبَةٌ غَیْرُ مُکْتَسَبٍ. لَمْ تَزِلْ کُنْتَ عٰالِماً مَوْجُوْداً ، وَالْجَهْلُ عَنْکَ نٰافِیاً ، فَأَنْتَ بٰادِي الْأَبَدِ ، وَقٰادِمُ الْأَزَلِ ، وَدآئِمُ الْقِدَمِ ، لاٰ تُوْصَفُ بِصِفٰاتٍ ، وَلاٰ تُنْعَتُ بِوَصْفٍ ، وَلاٰ تُلْحَقُ بِالْحَوٰاسِ ، وَلاٰتُضْرَبُ فِي الْأَمْثٰالِ ، وَلاٰتُقٰاسُ بِقِیٰاسٍ ، وَلاٰتُحَدُّ بِحُدُوْدٍ ، لَیْسَ لَکَ مَکٰانٌ یُعْرَفُ ، وَلاٰ لَکَ مَوْضِعٌ یُنٰالُ ، لاٰ فَوْقَکَ مُنْتَهٰی ، وَلاٰ عَنْکَ انْتِهٰآءٌ ، وَلاٰ خَلْفَکَ اِدْرٰاکٌ ، وَلاٰ أَمٰامَکَ مُصٰادِفٌ ، بَلْ أَیْنَ تَوَجَّهَ الْوٰاجِهُوْنَ فَأَنْتَ هُنٰاکَ لَمْ تَزَلْ ، لاٰیُحِیْطُ بِکَ الْأَشْیآءُ ، بَلْ تُحِیْطُ بِالْأَشْیآءِ مُحْتَوٍ بِهٰا ، مُحْتَجَبٌ عَنْ رُؤْیَةِ الْمَخْلُوْقِیْنَ ، وَهُمْ عَنْکَ غَیْرُ مُحْتَجَبِیْنَ ، تَریٰ وَلاٰتُریٰ ، وَأَنْتَ فِي الْمَلاءِ الْأَعْلٰی ، تَسْمَعُ وَتَریٰ ، وَتَعْلَمُ مٰا یُخْفیٰ

وَأَخْفیٰ ، فَتَبارَکْتَ وَتَعالَیْتَ عَمّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا.(۱)

﴿۲﴾

خدا کی عظمت کے بارے میں اہم دعا

شیخ صدوقؒ اپنی سند میں بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا اپنے اہلبیتؑ میں سے کسی کی قبر سے گزر ہوا تو آپ نے اس قبر پر ہاتھ رکھا اور پھر یہ دعا پڑھی:

اِلٰهِي بَدَتْ قُدْرَتُکَ وَلَمْ تَبْدُ هَیْئَةٌ ، فَجَهَلُوْکَ وَقَدَّرُوْکَ ، وَالتَّقْدِیْرُ عَلیٰ غَیْرِ مٰا بِهِ وَصَفُوْکَ ، وَاِنِّي بَرِیْءٌ یٰا اِلٰهِي مِنَ الَّذِیْنَ بِالتَّشْبِیْهِ طَلَبُوْکَ ، لَیْسَ کَمِثْلِکَ شَیْءٌ .اِلٰهِي وَلَنْ یُدْرَکُوْکَ وَظٰاهِرُ مٰا بِهِمْ مِنْ نِعَمِکَ دَلِیْلُهُمْ عَلَیْکَ ، لَوْ عَرَفُوْکَ وَفِي خَلْقِکَ یٰا اِلٰهِي مَنْدُوْحَةً اِنْ یَتَنٰاوَلُوْکَ بَلْ سَوَّوْکَ بِخَلْقِکَ فَمِنْ ثَمَّ لَمْ یَعْرِفُوْکَ ، وَاتَّخَذُوْا بَعْضَ اٰیاتِکَ رَبًّا ، فَبِذٰلِکَ وَصَفُوْکَ ، فَتَعٰالَیْتَ رَبِّي عَمّا بِهِ الْمُشَبِّهَةُ نَعَتُوْکَ. ۲۔

﴿۳﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک اور اہم دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام نماز کے قنوت میں مامون پر نفرین کے لئے یہ دعا پڑھتے:

أَللّٰهُمَّ یٰا ذَا الْقُدْرَةِ الْجٰامِعَةِ ، وَالرَّحْمَةِ الْوٰاسِعَةِ، وَالْمِنَنِ الْمُتَتٰابِعَةِ ، وَالْاٰلٰآءِ الْمُتَوٰالِیَةِ ، وَالْأَیادِي الْجَمِیْلَةِ ، وَالْمَوٰاهِبِ الْجَزِیْلَةِ ، یا مَنْ لاٰیُوْصَفُ بِتَمْثِیْلٍ ،

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۳۵۷۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۹۵، بحار الانوار: ۹۴/۱۸۱۔

وَلاٰيُـمَثِّـلُ بِنَظِيْرٍ ، وَلاٰيُغْلَبُ بِظَهِيْرٍ ، يا مَنْ خَلَقَ فَرَزَقَ ، وَأَلْهَمَ فَأَنْطَقَ ، وَابْتَدَعَ فَشَـرَعَ ، وَعَلاٰ فَـارْتَفَعَ ، وَقَدَّرَ فَأَحْسَنَ ، وَصَوَّرَ فَأَتْقَنَ، وَاحْتَجَّ فَبَلَغَ ، وَأَنْعَمَ فَأَسْبَغَ ، وَأَعْطٰى فَأَجْزَلَ ، وَمَنَحَ فَأَفْضَلَ. يا مَنْ سَمٰا فِي الْعِزِّ فَفٰاقَ خَوٰاطِفَ الْأَبْصٰارِ ، وَدَنٰا فِي الـلُّطْفِ فَجٰازَ هَوٰاجِسَ الْأَفْكٰارِ ، يا مَنْ تَفَرَّدَ بِالْمُلْكِ فَلاٰ نِدَّ لَهُ فِي مَلَكُوْتِ سُلْطٰانِهِ ، وَتَـوَحَّـدَ فِـي كِبْرِيآئِهِ فَلاٰ ضِدَّ لَهُ فِي جَبَرُوْتِ شَأْنِهِ ، يا مَنْ حٰارَتْ فِي كِبْرِيآءِ هَيْبَتِهِ دَقٰآئِقَ لَطٰآئِفِ الْأَوْهٰامِ ، وَانْحَسَرَتْ دُوْنَ اِدْرٰاكِ عَظَمَتِهِ خَطّٰآئِفُ أَبْصٰارِ الْأَنٰامِ .يا عٰالِـمَ خَـطَـرٰاتِ قُـلُـوْبِ الْـعٰالَمِيْنَ ، وَشٰاهِدَ لَحَظٰاتِ أَبْصٰارِ النّٰاظِرِيْنَ ، يا مَنْ عَنَتِ الْـوُجُـوْهُ لِهَيْبَتِهِ ، وَخَضَعَتِ الرِّقٰابُ لِعَظَمَتِهِ وَجَلاٰلَتِهِ ، وَوَجِلَتِ الْقُلُوْب مِنْ خِيْفَتِهِ ، وَارْتَـعَدَتِ الْفَرٰآئِصُ مِنْ فَرَقِهِ .يٰا بٰادِئُ يا بَدِيْعُ ، يا قَوِيُّ يا مَنِيْعُ ، يا عَلِيُّ يا رَفِيْعُ ، صَلِّ عَلٰى مَنْ شُرِّفَتِ الصَّلاٰةُ بِالصَّلاٰةِعَلَيْهِ ، وَانْتَقِمْ لِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي ، وَاسْتَخَفَّ بِي ، وَطَـرَدَ الشِّيْـعَةَ عَـنْ بٰابِـي ، وَأَذِقْهُ مَرٰارَةَ الذُّلِّ وَالْهَوٰانِ كَمٰا أَذٰاقَنِيْهٰا، وَاجْعَلْهُ طَرِيْدَ الْأَرْجٰاسِ وَشَرِيْدَ الْأَنْجٰاسِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّٰاهِرِيْنَ ۔[1]

﴿۴﴾

دعائے حمد وشکر

ریّان کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضاعلیہ السلام کی زبان مبارک سے کچھ کلمات سنے تو میں نے انہیں حفظ کرلیا، میں نے جب بھی مشکل میں ان کلمات کو پڑھا، خدا نے میرے لئے آسانی میسر فرمائی اور وہ دعا یہ ہے:

۱۔ مہج الدعوات:۴۵۹، المصباح:۳۹۰، البلد الامین:۶۵۵، بحار الانوار:۸۵/۲۵۷۔

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ كَرْبٍ ، وَأَنْتَ رَجَآئِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ ، وَاَنْتَ لِيْ فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعَفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ ، وَتَقِلُّ فِيْهِ الْحِيْلَةِ ، وَتَعْيِي فِيْهِ الْاُمُوْرُ ، وَيَخْذُلُ فِيْهِ الْبَعِيْدُ وَالْقَرِيْبُ وَالصَّدِيْقُ ، وَيَشْمُتُ فِيْهِ الْعَدُوِّ ، أَنْزَلْتُهُ بِكَ ، وَشَكَوْتُهُ اِلَيْكَ ، رَاغِباً اِلَيْكَ فِيْهِ عَمَّنْ سِوَاكَ ، فَفَرَّجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ وَكَفَيْتَنِيْهِ ، فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ ، وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ ، وَمُنْتَهٰى كُلِّ رَغْبَةٍ ، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيْراً ، وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلاً ، بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ ، يَا مَعْرُوْفاً بِالْمَعْرُوْفِ مَعْرُوْفٌ ، وَيَا مَنْ هُوَ بِالْمَعْرُوْفِ مَوْصُوْفٌ ، أَنِلْنِي مِنْ مَعْرُوْفِكَ مَعْرُوْفاً تُغْنِيْنِي بِهِ عَنْ مَعْرُوْفِ مِن سِوَاكَ ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.[۱]

﴿۵﴾

عاقبت بخیر ہونے کے لئے اہم دعا

احمد بن موسیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں طواف میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا، جب آپ رکن یمانی کے سامنے پہنچے تو آپ نے دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا:

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ ، وَيَا خَالِقَ الْعَافِيَةِ ، وَيَا رَازِقَ الْعَافِيَةِ ، وَالْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ ، وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ ، يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ ، وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ ، وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ ، وَشُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.[۲]

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۱۸۷۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۱۵، الاقبال: ۴۶۵، وسائل الشیعۃ: ۹/۴۱۷، بحار الانوار: ۹۸/۱۳۷، ''الاقبال'' میں کہا گیا ہے کہ یہ دعا ماہ رمضان کی انیسویں رات میں پڑھی جانے والی دو رکعت نماز کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے، پس یہ طواف ہی سے مخصوص نہیں ہے۔

﴿۶﴾

خدا کو ہر عیب سے پاک ومنزہ جاننے کی دعا

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ اپنی دعا میں یہ پڑھتے تھے:

سُبْحانَ مَنْ خَلْقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ، وَأَتْقَنَ ما خَلَقَ بِحِكْمَتِهِ، وَوَضَعَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ مَوْضِعَهُ بِعِلْمِهِ ، سُبْحانَ مَنْ يَعْلَمُ خآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَما تُخْفِي الصُّدُوْرُ ، وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔[1]

﴿۷﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی اہم صلوات

مرحوم سید بن طاؤسؒ نے یہ صلوات حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل کی ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ فِي الْأَوَّلِيْنَ ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ، وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ فِي الْمَلَاءِ الْأَعْلٰى ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ فِي النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ .أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ أَرَهُ فَلاٰتَحْرِمْنِي يَوْمَ الْقِيامَةِ رُؤيَتَهُ ، وَارْزُقْنِي صُحْبَتَهُ ، وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِ ، وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِهِ مَشْرَباً رَوِيّاً ، لاٰ أَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَداً ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ أَللّٰهُمَّ كَمٰا اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَواٰتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَلَمْ أَرَهُ فَعَرِّفْنِي فِي الْجِناٰنِ وَجْهَهُ .أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۹۷، بحار الانوار: ۹۴/۱۷۹۔

رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلاٰماً.[۱]

﴿۸﴾

نفرین کے وقت حضرت امام رضا علیہ السلام کی اہم دعا

مرحوم سید بن طاؤس ؒ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا کتاب ''فضل الدعاء'' میں اپنی سند میں سعد بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔

اسماعیل بن بزیع اور سلیمان بن جعفر کہتے ہیں: ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس گئے تو اس وقت آنحضرتؑ سجدۂ شکر میں تھے، آپؑ نے سجدے کو طولانی کیا اور جب آپؑ نے سجدے سے سر اٹھایا تو میں ہم نے ان سے عرض کیا: آپ نے بہت طولانی سجدہ انجام دیا ہے؟

امامؑ نے فرمایا:

جو بھی سجدۂ شکر میں یہ دعا پڑھے تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے بدر کے دن رسول اکرمؐ کے ساتھ مل کر دشمنوں کی طرف تیر برسائے ہوں۔

ہم نے عرض کیا: کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم بھی اسے یاد کرلیں؟

آنحضرتؑ نے فرمایا؛ ہاں، جب بھی سجدۂ شکر کرو تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذَيْنِ بَدَّلا دِيْنَکَ ، وَغَيَّرا نِعْمَتَکَ ، وَاتَّهَمَا رَسُوْلَکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ ، وَخٰالَفا مِلَّتَکَ، وَصَدّا عَنْ سَبِيْلِکَ ، وَكَفَرا الآئَکَ ، وَرَدّا عَلَيْکَ كَلاٰمَکَ ، وَاسْتَهْزاءَ بِرَسُوْلِکَ ، وَقَتَلاَ ابْنَ نَبِيِّکَ، وَحَرَّفا كِتابَکَ، وَجَحَدا ايٰاتِکَ ، وَسَخِرا بِايٰاتِکَ، وَاسْتَكْبَرا عَنْ عِبادَتِکَ ، وَقَتَلاٰ أَوْلِيآئَکَ ، وَجَلَسا فِي مَجْلِسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمٰا بِحَقٍّ ، وَحَمَلاَ النّٰاسَ عَلٰى أَكْتافِ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

۱۔ اقبال الاعمال: ۴۵۸، بحار الانوار: ۹۸/۱۳۰۔

أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمٰا لَعْناً يَتْلُوْ بَعْضُهُ بَعْضاً ، وَاحْشُرْهُمٰا وَأَتْبٰاعَهُمٰا اِلٰى جَهَنَّمَ زُرْقاً أَللّٰهُمَّ اِنّٰا نَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِاللَّعْنَةِ لَهُمٰا وَالْبَرآئَةِ مِنْهُمٰا فِي الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ . أَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيْرِ الْمُؤمِنِيْنَ ، وَقَتَلَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ فٰاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ . أَللّٰهُمَّ زِدْهُمٰا عَذٰابًا فَوْقَ عَذٰابٍ ، وَهَوٰاناً فَوْقَ هَوٰانٍ وَذُلًّا فَوْقَ ذُلٍّ ، وَخِزْياً فَوْقَ خِزْيٍ. أَللّٰهُمَّ دُعَّهُمٰا فِي النّٰارِ دَعًّا ، وَأَرْكِسْهُمٰا فِي أَلِيْمِ عِقٰابِکَ رَكْسًا . أَللّٰهُمَّ احْشُرْهُمٰا وأَتْبٰاعَهُمٰا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَراً. أَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ ، وَشَتِّتْ أَمْرَهُمْ ، وَخٰالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ، وَبَدِّدْ جَمٰاعَتَهُمْ ، وَالْعَنْ أَئِمَّتَهُمْ ، وَاقْتُلْ قٰادَتَهُمْ وَسٰادَتَهُمْ وَكُبَرٰآئَهُمْ ، وَالْعَنْ رُؤَسٰآئَهُمْ ، وَأَكْسِرْ رٰايَتَهُمْ ، وَأَلْقِ الْبَأْسَ بَيْنَهُمْ ، وَلاتُبْقِ مِنْهُمْ دَيّٰاراً . أَللّٰهُمَّ الْعَن أَبٰاجَهْلٍ وَالْوَلِيْدَ لَعْناً يَتْلُوْ بَعْضُهُ بَعْضاً ، وَيَتْبَعُ بَعْضُهُ بَعْضاً . أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْناً يَلْعَنُهُمْ بِهِ كُلُّ مَلَکٍ مُقَرَّبٍ ، وَكُلَّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ ، وَكُلُّ مُؤْمِنٍ امْتَحَنْتَ قَلْبَهُ لِلْاِيْمٰانِ . أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْناً يَتَعَوَّذُ مِنْهُ أَهْلُ النّٰارِ . أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْناً لَمْ يَخْطُرْ لِأَحَدٍ بِبٰالٍ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمٰافِي مُسْتَسِرٍّ سِرَّکَ ، وَظٰاهِرِ عَلاٰنِيَتِکَ ، وَعَذِّبْهُمْ عَذٰاباً فِي التَّقْدِيْرِ ، وَشٰارِکْ مَعَهُمَا ابْنَتَيْهِمٰا ، وَأَشْيٰاعَهُمٰا وَمُحِبِّيْهِمْ وَمَنْ شٰايَعَهُمٰا ، اِنَّکَ سَمِيْعُ الدُّعآءِ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ أَجْمَعِيْنَ. [1]

۱۔ مہج الدعوات: ۳۰۷، مستدرک الوسائل: ۱۳۹/۵، بحار الانوار: ۲۲۳/۸۶۔

انیسواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام
سے منقول انتہائی اہم آٹھ دعائیں

اس باب میں انتہائی اہم آٹھ دعائیں بیان کریں گے کہ جنہیں حضرت امام رضا علیہ السلام نے تمام آئمہ معصومین علیہم السلام سے نقل کیا ہے۔

﴿۱﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام اور اہلبیت علیہم السلام
کی پڑھی جانے والی اہم دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منسوب ہے کہ آپ نے فرمایا:

یہ وہ دعا ہے کہ جسے ہم اہلبیت علیہم السلام ہمیشہ پڑھتے ہیں:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لاٰ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْـحَـلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. سُبْحٰانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰـاوٰاتِ السَّبْـعِ ، وَرَبِّ الْأَرْضِيْـنَ السَّبْـعِ ، وَمٰـا فِيْهِنَّ وَمٰا بَيْنَهُنَّ ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْـعَظِيْمِ ، يا اَللّٰهُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيءٌ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ . أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْـمَـلِكُ الْـحَـقُّ الْـمُبِيْـنُ ، لاٰ اِلٰـهَ اِلاّٰ أَنْـتَ سُبْحٰانَكَ وَبِحَمْدِكَ ، عَمِلْتُ سُوْٓءً ،

وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي ذُنُوْبِي ، اِنَّهُ لاٰيَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاّٰ أَنْتَ . أَللّٰهُمَّ أِيّٰاکَ أَعْبُدُ ، وَلَکَ اُصَلِّي ، وَبِکَ اٰمَنْتُ ، وَلَکَ أَسْلَمْتُ ، وَبِکَ اعْتَصَمْتُ ، وَعَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ ، وَبِکَ اسْتَعَنْتُ ، وَلَکَ أَسْجُدُ وَأَرْکَعَ وَأَخْضَعَ وَأَخْشَعَ ، وَمِنْکَ أَخٰافُ وَأَرْجُوْ ، وَاِلَيْکَ أَرْغَبُ ، وَمِنْکَ أَخٰافُ وَأَحْذَرُ ، وَمِنْکَ أَلْتَمِسُ وَأَطْلُبُ ، وَبِکَ اهْتَدَيْتُ ، وَأَنْتَ الرَّجٰآءُ وَأَنْتَ الْمَرْجٰى وَأَنْتَ الْمُرْتَجٰى . أَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَعٰافِنِي فِيْمَنْ عٰافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبٰارِکْ لِي فِيْمٰا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِي شَرَّ مٰا قَضَيْتَ ، اِنَّکَ تَقْضِي وَلاٰيُقْضٰى عَلَيْکَ ، لاٰ مَنْجٰا وَلاٰ مَلْجَأَ وَلاٰ مَفَرَّ وَلاٰ مَهْرَبَ مِنْکَ اِلاّٰ اِلَيْکَ ، سُبْحٰانَکَ وَحَنٰانَيْکَ ، تَبٰارَکْتَ وَتَعٰالَيْتَ عَمّٰا يَقُوْلُ الظّٰالِمُوْنَ عُلُوّاً کَبِيْراً . أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ کُلِّ مٰا سَأَلَکَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَ اٰلُهُ ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ مٰا اسْتَعٰاذَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَ اٰلُهُ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزٰى ، وَ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ، وَشَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِي شَرٍّ ، وَشَرِّ کُلِّ دٰآبَةٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنٰاصِيَتِهٰا ، اِنَّکَ عَلٰى صِرٰاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰاتِ الشَّيٰاطِيْنِ ، وَأَعُوْذُ بِکَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُوْنَ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ السّٰآمَّةِ وَالْهٰآمَّةِ ، وَالْعَيْنِ اللاّٰمَّةِ ، ومِنْ شَرِّ طَوٰارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهٰارِ ، اِلاّٰ طٰارِقاً يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يٰا اَللّٰهُ. أَللّٰهُمَّاصْرِفْ عَنِّي الْبَلاٰءَ وَالْاٰفٰاتِ وَالْعٰاهٰاتِ وَالْأَسْقٰامَ وَالْأَوْجٰاعَ ، وَالْاٰلاٰمَ وَالْأَمْرٰاضَ ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفٰاقَةِ ، وَالضَّنْکِ وَالضَّيْقِ وَالْحِرْمٰانِ ، وَسُوْءِ الْقَضٰآءِ وَشَمٰاتَةِ الْأَعْدٰآءِ وَالْحٰاسِدِ ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَيْطٰانٍ رَجِيْمٍ ، وَجَبّٰارٍ عَنِيْدٍ وَسُلْطٰانٍ جٰآئِرٍ .أَللّٰهُمَّ مَنْ کٰانَ أَمْسٰى وَأَصْبَحَ ، وَلَهُ ثِقَةٌ أَوْ رَجٰآءٌ غَيْرُکَ ، فَأَنْتَ ثِقَتِي وَسُؤْلِي وَرَجٰآئِي ، يٰا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، وَيٰاأَکْرَمَ مَنِ اسْتُکْرِمَ ، وَيٰا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ، اِرْحَمْ ضَعْفِي وَذُلِّي بَيْنَ يَدَيْکَ ،

وَتَضَرُّعِي اِلَيْکَ ، وَوَحْشَتِي مِنَ النّٰاسِ ، وَذُلَّ مَقٰامِي بِبٰابِکَ. أَللّٰهُمَّ انْظُرْ اِلَيَّ بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ نَظْرَةً تَکُوْنُ خِيَرَةً ، اِسْتَأْهَلُنٰا وَاِلّٰا تَفَضَّلْ عَلَيْنٰا ، يٰاأَکْرَمَ الْأَکْرَمِيْنَ ، وَيٰا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِيْنَ ، وَيٰا خَيْرَ الْغٰافِرِيْنَ ، وَيٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ ، وَيٰا أَحْکَمَ الْحٰاکِمِيْنَ ، وَيٰا أَسْرَعَ الْحٰاسِبِيْنَ ، يٰا أَهْلَ التَّقْوىٰ وَالْمَغْفِرَةِ ، يٰا مَعْدِنَ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ. يٰا اَللّٰهُ ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِيِّکَ ، وَصَفِيِّکَ وَسَفِيْرِکَ ، وَخِيَرَتِکَ مِنْ بَرِيَّتِکَ ، وَصَفْوَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ، وَزَکِيِّکَ وَتَقِيِّکَ وَنَقِيِّکَ ، وَنَجِيِّکَ وَنَجِيْبِکَ ، وَوَلِيِّ عَهْدِکَ ، وَمَعْدِنِ سِرِّکَ ، وَکَهْفِ غَيْبِکَ ، اَلطّٰاهِرِ الطَّيِّبِ ، اَلْمُبٰارَکِ الزَّکِيِّ ، اِلصّٰادِقِ الْوَفِيِّ ، اَلْعٰادِلِ الْبٰارِ ، اَلْمُطَّهَرِ الْمُقَدَّسِ ، اَلنَّيِّرِ الْمُضِيٓءِ اَلسِّرٰاجِ اللّٰامِعِ ، وَالنُّوْرِ السّٰاطِعِ ، وَالْحُجَّةِ الْبٰالِغَةِ ، نُوْرِکَ الْأَنْوَرِ ، وَحَبْلِکَ الْأَطْوَلِ ، وَعُرْوَتِکَ الْأَوْثَقِ ، وَبٰابِکَ الْأَدْنىٰ ، وَوَجْهِکَ الْأَکْرَمِ ، وَسَفِيْرِکَ الْأَوْقَفِ ، وَجَنْبِکَ الْأَوْجَبِ ، وَطٰاعَتِکَ الْأَلْزَمِ ، وَحِجٰابِکَ الْأَقْرَبِ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهِ مِنْ اٰلِ طٰهٰ وَيٰس ، وَاخْصُصْ وَلِيَّکَ ، وَوَصِيَّ نَبِيِّکَ ، وَأَخٰا رَسُوْلِکَ ، وَوَزِيْرَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ ، اِمٰامَ الْمُتَّقِيْنَ ، وَخٰاتَمَ الْوَصِيِّيْنَ لِخٰاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَابْنَتَهُ الْبَتُوْلَ ، وَعَلىٰ سَيِّدَيْ شَبٰابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْأٰخِرِيْنَ ، وَعَلَى الْأَئِمَةِ الرّٰاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ السّٰالِفِيْنَ الْمٰاضِيْنَ ، وَعَلَى النُّقَبٓاءِ الْأَتْقِيٓاءِ الْبَرَرَةِ الْأَئِمَةِ الْهٰادِيْنَ الْبٰاقِيْنَ ، وَعَلىٰ بَقِيَّتِکَ فِي أَرْضِکَ الْقٰآئِمِ بِالْحَقِّ فِي الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ، وَعَلَى الْهٰادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ الْأُمَنٓاءِ الْخَزَنَةِ ، وَعَلىٰ خَوٰاصِّ مَلٰآئِکَتِکَ جَبْرَئِيْلَ وَمِيْکٰآئِيْلَ وَاِسْرٰافِيْلَ وَعِزْرٰآئِيْلَ ، وَالصّٰافِيْنَ وَالْحٰافِيْنَ وَالْکَرُّوْبِيِّيْنَ وَالْمُسَبِّحِيْنَ ، وَجَمِيْعِ مَلٰآئِکَتِکَ فِي سَمٰاوٰاتِکَ وَأَرْضِکَ أَکْتَعِيْنَ وَصَلِّ عَلىٰ أَبِيْنٰا اٰدَمَ وَأُمِّنٰا حَوّٰآءَ ، وَمٰا بَيْنَهُمٰا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، وَاخْصُصْ

مُحَمَّداً بِأَفْضَلِ الصَّلاٰةِ وَالتَّسْلِيمِ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَبْرَءُ اِلَيْکَ مِنْ أَعْدٰآئِهِمْ وَمُعٰانِدِيهِمْ وَظٰالِمِيهِمْ أَللّٰهُمَّ وٰالِ مَنْ وٰالاٰهُمْ ، وَعٰادِ مَنْ عٰاداٰهُمْ ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ عِبادَکَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيارَ الْأَتْقِيآءَ الْبَرَرَةَ .أَللّٰهُمَّ احْشُرْنِي مَعَ مَنْ أَتَوَلّٰى وَأَبْعِدْنِي مِمَّنْ أَتَبَرَّأُ ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ مٰا فِي ضَمِيرِ قَلْبِي مِنْ حُبِّ أَوْلِيآئِکَ ، وَبُغْضِ أَعْدٰآئِکَ ، وَکَفٰى بِکَ عَلِيماً .أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوٰالِدَيَّ، وَارْحَمْهُمٰا کَمٰا رَبَّيٰانِي صَغِيراً .أَللّٰهُمَّ اجْزِهِمٰا عَنِّي بِأَفْضَلِ الْجَزٰآءِ، وَکٰافِهِمٰا عَنِّي بِأَفْضَلِ الْمُکٰافٰاةِ.أَللّٰهُمَّ بَدِّلْ سَيِّئٰاتِهِمْ حَسَنٰاتٍ ، وَارْفَعْ لَهُمْ بِالْحَسَنٰاتِ الدَّرَجٰاتِ.أَللّٰهُمَّ اِذٰا صِرْنٰا اِلٰى مٰا صٰارُوْا اِلَيْهِ ، فَأْمُرْ مَلِکَ الْمَوْتِ أَنْ يَکُوْنَ بِنٰا رَؤُفاً رَحِيماً .أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِجَمِيْعِ اِخْوٰانِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰاتِ اَلْأَحْيآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوٰاتِ وَتٰابِعَ بَيْنَنٰا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرٰاتِ ، اِنَّکَ مُجِيْبُ الدَّعْوٰاتِ وَوَلِيُّ الْحَسَنٰاتِ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.أَللّٰهُمَّ لاٰتُخْرِجْنِي مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيٰا اِلاّٰ بِذَنْبٍ مَغْفُوْرٍ ، وَسَعْيٍ مَشْکُوْرٍ ، وَعَمَلٍ مُتَقَبَّلٍ ، وَتِجٰارَةٍ لَنْ تَبُوْرَ.أَللّٰهُمَّ اعْتِقْنِي مِنَ النّٰارِ ، وَاجْعَلْنِي مِنْ طُلَقآئِکَ وَعُتَقآئِکَ مِنَ النّٰارِ .أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مٰا مَضٰى مِنْ ذُنُوبِي ، وَاعْصِمْنِي فِيمٰا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي.أَللّٰهُمَّ کُنْ لِي وَلِيًّا وَحٰافِظاً وَناصِراً وَمُعِيْناً ، وَاجْعَلْنِي فِي حِرْزِکَ وَحِفْظِکَ وَحِمٰايَتِکَ وَکَنَفِکَ ، وَدِرْعِکَ الْحَصِيْنِ وَفِي کَلاٰءَ تِکَ ، عَزَّ جٰارُکَ ، وَجَلَّ ثَنٰائُکَ ، وَلاٰ اِلٰهَ غَيْرُکَ ، وَلاٰ مَعْبُوْدَ سِوٰاکَ.أَللّٰهُمَّ مَنْ أَرٰادَنِي بِسُوْءٍ فَأَرِدْهُ.أَللّٰهُمَّ رُدَّ کَيْدَهُ فِي نَحْرِهِ.أَللّٰهُمَّ بَتِّرْ عُمْرَهُ ، وَبَدِّدْ شَمْلَهُ ، وَفَرِّقْ جَمْعَهُ ،وَاسْتَأْصِلْ شَأْفَتَهُ ، وَاقْطَعْ دٰابِرَهُ ، وَقَتِّرْ رِزْقَهُ ، وَابْلِهِ بِجُهْدِ الْبَلآءِ ، وَاشْغَلْهُ بِنَفْسِهِ ، وَابْتَلِيْهِ بِعِيٰالِهِ وَوُلْدِهِ ، وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ ، وَاطْبِقْ عَنِّي فَمَهُ ، وَخُذْ مِنْهُ أَمْنَهُ مِثْلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ أَهْلِ الْقُرىٰ وَهِيَ ظٰالِمَةٌ ، وَاجْعَلْنِي مِنْهُ عَلىٰ حَذَرٍ بِحِفْظِکَ وَحِيٰاطَتِکَ ، وَادْفَعْ عَنِّي

شَرَّهُ وَكَيْدَهُ وَمَكْرَهُ ، وَاكْفِنِيهِ وَاكْفِنِي مٰا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ دُنْيٰايَ وَ اٰخِرَتِي. أَللّٰهُمَّ لاٰتُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لاٰيَرْحَمُنِي. أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْنِي وَأَصْلِحْ شَأْنِي ، وَأَصْلِحْ فَسٰادَ قَلْبِي. أَللّٰهُمَّ اشْرِحْ لِي صَدْرِي ، وَنَوِّرْ قَلْبِي ، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَلاٰتُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدٰآءَ وَلاَالْحٰاسِدَ . أَللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِغِنٰاكَ ، وَلاٰتُحْوِجْنِي اِلٰى أَحَدٍ سِوٰاكَ ، تَفَضَّلْ عَلَيَّ عَنْ فَضْلِ مَنْ سِوٰاكَ ، يا قَرِيْبُ يا مُجِيْبُ ، يا اَللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ سُبْحٰانَكَ وَبِحَمْدِكَ ، عَمِلْتُ سُوْءً ، وَظَلَمْتُ نَفْسِي ، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي اِنَّهُ لاٰيَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاّٰ أَنْتَ. أَللّٰهُمَّ أَظْهِرِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ أَقُوْلُ بِهِ وَأَنْتَظِرُهُ. أَللّٰهُمَّ قَوِّمْ قٰآئِمَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَظْهِرْ دَعْوَتَهُ بِرِضٰا مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ . أَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ رَايَتَهُ ، وَقَوِّ عَزْمَهُ ، وَعَجِّلْ خُرُوْجَهُ ، وَانْصُرْ جُيُوْشَهُ ، وَاعْضُدْ أَنْصٰارَهُ ، وَأَبْلِغْ طَلِبَتَهُ ، وَأَنْجِحْ أَمَلَهُ ، وَأَصْلِحْ شَأْنَهُ ، وَقَرِّبْ أَوٰانَهُ ، فَاِنَّكَ تُبْدِئُ وَتُعِيْدُ ، وَأَنْتَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ. أَللّٰهُمَّ امْلَاءِ الدُّنْيٰا قِسْطاً وَعَدْلاً كَمٰا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً. أَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوْشَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَسَرٰايٰاهُمْ وَمُرٰابِطِيْهِمْ حَيْثُ كٰانُوْا وَأَيْنَ كٰانُوْا مِنْ مَشٰارِقِ الْأَرْضِ وَمَغٰارِبِهٰا ، وَانْصُرْهُمْ نَصْراً عَزِيْزاً ، وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحاً يَسِيْراً ، وَاجْعَلْ لَنٰا وَلَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰاناً نَصِيْراً . أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنٰا مِنْ أَتْبٰاعِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ . أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الظَّلَمَةِ وَالظّٰالِمِيْنَ ، اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا دِيْنَكَ وَحَرَّفُوْا كِتٰابَكَ ، وَغَيَّرُوْا سُنَّةَ نَبِيِّكَ ، وَدَرَسُوا الْاٰثٰارَ ، وَظَلَمُوْا عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ ، وَقَاتَلُوْا وَتَعَدُّوْا عَلَيْهِمْ، وَغَصَبُوْا حَقَّهُمْ ، وَنَفَوْهُمْ (وَنَفَرُوْهُمْ)عَنْ بُلْدٰانِهِمْ ، وَأَزْعَجُوْهُمْ عَنْ أَوْطٰانِهِمْ ، مِنَ الطّٰاغِيْنَ وَالتّٰابِعِيْنَ وَالْقٰاسِطِيْنَ وَالْمٰارِقِيْنَ وَالنّٰاكِثِيْنَ ، وَأَهْلِ الزُّوْرِ وَالْكِذْبِ ، اَلْكَفَرَةِ الْفَجَرَةِ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَتْبٰاعَهُمْ ، وَجُيُوْشَهُمْ وَأَصْحٰابَهُمْ وَأَعْوٰانَهُمْ وَمُحِبِّيْهِمْ وَشِيْعَتِهِمْ ، وَاحْشُرْهُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ زُرْقاً . أَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتٰابِ وَجَمِيْعِ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَمَنْ

ضٰارَعَهُمْ مِنَ الْمُنٰافِقِيْنَ ، فَاِنَّهُمْ يَتَقَلَّبُوْنَ فِي نِعَمِکَ ، وَيَجْحَدُوْنَ اٰياٰتِکَ ، وَيُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ ، وَيَتَعَدُّوْنَ حُدُوْدَکَ ، وَيَدْعُوْنَ مَعَکَ اِلٰهاً ، لاٰ اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ سُبْحٰانَکَ وَتَعٰالَيْتَ عَمّٰا يَقُوْلُ الظّٰالِمُوْنَ عُلُوّاً کَبِيْراً .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ ، وَالشِّقٰاقِ وَالنِّفٰاقِ وَالرِّيآءِ ، وَدَرَکِ الشَّقآءِ ، وَسُوْءِ الْقَضٰآءِ ، وَشَمٰاتَةِ الْأَعْدآءِ ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ .أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي کَمٰا تَقَبَّلْتَ مِنَ الصّٰالِحِيْنَ ، وَأَلْحِقْنِي بِهِمْ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ افْسَحْ فِي أَجَلِي ، وَأَوْسِعْ فِي رِزْقِي ، وَمَتِّعْنِي بِطُوْلِ الْبَقآءِ وَدَوٰامِ الْعِزِّ ، وَتَمٰامِ النِّعْمَةِ ، وَرِزْقٍ وٰاسِعٍ ، وَأَغْنِنِي بِحَلاٰلِکَ عَنْ حَرٰامِکَ ، وَاصْرِفْ عَنِّي السُّوْءِ وَالْفَحْشآءِ وَالْمُنْکَرِ .أَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِي مٰا أَنْتَ أَهْلُهُ ، وَلاٰتَفْعَلْ بِي مٰا أَنَا أَهْلُهُ ، لاٰتَأْخُذْنِي بِعَدْلِکَ ، جُدْ عَلَيَّ بِعَفْوِکَ وَرَحْمَتِکَ ، وَرَأْفَتِکَ وَرِضْوٰانِکَ .أَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ لاٰتَرُدَّنٰا خٰآئِبِيْنَ ، وَلاٰتَقْطَعْ رَجٰآئِي ، وَلاٰتَجْعَلْنِي مِنَ الْقٰانِطِيْنَ ، وَلاٰ مَحْرُوْمِيْنَ وَلاٰ مُجْرِمِيْنَ وَلاٰ اٰيِسِيْنَ وَلاٰ ضٰآلِّيْنَ وَلاٰ مُضِلِّيْنَ وَلاٰ مَطْرُوْدِيْنَ وَلاٰ مَغْضُوْبِيْنَ اٰمِنّٰا الْعِقٰابَ ، وَاطْمَئِنَّ بِنٰا دٰارَکَ دٰارَ السَّلاٰمِ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَوَسَّلُ اِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ ، وَأَتَشَفَّعُ اِلَيْکَ بِهِمْ ، وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِهِمْ ، وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ بِهِمْ .أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيْهاً .أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي بِهِمْ وَتَجٰاوَزْ عَنْ سَيِّئٰاتِي بِهِمْ ، وَارْحَمْنِي بِهِمْ ، وَاشْفَعْنِي بِهِمْ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ حُسْنَ الْعٰاقِبَةِ ، وَتَمٰامَ النِعْمَةِ فِي الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ ، اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ .أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنٰا وَارْحَمْنٰا وَتُبْ عَلَيْنٰا وَعٰافِنٰا وَغَنِّمْنٰا وَرَفِّعْنٰا ، وَسَدِّدْنٰا وَاهْدِنٰا ، وَأَرْشِدْنٰا وَعٰافِنٰا ، وَکُنْ لَنٰا وَلاٰتَکُنْ عَلَيْنٰا وَاکْفِنٰا مٰا أَهَمَّنٰا مِنْ أَمْرِ دُنْيٰانٰا وَ اٰخِرَتِنٰا ، وَلاٰتُضِلَّنٰا وَلاٰتُهْلِکْنٰا وَلاٰتَضَعْنٰا ، وَاهْدِنٰا اِلٰى سَوٰآءِ الصِّرٰاطِ ، وَ اٰتِنٰا مٰا سَأَلْنٰا وَمٰا لَمْ نَسْأَلْکَ ، وزِدْنٰا مِنْ فَضْلِکَ ، اِنَّکَ أَنْتَ الْمَنّٰانُ يٰا اَللّٰهُ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةً

وَفِیْ الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾۱۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّي وَأَتُوْبُ اِلَیْہِ ، اِغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجاوَزْ عَمّا تَعْلَمُ ، فَاِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَکْرَمُ .۲۔

﴿۲﴾

خدا کی حمد کی اہم دعا

یہ دعا رسول اکرمؐ نماز کے بعد پڑھتے تھے:

لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّنا وَرَبُّ اٰبآئِنَا الْأَوَّلِیْنَ .لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اِلٰھاً واحِداً وَنَحْنُ لَہُ مُسْلِمُوْنَ ، لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لانَعْبُدُ اِلّا اِیّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ، لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ وَحْدَہُ وَحْدَہُ ، أَنْجَزَ وَعْدَہُ ، وَنَصَرَ عَبْدَہُ ، وَأَعَزَّ جُنْدَہُ ، وَھَزَمَ الْأَحْزابَ وَحْدَہُ ، فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ ، وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَيءٍ قَدِیْرٌ .أَللّٰھُمَّ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰواتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ ، فَلَکَ الْحَمْدُ ، وَأَنْتَ قَیّامُ السَّمٰواتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ ، فَلَکَ الْحَمْدُ ، وَأَنْتَ الْحَقُّ ، وَوَعْدُکَ الْحَقُّ ، وَقَوْلُکَ حَقٌّ ، وَاِنْجازُکَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ، وَالنّارُ حَقٌّ .أَللّٰھُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خاصَمْتُ، وَاِلَیْکَ حاکَمْتُ ، یا رَبِّ یا رَبِّ یا رَبِّ ، أَغْفِرْ لِي ما قَدَّمْتُ وَما أَخَّرْتُ وَما أَسْرَرْتُ وَما أَعْلَنْتُ أَنْتَ اِلٰھِي لا اِلٰہَ اِلّا أَنْتَ ، صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ ، اِنَّکَ أَنْتَ التَّوّابُ الرَّحِیْمُ. ۳۔

۱۔سورۂ بقرہ، آیت:۲۰۱۔

۲۔فقہ الرضا علیہ السلام:۴۰۲، بحار الانوار:۸۷/۲۱۱۔

۳۔زاد الامعاد:۵۱۵، جمال اسبوع:۱۶۲، ھدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین:۶۳۶، بحار الانوار:۹۱/۱۷۰، مستدرک الوسائل:۶/۲۷۲۔

﴿۳﴾

دعائے صباح

دعائے صباح بہت اہم دعاؤں میں سے ایک ہے، حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے اور یہ دعا پڑھنے کے بعد ایک دوسری دعا پڑھتے تھے کہ جسے ہم دعائے صباح کے بعد نقل کریں گے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَللّٰهُمَّ يا مَنْ دَلَعَ لِسانَ الصَّباحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهِ ، وَسَرَّجَ قِطَعَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ بِغِياهِبِ تَلَجْلُجِهِ ، وَأَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوّارِ فِي مَقادِيْرِ تَبَرُّجِهِ ، وَشَعْشَعَ ضِيآءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَأَجُّجِهِ ، يا مَنْ دَلَّ عَلىٰ ذاتِهِ بِذاتِهِ ، وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجانَسَةِ مَخْلُوْقاتِهِ ، وَجَلَّ عَنْ مُلاٰئَمَةِ كَيْفِيّاتِهِ ، يا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَراتِ الظُّنُوْنِ ، وَبَعُدَ عَنْ لَحْظاتِ الْعُيُوْنِ، وَعَلِمَ بِمٰا كٰانَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ يا مَنْ أَرْقَدَنِي فِي مِهادِ أَمْنِهِ وَأَمانِهِ ، وَأَيْقَظَنِي اِلىٰ مٰا مَنَحَنِي بِهِ مِنْ مِنَنِهِ وَاِحْسانِهِ ، وَكَفَّ أَكُفَّ السُّوْءِ عَنِّي بِيَدِهِ وَسُلْطانِهِ (وَقُدْرَتِهِ)صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى الدَّلِيْلِ اِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ الْأَلْيَلِ، وَالْمُتَمَسِّكِ (وَالْمٰاسِكِ)مِنْ أَسْبٰابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ الْأَطْوَلِ ، وَالنّٰاصِعِ الْحَسَبِ فِي ذَرْوَةِ الْكٰاهِلِ الْأَعْبَلِ ، وَالثّٰابِتِ الْقَدَمِ عَلىٰ زَحالِيْفِهٰا فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ ، وَعَلىٰ آلِهِ الْأَبْرٰارِ الطَّيِّبِيْنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيارِ.وَافْتَحِ اللّٰهُمَّ لَنٰا مَصٰارِيْعَ الصَّبٰاحِ بِمَفٰاتِيْحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلاٰحِ ، وَأَلْبِسْنَا اللّٰهُمَّ مِنْ أَفْضَلِ خِلَعِ الْهِدٰايَةِ وَالصَّلاٰحِ .وَأَغْرِسِ اللّٰهُمَّ بِعَظْمَتِكَ فِي شِرْبِ جَنٰانِي يَنٰابِيْعَ الْخُشُوْعِ ، وَأَجْرِ اللّٰهُمَّ لِهَيْبَتِكَ اٰمٰاقِي زَفَرٰاتِ الدُّمُوْعِ ، وأَدِّبِ اللّٰهُمَّ نَزَقَ الْخُرُقِ مِنِّي بِأَزِمَّةِ الْقُنُوْعِ.اِلٰهِي اِنْ لَمْ تَبْتَدِئْنِي الرَّحْمَةُ

مِنْکَ بِحُسْنِ التَّوْفِیْقِ ، فَمَنِ السّالِکُ بِي اِلَیْکَ فِی واٰضِحِ الطَّرِیْقِ ، وَاِنْ أَسْلَمَتْنِي أَنـاتُکَ لِقآئِدِ الْأَمَلِ وَالْمُنٰی ، فَمَنِ الْمُقِیْلُ عَثَراٰتِي مِنْ کَبَواٰتِ الْهَویٰ ، وَاِنْ خَذَلَنِي نَـصْـرُکَ عِـنْدَ مُحٰارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّیْطٰانِ فَقَدْ وَکَلَنِي خِذْلاٰنُکَ اِلٰی حَیْثُ النَّصَبِ وَالْحِرْمٰانِ .اِلٰهِي أَتَراٰنِي مٰا أَتَیْتُکَ اِلّٰا مِنْ حَیْثُ الْأٰمالِ أَمْ عَلِقْتُ بِأَطْراٰفِ حِبٰالِکَ اِلّٰا حِیْـنَ بٰـاعَـدَتْـنِـي ذُنُـوْبِي عَنْ دٰارِ الْوِصٰالِ، فَبِئْسَ الْمَطِیَّةُ الَّتِي امْتَطَتْ نَفْسِي مِنْ هَـواٰهـٰا ، فَـواٰهـاً لَهٰا لِـمٰا سَـوَّلَـتْ لَهٰا ظُنُوْنُهٰا وَمُنٰاهٰا، وَتَبّاً لَهٰا لِجُرْأَتِهٰا عَلٰی سَیِّدِهٰا وَمَوْلٰیهٰا .اِلٰهِي قَـرَعْتُ بٰابَ رَحْمَتِکَ بِیَدِ رِجآئِي ، وَهَرَبْتُ اِلَیْکَ لاٰجِیاً مِنْ فَرْطِ أَهْواٰئِي ، وَعَلَّقْتُ بِأَطْراٰفِ حِبٰالِکَ أَنٰامِلَ وَلآئِي ، فَاصْفَحِ اللّٰهُمَّ عَمّٰا کُنْتُ أَجْرَمْتُهُ مِـنْ زَلَـلِـي وَخَـطٰـآئِـي ، وَأَقِـلْـنِـيَ الـلّٰهُمَّ مِنْ صَرْعَةِ ذٰاتِي ، فَـأَنَّکَ سَیِّدِي وَمَوْلاٰيَ وَمُـعْتَـمَـدِي وَرَجٰـآئِـي ، وَأَنْتَ غٰایَةُ مَطْلُوْبِي وَمُنٰایَ فِی مُنْقَلَبِي وَمَثْواٰيَ اِلٰهِي کَیْفَ تَـطْرُدُ مِسْکِیْنٰا ِلْتَـجَـأَ اِلَیْکَ مِـنَ الذُّنُوْبِ هٰارِباً ، أَمْ کَیْفَ تُخَیِّبُ مُسْتَرْشِداً قَصَدَ اِلٰی جَـنٰـابِکَ سٰـاعِیـاً ، أَمْ کَیْفَ تَرُدُّ ظَمْـاٰنـاً وَرَدَ عَلٰی حِیٰاضِکَ شٰـارِبـاً ، کَلّٰا وَحِیاٰضُکَ مُتْرَعَةٌ فِی ضَنْکِ الْمَحُوْلِ ، وَبٰابُکَ مَفْتُوْحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُوْلِ ، وَأَنْتَ غٰایَةُ الْمَسْئُوْلِ وَنِهٰایَةُ الْمَأْمُوْلِ .اِلٰهِي هٰذِهِ أَزِمَّةُ نَفْسِي قَدْ عَقَلْتُهٰا بِعِقٰالِ مَشِیَّتِکَ ، وَهٰـذِهِ أَعْبٰـآءُ ذُنُـوْبِي دَرَأْتُهٰا بِعَفْوِکَ وَرَأْفَتِکَ وَرَحْمَتِکَ ، وَهٰذِهِ أَهْوٰآئِيَ الْمُضِلَّةُ وَکَـلْتُهٰا اِلٰی جَنٰابِ لُطْفِکَ وَرَأْفَتِکَ .أَلـلّٰهُـمَّ فَـصَـلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ . فَـاجْـعَلِ (اللّٰهُمَّ)صَبٰاحِي هٰذٰا نٰازِلاً عَلِيَ بِضِیآءِ الْهُدٰی وَبِالسَّلاٰمَةِ وَالْعٰافِیَةِ فِی الدِّیْنِ وَالـدُّنْیٰا وَالْاٰخِـرَةِ، وَمَسٰـآئِـي جُنَّةً مِنْ کَیْدِ الْأَعْدٰآءِ ، وَوِقٰایَةً مِنْ مُرْدِیٰاتِ الْهَوٰی ، فَـاِنَّکَ قٰادِرٌ عَلٰی مٰا تَشٰآءُ ،﴿ تُـؤْتِـيُ الْمُلْکَ مَن تَشَاء وَتَنزِعُ الْمُلْکَ مِمَّن تَشَاء وَتُـعِـزُّ مَـن تَشَـاء وَتُذِلُّ مَن تَشَاء بِیَدِکَ الْخَیْرُ إِنَّکَ عَلَیَ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، تُولِجُ

اللَّيْلَ فِيْ النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِيْ اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاء بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾۱۔ لاٰ اِلٰـهَ اِلاّٰ أَنْتَ سُبْحانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ مَنْ ذاٰ يَعْرِفُ قُدْرَتَکَ فَلاٰيَخافُکَ ، وَمَنْ ذاٰ يَعْلَمُ ما أَنْتَ فَلاٰيَهابُکَ ، أَلَّفْتَ بِقُدْرَتِکَ الْفِرَقَ ، وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِکَ الْفَلَقَ ، وَأَنَرْتَ بِكَرَمِکَ دَياجِيَ الْغَسَقِ، وَأَنْهَرْتَ الْمِياٰهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّياٰخِيْدِ عَذْباً وَاُجاٰجاً، وَأَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِراٰتِ مآءً ثَجّاجاً ، وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْبَرِيَّةِ سِراٰجاً وَهّاجاً مِنْ غَيْرِ أَنْ تُمٰارِسَ فِيمَا ابْتَدْأْتَ بِهِ لُغُوْباً وَلاٰ عِلاٰجاً ، فَيٰا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقآءِ ، وَقَهَرَ عِباٰدَهُ بِالْمَوْتِ وَالْفَنٰآءِ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الْأَتْقِيآءِ ، (أَهْلِکْ أَعْداٰئِي)وَاسْتَمِعْ نِداٰئِي، وَاسْتَجِبْ دُعآئِي، وَحَقِّقْ بِفَضْلِکَ أَمَلِي وَرَجآئِي، يا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ لِكَشْفِ الضُّرِّ ، وَالْمَأْمُوْلِ لِكُلِّ عُسْرٍ وَيُسْرٍ ، يا سَيِّدِي بِکَ أَنْزَلْتُ حاٰجَتِي فَلاٰتَرُدَّنِي مِنْ سَنِيِّ مَواٰهِبِکَ خآئِباً ، يٰا كَرِيْمُ ، يا كَرِيْمُ ، يا كَرِيْمُ ، بِرَحْمَتِکَ يا أَرْحَمَ الرّاٰحِمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّاٰهِرِيْنَ أَجْمَعِيْنَ.۲۔

﴿۴﴾

دعائے صباح کے بعد دوسری دعا

جنّ وانس کے امام حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آنحضرتؑ دعائے صباح کے بعد ہمیں سکھانے کے لئے یہ دعا پڑھتے تھے:

اِلٰهِيْ قَلْبِي مَحْجُوْبٌ، وَنَفْسِي مَعْيُوْبٌ، وَعَقْلِي مَغْلُوْبٌ، وَهَوٰائِي غٰالِبٌ ،

۱۔ سورۂ آل عمران، آیت، ۲۶، ۲۷۔

۲۔ مجموعہ الادعیۃ: ۱۰۔

وَطَاعَتِي قَلِيْلٌ ، وَمَعْصِيَتِي كَثِيْرٌ ، وَلِسَانِي مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ ، فَكَيْفَ حِيْلَتِي يا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ ، يا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ ، وَغَفَّارَ الذُّنُوْبِ ، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي كُلَّهَا يا غَفَّارُ ، يا غَفُوْرُ ، يا حَلِيْمُ ، يا رَحِيْمُ ، وَاقْضِ حَاجَتِي بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ، وَالنَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ، وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ، تُبْتُ يا ذَا الْجَلَالِ وَالْأَكْرَامِ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ أَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْأَخْيَارِ۔[1]

دعائے صباح کے بعض نسخوں میں دوسری دعا کو دعائے صباح کا جزء قرار دیا گیا ہے۔

﴿۵﴾

بہت اہم استغفار

محقق سبزواری کتاب ''مفاتیح النجاۃ'' میں حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے اور آپ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے اور وہ حضرت امام سجاد علیہ السلام سے اور وہ حضرت امام حسین علیہ اسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ایک دن میں حضرت امیر المؤمنین علی علیہ اسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عرب آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین؛ میں بال بچوں والا ہوں لیکن مال دنیا کی کوئی خبر نہیں ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ اسلام نے فرمایا: اے بھائی؛ تم استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو سکے۔

عرب نے عرض کیا: اے امیر المؤمنینؑ؛ میں بیت استغفار کرتا ہوں لیکن اس کے باوجود میری حالت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۱۔ مجموعۃ الادعیۃ: ۲۴۔

امیر المؤمنین نے فرمایا: خداوند کریم نے فرمایا ہے:

''وہ تم پر آسمان سے موسلا دار بارشش برساتا ہے اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرتا ہے اور وہ تمہارے لئے باغوں کو پیدا کرتا ہے اور تمہارے لئے نہریں بناتا ہے''[1]۔

میں تمہیں استغفار کرنے کا طریقہ سکھاتا ہوں کہ سوتے وقت اسی طرح استغفار کرو تو تمہارے رزق وروزی میں اضافہ ہو جائے گا۔ پھر آپؑ نے عرب شخص کو یہ استغفار لکھ کر دی اور اسے تاکید کی کہ جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو یہ استغفار پڑھو اور گریہ وزاری کرو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بناؤ۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

وہ عرب شخص اگلے سال حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کیا: بے شک اے امیر المؤمنین؛ خدا نے مجھ پر اپنی نعمتیں تمام کی ہیں یہاں تک کہ وہ علاقہ مجھ پر کم پڑ رہا ہے کہ جہاں میں اپنے اونٹ اور بھیڑ بکریاں رکھ سکوں۔

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اے عرب بھائی؛ اس خدا کی قسم کہ جس نے محمدؐ کو نبوت کے لئے منتخب کیا؛ ایسا کوئی بندہ نہیں ہے جو یہ استغفار پڑھے مگر یہ کہ خداوند اس کے گناہوں کو بخش دے تو اس کی جائز حاجات پوری نہ ہوں اور خدا اس استغفار کے سبب اس کے مال واولاد میں اضافہ کر دیتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ قَوِيَ عَلَيْهِ بَدَنِي بِعافِيَتِکَ، أَوْ نالَتْهُ قُدْرَتِي بِفَضْلِ نِعْمَتِکَ، أَوْ بَسَطْتُ اِلَيْهِ يَدِي بِسابِغِ رِزْقِکَ ، أَوِ اتَّکَلْتُ فِيْهِ عِنْدَ خَوْفِي مِنْهُ عَلٰى أَنَاتِکَ ، أَوِ احْتَجَبْتُ فِيْهِ مِنَ النّاسِ بِسِتْرِکَ، أَوْ وَثِقْتُ مِنْ سَطْوَتِکَ عَلَيَّ فِيْهِ بِحِلْمِکَ ، أَوْ عَوَّلْتُ فِيْهِ عَلٰى کَرَمِ عَفْوِکَ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ خُنْتُ فِيْهِ أَمانَتِي ، أَوْ بَخَسْتُ بِفِعْلِهِ نَفْسِي ، أَوِ احْتَطَبْتُ بِهِ عَلٰى بَدَنِي ، أَوْ قَدَّمْتُ

۱۔ ترجمہ سورہ نوح آیت ۱۱، ۱۲۔

فِيـهِ لَـذَّتِي ، أَوْ اٰثَرْتُ فِيْهِ شَهْوَتِي ، أَوْ سَعَيْتُ فِيْهِ لِغَيْرِي ، أَوِ اسْتَغْوَيْتُ اِلَيْهِ مَنْ تَبِـعَنِي، أَوْ كَايَدْتُ فِيْهِ مَنْ مَنَعَنِي ، أَوْ قَهَرْتُ عَلَيْهِ مَنْ عَادَانِي ، أَوْ غَلَبْتُ عَلَيْهِ بِفَضْلِ حِيْـلَتِي ، أَوْ أَحَلْتُ عَلَيْكَ مَوْلَايَ فَلَمْ تَغْلِبْنِي عَلٰى فِعْلِي ، اِذْ كُنْتَ كَارِهاً لِمَعْصِيَتِي فَـحَـلُـمْـتَ عَنِّي ، لٰكِنْ سَبَقَ عِلْمُكَ فِي بِفِعْلِي ذٰلِكَ لَمْ تُدْخِلْنِي يا رَبِّ فِيْهِ جَبْراً، وَلَـمْ تَـحْـمِـلْـنِـي عَلَيْهِ قَهْراً، وَلَمْ تَظْلِمْنِي فِيْهِ شَيْئاً ، فَأَسْتَغْفِرُكَ لَهُ وَلِجَمِيْعِ ذُنُوْبِي أَلـلّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ، وَأَقْدَمْتُ عَلٰى فِعْلِهِ ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِـنْكَ وَأَنَا عَلَيْهِ وَرَهِبْتُكَ وَأَنَا فِيْهِ تَعَاطَيْتُهُ وَعُدْتُ اِلَيْهِ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْـبٍ كَتَبْتَـهُ عَـلَـيَّ بِسَبَبِ خَيْرٍ أَرَدْتُ بِهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِي فِيْهِ سِوَاكَ ، وَشَارَكَ فِـعْـلِـي مَا لَايَـخْـلُـصُ لَكَ أَوْ وَجَبَ عَلَيَّ مَا أَرَدْتُ بِهِ سِوَاكَ، وَكَثِيْرٌ مِنْ فِعْلِي مَا يَـكُـوْنُ كَـذٰلِكَ أَلـلّٰهُـمَّ اِنّـي أَسْتَـغْـفِـرُكَ لِـكُـلِّ ذَنْـبٍ تَـوَرَّكَ عَلَيَّ بِسَبَبِ عَهْدٍ عَاهَـدْتُكَ عَـلَيْـهِ أَوْ عَـقْـدٍ عَـقَـدْتُهُ لَكَ، أَوْ ذِمَّةٍ وَاثَقْتُ بِهَا مِنْ اَجْلِكَ لِأَحَدٍ مِنْ خَـلْقِكَ، ثُمَّ نَقَضْتُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ ضُرُوْرَةٍ لَزِمَتْنِي فِيْهِ بَلِ اسْتَنْزَلَنِي اِلَيْهِ عَنِ الْوَفَآءِ بِـهِ الْأَشَـرُ وَمَـنَعَنِي عَنْ رِعَايَتِهِ الْبَطَرُ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ رَهِبْتُ فِيْهِ مِنْ عِبَادِكَ ، وَخِـفْـتُ فِيْـهِ غَيْـرَكَ ، وَاسْتَحْيَيْتُ فِيْهِ مِنْ خَلْقِكَ ثُمَّ اَفْضَيْتُ بِهِ فِعْلِي اِلَيْكَ.أَلـلّٰهُـمَّ اِنِّـي أَسْتَـغْـفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ أَقْدَمْتُ عَلَيْهِ وَأَنَا مُسْتَيْقِنٌ أَنَّكَ تُعَاقِبُ عَـلَـى ارْتِـكَـابِـهِ فَـارْتَكَبْتُهُ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَدَّمْتُ فِيْهِ شَهْوَتِي عَلٰى طَاعَتِكَ ، وَ اٰثَرْتُ مَـحَبَّتِي عَـلٰى أَمْـرِكَ وَأَرْضَيْـتُ فِيْهِ نَفْسِي بِسَخَطِكَ وَقَدْ نَهَيْتَنِـي عَـنْـهُ بِـنَهْيِكَ ، وَتَـقَـدَّمْـتَ اِلَـيَّ فِيْـهِ بِـاِعْذَارِكَ ، وَاحْتَجَجْتَ عَلَيَّ فِيْـهِ بِـوَعِيْـدِكَ.أَلـلّٰهُـمَّ اِنِّـي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍعَلِمْتُهُ مِنْ نَفْسِي أَوْ ذَهَلْتُهُ أَوْ نَسِيْتُهُ أَوْ تَـعَـمَّدْتُهُ أَوْ أَخْطَأْتُهُ مِمَّا لَا اَشُكُّ أَنَّكَ سَآئِلِي عَنْهُ ، وَأَنَّ نَفْسِي مُرْتَهَنَةٌ بِهِ لَدَيْكَ ،

وَاِنْ كُنْتُ قَدْ نَسِيْتُهُ أَوْ غَفَلَتْ نَفْسِي عَنْهُ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ وٰاجَهْتُکَ بِهِ وَقَدْ أَيْقَنْتُ أَنَّکَ تَرٰانِي وَأَغْفَلْتُ أَنْ أَتُوْبُ اِلَيْکَ مِنْهُ أَوْ نَسِيْتُ أَنْ أَتُوْبَ اِلَيْکَ مِنْهُ أَوْ نَسِيْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَکَ لَهُ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍدَخَلْتُ فِيْهِ، وَأَحْسَنْتُ ظَنِّي بِکَ أَنْ لاٰتُعَذِّبَنِي عَلَيْهِ، وَأَنَّکَ تَكْفِيْنِي مِنْهُ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اِسْتَوْجَبْتُ بِهِ مِنْکَ رَدُّ الدُّعآءِ وَحِرْمٰانَ الْاِجٰابَةِ ، وَخَيْبَةَ الطَّمَعِ وَانْفِسٰاخَ الرَّجآءِ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُعَقِّبُ الْحَسْرَةَ وَيُوْرِثُ النَّدٰامَةَ وَيَحْبِسُ الرِّزْقَ وَيَرُدُّ الدُّعآءَ أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُوْرِثُ الْأَسْقٰامَ وَيُعَقِّبُ الضَّنآءَ وَيُوْجِبُ النِّقَمَ وَيَكُوْنُ اٰخِرُهُ حَسْرَةً وَنَدٰامَةً.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ مَدَحْتُهُ بِلِسٰانِي أَوْ هَشَّتْ اِلَيْهِ نَفْسِي أَوِ اكْتَسَبْتُهُ بِيَدِي وَهُوَ عِنْدَکَ قَبِيْحٌ تُعٰاقِبُ عَلٰى مِثْلِهِ وَتَمْقُتُ مَنْ عَمِلَهُ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍخَلَوْتُ بِهِ فِي لَيْلٍ أَوْ نَهٰارٍ حَيْثُ لاٰيَرٰانِي أَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ فَمِلْتُ فِيْهِ مِنْ تَرْكِهِ بِخَوْفِکَ اِلَ ارْتِكٰابِهِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِکَ فَسَوَّلَتْ لِي نَفْسِيَ الْأَقْدٰامَ عَلَيْهِ فَوٰاقَعْتُهُ وَأَنَا عٰارِفٌ بِمَعْصِيَتِي لَکَ فِيْهِ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اِسْتَقْلَلْتُهُ أَوِ اسْتَصْغَرْتُهُ أَوِ اسْتَعْظَمْتُهُ وَتَوَرَّطْتُ فِيْهِ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ مٰالَأْتُ فِيْهِ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ بَرِيَّتِکَ أَوْ زَيَّنْتُهُ لِنَفْسِي أَوْ أَوْمَأْتُ بِهِ اِلٰى غَيْرِي وَدَلَلْتُ عَلَيْهِ سِوٰايَ أَوْ أَصْرَرْتُ عَلَيْهِ بِعَمْدِي أَوْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ بِحِيْلَتِي.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اِسْتَعَنْتُ عَلَيْهِ بِحِيْلَتِي بِشَيءٍ مِمّٰا يُرٰادُ بِهِ وَجْهَکَ أَوْ يُسْتَظْهَرُ بِمِثْلِهِ عَلٰى طٰاعَتِکَ أَوْ يَتَقَرَّبُ بِمِثْلِهِ اِلَيْکَ وَوٰارَيْتُ عَنِ النّٰاسِ وَلَبَّسْتُ فِيْهِ كَأَنِّي اُرِيْدُکَ بِحِيْلَتِي وَالْمُرٰادُ بِهِ مَعْصِيَتُکَ وَ أَطْوِىٰ فِيْهِ مُتِصَرِّفٌ عَلٰى غَيْرِ طٰاعَتِکَ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ لِكُلِّ ذَنْبٍ كَتَبْتَهُ عَلَيَّ بِسَبَبِ عُجْبٍ كٰانَ بِنَفْسِي أَوْ رِيآءٍ أَوْ سُمْعَةٍ أَوْ

خُيَلَآءَ أَوْ فَرَحٍ أَوْ مَرَحٍ أَ وْ أَشَرٍ أَوْ بَطَرٍ أَوْ حِقْدٍ أَوْ حَمِيَّةٍ أَوْ غَضَبٍ أَوْ رِضًى أَوْ شُحٍّ أَوْ بُخْلٍ أَوْ ظُلْمٍ أَوْ خِيَانَةٍ أَوْ سِرْقَةٍ أَوْ كِذْبٍ أَوْ لَهْوٍ أَوْ لَعِبٍ أَوْ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ مَا يُكْتَسَبُ بِمِثْلِهِ الذُّنُوْبُ وَيَكُوْنُ بِاجْتِرَاحِهِ الْعَطَبُ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ سَبَقَ فِي عِلْمِكَ أَنِّي فَاعِلُهُ فَدَخَلْتُ فِيْهِ بِشَهْوَتِي، وَاجْتَرَحْتُهُ بِإِرَادَتِي وَقَارَفْتُهُ بِمَحَبَّتِي وَلَذَّتِي وَمَشِيَّتِي وَشِئْتُهُ اِذْ شِئْتَ أَنْ أَشَآئَهُ وَأَرَدْتُهُ اِذْ أَرَدْتَ أَنْ اُرِيْدَهُ فَعَمِلْتُهُ اِذْ كَانَ فِي قَدِيْمِ تَقْدِيْرِكَ وَنَافِذِ عِلْمِكَ أَنِّي فَاعِلُهُ لَمْ تُدْخِلْنِي فِيْهِ جَبْراً وَلَمْ تَحْمِلْنِي عَلَيْهِ قَهْراً وَلَمْ تَظْلِمْنِي فِيْهِ شَيْئاً فَاَسْتَغْفِرُكَ لَهُ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ جَرىٰ بِهِ عِلْمُكَ عَلَيَّ وَفِيَّ اِلىٰ اٰخِرِ عُمْرِي. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ مَالَ بِسَخَطِي فِيْهِ عَنْ رِضَاكَ وَمَالَتْ نَفْسِي اِلىٰ رِضَاكَ فَسَخِطْتُهُ أَوْ رَهِبْتُ فِيْهِ سِوَاكَ أَوْ عَادَيْتُ فِيْهِ أَوْلِيَآئَكَ أَوْ وَالَيْتُ فِيْهِ أَعْدَآئَكَ أَوِ اخْتَرْتُهُمْ عَلىٰ أَصْفِيَآئِكَ أَوْ خَذَلْتُ فِيْهِ أَحِبَّآئَكَ أَوْ قَصَّرْتُ فِيْهِ عَنْ رِضَاكَ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ .وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا أَعْطَيْتُكَ مِنْ نَفْسِي ثُمَّ لَمْ أَفِ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعْمَةِ الَّتِي أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَقَوِيْتُ بِهَا عَلىٰ مَعْصِيَتِكَ .وَأَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ أَرَدْتُ بِهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِي مَا لَيْسَ لَكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا دَعَانِي اِلَيْهِ الرُّخَصُ فِيْمَا اشْتَبَهَ عَلَيَّ مِمَّا هُوَ عِنْدَكَ حَرَامٌ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِلذُّنُوْبِ الَّتِي لَايَعْلَمُهَا غَيْرُكَ وَلَايَطَّلِعُ عَلَيْهَا سِوَاكَ وَلَاتَحْتَمِلُهَا اِلَّا حِلْمُكَ وَلَايَسَعُهَا اِلَّا عَفْوُكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ مَظَالِمَ كَثِيْرَةٍ لِعِبَادِكَ قِبَلِي يَا رَبِّ فَلَمْ أَسْتَطِعْ رَدَّهَا عَلَيْهِمْ وَتَحْلِيْلَهَا مِنْهُمْ أَوْ شَهِدُوْا فَاسْتَحْيَيْتُ مِنِ اسْتِحْلَالِهِمْ وَالطَّلَبِ اِلَيْهِمْ وَاِعْلَامِهِمْ ذٰلِكَ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلىٰ أَنْ تَسْتَوْهِبَنِي مِنْهُمْ وَتُرْضِيَهُمْ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَبِمَا شِئْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ

وَخَيْرَ الْغافِرِيْنَ أَللّٰهُمَّ اِنَّ اسْتِغْفارِي اِيّاکَ مَعَ الْاِصْرارِ لُؤْمٌ وَتَرْکِيَ الْاِسْتِغْفارَ مَعَ مَعْرِفَتِي بِسَعَةِ جُوْدِکَ وَرَحْمَتِکَ عَجْزٌ ، فَکَمْ تَتَحَبَّبُ اِلَيَّ يا رَبِّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ عَنِّي وَکَمْ اَتَبَغَّضُ اِلَيْکَ وَأَنَا الْفَقِيْرُ اِلَيْکَ وَاِلٰى رَحْمَتِکَ فَيا مَنْ وَعَدَ فَوَفٰا وَأَوْعَدَ فَعَفٰا ، اِغْفِرْ لِي خَطٰايايَ وَاعْفُ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰاحِمِيْنَ۔[1]

﴿۶﴾

خدا کے ننانوے اسماء

احمد بن فہد حلّیؒ کتاب ''عدّۃ الدّاعی'' میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد گرامی اور انہوں نے اپنے آباء واجداد اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اِنّ للّٰه تسعة وتسعين اسماً ،من دعابها استجيب له،ومن أحصاها دخل الجنّة

خدا کے ننانوے اسماء ہیں، جو بھی ان کے ذریعہ خدا کو پکارے، اس کی دعا مستجاب ہوگی اور ان کا ورد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔

اَللّٰهُ الْواحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْأَوَّلُ الْاٰخِرُ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْقَدِيْرُ الْقادِرُ الْعَلِيُّ الْأَعْلٰى الْبٰاقِي الْبَدِيْعُ الْبارِءُ الْأَکْرَمُ الظّٰاهِرُ الْبٰاطِنُ الْحَيُّ الْحَکِيْمُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ الْحَفِيْظُ الْحَقُّ الْحَسِيْبُ الْحَمِيْدُ الْحَفِيُّ الرَّبُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الذّٰارِءُ الرّٰازِقُ الرَّقِيْبُ الرَّؤُفُ الرّٰائِي السَّلامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبّٰارُ الْمُتَکَبِّرُ السَّيِّدُ السُّبُّوْحُ الشَّهِيْدُ الصّٰادِقُ الصّٰانِعُ الطّٰاهِرُ الْعَدْلُ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ الْغَنِيُّ الْغِيٰاثُ الْبٰاسِطُ الْقٰابِضُ الْمَجِيْدُ الْوَلِيُّ الْمَنّٰانُ الْمُحِيْطُ الْمُبِيْنُ الْمُقِيْتُ الْمُصَوِّرُ الْکَرِيْمُ الْکَبِيْرُ

---

[1] صحیفۂ علویّہ: ۵۳۹۔

الْكَافِي كَاشِفُ الضُّرِّ الْوِتْرُ النُّوْرُ الْوَهَّابُ النَّاصِرُ الْوَاسِعُ الْوَدُوْدُ الْهَادِي الْوَفِيُّ الْوَكِيْلُ الْوَارِثُ الْبَرُّ الْبَاعِثُ التَّوَّابُ الْجَلِيْلُ الْجَوَادُ الْخَبِيْرُ الْخَالِقُ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ الدَّيَّانُ الشَّكُوْرُ الْعَظِيْمُ اللَّطِيْفُ الشَّافِي۔[۱]

﴿۷﴾

طلب خیر کی اہم دعا

سید بن طاؤس محمد بن ہارون تلعکبری سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی سند میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامی حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو بھی یہ دعا پڑھے وہ جو چیز بھی مانگے اسے مل جائے گی مگر یہ کہ اس میں کوئی خیر نہ ہو، اور وہ دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ خِيَرَتَكَ تُنِيْلُ الرَّغَآئِبَ ، وَتُجْزِلُ الْمَوَاهِبَ ، وَتُطَيِّبُ الْمَكَاسِبَ ، وَتُغْنِمُ الْمَطَالِبَ ، وَتُهْدِي اِلٰى أَحْمَدِ الْعَوَاقِبِ، وَتَقِي مِنْ مَحْذُوْرِ النَّوَآئِبِ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ فِيْمَا عَقَدَ عَلَيْهِ رَأْيِي، وَقَادَنِي اِلَيْهِ هَوَايَ ، فَأَسْئَلُكَ يا رَبِّ أَنْ تُسَهِّلَ لِي مِنْ ذٰلِكَ مَا تَعَسَّرَ ، وَأَنْ تُعَجِّلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَيَسَّرَ ، وَأَنْ تُعْطِيَنِي يا رَبِّ الظَّفَرَ فِيْمَا أَسْتَخِيْرُكَ فِيْهِ وَعَوْناً بِالْإِنْعَامِ فِيْمَا دَعَوْتُكَ ، وَأَنْ تَجْعَلَ يا رَبِّ بُعْدَهُ قُرْباً ، وَخَوْفَهُ أَمْناً ، وَمَحْذُوْرَهُ سِلْماً ، فَأَنَّكَ تَعْلَمُ وَلاٰ أَعْلَمُ ، وَتُقْدِرُ وَلاٰ أَقْدِرُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.أَللّٰهُمَّ اِنْ يَكُنْ هٰذَا الْأَمْرِ خَيْراً لِي فِي عَاجِلِ الدُّنْيا وَ(اٰجِلِ)الْاٰخِرَةِ ، فَسَهِّلْهُ لِي وَيَسِّرْهُ عَلَيَّ ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَاصْرِفْهُ عَنِّي ، وَأَقْدِرْ لِي فِيْهِ الْخِيَرَةَ ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔[۲]

۱۔ الابلد الامین: ۶۶۹۔

۲۔ فتح الابواب: ۲۰۴، مستدرک الوسائل: ۶/ ۲۳۸، بحار النوار: ۹۱/ ۲۷۵، الجنۃ الواقیۃ والجنۃ الباقیۃ: ۷۵۔

﴿۸﴾

خوف اور غم سے نجات کی اہم دعا

کتاب ''جمال الاسبوع'' میں سید بن طاؤسؒ کہتے ہیں: جب بھی کوئی حاکم یا کسی حسود دشمن کی طرف سے غم واندوہ میں مبتلا ہوتو وہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے اور جمعہ کے دن شام کے وقت دعا کرے اور یہ دعا پڑھے:

أَيُ رَبّاهُ أَيُ سَيِّداهُ ،أَيُ سَنَداهُأَيُ أَمَلاهُ ،أَيُ رَجاياهُ أَيُ عِماداهُ، أَيُ كَهْفاهُ أَيُ حِصْناهُ ،أَيُ حِرْزاهُ أَيُ فَخْراهُ، بِكَ امَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِبابِكَ قَرَعْتُ ، وَبِفِنائِكَ نَزَلْتُ ، وَبِحَبْلِكَ اعْتَصَمْتُ ، وَبِكَ اسْتَغَثْتُ ، وَبِكَ أَعُوْذُ وَبِكَ أَلُوْذُ ، وَعَلَيْكَ أَتَوَكَّلُ ، وَاِلَيْكَ أَلْجَأُ وَأَعْتَصِمُ ، وَبِكَ أَسْتَجِيْرُ فِي جَمِيْعِ اُمُوْرِي ، وَأَنْتَ غِياثِي وَعِمادِي ، وَأَنْتَ عِصْمَتِي وَرَجآئِي ، وَأَنْتَ اللّٰهُ رَبِّي لاٰ اِلٰهَ اِلّاٰ أَنْتَ سُبْحانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً ، وَظَلَمْتُ نَفْسِي ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي ، وَخُذْ بِيَدِي ، وَأَنْقِذْنِي وَوَفِّقْنِي ، وَاكْفِنِي وَاكْلَأْنِي ، وَارْعَنِي فِي لَيْلِي وَنَهارِي ، وَاِمْسآئِي وَاِصْباحِي ، وَمُقامِي وَسَفَرِي يا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِيْنَ ، وَيا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ ، وَيا أَعْدَلَ الْفاضِلِيْنَ ، وَيا اِلٰهَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، وَيا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَيا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ ، يا حِيُّ يا قَيُّوْمُ ، يا حَيّاً لاٰيَمُوْتُ ، يا حَيُّ لاٰ اِلٰهَ اِلّاٰ أَنْتَ ، بِمُحَمَّدٍ يا اَللّٰهُ ، بِعَلِيٍّ يا اَللّٰهُ ، بِفاطِمَةَ يا اَللّٰهُ ، بِالْحَسَنِ يا اَللّٰهُ بِالْحُسَيْنِ يا اَللّٰهُ بِعَلِيٍّ يا اَللّٰهُ بِمُحَمَّدٍ يا اَللّٰهُ .

حسن بن محبوب کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے سامنے پیش کی تو آپؑ نے اس میں اس طرح سے اضافہ فرمایا:

بِجَعْفَرٍ یا اَللّٰهُ ، بِمُوْسٰی یا اَللّٰهُ، بِعَلِيٍّ یا اَللّٰهُ، بِمُحَمَّدٍ یا اَللّٰهُ ،بِعَلِيٍّ یا اَللّٰهُ، بِالْحَسَنِ یا اَللّٰه، بِحُجَّتِکَ وَخَلِيْفَتِکَ فِی بِلادِکَ یا اَللّٰهُ ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَخُذْ بِناصِيَةِ مَنْ أَخافُهُ .

جس دشمن سے خوف ہو اس کا نام لے۔

وَذَلِّلْ لِي صَعْبَهُ وَسَهِّلْ لِي قِيادَهُ ، وَرُدَّ عَنِّي نافِرَةَ قَلْبِهِ ، وَارْزُقْنِي خَيْرَهُ ، وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ فَانِّي بِکَ اللّٰهُمَّ أَعُوْذُ وَأَلُوْذُ ، وَبِکَ أَثِقُ ، وَعَلَيْکَ أَعْتَمِدُ وَأَتَوَکَّلُ ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاصْرِفْهُ عَنِّي ، فَإِنَّکَ غِياثُ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَجارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَلَجَأُ الْاٰجِيْنَ وَأَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْنَ.[۱]

۱۔ جمال الاسبوع:۱۱۲، مصباح المتہجد:۴۲۳، الصحیفۃ الصادقیّہ:۹۵۴۔

بیسواں باب

آٹھ مختلف دعائیں

اس باب میں ہم آٹھ مختلف دعائیں نقل کریں گے:

﴿۱﴾

چاند دیکھنے کے وقت کی دعا

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند میں دارم بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار اور آپؑ نے اپنے آباء واجداد اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے وایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

رسول اکرمؐ پہلی کا چاند دیکھتے وقت چاند کو مخاطب کر کے فرماتے تھے:

أَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيْعُ الذّآئِبُ السَّرِيْعُ اَلْمُتَصَرِّفُ فِی مَلَكُوْتِ الْجَبَرُوْتِ بِالتَّقْدِيْرِ ،رَبِّي وَرَبُّکَ اللّٰهُ أَللّٰهُمَّ اَهِّلَهُ عَلَيْنا بِالْأَمْنِ وَالْأَيْمانِ وَالسَّلامَةِ وَالْأِسْلامِ وَالْأِحْسانِ ، وَكَما بَلَّغْتَنا أَوَّلَهُ فَبَلِّغْنا اٰخِرَهُ، وَاجْعَلْهُ شَهْراً مُبارَكاً ، تَمْحُوْ فِيْهِ السَّيِّئاتِ ، وَتَثْبُتُ لَنا فِيْهِ الْحَسَناتِ، وَتَرْفَعُ لَنا فِيْهِ الدَّرَجاتِ، يا عِظِيْمَ الْخَيْراتِ. ۱؎

۱؎ عیون الاخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۷۰، بحار الانوار: ۹۵/۳۴۳

﴿۲﴾

ہر مہینہ کے دسویں اور گیارہویں دن کی دعا

سُبْحٰانَ خٰالِقِ النُّورِ ،سُبْحٰانَ خٰالِقِ الظُّلْمَةِ ،سُبْحٰانَ خٰالِقِ الْمِیاٰهِ، سُبْحٰانَ خٰالِقِ السَّمٰاوٰاتِ ، سُبْحٰانَ خٰالِقِ الْأَرْضِیْنَ ، سُبْحٰانَ (خٰالِقِ)الرِّیاٰحِ وَالنَّبٰاتِ ، سُبْحٰانَ خٰالِقِ الْحَیاٰةِ وَالْمَوْتِ ،سُبْحٰانَ خٰالِقِ الثَّریٰ وَالْفَلَوٰاتِ ، سُبْحٰانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ۔[۱]

محدث قمیؒ ''سفینۃ البحار'' میں مرحوم قطب راوندی کی کتاب ''دعوات'' سے رسول اکرمؐ اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی تسبیحات کو یوں نقل کرتے ہیں:

رسول خداؐ کی تسبیح مہینہ کے پہلے دن، امیر المؤمنینؑ کی تسبیح مہینہ کے دوسرے دن، حضرت زہرا علیہا السلام کی تسبیح مہینہ کے تیسرے دن اور اسی طرح حضرت امام رضا علیہ السلام تک دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کی تسبیح۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی تسبیح مہینہ کے دسویں اور گیارہویں دن، امام جواد علیہ السلام کی تسبیح مہینہ کے بارہویں اور تیرہویں دن اسی طرح ہمارے مولا و آقا امام مہدی علیہ السلام تک کہ آنحضرتؑ کی تسبیح مہینہ کے اٹھارویں دن سے مہینہ کے آخر تک ہے [۲]۔

﴿۳﴾

دعائے عافیت

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا:

۱۔الدعوات:۹۳، بحار الانوار:۹۴، ۲۰۷۔

۲۔سفینۃ البحار: مادّۃ (سبّح)۔

"أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ الصَّبْرَ "

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے اس کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: کیا تم بلاء ومصیبت کی درخواست کررہے ہو؟ یوں کہو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ الْعافِيَةَ وَالشُّکْرَ عَلَى الْعافِيَةِ.۱۔

﴿۴﴾

دودھ پیتے یا کھانا کھاتے وقت کی دعا

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حضرت امام رضا علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

پیغمبر اکرمؐ جب بھی کھانا کھاتے تو یہ دعا پڑھتے:

أَللّٰهُمَّ بارِکْ لَنا فِيهِ ، وَارْزُقْنا خَيْراً مِنْهُ .

اور جب بھی دودھ نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: أَللّٰهُمَّ بارِکْ لَنا فِيهِ ، وَارْزُقْنا فِيهِ.۲۔

﴿۵﴾

خوشی کے وقت کی دعا

شیخ طوسیؒ اپنی سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار اور وہ اپنے اجداد یہاں تک کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جب بھی رسول خداؐ پر کوئی ایسا لمحہ آتا کہ جو ان کی مسرت کا باعث بنتا تو آنحضرتؐ یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصّالِحاتِ. ۳۔

۱۔ الدعوات: ۱۱۴، بحار الانوار: ۹۵/ ۲۸۵

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/ ۳۸، صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام: ۲۳۲۔

۳۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/ ۳۸، صحیفۃ الامام الرضا علیہ الاسلام: ۲۳۲۔

﴿۶﴾

پریشانی کے وقت کی دعا

جب بھی رسول خداؐ کو کوئی ایسا امر پیش آتا کہ جو خوش آیند نہ ہوتا تو آنحضرتؐ یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.۱۔

﴿۷﴾

ولی عہدی کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَعَّالِ لِمَا يَشَآءُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ، وَلَا رَآدَّ لِقَضَآئِهِ ، يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ.۲۔

﴿۸﴾

قبر مومن کی زیارت

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب کسی مومن کی قبر کی زیارت کرو تو قبلہ رخ اس طرح سے بیٹھ جاؤ کہ اس کی قبر تمہارے سامنے ہو اور اپنا دایاں ہاتھ قبر پر رکھ کر یہ دعا پڑھو:

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۱۹/۴۵۸، صحیفۃ الامام الرضا علیہ الاسلام: ۲۸۸، مسند الرضا علیہ السلام: ۱۷۵۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۱۴۴، بحار الانوار: ۴۹/۱۴۱ اور ۱۵۲۔

أَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ ، وَ اٰنِسْ وَحْشَتَهُ ، وَارْحَمْ غُرْبَتَهُ ، وَاسْكُنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً يَسْتَغْنِي بِهٖا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوٰاكَ ، وَاحْشُرْهُ مَعَ مَنْ كٰانَ يَتَوَلّٰاهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ الطّٰاهِرِيْنَ۔[۱]

۱۔ذخیرۃ الآخرۃ:۱۶۷۔

اکیسواں باب

قرآن کی آٹھ سوروں کے اثرات وخصوصیات

اس باب میں ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرامین میں آنے والی قران کی سوروں میں سے آٹھ سوروں کی خصوصیات کو بیان کریں گے:

﴿۱﴾

سر درد سے نجات کے لئے سورۂ حمد کے اثرات

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

پیغمبر اکرمؐ کو جب بھی سر درد یا کچھ اور ہوتا تو آپ اپنے دست مبارک کو بلند کرتے اور سورۂ حمد کی تلاوت کرتے اور ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے۔ان کے وجود مبارک میں جو درد بھی ہوتا، وہ ختم ہو جاتا[۱]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

اگر کوئی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کے سامنے سات مرتبہ سورۂ حمد پڑھی جائے اور اگر پھر بھی حالت بہتر نہ ہو تو ستّر مرتبہ پڑھی جائے کہ اس صورت میں ضرور تسکین مل جائے گی[۲]۔

۱۔صحیفۃ الامام الرضا علیہ الاسلام: ۲۷۷، مسند الرضا علیہ السلام: ۶۷۔

۲۔فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۴۲، مستدرک الوسائل: ۴/۲۹۹۔

تفسیر آیہ شریفہ ''الحمد للّٰہ رب العالمین''

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

''الحمد'' کی آیات میں سے ایک ''بسم اللہ'' ہے۔

میں نے حضرت رسول اکرمؐ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: خداوند کریم نے مجھ سے فرمایا ہے:

اے محمد؛ ہم نے تمہیں ''الحمد'' اور قرآن عطا کیا اور مجھ پر احسان کیا اور اسے قرآن کے مقابل میں قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ ۱۔

اور قرآن کی سورتوں میں سے صرف اس کا نام لیا،

خدا نے ''بسم اللہ'' کو حضرت محمدؐ سے مخصوص قرار دی اور دوسرے پیغمبروں کو اس کے ساتھ شریک نہیں کیا، فقط حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائی اور قرآن میں بلقیس کی داستان میں فرمایا:

أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيْمٌ ؛؛ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ ۔۲۔

اگر کوئی اسے پڑھے درحالانکہ وہ آل محمد علیہم السلام کی ولایت کا معتقد ہو اور ان کے احکامات کی اطاعت کرتا ہو اور اس آیت کے ظاہر و باطن پر عمل کرتا ہو، خداوند اس کے ہر حرف کے بدلے اسے ایک نیکی عطا کرتا ہے کہ جن میں سے ایک نیکی دنیا کی تمام خیرات اور اموال سے بہتر ہے۔ اگر کوئی کسی سے ''بسم اللہ'' سنے تو خداوند سننے والے کو بھی اتنا ہی ثواب عطا فرماتا ہے کہ جتنا پڑھنے والے کو۔

اس ثواب عظیم اور خیر کثیر سے مستفید ہو اور خود کو عطا کی گئی اس عظیم نعمت سے محروم نہ کرو اور اس نعمت سے جس قدر چاہو استفادہ کرو کہ بعد میں تمہارے دل میں حسرت و یأس باقی نہ رہ جائے!؟۳۔

۱۔ سورۂ حجر، آیت: ۸۷۔ ۲۔ سورۂ نمل، آیت: ۲۹، ۳۰۔

۳۔ اخبار و آثار حضرت امام رضا علیہ السلام: ۵۷۶۔

ایک شخص حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا:

اے فرزند رسول خداؐ؛ مجھے خدا کے کلام ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ﴾ کی تفسیر کے بارے میں بتائیں:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

میرے والد نے میرے جد بزرگوار اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کی کہ مجھے پروردگار کے کلام ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ﴾ کے بارے میں بتائیں کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہنے کا یہ مقصد ہے تا کہ اس کے بندے اجمالی طور پر اس کی نعمتوں کو پہچان لیں کیونکہ ان لوگوں میں ان سب نعمتوں کو تفصیل سے پہچاننے کی قدرت نہیں ہے۔ کیونہ خدا کی نعمتیں انگنت ہیں کہ جن کا احصا نہیں کیا جا سکتا پس اس نے ان سے کہا کہ تم لوگ کہو: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾.

﴿رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ﴾ اور اس کا معنی جمادات وحیوانات اور ہر طرح کی مخلوقات ہیں۔

حیوانات: پس وہ اپنی قدرت سے انہیں مختلف شکلوں میں خلق کیا ہے اور انہیں رزق و روزی عطا کرتا ہے اور اپنی قدرت و طاقت سے ان کی حفاظت کرتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اپنی مصلحت کے مطابق تدبیر کرتا ہے:

جمادات: پس وہ اپنی قدرت سے ان کی حفاظت کرتا ہے ان سے مربوط چیزوں کی حفاظت کرتا ہے یعنی وہ بکھر جاتے ہیں تو ان کے ذرات کی حفاظت کرتا ہے اور آسمان کی حفاظت کرتا ہے اس طرح سے کہ اس کے حکم اور اجازت کے بغیر زمین پر گر پڑے اور زمین کی حفاظت کرتا ہے اس پر رح سے کہ زمیں اس کے بندوں پر مہربان ہے۔

پھر آپ نے مزید فرمایا: ﴿رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ﴾ یعنی خداوندان کا مالک، ان کا خالق اور انہیں

روزی پہنچانے والا ہے کہ جچا ہے وہ جانتے ہوں کہ ان کا مالک کون ہے یا نہ جانتے ہوں، روزی تقسیم ہو چکی ہے اور وہ انسانوں تک پہنچے گی چاہے جس راستہ سے، متقی شخص کے تقوی سے اس میں اضافہ نہیں ہوتا اور برے لوگوں کی برائی سے اس میں کمی نہیں ہوگی۔ درحالانکہ ہمارے اور اس خدا کے درمیان پردہ ہے، اگر تم میں سے کوئی اپنی روزی سے گریز کرے تو اس کی روزی اسے تلاش کرتی ہے کہ جس طرح موت اسے تلاش کرتی ہے۔

پس خداوند عالم نے فرمایا ہے: پس کہو؛ خدایا تیرا شکر ان نعمتوں پر جو تو نے عطا کی اور ہم سے پہلے ہمیں گزشتہ کتابوں میں خیر وخوبی سے یاد کیا جب کہ ہمارا وجود بھی نہیں تھا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام اور ان کے شیعہ خدا کا شکر کریں، کیونکہ اس نے انہیں برتری عطا کی ہے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب خدا نے حضرت موسی بن عمران علیہ السلام کو پیغمبر بنایا اور انہیں پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور انہیں اپنا ہمراز بنایا اور ان کے لئے دریا کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور بنی اسرائیل کو نجات عطا کی اور انہیں توریت اور الواح عطا کئے تو انہوں نے خدا کے سامنے اپنے مقام ومنزلت کو دیکھ کر عرض کیا: پروردگارا؛ تو نے اپنے کرم سے مجھے عزیز رکھا کہ مجھ سے پہلے کسی کو اتنا عزیز نہیں رکھا۔

خدا کی طرف سے ان کے لئے خطاب ہوا: اے موسیٰؑ؛ کیا تم نہیں جانتے کہ محمدؐ میرے نزدیک سارے فرشتوں اور تمام مخلوقات سے برتر ہیں؟

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: پروردگارا؛ اگر محمدؐ تیرے نزدیک تمام مخلوقات سے زیادہ عظیم ہیں تو کیا پیغمبروں کے خاندان میں سے میرے خاندان سے کوئی عظیم تر ہے؟

خدا نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ آل محمدؐ تمام نبیوں کی آل پر اسی طرح سے افضل ہیں کہ جس طرح محمدؐ سب پیغمبروں سے افضل ہیں؟

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا: پروردگارا؛ اگر آل محمد علیہم السلام کا یہ مقام ہے تو کیا پیغمبروں کی امتوں

میں سے میری امت تیرے نزدیک برتر ہے؟ میری امت پر بادل سایہ کرتے ہیں، اور ان پر من و سلوی نازل ہوتا ہے اور ان کے لئے تو نے دریا کو دو حصوں میں تقسیم کیا!

خدا نے فرمایا: اے موسی؛ کیا تم نہیں جانتے کہ محمدؐ کی امت سب امتوں سے افضل ہے کہ جس طرح وہ تمام مخلوقات سے افضل ہیں؟

پھر موسی نے عرض کیا: پروردگارا؛ کاش میں انہیں دیکھ سکتا۔

خدا نے ان پر وحی نازل کی؛ اے موسی تم ہرگز انہیں نہیں دیکھ سکتے اور ابھی ان کے ظہور کا وقت نہیں ہے، لیکن بہت جلد تم انہیں جنت میں دیکھو گے بہشت عدن و فردوس میں محمدؐ کی موجودگی میں بہشت کی نعمتیں غوطہ ور ہوں گے اور وہ خیر و خوبی سے شاد ہوں گے۔

کیا تم چاہتے ہو کہ میں ان کا کلام آپ کے گوش گزار کروں؟

عرض کیا: ہاں؛ میرے پروردگا؛

خدا نے فرمایا: میری بارگاہ میں کھڑے ہو جاؤ اور اپنے دامن کو اپنی کمر سے ایسے باندھ لو کہ جیسے کوئی عاجز و ناتواں بندہ، صاحب جلال بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو۔

حضرت موسی علیہ السلام نے خدا کے حکم پر عمل کیا اور پھر خدا نے محمدؐ کی امت کو آواز دی تو وہ سب کے سب نے درحالانکہ باپ کے صلب اور ماؤں کے رحم میں تھے، جواب دیتے ہوئے کہا:

لبّیک اللّٰھمّ لبّیک ، لبّیک لا شریک لک لبّیک ، اِنّ الحمد و النّعمة و الملک لک لا شریک لک.

خداوند، لبیک، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، لبیک، بے شک حمد و شکر اور نعمت و بادشاہی صرف تیرے لئے ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

خدا نے اس جواب کو حج اور حاجیوں کا شعار قرار دے دیا اور پھر خدائے رحیم و کریم نے آواز دی: اے امت محمد!

تمہارے لئے میرا ارادہ یہ ہیکہ میری رحمت میرے غضب پر مقدم ہواور میری بخشش میرے عقاب اور عذاب پر سبقت رکھتی ہے اور اس سے پہلے کہ تم مجھ سے درخواست کرو میں تمہیں عطا کر دیتا ہوں، تم میں سے جو بھی میرا دیدار کرے اور گواہی دے کہ خدائے یکتا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کا بھیجا ہوا بندہ اور رسول ہے اور وہ گفتار میں سچا اور اس کا کردار حق کے موافق ہے اور یہ کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ان کے بھائی اور جانشین اور ان کے بعد ان کے امور کے عہدہ دار ہیں اور ان کہ اطاعت خود پر لازم جانو کہ جس طرح تم پر محمدؐ کی اطاعت لازم ہے، اور اولیاء پاک و پاکیزہ ان دو بزرگواروں کے بعد ان کے جانشین ہیں (کہ جو آیات خدا اور دلائل حجت کی خبر دیں گے) ایسے کو جنت میں داخل کروں گا اگر چہ اس کے گناہ دریاؤں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

امامؑ نے فرمایا:

جب خدا نے ہمارے نبی حضرت محمدؐ کو نبوت کے لئے منتخب کیا تو ان سے فرمایا:

اے محمدؐ: ﴿وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا﴾[1]۔

اور نہ تم طور کی کسی جانب موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی۔

یہ تمہاری امت کی عظمت و بلندی ہے۔

پھر خدا نے حضرت محمدؐ سے فرمایا: کہو: خدا کی اس فضیلت پر حمد و ثنا کرتا ہوں کہ جو اس نے مجھ سے مخصوص کی اور جو کائنات کا پروردگار ہے۔

ان کی امت سے فرمایا: تم بھی کہو: خدا کی اس فضیلت پر حمد و ثنا کرتے ہیں کہ جو اس نے ہم سے مخصوص کی اور جو کائنات کا پروردگار ہے[2]۔

۱۔ سورۂ قصص، آیت: ۴۶۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام؛ ۱/۲۲۰۔

﴿۲﴾

سورۂ (انعام) کی فضیلت

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

سورۂ انعام ایک مرتبہ نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے تھے کہ درحالانکہ ان کی تسبیح و تہلیل کی آوازیں بلند تھی، جو بھی اس سورہ کو پڑھے وہ اس کے لئے قیامت تک تسبیح کرتے رہیں گے[۱]۔

﴿۳﴾

سورۂ (یٰس) پڑھنے کا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

جو سورۂ یٰس سونے سے پہلے یا دن میں پڑھے، وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا کہ جن کی حفاظت کی گئی اور جنہیں رزق دیا گیا۔

جو اسے رات میں پڑھے، خدا دو ہزار فرشتوں کو اس پر محافظ قرار دیتا ہے تا کہ وہ اسے ہر طرح کے شیطان کے شر سے نجات دیں اور ہر بلاء سے اس کی حفاظت کریں اور اگر وہ اس دن یا اس رات میں مر جائے تو خداوند اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اسے غسل دیتے وقت تیس ہزار فرشتے موجود ہوں گے اور وہ سب کے سب اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے اور اس کے جنازہ میں اس کی قبت تک شرکت کریں گے[۲]۔

۱۔ تفسیر قمی ۱۸۰، بحار الانوار: ۹۲/۲۷۴، المستدرک: ۴/۲۹۶۔

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۴۲۔

﴿۴﴾

سورۂ (زمر) پڑھنے کا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

جو سورۂ زمر کی تلاوت کرے، خداوند اسے دنیا وآخرت میں عزت وشرف اور سربلندی عطا فرماتا ہے اور اسے مال دنیا اور قبیلہ کے بغیر عظیم قرار دیتا ہے[۱]۔

﴿۵﴾

سورۂ (قدر) پڑھنے کا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو بھی سوتے وقت یا نیند سے بیدار ہوتے وقت سورۂ ''انّا انزلناہ'' کی تلاوت کرے، اس کا ثواب اور اجر لوح محفوظ کو بھر دیتا ہے۔

نیز حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو بھی ایک رات میں اسے (سورۂ قدر) سو مرتبہ پڑھے، وہ صبح ہونے سے پہلے جنت دیکھے گا۔

مرحوم کفعمیؒ نے نقل کیا ہے کہ سورۂ قدر کو پڑھے جانے کا ثواب شمار نہیں کیا جا سکتا[۲]۔

قیامت کے دن وحشت سے نجات کے لئے سورۂ (قدر) کا اثر

راوندی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو کوئی بھی اپنے بھائی کی قبر پر جائے اور اس پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔ وہ

۱۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۴۳۔

۲۔ الابلد الامین: ۵۸۔

قیامت کے دن کی بڑی پریشانی اور وحشت سے امان میں رہے گا۱۔

﴿۶﴾

سورۂ (اِذا زُلزِلَتْ) پڑھنے کا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

جو کوئی سورہ "اِذٰا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ" کو اپنی مستحب نمازوں میں پڑھے، وہ ہرگز زلزلہ میں گرفتار نہیں ہوگا اور وہ زلزلہ، آندھی اور دآسمانی بجلی اور دنیاوی آفات سے نہیں مرے گا ۲۔

سورۂ (اِذا زُلزِلَتْ) پڑھنے کا دوسرا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

چار مرتبہ سورہ "اِذٰا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ" پڑھنے والا ایسے ہی ہے کہ جیسے اس نے پورا قرآن پڑھا ہو۳۔

﴿۷﴾

سورۂ (نصر) پڑھنے کا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

جو کوئی اپنی واجب یا مستحب نمازوں میں سورۂ ﴿اِذٰا جٰآءَ نَصْرُ اللّٰہِ﴾ پڑھے، خداوند تمام دشمنوں کے مقابل میں اس کی مدد فرمائے گا اور اس کی حاجات کو پورا کرے گا ۴۔

۱۔ الدعوات: ۲۷۱، بحار الانوار: ۱۰۲/۲۹۵۔

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۴۴۔

۳۔ بحار الانوار: ۹۲/۳۳۳، عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۳۶، صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام: ۲۲۸۔

۴۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۴۴۔

﴿۸﴾

سورۂ (توحید) پڑھنے کا ثواب

شیخ صدوقؒ اپنی سند میں عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں کے کہا کہ میں نے حضرت امام رضاعلیہ السلام سے توحید کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

جوکوئی بھی سورہ توحید پڑھے اور ایمان لائے، اس نے توحید کو پہچان لیا۔

میں نے عرض کیا: اسے کس طرح سے پڑھا جائے؟ فرمایا:

جس طرح لوگ پڑھتے ہیں۔

اور پھر اس کے آخر میں اضافہ کرتے ہوئے فرمایا:

(كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّي)

ایسا ہے میرا پروردگار اور اسے تین مرتبہ تکرار فرمایا[۱]۔

قبرستان میں سورۂ (توحید) پڑھنے کا ثواب

حضرت امام رضاعلیہ السلام نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر کسی کا قبرستان سے گزر ہوا اور وہ گیارہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ہدیہ کرے تو اسے اس قبرستان میں دفن مردوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب دیا جائے گا[۲]۔

۱۔ عیون اخبار الرضاعلیہ السلام: ۱/۱۰۹۔

۲۔ مسند الرضاعلیہ السلام: ۶۴۔

بائیسواں باب

بعض آیات اور سوروں کے بارے میں آٹھ احکام

اس باب میں ہم حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہونے والے بعض آیات اور سوروں کے آٹھ احکام بیان کریں گے:

﴿۱﴾

آیۃ الکرسی کا ثواب

حضرت علی بن موسی رضا علیہ السلام نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور آپؑ نے جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

من قرأ آية الكرسي مائة مرّة ، كان كمن عبد اللّٰه طول حياته. (۱)

جو سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے، وہ ایسے شخص کی طرح ہے کہ جس نے اپنی پوری زندگی خدا کی بندگی اور عبادت میں بسر کی ہو۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۶۵۔

﴿۲﴾

گھر کو تباہی سے بچانے کے لئے
آیۂ شریفہ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ...﴾ کی تلاوت کرنا

سید بن طاؤسؒ اپنی سند میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپؑ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا:

ہرگز یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی نے سوتے وقت یہ آیت پڑھی ہو اور اس کے گھر کی چھت اس پر گر گئی ہو، یعنی اگر کوئی بھی یہ آیت پڑھے تو اس کا گھر کبھی تباہ نہیں ہوگا۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً﴾[۱،۲]۔

﴿۳﴾

بے ایمان لوگوں کی نظروں سے چھپنے کے لئے تین آیات

سلیمان جعفری، حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپؑ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

ہشام بن سائب حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو امامؑ نے اس سے فرمایا:

تم مفسر قرآن ہو اور قرآن کی تفسیر کرتے ہو؟

ہشام نے عرض کیا: جی ہاں

۱۔ سورۂ فاطر، آیت: ۴۱۔

۲۔ فلاح السائل: ۲۸۱، وسائل الشیعۃ: ۱۰۲۸/۴۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خدا کے اس ارشاد کے بارے میں بتاؤ کہ جو خدا نے اپنے پیغمبرؐ سے فرمایا:

﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرآنَ جَعَلْنَا بَيْنَکَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ حِجَاباً مَّسْتُوراً﴾[1]۔

اور جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں، ایک خفیہ پردہ قرار دے دیتے ہیں۔

اس آیت سے کیا مراد ہے کہ جب بھی رسول اکرمؐ اسے پڑھتے تو وہ بے ایمان (کافروں) لوگوں سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا

امام علیہ السلام نے فرمایا:

پھر تم کس طرح سے کہہ رہے ہو کہ تم قرآن کی تفسیر کرتے ہو؟

عرض کیا: یا بن رسول اللہ؛ اگر آپ لطف کریں تو مجھے بھی اس بارے میں بتا دیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا سورۂ کہف، سورۂ نحل اور سورۂ جاثیہ میں ایک ایک آیت ہے کہ سورۂ جاثیہ میں یہ آیت ہے:

﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيْهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلا تَذَكَّرُونَ﴾[2]۔

بھلا تم نے اس شخص کو بھی جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور (اس کی حالت) سمجھ بوجھ کر خدا نے اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائے گا) اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے پھر خدا کے بعد اس کی ہدایت کون کر سکتا ہے۔

۱۔ سورۂ اسراء، آیت: ۴۵۔

۲۔ سورۂ جاثیہ، آیت: ۲۳۔

سورۂ نحل کی یہ آیت ہے:

﴿أُولَـئِکَ الَّـذِیـنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلَی قُلُوبِھِمْ وَسَمْعِھِمْ وَأَبْصَارِھِمْ وَأُولَـئِکَ ھُمُ الْغَافِلُونَ﴾[۱]۔

یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر خدا نے علامت مقرر کردی ہے (کہ ایمان نہ لائیں) اور یہی لوگ بے خبر ہیں۔

سورۂ کہف کی یہ آیت ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُکِّرَ بِآیَاتِ رَبِّہِ فَأَعْرَضَ عَنْھَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدَاہُ إِنَّـا جَعَـلْـنَا عَلَی قُلُوبِھِمْ أَکِنَّۃً أَن یَفْقَھُوہُ وَفِیْ آذَانِھِمْ وَقْراً وَإِن تَدْعُھُمْ إِلَی الْھُدَی فَلَن یَھْتَدُوا إِذاً أَبَداً﴾[۲]۔

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا کہ جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے روگردانی کرے اور وہ اپنے پہلے کرتوں کو بھول بیٹھے کہ جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہیں گویا ہم نے خود ان کے دلوں پر پردے ڈال دئے ہیں کہ وہ (حق بات کو) نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کردی ہے (کہ سن نہ سکیں) اور اگر تم ان کو راہ راست کی طرف بلاؤ تو یہ ہرگز بھی روبراہ ہونے والے نہیں ہیں۔

﴿۴﴾

صبح کی نماز کے بعد پچاس آیات پڑھنے کا ثواب

معمّر بن خلّاد کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
بہتر ہے کہ انسان نماز صبح کی تعقیب کے بعد قرآن کی پچاس آیات کی تلاوت کرے[۳]۔

۱۔ سورۂ نحل، آیت: ۱۰۸۔ ۲۔ سورۂ کہف، آیت: ۵۷۔
۳۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۱۲۶/۶، وسائل الشیعۃ: ۸۴۹/۴۔

﴿۵﴾

خوف سے چھٹکارے کے لئے سو آیات کی تلاوت کرنا

طبرسیؒ اپنی سند سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
جب بھی کسی چیز سے ڈر جاؤ تو جہاں سے چاہو قرآن پڑھو اور اس کے بعد تین مرتبہ کہو:
أَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلاٰءَ.[۱]

﴿۶﴾

نیا لباس پہنتے وقت تین سوروں کے اثرات

یاسر خادم کہتے ہیں کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے والد گرامی اور آپؑ نے اپنے جدّ امجد حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ اپنے دائیں طرف سے لباس پہنتے اور جس دن انہوں نے نیا لباس پہننا ہوتا، وہ پانی کا ایک برتن منگواتے اور اس پر دس مرتبہ سورۂ قدر، دس مرتبہ سورۂ توحید اور دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھتے اور پھر وہ پانی کپڑوں پر چھڑکتے اور فرماتے:
جو بھی کپڑے پہننے سے پہلے یہ فعل انجام دے تو جب تک اس کا ایک دھاگا بھی باقی رہے، وہ آسائش اور آسانی کی زندگی بسر کرے گا۔[۲]

﴿۷﴾

نظر بد سے نجات کے لئے چار سورتیں پڑھنا

محمد بن عیسی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے نظر بد کی تاثیر کے بارے میں

۱۔ اخبار و آثار حضرت امام رضا علیہ السلام: ۴۹۸۔
۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۱/۲۴۵۔

سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

یہ حقیقت ہے؛ اگر کبھی کسی کی نظر لگ جائے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور چہرے کے سامنے لاؤ اور پھر سورۂ حمد، ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ، ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النّٰاسِ ﴾اور ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ پڑھو اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو پیشانی پر مل لو خدا کے اذن سے ضرور فائدہ مند ہوگا ۱۔

﴿۸﴾

سر کے درد اور دوسرے درد سے چھٹکارے کے لئے چار سورتیں

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب بھی تم میں سے کوئی سر کے درد یا کسی اور درد میں مبتلا ہو جائے تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر سورۂ حمد ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ، ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النّٰاسِ ﴾اور ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ پڑھے پھر اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر مل لے تو اس سے درد ختم ہو جائے گا ۲۔

۱۔ مکارم الاخلاق: ۲/۲۸۶، بحار الانوار: ۹۵/۱۲۹۔

۲۔ مکارم الاخلاق: ۲/۱۸۷، مسند الرضا علیہ السلام: ۶۷۔

تئیسواں باب

بعض اذکار کے لئے آٹھ ثواب

اس باب میں ہم کچھ اذکار کے آٹھ ثواب بیان کریں گے کہ جو حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہیں:

﴿۱﴾

صلوات کا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

من لم یقدر عل ما یکفّر به من ذنوبه ، فلیکثر من الصلاة علی محمد و آله ؛ فاِنّها تهدم الذنوب هدماً .

اگر کوئی اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے کوئی کام انجام دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر زیادہ صلوات بھیجے، کیونکہ صلوات گناہوں کو مکمل طور پر ختم کر دیتی ہے۔

یہاں یہ روایت نقل کرنا مناسب ہے: حسن بن عبداللہ تمیمی کہتے ہیں:

میرے مولا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد حضرت جعفر صادق علیہ السلام اور آپؑ نے اپنے والد حضرت محمد باقر علیہ السلام اور آپؑ نے اپنے والد حضرت زین العابدین علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد حضرت امام حسن علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

من كان آخر كلامه الصلوة عليَّ وعلى عليّ دخل الجنَّة[۱]۔

جو بھی اختتام کلام میں (دنیا میں) مجھ پر اور علی علیہ السلام پر صلوات پڑھے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

﴿۲﴾

صلوات کا دوسرا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے:

الصلاة على محمّد و آله، تعدل عند اللّٰه عزّ وجلّ التسبيح والتهليل والتكبير

خدا کے نزدیک محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا، تسبیح و تہلیل اور تکبیر کے برابر ہے۔ (یعنی جو صلوات بھیجے، اس کا ثواب (سُبْحانَ اللّٰه)، (لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ) کہنے والے کی مانند ہے)[۲]۔

﴿۳﴾

(لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) کہنے کا ثواب

ابونصر کہتے ہیں کہ میرے والد حسین بن احمد نے کہا کہ میں نے اپنے دادا اور انہوں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ انہوں نے کہا:

جب حضرت امام رضا علیہ السلام نے مامون کی حکومت کے زمانہ میں نیشاپور میں قدم رکھا تو مجھے ان کی خدمت کا شرف نصیب ہوا اور جب تک وہ اس شہر میں رہے، میں ان کی خدمت کرتا رہا اور جب وہ ''مرو'' کی طرف روانہ ہوئے تو میں ''مرو'' تک ان کے ہمراہ جانا چاہتا تھا لیکن کچھ دور چلے

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۵۶۸/۱۹۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲۲۹/۱، روضہ الواعظین: ۳۲۲، وسائل الشیعۃ: ۱۲۱۲۴، جامع احادیث الشیعۃ: ۵۳۸/۱۹۔

تھے کہ امام علیہ السلام نے اپنا سر مبارک محمل سے باہر نکال کر فرمایا:

واپس چلے جاؤ، انشاء اللہ کامیاب رہو، پس جو واجب تھا تم نے اس پر عمل کیا اور تم نے جس حد تک اپنا وظیفہ انجام دیا، وہ کافی ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ کو محمد مصطفیؐ، علی مرتضی علیہ السلام اور حضرت زہراء علیہا السلام کے حق کا واسطہ میرے لئے کوئی حدیث بیان فرمائیں تا کہ میں واپس چلا جاؤں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

تم مجھ سے حدیث سننا چاہتے ہو، حالانکہ میں خود اپنے جدّ رسول اکرمؐ کے جوار سے باہر ہوں اور معلوم نہیں کہ میرے کام کا انجام کیا ہوگا:

میں نے دوبارہ عرض کیا: آپ کو محمد مصطفیؐ، علی مرتضی علیہ السلام اور حضرت زہراء علیہا السلام کے حق کا واسطہ میرے لئے کوئی حدیث بیان فرمائیں تا کہ میرے دل کو شفا بخشیں اور پھر واپس چلا جاؤں:

امام علیہ السلام فرمایا:

میرے بابا نے میرے جدّ اور آپؑ نے اپنے والد حضرت امام باقر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد حضرت امام سجاد علیہ السلام اور آپؑ نے اپنے والد حضرت امام حسین علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامی حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ خداوند کریم کا ارشاد ہے:

(لا الـه الاّ الـلّـه)حصني ، من قالها مخلصاً من قلبه دخل حصني ، ومن دخل حصني أمِنَ من عذابي .

کلمہ توحید یعنی (لا الہ الاّ اللّٰہ) میرا قلعہ ہے، پس جو بھی اسے خلوص دل کے ساتھ کہے وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلع میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے امان میں ہے[1]۔

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۴۸۰/۱۹، مستدرک الوسائل: ۳۶۱/۵۔

﴿۴﴾

(لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه) کہنے کا دوسرا ثواب

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے اجداد علیہم السلام اور وہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

أنّ (لا اِلـه اِلاّ اللّٰه) کلمة عظیمة کریمه علی اللّٰه عزّ وجلّ ، من قالها مخلصاً استوجب الجنّة، ومن قالها کاذباً عصمت ماله ودمه وکان مصیره الی النّار. [۱]

بے شک (لا اِلـه اِلاّ اللّٰه) باعظمت کلمہ ہے کہ جو خدا کے نزدیک عظیم و برتر ہے، جو بھی اسے خلوص نیت سے کہے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو اسے جھوٹ (خلوص نیت سے نہ کہے) سے کہے، اس کی جان و مال محفوظ ہوگی اور اس کا راستہ جہنم کی طرف ہے۔

﴿۵﴾

تربت امام حسین علیہ السلام کی تسبیح سے تسبیحات اربعہ کہنے کا ثواب

کتاب ''المزار'' میں آیا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اگر کسی کے پاس حضرت امام حسین علیہ السلام کی تربت (خاک شفاء) کی تسبیح موجود ہو اور وہ اس کے دانوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے کہے:

سُبْحانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرَ

تو ہر دانہ پھرانے پر خدا اس کے لئے چھ ہزار نیکیاں اور ثواب لکھے گا اور اس کے چھ ہزار گناہ مٹا دے گا اور اس کے چھ ہزار درجات بلند کرے گا اور اس کے لئے شفاعت متحقق قرار دے گا[۲]۔

۱۔ جامع احادیث الشیعۃ: ۴۸۲/۱۹، وسائل الشیعۃ: ۱۲۲۶/۴۔ ۲۔ مستدرک الوسائل: ۳۴۴/۱۰، بحار الانوار: ۱۲۳/۱۰۱ ح ۶۵۔

﴿۶﴾

پانچ اذکار کا ثواب

حسین بن خالد کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا؛ میں آپ پر قربان؛ کس طرح عورتوں کا مہر پانچ سو درہم، ساڑھے بارہ اوقیہ[۱] کے برابر ہو جاتا ہے؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

خداوند کریم نے خود پر واجب کیا ہے ہر مؤمن سو مرتبہ (اَللّٰہُ أَکْبَرَ) سو مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰہ) سو مرتبہ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) سو مرتبہ (لا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ) اور سو مرتبہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے اور کہے:

أَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

خداوند جنت کی حوروں میں سے ایک حور کو اس کی زوجہ قرار دے گا، اس وجہ سے عورتوں کا مہر پانچ سو درہم ہے۔ جو مؤمن بھی اپنے دینی بھائی سے اس کی بیٹی کی خواستگاری کرے اور مہر کے عنوان سے پانچ سو درہم مقرر کرے لیکن وہ اس ازدواج پر راضی نہ ہو تو حقیقتاً اس نے اس پر جفا کی اور خود سے اسے رنجیدہ کیا اور وہ اس چیز کا مستحق ہے کہ خداوند جنت کی حور اس کی ہمسری میں قرار نہ دے[۲]۔

﴿۷﴾

(یا عَلِيُّ یا عَظِیمُ) کہنے کا اثر

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

خداوند کریم نے اپنے لئے کچھ نام اختیار کئے ہیں کہ اسے ان ناموں کے ذریعہ پکارا جائے،

۱۔ اوقیہ: یہ وزن کا ایک پیمانہ ہے، پہلے یہ چالیس درہم کے برابر تھا پھر ساٹھ درہم کے برابر ہو گیا اور زرگروں کے اعتبار سے یہ بارہ درہم کے برابر ہے۔

۲۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۳۷ ح ۲۶۔

سب سے پہلے اختیار کیا جانے والا نام (اَلْعَلِيُّ اَلْعَظِيْمُ) ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز سے برتر اور بزرگتر ہے[۱]۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

جو مؤمن بھی خالص نیت کے ساتھ خدا اور ان دو مبارک اسماء کی طرف توجہ کر کے (یا عَلِيُّ یا عَظِيْمُ) کا ورد کرے، وہ قدر و منزلت کا مالک ہوگا۔ (۲)

﴿۸﴾

نفس امّارہ سے نجات کے لئے (یا مُمِيْتُ) کا اثر

کتاب ''خواص آیات قرآن کریم'' میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو نفس امّارہ رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ سوتے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے اور خالص نیت کے ساتھ خدا اور اس ذکر کے معنی کی طرف توجہ کر کے سو مرتبہ (یا مُمِيْتُ) کہے تو جب وہ سو جائے تو خدا نفس امّارہ کو اس کا مطیع بنا دیتا ہے[۳]۔

۱۔ المصباح: ۴۱۸۔

۲۔ خواص آیات قرآن کریم: ۶۹۔

۳۔ خواص آیات قرآن کریم: ۶۹۔

چوبیسواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول مزید آٹھ اذکار

اس باب میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہونے والے مزید آٹھ ذکر بیان کریں گے:

﴿۱﴾

یا حَيُّ یا قیُّوْمُ

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

ہر مؤمن ان دو اسماء کو اپنا ورد بنالے تو اس کی عمر طولانی ہوگی، وہ دلوں پر تصرف کرے گا اور لوگوں کا محبوب ہوگا[۱]۔

(یا حَيُّ یا قیُّوْمُ) اسماء الٰہی میں سے دو اسم جلالہ ہیں لیکن چونکہ انہیں ایک ساتھ کہا جاتا ہے اس لئے یہ ایک ذکر شمار ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾

یا مَلِکُ

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو مؤمن بھی یہ اسم خالص نیت کے ساتھ، خدا اور اس اسم کے معنی کی طرف توجہ سے اسے انیس

۱۔ خواص آیات قرآن کریم: ۶۸۔

(۱۹) مرتبہ پڑھے، وہ مخلوق سے بے نیاز ہوگا اور دنیا و آخرت میں خوش حال ہوگا۔(۱)

﴿۳﴾

یا حَفِیظُ

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو مؤمن بھی جمعہ کے دن نماز کے بعد یہ اسم (یا حَفِیظُ) خلوص نیت کے ساتھ، خدا اور اس اسم کے معنی کی طرف توجہ سے نو سو اٹھانوے مرتبہ پڑھے اور اسے باریک خط سے لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھے تو وہ شیطان کے وسوسہ و شرّ اور برے، باطل اور فاسد خیالات، درندوں کے ضرر اور موذی حیوانات سے امان میں رہے گا۲۔

﴿۴﴾

یا باسِطُ

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جو مؤمن شخص بھی سحری کے وقت باطہارت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر خالص نیت کے ساتھ خدا اور اس اسم کے معنی کی طرف توجہ کرتے ہوئے دس مرتبہ (یا باسِطُ) کہے اور پھر اپنے ہاتھ چہرے پر مل لے تو وہ ہرگز محتاج نہیں ہوگا اور غم و فقر اور نیاز مندی سے نجات پالے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق روزی میسر آئے گی کہ جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوگا۳۔

۱۔ خواص آیات قرآن کریم: ۶۹۔

۲۔ خواص آیات قرآن کریم: ۷۱۔

۳۔ خواص آیات قرآن کریم: ۷۳۔

﴿۵﴾

یا فَتّاحُ

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو مؤمن بھی جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد خلوص نیت کے ساتھ، خدا اور اس اسم کے معنی کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ سینے پر رکھے اور ستّر مرتبہ (یا فَتّاحُ) کہے تو اس کے دل سے غفلت نکل جائے گی اور خداوند اس کے دل کے دریچوں کو عالَم نور و معنی کے طرف کھول دے گا۔[۱]

﴿۶﴾

یا وَدُوْدُ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر کوئی زوجہ اور شوہر کے درمیان محبت کے لئے یہ اسم مویز یا کسی دیگر خوراک پر خالص نیت ،خدا اور اس اسم کے معنی کی طرف مکمل توجہ کے ساتھ ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے اور اسے زوجہ اور شوہر کھائیں تو ان کے درمیان بہت شدید محبت پیدا ہو جائے گی [۲]

﴿۷﴾

یا قُدُّوْسُ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

جو مؤمن شخص بھی ظہر کے آغاز میں یہ اسم خلوص نیت کے ساتھ، خدا اور اس اسم کے معنی کی طرف

۱۔خواص آیات قرآن کریم: ۷۷

۲۔خواص آیات قرآن کریم: ۷۷

طرف مکمل توجہ کرتے ہوئے ایک سوستّر مرتبہ یہ اسم کہے تو اس کا دل نورانی ہوگا اور وہ شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا[۱]۔

﴿۸﴾

یا سَلٰمُ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

جو مؤمن شخص بھی یہ اسم (یا سَلٰمُ) خلوص نیت کے ساتھ، خدا اور اس اسم کے معنی کی طرف مکمل توجہ سے ایک سو اکتّیس مرتبہ کسی بیمار پر پڑھے تو اس کی بیماری ختم ہو جائے گی۔

نیز حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اگر کوئی مؤمن شخص یہ اسم چاندی پر کندہ کروائے اور اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھے بشرطیکہ وہ باطہارت ہو تو وہ شیطان کے شرّ سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں پر غالب آئے گا اور سالم ایمان کے ساتھ دنیا سے جائے گا[۲]۔

۱۔ خواص آیات قرآن کریم: ۸۲۔

۲۔ خواص آیات قرآن کریم: ۷۷۔

پچیسواں باب
حضرت امام رضا علیہ السلام سے انگوٹھی کے نگین کے منقول نقش
آٹھ روایات اوران کی دعا

اس باب میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے انگوٹھی کے نگین کے نقش کے بارے میں آٹھ روایات اوران کی دعائیں بیان کریں گے:

﴿۱﴾

پیغمبروں اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش

حسین بن خالد صیرفی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا:

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش کیسا تھا؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

تم ان کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے کہ جوان سے پہلے تھے؟

میں نے عرض کیا: اب میں ان کے بارے میں بھی پوچھتا ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش "**لا اله الاّ اللّه ، محمّد رسول اللّٰه**" تھا اور وہ اسی کے ساتھ زمین پر آئے۔ نوح علیہ السلام جب کشتی پر سوار ہوئے تو خداوند کریم نے ان پر وحی کی:

اے نوح؛ اگر غرق ہونے سے خوف زدہ ہو تو ہزار مرتبہ کہو "**لا اله الاّ اللّه**" اور اس کے بعد

مجھ سے اپنی اور اپنے ہمراہ دوسرے لوگوں کی نجات طلب کرو تا کہ تمہیں غرق ہونے سے نجات دوں۔

چونکہ نوحؑ اور ان کے ہمراہ دوسرے لوگ کشتی پر سوار ہو گئے اور انہوں نے کشتی کی رسی چھوڑ دی تو بہت تند و تیز ہوا چلنے لگی، نوحؑ غرق ہونے سے امان میں نہیں تھے، ہوا بھی انہیں ہزار مرتبہ "لا الـه الاّ اللّه" کہنے کی مہلت نہیں دے رہی تھی تو انہوں نے سریانی زبان میں کہا:

"هيلو لياً ألفاً ألفاً ، يا ماريا ؛ يا ماريا ؛ اتقن"

پھر دریا کی موجیں تھم گئیں اور نوحؑ کی کشتی ٹھہر گئی۔ نوح علیہ السلام نے خود سے کہا: جس کلام کی وجہ سے خدا نے مجھے غرق ہونے سے نجات دی ہے، وہ مجھ سے کبھی بھی جدا نہیں ہونا چاہئے۔ لہذا انہوں نے اپنی انگوٹھی کے نگین پر لکھ دیا:

"لا اله الاّ اللّه "ألف مرّة يا ربّ اصلحني

خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہزار مرتبہ، پروردگارا میری اصلاح فرما (یہ ترجمہ وہی سریانی جملہ کا ہے)

ابراہیم علیہ السلام کو جب منجنیق میں رکھا گیا تو جبرئیل پریشان ہو گئے خدا نے ان پر وحی کی:

اے جبرئیل؛ تم کس چیز کی وجہ سے پریشان ہو؟

جبرئیل نے عرض کیا: اے میرے پروردگار: ابراہیمؑ تیرا خلیل ہے اور روئے زمین پر اس کے علاوہ کوئی تیری پرستش نہیں کرتا اور تو نے اپنے اور اس کے دشمنوں کو اس پر مسلط کر دیا ہے

خداوند نے اس پر وحی کی: خاموش رہو؛ تمہاری طرح کے بندے کے ہاتھ سے جب کوئی چیز نکل جائے تو وہ چیختا ہے لیکن میرا بندہ میرے اختیار میں ہے اور میں جس وقت بھی چاہوں اسے بچا سکتا ہوں۔

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کے کلام کو سننے کے بعد جبرئیل کے دل کو سکون حاصل ہوا اور وہ ابراہیمؑ کی طرف متوجہ ہو گئے اور ان سے کہا: اب جب کہ آپؑ اس حال میں ہو کیا آپؑ کی کوئی حاجت ہے؟

فرمایا: تم سے کوئی حاجت نہیں ہے۔

جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی طرف پھینکا گیا تو خدا نے جبرئیل کو ان کی طرف بھیجا اور ان کے لئے ایک انگوٹھی بھیجی کہ جس پر چھ کلمات نقش تھے اور وہ کلمات یہ تھے:

لا الـه الاّ اللّه،محمّد رسول اللّه،لاحول ولا قوّة الاّ باللّه،فوّضت أَمري الى اللّه،أسندت ظهري اِلى اللّه،حسبي اللّه.

خداوند نے ان پر وحی نازل کی: یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن لو اور میں آگ کو تمہارے لئے ٹھنڈا بنادوں گا اور تمہیں سلامت رکھوں گا۔

اس کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت موسی علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش دو کلمات تھے کہ جو توریت سے لئے گئے تھے:

اصبرْ تُوجِر،أصدق تُنْجِ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش یہ تھا:

سبحان من ألجم الجنّ بكلماته

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش دو کلمات تھے کہ جو انجیل سے لئے گئے تھے:

طوبى لعبد ذكر اللّه من أجُله ، وويل لعبد نسي اللّه من أجُله .

حضرت محمد مصطفٰیؐ کی انگوٹھی کا نقش "**لا اله الاّ اللّه ، محمّد رسول اللّه**" تھا۔

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش "**الملک للّه**" تھا۔

حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش "**ألعزّة للّه**" تھا۔

حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش "**اِنَّ اللّه بالغ أمره**" تھا۔

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے اپنے بابا حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی پہنی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی پہنی۔

حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش "**اللّه وليّي وعصمتي من خلقه**" تھا۔

حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش ''حسبي الله''تھا۔

حسین بن خالد کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور دکھایا کہ ان کے ہاتھ میں ان کے والد بزرگوار کی انگوٹھی تھی اور آپؑ نے اس پر موجود نقش بھی مجھے دکھایا[۱]۔

﴿۲﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یوں تھا''وَلِيُّ اللّٰه''[۲]۔

﴿۳﴾

دیگر روایت کی رو سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش

یونس بن عبد الرحمان کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے ان کی اور ان کے والد بزرگوار کی انگوٹھی کے نگین کے نقش کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا:

میری انگوٹھی کے نگین کا نقش ''مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' اور میرے والد گرامی کی انگوٹھی کے نگین کا نقش'' حَسْبِيَ اللّٰهُ''تھا اور اب وہ انگوٹھی میں پہنتا ہوں[۳]۔

﴿۴﴾

ایک اور روایت کی رو سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش

کتاب ''جنّات الخلود'' میں لکھا ہے: حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا:

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۵۵/۲، وسائل الشیعۃ: ۴۱۱/۳۔

۲۔ بحار الانوار: ۷/۴۹۔

۳۔ وسائل الشیعۃ: ۴۱۰/۳۔

"مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

نگین پر اس جملہ کا نقش بے نیازی کے لئے بہت مفید ہے کہ خصوصاً اگر نگین یمنی یا زرد ہو اور خاص طور پر اگر اس کے نیچے "محمد و علی" کندہ کیا گیا ہو۔[1]

﴿۵﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاتے وقت زرد عقیق اور فیروزہ کی انگوٹھی ہمراہ رکھنا

حضرت امام ہادی علیہ السلام کے خادم سے قاسم بن علاء روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میں نے آنحضرتؑ سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے شہر طوس جانے کی اجازت طلب کی تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

تمہارے پاس انگوٹھی ہونی چاہئے کہ جس کا نگین زرد رنگ کا عقیق ہو اور اس پر یہ جملہ "مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" لکھا ہوا اور اس کی دوسری طرف "محمد و علی" کندہ ہوا ہو، کیونکہ یہ راستہ میں چوروں، ڈاکوؤں سے محفوظ رہنے اور سلامتی اور تمہارے دین کے محفوظ رہنے کا موجب ہے، پھر آپؑ نے فرمایا:

تمہارے پاس ایک فیروزے کی انگوٹھی ہونی چاہئے۔ اگر طوس اور نیشاپور کے درمیان تمہارا کسی شیر سے پالا پڑا کہ جو قافلہ کے آگے بڑھنے کی راہ میں رکاوٹ ہو تو تم آگے بڑھنا اور اسے وہ انگوٹھی دکھانا اور کہنا: میرے مولا نے تم سے فرمایا ہے: راستہ سے ہٹ جاؤ۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اس کے ایک طرف "الله الملک" اور دوسری طرف "الملک لله الواحد القهّار" کندہ ہوا ہو کہ یہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش ہے۔

۱۔ جنّات الخلود: ۳۳۔

پھر امام علیہ السلام نے مزید فرمایا: اس کا نگین فیروزہ تھا اور یہ درندوں سے محفوظ رہنے اور جنگوں میں کامیابی کا باعث ہے.....روایت کے آخر تک۔

اس روایت میں قاسم بن علاء نے امام علیہ السلام کے دو معجزوں کا مشاہدہ کیا ہے[1]۔

قابل توجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں طوس کا راستہ بہت خطرناک تھا۔

﴿۶﴾

صاحب فرزند ہونے کے لئے فیروزہ کی انگوٹھی کا نقش

علی بن محمد نصیری کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمود کی بیٹی سے شادی کی اور میں اس سے بہت محبت کرتا تھا، لیکن کافی عرصہ گزر گیا مگر اس کے بطن سے کوئی اولاد پیدا نہ ہوا، میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اپنی آرزو بیان کی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا:

ایسی انگوٹھی کہ جس کا نگین فیروزہ ہو، اس پر لکھو:

﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْداً وَأَنتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ﴾[2]۔

﴿۷﴾

آسمانی اور زمینی شرّ سے حفاظت کے لئے عقیق کی انگوٹھی اور دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اگر کوئی رات کے بعد صبح دیکھے اور اس کے دائیں ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور اس سے پہلے کہ

۱۔ وسائل الشیعۃ: ۳۱۴/۸۔

۲۔ سورۂ انبیاء، آیت: ۸۹۔

۳۔ اخبار و آثار حضرت امام رضا علیہ السلام: ۳۶۷۔

اسے کوئی دیکھے، وہ انگوٹھی کے نگین کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھے اور سورۂ قدر آخر تک پڑھنے کے بعد کہے:

" اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ، وَ اٰمَنْتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلاٰنِيَتِهِمْ"

خداوند اس دن اس کی ہر اس چیز سے حفاظت فرمائے گا کہ جو آسمان سے نازل ہونے والی ہے یا جو آسمان کی طرف اوپر جاتی ہے اور جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے، اور وہ رات تک خدا اور رسولؐ کے حرز و پناہ میں ہوتا ہے[1]۔

﴿۸﴾

انگوٹھی پہنتے وقت کی دعا

یہ دعا حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے:

جب اپنی انگلی میں انگوٹھی پہنو تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ سُمِّنِي بِسِيْمآءِ الْاِيْمٰانِ، وَاخْتِمْ لِي بِالْخَيْرِ ، وَاجْعَلْ عٰاقِبَتِي اِلٰى خَيْرٍ ، اِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ. [2]۔

۱۔ اکسیر الدعوات: ۳۵۱۔

۲۔ فقہ الرضا علیہ السلام: ۳۹۵۔

چھبیسواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات میں سے آٹھ زیارات

اس باب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات میں سے آٹھ زیارات بیان کریں گے۔[1]

زائرین محترم کے لئے جن چیزوں کی رعایت کرنا ضروری ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ جو زیارت پڑھ رہا ہو، اس کے معنی کی طرف توجہ کرے۔ سب سے اہم قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ زیارت کے معنی کی طرف توجہ سے فقط یہ مراد نہیں ہے کہ وہ جو کچھ پڑھ رہا ہو، اس کے مفہوم کو سمجھے بلکہ اس کے علاوہ وہ اس کے بارے میں فکر و عمل بھی کرے۔

مثال کے طور پر حضرت امام رضا علیہ السلام کی پہلی زیارت میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں پڑھتے ہیں:

وَتَجْعَلُنا مَعَهُ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ

خداوندا؛ ہمیں دنیا و آخرت میں آنحضرتؑ کے ساتھ قرار دے۔

زیارت کے اس جملہ پر مکمل توجہ اسی صورت میں کی جا سکتی ہے کہ جب زندگی کے تمام حالات اور تمام مراحل میں ہم حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ ہونے کا مصمم ارادہ کر لیں اور یہ فقط خدا کے لطف و کرم اور اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام کی عنایت سے ہی ممکن ہے۔

انشاء اللہ زائرین گرامی امام علیہ السلام کی زیارت کے بعد اپنی سب سے پہلی اور اہم ترین دعا

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کے لئے دو مزید زیارات روایت ہوئی ہیں لیکن چونکہ وہ بدھ کے دن سے مخصوص تھیں، لہذا ہم نے انہیں دسویں باب میں ذکر کیا ہے۔

حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کو قرار دیں۔ کیونکہ جس طرح حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے احمد بن اسحاق سے فرمایا:

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے میں ان کے امامت کے معتقد افراد میں سے وہی آخری زمانے کے فتنوں سے نجات پاسکیں گے جنہیں خدا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا میں کامیاب فرمائے[۱]۔

آداب زیارت

اب ہم زیارت کے آداب بیان کرتے ہیں:

محدث قمیؒ نقل کرتے ہیں: زیارت کے بہت سے آداب ہیں، ہم یہاں ان میں سے چند چیزوں کو بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ زیارت کے سفر کے لئے نکلنے سے پہلے غسل کرنا۔

۲۔ راستہ میں بیہودہ، لغو گفتگو، اور لڑائی جھگڑے سے گریز کرنا۔

۳۔ امامؑ کی زیارت کے لئے غسل کرنا اور غسل کرتے وقت کی منقول دعا پڑھنا۔

۴۔ باطہارت ہونا۔

۵۔ پاک پاکیزہ اور نیا لباس پہننا اور بہتر ہے کہ لباس سفید رنگ کا ہو۔

۶۔ روضۂ مقدس کی طرف جاتے وقت چھوٹے قدم اٹھانا اور سکون واطمینان سے وقار اور خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکائے ہوئے اوپر اور چاروں طرف دیکھے بغیر حرم کی طرف جانا۔

۷۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے علاوہ دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے لئے خوشبو لگانا۔

۱۔ بحار الانوار: ۵۲/۲۴۔

۸۔حرم جاتے وقت زبان کو تکبیر وتہلیل، تسبیح اور تمجید میں مشغول رکھنا اور دہن کو محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کے ذریعہ معطر کرنا۔

۹۔حرم کے دروازے پر کھڑے ہو کر داخل ہونے کی اجازت چاہنا اور رقت قلب اور خشوع و خضوع کے حصول کی کوشش کرنا اور صاحب مرقد منوّر کی عظمت وجلالت کو تصور کرنا اور یہ یقین رکھنا کہ وہ بزرگوار اسے کھڑا ہوا دیکھ رہے ہیں اور وہ اس کے کلام کو سن رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دے رہے ہیں۔

چنانچہ اذن دخول پڑھتے وقت ان سب باتوں کی گواہی دینا۔ پھر ان کی اپنے شیعوں اور زائرین کے ساتھ محبت ولطف وکرم کے بارے میں سوچنا چاہئے اور اپنے حال کی خرابی کے بارے میں سوچنا چاہئے اور ان ہستیوں کی جو نافرمانیاں کی ہیں اور ان کے بہت سے احکام کو نہیں سنا ہے اور ان کو یا ان کے شیعوں یا دوستوں کو (جو درحقیقت انہی کو اذیت دینا ہے) جو اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائی ہیں۔ اگر انسان ان چیزوں کا خیال کرے تو اس کے قدم بڑھنے سے رکیں گے اور دل خوفزدہ ہوگا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور یہی کیفیت آداب کی روح وجان ہے۔

۱۰۔روضۂ مبارکہ کی چوکھٹ کا بوسہ دینا اور آستانۂ مبارکہ کو چومنا[۱]۔

۱۔مؤلف کہتے ہیں: آئمہ اطہار علیہم السلام کے آستانہ مقدس اور ضریح مبارک کو چومنے کے بارے میں اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے ارشادات میں بہت اہم کلمات موجود ہیں:
آئمہ اطہار علیہم السلام کو وداع کرتے وقت زیارت کے متعلق علامہ مجلسیؒ نے بحارالانوار میں نقل کیا ہے:

...وا شوقاه ألى تقبيل أعتابكم ، والولوج باذنكم لأبوابكم ، وتعفير الخدّ على اريج ترابكم ، واللياذ بعرصاتكم ، ومحال أبدانكم وأشخاصكم ، المحفوفه بالملائكة الكرام ، والمتحوفة من اللّٰه بالرحمة والرضوان . ...(۲۰۵/۱۰۲)

کس قدر آپ کی درگاہ کے آستانہ مقدس کو چومنے کا مشتاق ہوں اور آپ کی اجازت سے آپ کے گھر وارد ہونے اور اپنے چہرے کو معطر خاک ملنے کا متمنی ہوں آپ کی سرائے میں پناہ حاصل کرنے اور آپ کے ابدان واشخاص جن کا ملائکہ کرام احاطہ کئے ہوئے ہیں اور پروردگار کی رحمت وسلامتی شامل حال ہوئی ہیں.....

.....لہذا درگاہ مقدس کو چومنے اور آستانہ کی معطر خاک اپنے چہرے پر ملنے کی نہ صرف بزرگوں نے تائید کی ہے بلکہ اس کی آرزو، تمنا اور اشتیاق بھی تقرب الٰہی کا موجب ہے۔

آئمہ اطہار علیہم السلام کے تبہ کو چومتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ حرم اور اہلبیت علیہم السلام کا عتبہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قدم گاہ ہے کہ جہاں آنحضرتؑ غیبت صغری و کبری کے دوران مکرر ان مقدس مقامات کی عظمت میں اضافہ کیا ہے اور اپنے حضور سے انہیں مورد توجہ اور ان کی عظمت میں اضافہ کیا ہے۔

ہم قرآن کے احترام کے قائل ہونے کی وجہ سے قرآن کی جلد کو چومتے ہیں اسی طرح آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم کو بھی صاحب حرم کی عظمت و شرافت کے قائل ہونے کی وجہ سے چومتے ہیں۔

کیا اس کے علاوہ کچھ اور ہے کہ طویل مدت سے اہلبیت علیہم السلام کے یہ مقدس مقامات حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی آمد و رفت کی جگہ ہیں پس ان مقدس مقامات کو کیوں نہ چامیں؟

مرحوم آیہ اللہ احمد مستنبط فرماتے ہیں۔

زیارت کے آداب میں سے ایک عتبۂ مقدسہ کو چومنا ہے اور ہم نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ یہ سجدہ کے مصداق سے خارج ہے بلکہ یہ عشق و محبت کا اظہار ہے کہ جس طرح انسان اپنے فرزند کو چومنے کے لئے خم ہو تو کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ عمل اس کے لئے سجدہ یا رکوع ہے۔

نقل ہوا کہ ہے مرحوم آیۃ اللہ شیخ انصاریؒ سے آئمہ اطہار علیہم السلام کے روضۂ مقدس کو چومنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں عتبۂ حضرت اابوالفضل العباس علیہ السلام کو چومتا ہوں اور وہ بھی اس لئے کہ یہ حضرت ابوالفضل علیہ السلام کی قدمگاہ ہے تو پھر آئمہ معصومین علیہم السلام کے حرم کو چومنا تو کہیں بالا ہے۔

بعض علماء ربّانی کو دیکھا گیا ہے کہ وہ حر بن یزید ریاحی رضوان اللہ علیہ کے عتبہ کو چوما کرتے تھے (الزیارۃ والبشارۃ: ۱/۱۳)

نیز آپ نے فرمایا ہے: امام علیہ السلام کے مقابل زمین کو چومنا بھی آداب زیارت میں سے ہے اور یہ اس وسائل میں کتاب ''عیون ''باب ۱۲۹ از ابواب ''عشرہ'' از کتاب حج پر صفوان بن یحیی کی سند سے نقل ہونے والی روایت کی بناء پر ہے۔

ابوقرُّ مصاحب جاثلیق نے مجھ سے کہا کہ میں اسے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں لے جاؤں میں نے آنحضرتؑ سے اس کے متعلق اجازت چاہی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اسے لے آؤ۔

جب وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آنحضرتؑ کی مسند کو چوما اور عرض کیا کہ ہمارے دین میں لازم ہے کہ ہم اپنے زمانے کے بزرگوں کا اسی طرح سے احترام کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اسے اس کام سے منع نہیں فرمایا، یہ واضح ہے کہ معصوم علیہ السلام کسی بھی غلط امر کے سامنے کبھی سکوت نہیں فرماتے۔ اسی طرح ایسی ہی دوسری روایتیں اس مطلب کو بیان کرتی ہیں کہ جس میں یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ اہل قم کا ایک قافلہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی خدمت میں پہنچا تو آنحضرتؑ نے انہیں ان لوگوں کے اموال کے متعلق بتایا کہ جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے،، انہوں نے شکر الٰہی بجالانے کے بطور احترام پر زمین پر گرادیا اور آنحضرتؑ کے سامنے کی زمین کو احترام کے طور پر بوسہ دیا۔ (الزیرۃ والبشارۃ: ۱/۱۷)

مرحوم شہیدؒ فرماتے ہیں:

اگر زیارت کرنے والا سجدہ کرے اور نیت کرے کہ خدا کے لئے سجدہ کر رہا ہوں کہ اس نے مجھے اس مقام تک پہنچایا تو یہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔حرم میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنے پاؤں کو اندر رکھنا اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا جیسا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت یہی عمل انجام دیتے ہیں۔

۱۲۔ضریح مقدس کے پاس کھڑا ہونا اور جس قدر ممکن ہو سکے اپنا چہرا ضریح کے ساتھ ملنا اور یہ خیال کرنا کہ دور کھڑے ہونا ادب شمار ہوتا ہے، یہ صرف وہم ہے۔ کیونکہ ضریح سے مس کرنا اور اسے چومنا روایات میں وارد ہوا ہے۔

۱۳۔زیارت کے وقت قبر مطہر کی طرف رخ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہونا اور ظاہراً یہ ادب فقط معصوم کی زیارت کے ساتھ مخصوص ہے۔

زیارت سے فارغ ہونے کے بعد چہرے کی داہنے حصہ کو ضریح کے ساتھ لگا کر تضرّع کی حالت میں دعا کرنا اور پھر چہرے کا بائیاں حصہ ضریح سے لگا کر خدا کو صاحب قبر کے حق کا واسطہ دے کر یہ دعا کرنا کہ ان بزرگوار کو اس کے لئے شفاعت کرنے والوں میں قرار دے اور دعا والتجا زیادہ کرنا پھر سر مطہر کی جانب جا کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کرنا۔

۱۴۔اگر کوئی عذر (ضعف، کمر درد، پاؤں کا درد وغیرہ) نہ ہو تو کھڑے ہو کر زیارت پڑھنا۔

۱۵۔قبر مطہر کو دیکھتے وقت زیارت پڑھنے سے پہلے تکبیر کہنا۔

روایت میں آیا ہے کہ جو بھی امام علیہ السلام کے سامنے تکبیر کہے اور

لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ کہے

اس کے لئے خدا کی خوشنودی لکھی جائے گی۔

۱۶۔آئمہ اطہار علیہم السلام سے روایت ہونے والی زیارات پڑھنا اور عوام میں بعض کم عقل لوگوں

کی طرف سے بنائی گئی زیارات پڑھنے سے اجتناب کرنا۔

شیخ کلینیؒ نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

میں حضرت امام صادق علیہ اسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان ؛ میں نے اپنی طرف سے ایک دعا تیار کی ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے اپنی ایجاد سے معاف رکھو، جب بھی تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو رسول اکرمؐ کے دامن میں پناہ لو اور دو رکعت نماز پڑھو اور اسے آنحضرتؐ کی خدمت میں ہدیہ کرو۔

۱۷۔ نماز زیارت بجالانا جو کم سے کم دو رکعت ہے۔

مرحوم شہیدؒ نے فرمایا: اگر پیغمبر اکرمؐ کی زیارت ہو تو نماز روضۂ مطہر میں بجالاؤ اور اگر آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی ایک کے حرم میں ہو تو ان کے بالائے سر مبارک کے مقام پر پڑھو اور اگر یہ دو رکعت اس جگہ کی مسجد یعنی حرم کی مسجد میں انجام دو تو یہ بھی جائز ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے فرمایا: میری نظر میں نماز زیارت اور دوسری نمازیں قبر مطہر کے بالا سر یا پشت سر کے پاس بجالانا بہتر ہے۔ (امام علیہ السلام کی قبر سے آگے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بے احترامی شمار ہوتی ہے)

۱۸۔ پہلی رکعت میں سورۂ یٰس اور دوسری رکعت میں سورۂ رحمٰن پڑھنا، اگر اس نماز زیارت کی کوئی خاص کیفیت ذکر نہ ہوئی ہو تو نماز کے بعد مروی دعائیں یا جو اسے یاد ہو، ان دعاؤں کے ذریعہ اپنے دین و دنیا اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کرنا کیونکہ یہ قبولیت سے زیادہ نزدیک ہیں۔

۱۹۔ مرحوم شہیدؒ نے فرمایا: اگر کوئی حرم مطہر میں داخل ہو اور دیکھے کہ نماز جماعت برپا ہو رہی ہے تو وہ پہلے نماز پڑھے اور اس کے بعد زیارت کرے (جب اس کے لئے نماز جماعت میں شرکت کی شرائط موجود ہوں)

۲۰۔مرحوم شہیدؒ نے ضریح کے نزدیک قرآن کی تلاوت کرنا اور اسے امام معصوم علیہ السلام کی روح مقدس کو ہدیہ کرنا بھی آداب زیارت میں سے شمار کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کا فائدہ زیارت کرنے والے کو ہی پہنچتا ہے۔

۲۱۔نامناسب اور بیہودہ باتوں اور نازیبا کلمات سے اجتناب کرنا اور دنیاوی گفتگو کو ترک کرنا کیونکہ یہ ہر جگہ مذموم اور قبیح ہے اور رزق کو روکنے والی اور دل کی قساوت کا باعث بنتی ہے خاص کر ان مقدس مقامات میں اور ان بلند و بالا اور باعظمت گنبد تلے کہ جن کی عظمت وجلالت کو خدا نے سورۂ نور میں ﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ﴾[1] کہہ کر بیان کیا ہے۔

۲۲۔زیارت کے وقت اپنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرنا جیسا کہ میں نے ہدیۃ الزائرین میں ذکر کیا ہے۔

۲۳۔ان کے شہر سے باہر نکلتے وقت امام علیہ السلام سے ماثور زیارات وداع یا غیر ماثور طریقہ سے وداع کرنا۔

۲۴۔خدا کی طرف لوٹنا اور گناہوں سے استغفار کرنا اور اپنے کردار و گفتار کو بہتر بنانا تا کہ زیارت کرنے سے پہلے اور بعد کے حالات میں فرق ہو سکے۔

۲۵۔اپنی توان اور قدرت کے مطابق حرم کے خادموں کی خدمت کرنا اور ضروری ہے کہ ان مقدس مقامات کے خادمین اہل خیر وصلاح، دیندار اور بامروّت ہوں اور اگر انہیں زائرین سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کریں اور ان پر غصہ ظاہر نہ کریں اور ان سے سخت رویہ سے پیش نہ آئیں اور محتاجین کی حاجت روائی کی کوشش کریں اور غریبوں کی راہنمائی کریں اور مقصد گم نہ کردیں مختصر طور پر یہ کہ خادموں کو حقیقی معنوں میں خادم ہونا چاہئے اور صفائی ونگرانی اور زائرین کی حفاظت جیسے لازمی امور میں مشغول رہنا چاہئے۔

۲۶۔روضۂ مبارک کے مجاورین پر انفاق واحسان کرنا کہ جو فقر میں مبتلا ہیں لیکن آبرومند ہیں۔

۱۔سورۂ نور، آیت:۳۶۔

خصوصاً سادات اور اہل علم کہ جنہوں نے دیار کو ترک کر دیا اور غربت وتنگدستی میں گرفتار ہو گئے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے شعار الٰہی کی تعظیم کا پرچم بھی تھاما ہوا ہے۔

۲۷۔مرحوم شہیدؒ نے فرمایا ہے: آداب زیارت میں سے یہ بھی ہے کہ زیارت سے مستفید ہونے کے بعد تعظیم واحترام اور رآئندہ مزید شوق کی شدت کے لئے باہر نکلنے میں جلدی کرنا۔

نیز فرمایا ہے: جب عورتیں زیارت کرنا چاہیں تو انہیں مردوں سے جدا اور تنہا زیارت کرنی چاہئے اور اگر یہ رات میں زیارت کریں تو زیادہ بہتر ہے اور انہیں اپنی حالت کو تبدیل کرنا چاہئے یعنی اچھے اور عالی لباس کو تبدیل کر کے پست لباس پہنیں تا کہ وہ پہچانی نہ جائیں اور پوشیدہ حالت میں باہر آئیں تا کہ لوگ انہیں کم دیکھیں اور پہچانیں لیکن اگر مردوں کے ساتھ زیارت کریں تو یہ بھی جائز ہے اگر چہ مکروہ ہے۔

اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جو موجودہ دور میں رائج ہو چکا ہے کہ عام طور پر عورتیں زیارت کے نام پر بناؤ سنگھار کر کے عمدہ اور نفیس لباس پہن کر گھر سے نکلتی ہیں اور حرم مطہر میں نامحرموں کی نظروں میں آتی ہیں۔

جو خواتین مردوں کے قبلہ کی طرف بیٹھتی ہیں وہ اپنی رفتار سے لوگوں کے ہوش وحواس کو منتشر اور پراکندہ کرتی ہیں اور زائرین، نمازیوں اور عبادت کرنے والوں اور تضرع کرنے والوں کو ان کے مقصد سے باز رکھتی ہیں پس وہ خدا کی راہ سے روکنے والے گروہ میں سے شمار ہوتی ہیں۔حقیقت میں اس طرح کی عورتوں کی زیارت منکرات میں شمار ہوتی ہے نہ کہ عبادات میں اور یہ ہلاکت کا ذریعہ ہے نہ کہ تقرب کا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے اہل عراق سے فرمایا:

يا أهل العراق ؛ نبّئت أنّ نساؤكم يوافين الرّجال في الطريق أما تستحيون ؟

اے عراق والو؛ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتیں راستے میں مردوں سے ملتی ہیں، کیا تم کو حیا

وشرم نہیں آتی؟

اس کے بعد فرمایا:

" **لعن اللّٰه من لایغار**"

خدا اس پر لعنت کرے کہ جس میں غیرت نہیں ہے۔

۲۸۔ جب زائرین بہت زیادہ ہوں تو مناسب ہے کہ جو ضریح تک پہلے پہنچ جائیں، وہ زیارت سے جلدی فارغ ہو جائیں تا کہ دوسرے بھی ان کی طرح ضریح مقدس سے نزدیک ہو کر فیض حاصل کر سکیں[۱]۔

۲۹۔ جب مقدس مقامات اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے حرم میں مشرف ہوں تو زائر کے لئے زمان ومکان کے لحاظ سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرنے کا بہترین موقع فراہم ہوتا ہے۔ اس بنا پر محترم زائرین کو تمام مقدس مقامات پر اپنی بنیادی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔

۳۰۔ چونکہ انسان جہاں بھی چاہے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کر سکتا ہے، لہذا اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے حرم میں زیارت پڑھنے کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت پڑھ کر اپنی بنیادی ذمہ داری کو انجام دینا چاہئے اور ان کی زیارت سے اپنے دل کو نورانی کرے۔

آداب زیارت کا آغاز

جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ مشہد مقدس کی طرف سفر کا آغاز کرتے ہی آداب زیارت کی رعایت کرنے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے، اس لحاظ سے زائرین گرامی صرف حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں مشرف ہوتے وقت ہی نہیں بلکہ سفر کا آغاز کرتے وقت ہی فکری اور روحانی طور پر خود کو تیار کریں تا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی عنایات اور توجہات سے مکمل طور پر مستفید ہو سکیں۔

۱۔ مفاتیح الجنان: ۶۱۵۔

خاندان وحی علیہم السلام کے فرامین میں سفر کا آغاز کرتے وقت کی راہنمائی سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ سفر کے آغاز سے ہی زائر باطنی طہارت رکھتا ہواور معنوی طور پر تیار ہو۔

اسی وجہ سے بعض زیارات جیسے حضرت امام رضا علیہ السلام کی پہلی زیارت میں مشہد مقدس کی طرف سفر شروع کرتے وقت کے آداب کو بیان کیا گیا ہے۔

مستحب ہے کہ جب زائر سفر کا آغاز کریں تو وہ ان آداب کی رعایت کریں اور مشہد مقدس میں داخل ہونے کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں زیارت سے مشرف ہوتے وقت کے آداب کا خیال رکھیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں اذن دخول کی دعا

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کو نقل کرنے سے پہلے ہم یہ دعا اذن دخول کے عنوان سے ذکر کرتے ہیں[۱]:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي وَقَفْتُ عَلٰى بابٍ مِنْ أَبْوابِ بُيُوْتِ نَبِيِّکَ صَلَواتُکَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَقَدْ مَنَعْتَ النّاسَ أَنْ يَدْخُلُوْا اِلّا بِاِذْنِهِ ، فَقُلْتَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [۲]، أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِيْفِ فِيْ غَيْبَتِهِ كَمٰا أَعْتَقِدُهٰا فِيْ حَضْرَتِهِ ، وَأَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَکَ وَخُلَفآئَکَ عَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ أَحْيآءٌ عِنْدَکَ يُرْزَقُوْنَ يَرَوْنَ مَقٰامِيْ وَيَسْمَعُوْنَ كَلاٰمِيْ وَيَرُدُّوْنَ سَلاٰمِيْ وَأَنَّکَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِيْ كَلاٰمَهُمْ ، وَفَتَحْتَ بٰابَ فَهْمِيْ بِلَذِيْذِ مُنٰاجٰاتِهِمْ. وَاِنِّيْ أَسْتَأْذِنُکَ يا رَبِّ أَوَّلاً ، وَأَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ثانِياً ،

۱۔ یہ دعا سب آئمہ علیہم السلام کے حرم میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

۲۔ سورۂ احزاب، آیت: ۵۳۔

وَأَسْتَأْذِنُ خَلِيْفَتَکَ الْإِمامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَيَّ طاعَتُهُ عِلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضا عَلَيْهِ السَّلامُ[۱]۔

وَالْمَلآئِکَةَ الْمُوَکَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبارَکَةِ ثالِثاً. ءَ أَدْخُلُ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، ءَ أَدْخُلُ يا حُجَّةَ اللّٰهِ ، ءَ أَدْخُلُ يا مَلآئِکَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ ، فَأْذَنْ لِيْ يا مَوْلايَ فِي الدُّخُوْلِ أَفْضَلَ ما أَذِنْتَ لِأَحَدٍ مِنْ أَوْلِيآئِکَ ، فَإِنْ لَمْ أَکُنْ أَهْلاً لِذٰلِکَ فَأَنْتَ أَهْلٌ لَهُ .[۲]۔

پس اگر دل خاشع ہوجائے اور آنکھوں سے اشک جاری ہوجائیں تو یہ اذن دخول کی علامت ہے۔

﴿۱﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی پہلی زیارت

آئمہ معصومین علیہم السلام سے روایت ہوئی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

جب بھی حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے مشہد مقدس جانا چاہو تو گھر سے نکلنے سے پہلے غسل کرو اور غسل کے وقت پڑھو:

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ، وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ، وَأَجْرِ عَلٰى لِسانِيْ مِدْحَتَکَ وَالثَّنآءَ عَلَيْکَ فَإِنَّهُ لا قُوَّةَ اِلّا بِکَ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْراً وَشِفآءً وَنُوْراً.

گھر سے نکلتے وقت پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، وَاِلَى اللّٰهِ وَاِلَى ابْنِ رَسُوْلِهِ ، حَسْبِيَ اللّٰهُ ، تَوَکَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ. أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ تَوَجَّهْتُ وَاِلَيْکَ قَصَدْتُ وَما عِنْدَکَ أَرَدْتُ.

۱۔ دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے لئے زیارت کے دوران حضرت امام رضا علیہ السلام کی جگہ انہی کا نام لیں۔

۲۔ البلد الامین: ۳۹۱، مصباح الزائر: ۴۱۸۔

جب گھر سے باہر نکلو تو دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ وَعَلَيْکَ خَلَّفْتُ أَهْلِيْ وَمَالِيْ وَمَا خَوَّلْتَنِيْ وَبِکَ وَثِقْتُ فَلَاتُخَيِّبْنِيْ يَا مَنْ لَايُخِيْبُ مَنْ أَرَادَهُ ، وَلَايَضِيْعُ مَنْ حَفِظَهُ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِکَ ، فَإِنَّهُ لَايَضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَ .

جب انشاءاللہ خیریت سے مشہد پہنچ جاؤ اور زیارت کرنا ہو تو زیارت کا غسل کرو اور غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِدْحَتَکَ وَمَحَبَّتَکَ وَالثَّنَآءَ عَلَيْکَ فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قُوَّةَ دِيْنِي، اَلتَّسْلِيْمُ لِاَمْرِکَ ، وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّکَ، وَالشَّهَادَةُ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِکَ أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي شِفَآءً وَنُوْراً .

اس کے بعد اپنا پاکیزہ ترین لباس پہن کر ننگے پاؤں سکون واطمینان سے دل میں یاد خدا لئے ہوئے جاؤ اور زبان سے (اَللّٰهُ اَکْبَرُ)،(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)،(سُبْحَانَ اللّٰهِ)،(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کا ورد کرو، خدا کی حمد وثنا میں مشغول رہو اور چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاؤ اور جب آنحضرتؑ کے ملکوتی حرم میں داخل ہو تو پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، وَأَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ .

پھر اس ضریح مقدس کے قریب جاؤ نورانی قبر مطہر کی طرف اشارہ کرو اور قبر مطہر کے سامنے پشت بقبلہ کھڑے ہو کر پڑھو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَسَیِّدِ خَلْقِکَ أَجْمَعِیْنَ ، صَلاٰۃً لاٰیَقُویٰ عَلٰی اِحْصآئِھا غَیْرُکَ .أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی أَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَبْدِکَ وَأَخِي رَسُوْلِکَ ، اَلَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِکَ ، وَجَعَلْتَهُ ھادِیاً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِکَ، وَالدَّلِیْلَ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسٰالاٰتِکَ ، وَدَیّٰانَ الدِّیْنِ بِعَدْلِکَ وَفَصْلِ قَضآئِکَ بَیْنَ خَلْقِکَ ، وَالْمُھَیْمِنَ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّهِ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَکاٰتُهُ،أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فاٰطِمَةَ بِنْتِ نَبِیِّکَ ، وَزَوْجَةِ وَلِیِّکَ ، وَاُمِّ السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَيْ شَبٰابِ أَھْلِ الْجَنَّةِ ، اَلطُّھْرَةِ الطّٰاھِرَةِ ، اَلْمُطَھَّرَةِ التَّقِیَّةِ ، اَلرَّضِیَّةِ الزَّکِیَّةِ ، سَیِّدَةِ نِسآءِ أَھْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِیْنَ،صَلاٰۃً لاٰیَقُویٰ عَلٰی اِحْصآئِھا غَیْرُکَ. أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ، سِبْطَيْ نَبِیِّکَ، وَسَیِّدَيْ شَبابِ أَھْلِ الْجَنَّةِ، اَلْقآئِمَیْنَ فِی خَلْقِکَ، وَالدَّلِیْلَیْنِ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَ بِرِسٰالاٰتِکَ ، وَدَیّٰانَيِ الدِّیْنِ بِعَدْلِکَ وَفَصْلِ (فَصْلَيْ)قَضآئِکَ بَیْنَ خَلْقِکَ .أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَیِّدِ الْعٰابِدِیْنَ، عَبْدِکَ وَالْقآئِمِ فِی خَلْقِکَ ، وَخَلِیْفَتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ، وَالدَّلِیْلِ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَ بِرِسٰالاٰتِکَ، وَدَیّٰانِ الدِّیْنِ بِعَدْلِکَ وَفَصْلِ قَضآئِکَ بَیْنَ خَلْقِکَ.أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَبْدِکَ وَوَلِيِّ دِیْنِکَ ، وَخَلِیْفَتِکَ فِیْ أَرْضِکَ ، باقِرِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ ، اَلْقآئِمِ بِعَدْلِکَ ، وَالدّٰاعِيْ اِلٰی دِیْنِکَ وَدِیْنِ اٰبآئِهِ الصّٰادِقِیْنَ ، صَلاٰۃً لاٰیَقُویٰ عَلٰی اِحْصآئِھا غَیْرُکَ.أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الصّٰادِقِ ، عَبْدِکَ وَوَلِيِّ دِیْنِکَ ، وَحُجَّتِکَ عَلیٰ خَلْقِکَ أَجْمَعِیْنَ ، اَلصّٰادِقِ الْبآرِ.أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِ نِ الْکاٰظِمِ ، اَلْعَبْدِ الصّٰالِحِ ، وَلِسٰانِکَ فِیْ خَلْقِکَ ، اَلنّٰاطِقِ بِعِلْمِکَ ، وَالْحُجَّةِ عَلٰی بَرِیَّتِکَ ، صَلاٰۃً لاٰیَقُویٰ عَلٰی اِحْصآئِھا غَیْرُکَ. أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضٰا اَلْمُرْتَضٰی ، عَبْدِکَ وَوَلِيِّ دِیْنِکَ ، اَلْقآئِمِ

بِعَدْلِکَ ، وَالدّٰاعِي اِلٰی دِیْنِکَ وَدِیْنِ اٰبآئِهِ الصّٰادِقِیْنَ ،صَلٰاةً لاٰیَقْوٰی عَلٰی اِحْصٰآئِهٰا غَیْرُکَ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِکَ وَوَلِیِّکَ ، اَلْقآئِمِ بِأَمْرِکَ ، وَالدّٰاعِي اِلٰی سَبِیْلِکَ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَبْدِکَ وَوَلِيِّ دِیْنِکَ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، اَلْعٰامِلِ بِأَمْرِکَ ، وَالْقآئِمِ فِيْ خَلْقِکَ ، وَحُجَّتِ الْمُؤَدِّيْ عَنْ نَبِیِّکَ ، وَشٰاهِدِکَ عَلٰی خَلْقِکَ، اَلْمَخْصُوْصِ بِکَرٰامَتِکَ، اَلدّٰاعِي اِلٰی طٰاعَتِکَ وَطٰاعَةِ رَسُوْلِکَ صَلَوٰاتُکَ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ ،صَلٰاةً لاٰیَقْوٰی عَلٰی اِحْصٰآئِهٰا غَیْرُکَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حُجَّتِکَ وَوَلِیِّکَ ، وَالْقآئِمِ فِيْ خَلْقِکَ ، صَلٰاةً (تآمَّةً)نٰامِیَةً بٰاقِیَةً ، تُعَجِّلُ بِهٰا فَرَجَهُ ، وَتَنْصُرُهُ بِهٰا ، وَتَجْعَلُنٰا مَعَهُ فِی الدُّنْیٰا وَالْاٰخِرَةِ. أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِزِیارَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ ، وَاُوٰالِيْ وَلِیَّهُمْ ، وَاُعٰادِيْ عَدُوَّهُمْ ، فَارْزُقْنِيْ بِهِمْ خَیْرَ الدُّنْیٰا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ بِهِمْ شَرَّ الدُّنْیٰا وَالْاٰخِرَةِ وَأَهْوٰالَ یَوْمِ الْقِیٰامَةِ .

پھر آنحضرتؑ کے سرہانے بیٹھ کر پڑھو:

اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وَلِيَّ اللّٰهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰاحُجَّةَ اللّٰهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا نُوْرَ اللّٰهِ فِی ظُلُمٰاتِ الْأَرْضِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰاعَمُوْدَ الدِّیْنِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰاوٰارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ اِبْرٰاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ أَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِيٍّ وَلِيِّ اللّٰهِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ فٰاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِسٰآءِ الْعٰالَمِیْنَ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَيْ شَبٰابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا وٰارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعٰابِدِیْنَ ،اَلسَّلٰامُ

عَلَيْکَ يا وارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ باقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يا وارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الصّادِقِ الْبارِّ ، اَلتَّقِيِّ النَّقِيِّ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يا وارِثَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ نِ الْکاظِمِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْوَصِّيُّ الْبارُّ التَّقِيُّ ، أَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاٰةَ، وَ اٰتَيْتَ الزَّکاٰةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ ، وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصاً حَتّٰى أَتاکَ الْيَقِيْنُ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يا أَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاٰتُهُ ، اِنَّهُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ .

پھر جسم کو ضریح مبارک سے مس کر کے پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِيْ، وَقَطَعْتُ الْبِلاٰدَ رَجاٰءَ رَحْمَتِکَ ، فَلاٰ تُخَيِّبْنِيْ وَلاٰتَرُدَّنِيْ بِغَيْرِ قَضاٰءِ حَوآئِجِيْ ، وَارْحَمْ تَقَلُّبِيْ عَلٰى قَبْرِ ابْنِ أَخِيْ رَسُوْلِکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ.بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَتَيْتُکَ زآئِراً وَافِداً عآئِذاً مِمّا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ،وَاحْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِيْ ، فَکُنْ لِيْ شَفِيْعاً اِلٰى رَبِّکَ يَوْمِ فَقْرِيْ وَفاقَتِيْ ، فَاِنَّ لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقاماً مَحْمُوْداً ، وَأَنْتَ وَجِيْهٌ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ.

پھر اپنا دائیاں ہاتھ بلند کرو اور بائیاں ہاتھ قبر پر رکھو اور پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِحُبِّهِمْ وَبِمُوالاٰتِهِمْ ، وَأَتَوَلّٰى اٰخِرَهُمْ بِما تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَهُمْ ، وَأَبْرَأُ مِنْ کُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ .أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَکَ ، وَاتَّهَمُوْا نَبِيَّکَ، وَجَحَدُوْا بِاٰياٰتِکَ ، وَسَخِرُوْا بِأَمٰامِکَ ، وَحَمَلُوا النّاسَ عَلٰى أَکْتافِ اٰلِ مُحَمَّدٍ.أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِاللَّعْنِ عَلَيْهِمْ ، وَالْبَرآئَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ يا رَحْمٰنُ يا رَحِيْمُ .

پھر پائے مبارک کی طرف جاؤ اور پڑھو:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يا أَبَا الْحَسَنِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رُوْحِکَ وَبَدَنِکَ، صَبَرْتَ

وَأَنْتَ الصّادِقُ الْمُصَدَّقُ ، قَتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَکَ بِالْأَیْدِي وَالْأَلْسُنِ .

پھر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام اور رسول خداؐ کی تمام اہلبیت علیہم السلام کے قاتلوں پر لعنت کر کے نفرین کرو۔۱

قاتلان آئمہ اطہار علیہم السلام پر کسی بھی زبان میں لعنت کرنا اچھا ہے اور اگر یہ عبارت (جو بعض دعاؤں سے ماخوذ ہے) پڑھی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا:

أَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَقَتَلَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ، وَقَتَلَةَ أَهْلِ بَیْتِ نَبِیِّکَ .أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَعْدٰآءَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَقَتَلَتَهُمْ ، وَزِدْهُمْ عَذٰاباً فَوْقَ الْعَذٰابِ ، وَهَوٰاناً فَوْقَ هَوٰانٍ ، وَذُلاًّ فَوْقَ ذُلٍّ ، وَخِزْیاً فَوْقَ خِزْیٍ.أَللّٰهُمَّ دُعَّهُمْ اِلَی النّٰارِ دَعاً ، وَأَرْکِسْهُمْ فِی أَلِیْمِ عَذٰابِکَ رَکْساً ، وَاحْشُرْهُمْ وَأَتْبٰاعَهُمْ اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَراً .۲

پھر آنحضرتؑ کے سرہانے آؤ اور وہاں دو رکعت نماز بجالاؤ کہ جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰس اور دوسری رکعت میں سورۂ الرحمٰن پڑھو اور پھر جس قدر ہو سکے دعائیں اور تضرع و زاری کی کوشش کرو اور اپنے ماں باپ اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کرو اور پھر وہاں جتنا چاہو قیام کرو اور کوشش کرو کہ امامؑ کے مرقد مبارک کے ساتھ نمازیں بجاؤ ۳۔

کتاب ذخیرۃ الآخرۃ میں آیا ہے:

اگر زیارت کی نماز سورۂ یٰس اور سورۂ الرحمٰن کے ساتھ نہ پڑھ سکے تو جو سورہ چاہے پڑھے۔اس کے بعد حضرت زہراء علیہا السلام کی تسبیح پڑھے اور پھر جو چاہے دعا کرے اس کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَنِیْ بِزِیارَةِ مَوْلاٰیَ

۱۔کامل الزیارات:۵۱۵،مزار آقا جمال خوانساری:۳۲۔

۲۔مزار آقا جمال خوانساری:۴۸۔

۳۔کامل الزیارات:۵۱۳،بحار الانوار:۱۰۲/۴۴۔

أَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضٰا. أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ وَرَکَعْتُ وَسَجَدْتُ لَکَ خٰاشِعاً خٰاضِعاً ، فَاغْفِرْ لِیْ خَطِیْئٰاتِیْ کُلَّهٰا ، وَتَجٰاوَزْ عَنْ کُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ ، بِحُرْمَةِ وَلِیِّکَ الرَّضِیِّ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضٰا ، وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ زِیٰارَتَهُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ أَجْمَعِیْنَ.[1]

مؤلف کہتا ہے: یہ زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام کی مشہور زیارات میں سے ہے کہ جسے بزرگ علماء نے کچھ اختلاف کے ساتھ اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے [2]۔

﴿۲﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی دوسری زیارت

جب بھی اپنے وطن سے زیارت کے قصد سے نکلو تو یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِلَیْکَ أَخْرُجُ ، وَاِلَیْکَ أَتَوَجَّهُ ، وَبِکَ اٰمَنْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، وَبِکَ اسْتَعَنْتُ، وَاِلٰی مَشٰاهِدِ أَوْلِیآئِکَ وَأَصْفِیآئِکَ قَصَدْتُ، وَاِلَیْکَ رَغِبْتُ ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدِ نِ الطّٰاهِرِیْنَ ، وَبَلِّغْنِي أَمَلِي وَرَجٰآئِي فِی زِیٰارَتِي اِیّٰاهُمْ ، وَقَضِ لِي اِلَیْهِمْ فِی خَیْرٍ وَعٰافِیَةٍ وَسِتْرٍ وَسَلاٰمَةٍ وَأَمْنٍ وَکِفٰایَةٍ ، وَرُدَّنِي مَقْبُوْلاً مَبْرُوْراً مَأْجُوْراً مَوْفُوْراً سَعِیْداً غٰانِماً، وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ .أَللّٰهُمَّ مٰا أَبْقَیْتَنِي، فَلاٰ تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ لِزِیٰارَةِ مَشٰاهِدِهِمْ وَمَعٰارِجِهِمْ ، اِنَّکَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ .

پس جب شہر میں پہنچ جائے تو جو غسل واجب ہوا سے بجالائے اور پھر راستہ میں خدا کی زیادہ

۱۔ ذخیرۃ الآخرۃ: ۱۶۵۔

۲۔(۲) (اس زیارت کے بعد وداع نقل کیا گیا ہے لیکن چونکہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے صراحتاً مخصوص نہیں تھا لہذا اسے ہم نے ہم نے زیارات اور دعاؤں کے باب میں بیان کیا ہے۔

تسبیح، تحمید، تکبیر، تہلیل کرے اور ان سب سے بہتر اور افضل ہے کہ یہ پڑھے۔

سُبْحٰانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ ، وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّٰاهِرِيْنَ ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً.[1]

جب حضرت امام رضا علیہ السلام کے روضہ مبارک کے پاس پہنچے تو پڑھے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ الْهَادِي ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْوَصِيُّ الزَّكِيُّ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمٰامَ الْبَرُّ التَّقِيُّ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْعَالِمُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا وِعٰآءَ حُكْمِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا عَيْبَةَ سِرِّ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَافِظُ لِوَحْيِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُسْتَوْفِي فِي طٰاعَةِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْمُتَرْجِمُ لِكِتٰابِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدّٰاعِي اِلٰى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْمُعَبِّرُ لِمُرٰادِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُحَلِّلُ لِحَلاٰلِ اللّٰهِ ، وَالْمُحَرِّمُ لِحَرٰامِ اللّٰهِ ، وَالدّٰاعِي اِلٰيدِيْنِ اللّٰهِ، وَالْمُعْلِنُ لِأَحْكٰامِ اللّٰهِ ، وَالْحَافِظُ عَنْ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ . اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يا أَبَاالْحَسَنِ، أَشْهَدُ يا مَوْلاٰيَ أَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَأَمِيْنُهُ، وَصَفْوَةُ اللّٰهِ وَحَبِيْبُهُ، وَخِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ، وَحُجَّتُهُ عَلٰى عِبٰادِهِ، أَشْهَدُ أَنَّهُ مَنْ وٰالاٰكَ فَقَدْ وٰالَ اللّٰهَ، وَمَنْ عٰاداٰكَ فَقَدْ عٰادَى اللّٰهَ، وَمَنِ اسْتَمْسَكَ بِكَ وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ اٰبآئِكَ وَوُلْدِكَ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ، وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَأَعْلاٰمُ الْهُدٰى، وَنُوْرٌ لِسآئِرِ الْوَرٰى.

پھر آنحضرتؑ کی قبر مطہر کو بوسہ دے اور پڑھے:

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

---

[1] بحارالانوار: ۱۰۰/۳۲۳۔

وَسَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ ، وَاِمامِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَحُجَّةِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ .

اس کے نزدیک دو رکعت نماز بجالائے اور جب نماز سے فارغ ہونے کے بعد وداع کرنا چاہے تو پڑھے:

يٰا مَوْلاٰيَ يا أَبَاالْحَسَنِ ، يا مَوْلاٰيَ أَيُّهَا الرِّضٰا ، أَتَيْتُكَ زٰآئِراً ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ خَيْرُ مَزُوْرٍ بَعْدَ اٰبآئِكَ ، وَأَفْضَلُ مَقْصُوْدٍ ، وَأَشْهَدُ أَنَّمَنْ زٰارَكَ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَأَبْهَجَ فٰاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسٰآءِ الْعٰالَمِيْنَ ، وَنٰالَ مِنَ اللّٰهِ الْفَوْزَالْعَظِيْمَ ، فَلاٰ جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيٰارَتِكَ، وَاِتْيٰانِ مَشْهَدِكَ ، وَرَزَقَنِيَ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ اِلَيْكَ ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰالَمِيْنَ.[۱]

﴿۳﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی تیسری زیارت

زیارت کے لئے غسل کرنے کے بعد قبر مطہر کے نزدیک کھڑے ہوکر یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ ياوَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ ياحُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ وَأَبٰا حُجَجِهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا اِمٰامَ الْهُدىٰ وَالْعُرْوَةَ الْوُثْقىٰ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ.أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلىٰ مٰا مَضىٰ عَلَيْهِ اٰبآؤُكَ الطّٰاهِرُوْنَ عَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ، لَمْ تُؤْثِرْ عَمْىً عَلٰى هُدىً، وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ اِلىٰ بٰاطِلٍ ، وَأَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ، وَأَدَّيْتَ الْأَمٰانَةَ ، فَجَزٰاكَ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلاٰمِ وَأَهْلِهِ خَيْرَ الْجَزٰآءِ .أَتَيْتُكَ بِأَبِي وَاُمِّي زٰآئِراً ، عٰارِفاً بِحَقِّكَ ، مُوٰالِياً لِأَوْلِيآئِكَ ، مُعٰادِياً لِأَعْدٰآئِكَ ، فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ جَلَّ وَعَزَّ.[۲]

۱۔ بحارالانوار:۱۰۲/۵۰۔

۲۔ بحارالانوار:۱۰۲/۵۱،المزارالکبیر:۵۵۱۔

پھر قبر سے متصل ہوکر بوسہ دے اور اپنے رخسار کو اس پر رکھے اور پھر سر کی جانب پلٹے اور کہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا مَوْلاٰیَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاٰتُہُ ، أَشْھَدُ أَنَّکَ اَلْاِمٰامَ الْھٰادِي ، وَالْمُوالِي الرّاشِدُ ، وَالْوَلِيُّ الْمُجاھِدُ ، وَأَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ تَعالٰی مِنْ أَعْدآئِکَ ، وَأَتَقَرَّبَ اِلَی اللّٰہِ بِمُوالاٰتِکَ ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاٰتُہُ

پھر دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد جتنی چاہے نمازیں بجا لائے اور پھر امام علیہ السلام کے پائینتی کی طرف پلٹے اور جو چاہے دعا کرے اور جب آنحضرتؑ سے وداع کرنا چاہے تو واپس لوٹتے وقت قبر پاک کے کنارے میں پہلے کی طرح کھڑے ہوجائے اور پڑھے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا مَوْلاٰیَ یا أَبَاالْحَسَنِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاٰتُہُ ، أَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَأَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلاٰمَ ، اٰمَنّا بِاللّٰہِ وَبِما جِئْتَ بِہٖ، وَدَلَلْتَ عَلَیْہِ .أَللّٰھُمَّ اکْتُبْنا مَعَ الشّاھِدِیْن

اس کے بعد ایک بار پھر خود کو قبر سے متصل کرے اور اسے بوسہ دے اور اپنے رخسار اس پر رکھے اور پھر واپس آجائے۔[۱]

﴿۴﴾

زیارت جوادیّہ

یا حضرت امام رضا علیہ السلام کی چوتھی زیارت

مرحوم علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ قدیم نسخوں میں (جن کی تاریخ تألیف ۴۶۰ھ ذکر ہوئی ہے اور وہ متقدمین علماء کی تألیفات میں سے ہیں) مجھے حضرت امام رضا علیہ السلام کی ایک زیارت ملی کہ جس طرح وہ مجھے ملی میں ویسے ہی نقل کرتا ہوں:

۱۔الامزار الکبیر:۵۵۱۔

اس میں لکھا ہوا تھا کہ میرے آقا و مولا حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت ہر وقت اور ہر زمانے میں ایک نیک عمل ہے اور اس کا بہترین وقت رجب کا مہینہ ہے اور یہ زیارت آنحضرتؑ کے فرزند حضرت امام جواد علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یاوَلِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ أَوْلِیآئِہِ . اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یاسَفِیْرَ اللّٰہِ وَاُبْنَ سُفَرآئِہِ. اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یاحُجَّہِ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَجِہِ .اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا نُوْرَ اللّٰہِ فِی ظُلُمٰاتِ الْأَرْضِ وَابْنَ أَنْوارِہِ .اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یاعَمُوْدَ الدِّیْنِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یاوارِثَ الْاَنْبِیآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یاوارِثَ اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ نُوْحٍ نَجِیِّ اللّٰہِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ اِبْرٰاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ اِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِ اللّٰہِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُحَمَّدٍ (حَبِیْبِ اللّٰہِ وَ)رَسُوْلِ اللّٰہِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ أَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ أَبِي طٰالِبٍ عَلَیْہِ السَّلاٰمُ وَلِيِّ اللّٰہِ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ فٰاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسآءِ الْعٰالَمِیْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَيْ شَبٰابِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ (وَسِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰہِ)، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَیِّدِ السّٰاجِدِیْنَ وَزَیْنِ الْعٰابِدِیْنَ ،،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ باقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍاَلصّٰادِقِ الْبآرِّ التَّقِيِّ الْاَمِیْنِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِ اَلْعٰالِمِ الْکٰاظِمِ اَلْحَفِيِّ الْحَلِیْمِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ أَیُّھَا الصِّدِّیْقُ الشَّھِیْدُ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ أَیُّھَا الْوَصِيُّ الرَّضِيُّ ، اَلْبَرُّ التَّقِيُّ الْوَفِيُّ،أَشْھَدُ أَنَّکَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاٰۃَ، وَ اٰتَیْتَ الزَّکٰاۃَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ ، وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصاً حَتّٰی أَتاکَ الْیَقِیْنُ ، اَلسَّلاٰمُ

عَلَيْکَ يٰااِمٰامَ قَصِيْبٍ ، وَاِمٰامَ نَجِيْبٍ ، وَاِمٰامَ بَعِيْدٍ قَرِيْبٍ ، وَاِمٰامَ مَسْمُوْمٍ غَرِيْبٍ . اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ أَيُّهَاالْعٰالِمُ النَّبِيْهُ، وَالْقَدْرُ الْوَجِيْهُ ، اَلنّٰازِحُ عَنْ تُرْبَةِ جَدِّهٖ وَأَبِيْهِ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَنْ أَمَرَ أَوْلاٰدَهُ وَعِيٰالَهُ بِالنِّياحَةِ عَلَيْهِ قَبْلَ وَصُوْلِ الْقَتْلِ اِلَيْهِ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى دِيٰارِكُمُ الْمُوْحَشٰاتِ كَمَا اسْتَوْحَشَتْ مِنْكُمْ مِنٰى وَعَرَفٰاتُ. اَلسَّلاٰمُ عَلٰى سٰاداٰتِ الْعَبِيْدِ، وَعُدَّةِ الْوَعِيْدِ ، وَالْبِئْرِ الْمُعَطَّلَةِ ، وَالْقَصْرِ الْمَشِيْدِ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى غَوْثِ اللَّهْفٰانِ ، وَمَنْ صٰارَتْ بِهِ أَرْضُ خُرٰاسٰانَ خُرٰاسٰانَ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰى قَلِيْلِ الزّآئِرِيْنَ ، وَقُرَّةِ عَيْنِ فٰاطِمَةَ سَيِّدِةِ نِسٰآءِ الْعٰالَمِيْنَ. اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْبَهْجَةِ الرَّضَوِيَّةِ ، وَالْأَخْلاٰقِ الرَّضِيَّةِ ، وَالْغُصُوْنِ الْمُتَفَرَّعَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ الْأَحْمَدِيَّةِ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَنِ انْتَهٰى اِلَيْهِ رِئٰاسَةُ الْمُلْکِ الْأَعْظَمِ ، وَعِلْمُ كُلِّ شَيْءٍ لِتَمٰامِ الْأَمْرِ الْمُحْكَمِ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَنْ أَسْمٰآئُهُمْ وَسِيْلَةُ السّآئِلِيْنَ، وَهَيٰاكِلُهُمْ أَمٰانُ الْمَخْلُوْقِيْنَ ، وَحُجَجُهُمْ اِبْطٰالُ شُبَهِ الْمُلْحِدِيْنَ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰيمَنْ كُسِرَتْ لَهُ وِسٰادَةُ وٰالِدِهٖ أَمِيْرِالْمُؤمِنِيْنَ ، حَتّٰى خَصَمَ أَهْلَ الْكُتُبِ ، وَثَبَّتَ قَوٰاعِدَ الدِّيْنِ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى عَلَمِ الْأَعْلاٰمِ ، وَمَنْ كُسِرَتْ قُلُوْبُ شِيْعَتِهٖ بِغُرْبَتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰامَةِ. اَلسَّلاٰمُ عَلَيالسِّرٰاجِ الْوَهّٰاجِ ، وَالْبَحْرِ الْعَجّٰاجِ، اَلَّذِي صٰارَتْ تُرْبَتُهُ مَهْبَطَ الْأَمْلاٰکِ وَالْمِعْرٰاجَ. اَلسَّلاٰمُ عَلٰى اُمَرآءِ الْاِسْلاٰمِ وَمُلُوْکِ الْاِيْمٰانِ. اَلسَّلاٰمُ عَلٰى باهِرِي النُّوْرِ ، وَظٰاهِرِي الْوِلاٰدَةِ ، وَمَنْ أَطْلَعَهُمُ اللّٰهُ بِفَضْلِهٖ عَلٰى عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهٰادَةِ ، وَجَعَلَهُمْ بِاِفْضٰالِهٖ مَنْبَعَ الْهُدٰى، وَمَعْدِنَ السَّعٰادَةِ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَنِ ابْتَهَجَتْ بِهٖ مَعٰالِمُ طُوْسٍ ، حَيْثُ حَلَّ بِرَبْعِهٰا

يٰا أَرْضَ طُوْسٍ سَقٰاکِ اللّٰهُ رَحْمَتَهُ

مٰاذٰا ضَمِنْتِ مِنَ الْخَيْرٰاتِ يٰا طُوْسُ

طٰابَتْ بُقٰاعُکِ فِى الدُّنْيٰا وَطٰابَ بِهٰا

شَخْصٌ ثَوٰی بِسَنٰابادٍ وَمَرْمُوْسٌ
شَخْصٌ عَزِیْزٌ عَلَی الْاِسْلٰامِ مَصْرَعُهُ
فِی رَحْمَةِ اللّٰهِ مَغْمُوْرٌ وَمَغْمُوْسٌ
یا قَبْرَهُ أَنْتَ قَبْرٌ قَدْ تَضَمَّنَهُ
حِلْمٌ وَعِلْمٌ وَتَطْهِیْرٌ وَتَقْدِیْسٌ
فَافْخَرْ بِأَنَّکَ مَغْبُوْطٌ بِجُثَّتِهِ
وَبِالْمَلٰآئِکَهِ الْأَطْهٰارِ مَحْرُوْسٌ
فِی کُلِّ عَصْرٍ لَنٰا مِنْکُمْ اِمٰامُ هُدًی
فَرَبْعُهُ اٰهِلٌ مِنْکُمْ وَمَأْنُوْسٌ
أَمْسَتْ نُجُوْمُ سَمٰآءِ الدِّیْنِ اٰفِلَةً
وَظَلَّ اُسْدُ الشَّرٰی قَدْ ضَمَّهَا الْخِیْسُ
غٰابَتْ ثَمٰانِیَةٌ مِنْکُمْ وَأَرْبَعَةٌ
تُرْجٰی مَطٰالِعُهٰا مٰا حَنَّتِ الْعِیْسُ
(حَتّٰی مَتٰی یَزْهَرَالْحَقُّ الْمُنِیْرُ بِکُمْ
فَالْحَقُّ فِی غَیْرِکُمْ دٰاجٍ وَمَطْمُوْسٌ)

اَلسَّلٰامُ عَلٰی مُفْتَخَرِ الْأَبْرٰارِ ، وَنٰآئِبِي الْمَزٰارِ ، وَشَرْطِ دَخُوْلِ الْجَنَّةِ وَالنّٰارِ .اَلسَّلٰامُ عَلٰی مَنْ لَمْ یَقْطَعِ اللّٰهُ عَنْهُمْ صَلَوٰاتِهِ فِی اٰنٰآءِ السّٰاعٰاتِ ، وَبِهِمْ سَکَنَتِ السَّوٰاکِنُ ، وَتَحَرَّکَتِ الْمُتَحَرِّکٰاتُ.اَلسَّلٰامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اِمٰامَتَهُمْ مُمَیِّزَةً بَیْنَ الْفَرِیْقَیْنِ ، کَمٰا تَعَبَّدَ بِوِلاٰیَتِهِمْ أَهْلَ الْخٰافِقَیْنِ .اَلسَّلٰامُ عَلٰی مَنْ أَحْیَی اللّٰهُ بِهِمْ دٰارِسَ حِکَمِ النَّبِیِّیْنَ ، وَابْتَعَثَهُمْ بِوِلاٰیَتِهِمْ لِتَمٰامِ کَلِمَةِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِیْنَ .اَلسَّلٰامُ عَلٰی شُهُوْرِ

الْحَوْلِ ، وَعَدَدِ السّاعاتِ ، وَعَدَدِ لا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ فِی رُقُومِ (الرُّقُومِ) المُسَطَّراتِ. اَلسَّلامُ عَلٰی اِقْبالِ الدُّنْیا وَسُعُودِها ، وَمَنْ سُئِلُوا عَنْ کَلِمَةِ التَّوْحِیدِ ، فَقالُوا نَحْنُ وَاللّٰهِ مِنْ شُرُوطِها. اَلسَّلامُ عَلٰی مَنْ یُعَلَّلُ وُجُودُ کُلِّ مَخْلُوقٍ بِوِلائِهِمْ ، وَمَنْ خَطَبَتْ لَهُمُ الْخُطَباءُ .

بِسَبْعَةِ اٰبآءٍ ، هُمْ مٰا هُمْ ؟

هُمْ أَفْضَلُ مَنْ یَشْرَبُ صَوْبَ الْغَمٰامِ

اَلسَّلامُ عَلٰی مَنْ عَلا مَجْدُهُمْ وَثَنٰآئُهُمْ ، وَفاقَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اٰبآؤُهُمْ وَأَبْنآؤُهُمْ .اَلسَّلامُ عَلٰی مَنِ افْتَخَرَ الْفَخْرُ بِفَخْرِهِمْ ، وَعَلا بِهِمْ بِوُجُوْبِ الصَّلاةِ عَلَیْهِمْ ، وَطَهٰارَةِ ثِیٰابِهِمْ.اَلسَّلامُ عَلٰی قَمَرِ الْأَقْمٰارِ ، وَفَخْرِ الْأَبْرٰارِ ، اَلْمُتَکَلِّمِ مَعَ أَهْلِ کُلِّ لُغَةٍ بِلِسٰانِهِمْ ، اَلْقآئِلِ لِشِیْعَتِهِ مٰا کٰانَ اللّٰهُ لِیُوَلِّیَ اِمٰاماً عَلٰی اُمَّةٍ حَتّٰی یُعَرِّفُهُ بِلُغٰاتِهِمْ وَأَدْیانِهِمْ .اَلسَّلامُ عَلٰی فُرْحَةِ الْقُلُوْبِ ، وَفَرَجِ الْکُرُوْبِ، وَشَرِیْفِ الْأَشْرٰافِ ، وَمَفْخَرِ عَبْدِ مَنٰافٍ ، یا لَیْتَنِي کُنْتُ مِنَ الطّآئِفِیْنَ بِعَرْصَةِ حَضْرَتِهِ ، مُسْتَشْهِداً لِبَهْجَةِ مُؤْانِسَتِهِ .

أَطُوْفُ بِبٰابِکُمْ فِی کُلِّ حِیْنٍ کَاَنَّ بِبٰابِکُمْ جُعِلَ الطَّوٰافُ

اَلسَّلامُ عَلَی الْإِمٰامِ الرَّؤُفِ ، اَلَّذِي هَیَّجَ أَحْزٰانَ یَوْمِ الطُّفُوْفِ ، بِاللّٰهِ أُقْسِمُ وَبِبٰآئِکَ الْأَطْهٰارِ ، وَبِأَبْنآئِکَ الْمُنْتَجَبِیْنَ الْأَبْرٰارِ ، لَوْلا بُعْدُ الشُّقَّةِ حَیْثُ شَطَّتْ بِکُمُ الدّٰارُ ، لَقَضَیْتُ بَعْضَ واجِبِ حَقِّکُمْ بِتَکْرٰارِ الْمَزٰارِ .اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یا حُمٰاةَ الدِّیْنِ ، وَأَوْلادَ النَّبِیِّیْنَ ، وَسٰادَةَ الْمَخْلُوْقِیْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ .

یہ زیارت ہمارے مولا وآقا اور جن وانس کے امام حضرت ابی جعفر الثانی محمد بن علی الجواد علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے[1]۔

۱۔ بحار الانوار: ۵۲/۱۰۲، اربعۃ ایام: ۵۵، تحفۂ طوسیہ: ۹۰۔

محدث قمی لکھتے ہیں کہ شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں:

حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز زیارت کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ محدث قمیؒ یہ دعا ذکر کرنے کے بعد علامہ مجلسیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ اس بزرگوار نے فرمایا: اگر حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں زیارت جوادیہ پڑھو تو پھر اس دعا کو ترک نہ کرو۔

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْئَلُکَ يا اَللّٰهُ ، اَلدّآئِمُ فِی مُلْکِهِ ، اَلْقآئِمُ فِی عِزِّهِ ، اَلْمُطاعُ فِی سُلْطانِهِ ، اَلْمُتَفَرِّدُ فِی کِبْرِيآئِهِ ، اَلْمُتَوَحِّدُ فِی دِيْمُوْمِيَّةِ بَقآئِهِ ، اَلْعادِلُ فِی بَرِيَّتِهِ ، اَلْعالِمُ فِی قَضِيَّتِهِ ، اَلْکَرِيْمُ فِی تَأْخِيْرِ عُقُوْبَتِهِ .اِلٰهِي حاجاتِي مَصْرُوْفَةٌ اِلَيْکَ ، وَامالِي مَوْقُوْفَةٌ لَدَيْکَ ، وَکُلَّما وَفَّقْتَنِي بِخَيْرٍ فَأَنْتَ دَلِيْلِي عَلَيْهِ ، وَطَرِيْقِي اِلَيْهِ ، يا قَدِيْراً لاتَؤُدُهُ الْمَطالِبُ، يا مَلِياً يَلْجَ اِلَيْهِ کُلُّ راغِبٍ، ما زِلْتُ مَصْحُوْباً مِنْکَ بِالنِّعَمِ جارِياً عَلٰی عاداتِ الْاِحْسانِ وَالْکَرَمِ .أَسْئَلُکَ بِالْقُدْرَةِ النّافِذَةِ فِی جَمِيْعِ الْأَشْيآءِ ، وَقَضآئِکَ الْمُبْرَمِ الَّذِي تَحْجُبُهُ بِأَيْسَرِ الدُّعآءِ، وَبِالنَّظْرَةِ الَّتِي نَظَرْتَ بِها اِلَی الْجِبالِ فَتَشامَخَتْ، وَاِلَی الْأَرْضِيْنَ فَتَسَطَّحَتْ ، وَاِلَی السَّماواتِ فَارْتَفَعَتْ ، وَاِلَی الْبِحارِ فَتَفَجَّرَتْ .يا مَنْ جَلَّ عَنْ أَدَواتِ لَحْظاتِ الْبَشَرِ ، وَلَطُفَ عَنْ دَقآئِقِ خَطَراتِ الْفِکَرِ ، لاتُحْمَدُ يا سَيِّدِي اِلّا بِتَوْفِيْقٍ مِنْکَ يَقْتَضِي حَمْداً ، وَلاتُشْکَرُ عَلٰی أَصْغَرِ مِنَّةٍ اِلَّا اسْتَوْجَبْتَ بِها شُکْراً ، فَمَتٰی تُحْصٰی نَعْمآئُکَ يا اِلٰهِي وَتَجازِي الآئُکَ يا مَوْلايَ، وَتُکافَئُ صَنايِعُکَ يا سَيِّدِي وَمِنْ نِعَمِکَ يَحْمَدُ الْحامِدُوْنَ ، وَمِنْ شُکْرِکَ يَشْکُرُ الشّاکِرُوْنَ ، وَأَنْتَ الْمُعْتَمَدُ لِلذُّنُوْبِ فِی عَفْوِکَ ، وَالنّاشِرُ عَلَی الْخاطِئِيْنَ جَناحَ سِتْرِکَ ، وَأَنْتَ الْکاشِفُ لِلضُّرِّ بِيَدِکَ.فَکَمْ مِنْ سَيِّئَةٍ أَخْفاها حِلْمُکَ حَتّٰی دَخَلَتْ ، وَحَسَنَةٍ ضاعَفَها فَضْلُکَ حَتّٰی عَظُمَتْ عَلَيْها مُجازاتُکَ ، جَلَلْتَ أَنْ يَخافَ مِنْکَ اِلَّا الْعَدْلُ ، وَأَنْ يُرْجٰی مِنْکَ اِلَّا الْاِحْسانُ وَالْفَضْلُ ، فَامْنُنْ

عَلَيَّ بِمٰا أَوْجَبَهُ فَضْلُکَ، وَلاٰتَخْذُلْنِي بِمٰا يَحْكُمُ بِهِ عَدْلُکَ .سَيِّدِي لَوْ عَلِمَتِ الْأَرْضُ بِذُنُوْبِي لَسٰاخَتْ بِي ، أَوِ الْجِبالُ لَهَدَّتْنِي ، أَوِ السَّمٰوٰاتُ لاَخْتَطَفَتْنِي ، أَوِ الْبِحٰارُ لَأَغْرَقَتْنِي ، سَيِّدِيسَيِّدِي مَوْلاٰيَ مَوْلاٰيَ قَدْ تَكَرَّرَ وَقُوْفِي لِضِيٰافَتِکَ ، فَلاٰتَحْرِمْنِي مٰا وَعَدْتَ الْمُتَعَرِّضِيْنَ لِمَسْأَلَتِکَ .يٰا مَعْرُوْفَ الْعٰارِفِيْنَ ، يٰا مَعْبُوْدَ الْعٰابِدِيْنَ ، يٰا مَشْكُوْرَ الشّٰاكِرِيْنَ ، يٰا جَلِيْسَ الذّٰاكِرِيْنَ ، يٰا مَحْمُوْدَ مَنْ حَمِدَهُ ، يٰا مَوْجُوْدَ مَنْ طَلَبَهُ ، يٰا مَوْصُوْفَ مَنْ وَحَّدَهُ ، يٰا مَحْبُوْبَ مَنْ أَحَبَّهُ ، يٰا غَوْثَ مَنْ أَرٰادَهُ ، يٰا مَقْصُوْدَ مَنْ أَنٰابَ اِلَيْهِ ، يٰا مَنْ لاٰيَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلاّٰ هُوَ ، يٰا مَنْ لاٰيَصْرِفُ السُّوْءَ اِلاّٰ هُوَ ، يٰا مَنْ لاٰيُدَبِّرُ الْأَمْرَ اِلاّٰ هُوَ ، يٰا مَنْ لاٰيَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلاّٰ هُوَ، يٰا مَنْ لاٰيَخْلُقُ الْخَلْقَ اِلاّٰ هُوَ، يٰا مَنْ لاٰيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اِلاّٰ هُوَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْ لِي يٰا خَيْرَ الْغٰافِرِيْنَ رَبِّ اِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ حَيآءٍ ، وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَرَجٰآءٍ ، وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ أَنٰابَةٍ وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ رَغْبَةٍ ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَرَهْبَةٍ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَطٰاعَةٍ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ اِيْمٰانٍ ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ اِقْرٰارٍ ، وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ اِخْلاٰصٍ ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَتَقْوٰى ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ تَوَكُّلٍ ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ ذِلَّةٍ ،وَأَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفٰارَ عٰامِلٍ لَکَ هٰارِبٍ مِنْکَ اِلَيْکَ ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَتُبْ عَلَيَّ وَعَلٰى وٰالِدَيَّ بِمٰا تُبْتَ وَتَتُوْبُ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِکَ ، يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ يٰا مَنْ تُسَمّٰى بِالْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ ،يٰا مَنْ تُسَمّٰى بِالْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ ،يٰا مَنْ تُسَمّٰى بِالْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَزَكِّ عَمَلِي ، وَاشْكُرْ سَعْيِي ، وَارْحَمْ ضَرٰاعَتِي ، وَلاٰتَحْجُبْ صَوْتِي ، وَلاٰتُخَيِّبْ مَسْأَلَتِي ، يٰا غَوْثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ، وَأَبْلِغْ أَئِمَّتِي سَلاٰمِي وَدُعٰآئِي ، وَشَفِّعْهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مٰا سَأَلْتُکَ ، وَأَوْصِلْ هَدِيَّتِي

اِلَيْهِمْ كَمٰا يَنْبَغِي لَهُمْ ، وَزِدْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مٰا يَنْبَغِي لَكَ ، بِأَضْعٰافٍ لاٰيُحْصِيْهٰا غَيْرُكَ ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى أَطْيَبِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطّٰاهِرِيْنَ ۔[۱]

﴿۵﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی پانچویں زیارت

مرحوم کفعمیؒ ،علاّمہ مجلسیؒ اور دوسروں سے یہ صلوات زیارت کے عنوان سے نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

آئمہ معصومین علیہم السلام سے معتبر روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کے حرم میں داخل ہو تو پڑھو:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى ، اَلْاِمٰامِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرىٰ ، اَلصِّدِّيْقِ الشَّهِيْدِ ، صَلاٰةً كَثِيْرَةً تآمَّةً (نٰامِيَةً)زٰاكِيَةً مُتَوٰاصِلَةً مُتَوٰاتِرَةً مُتَرٰادِفَةً، كَأَفْضَلِ مٰا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيآئِكَ ۔[۲]

﴿۶﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی چھٹی زیارت

صاحب کتاب ''روضہ الاذکار'' کہتے ہیں: حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات میں سے ایک ایسی زیارت بھی ہے کہ جو بھی جس دن اور جس وقت بھی آنحضرتؑ کے مشہد مقدس میں ہو تو اس

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۵۵، مفاتیح الجنان: ۱۱۴۵۔

۲۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۵۰، تحفۃ الزائر: ۲۹۱، مزار آقا جمال خوانساری: ۵۶۔

طرح سے آنحضرتؑ کی زیارت کرسکتا ہے:

جب زیارت کا ارادہ کرو تو غسل کرو اور مذکورہ آداب کو مدنظر رکھتے ہوئے جب گنبد پر نگاہ پڑے تو پڑھو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ یا أَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّةِ ، وَمَعْدِنَ الرِّسالَةِ ، وَخُزّانَ الْعِلْمِ ، وَمُنْتَھَی الْحِلْمِ ، وَاُصُوْلَ الْکَرَمِ ، وَقآئِدَ الْاُمَمِ ، وَسُلْطانَ الْعِبادِ ، وَدَعآئِمَ الْأَخْیارِ ، وَعَناصِرَ الْأَبْرارِ ، وَمَناصَّةَ الْعِبادِ ، وَأَرْکانَ الْبِلادِ ، وَأَبْوابَ الْاِیْمانِ، وَأُمَنآءَ الرَّحْمانِ ، وَسُلاٰلَةَ الْنَبِیِّیْنَ ، وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَعِتْرَةَ خِیَرَةِ رَسُوْلِ رَبِّ الْعالَمِیْنَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ .[1]

جب حرم میں پہنچ جاؤ تو اذن دخول کی دعا یوں پڑھو:

یا مَوْلایَ وَابْنَ مَوْلایَ ، أَنا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ ، الذَّلِیْلُ بَیْنَ یَدَیْکَ اَلْمُعْتَرِفُ بِحَقِّکَ جآئَکَ مُسْتَجِیْراً بِذِمَّتِکَ ، قاصِداً لِحَرَمِکَ ، مُتَوَجِّھاً لِمَقامِکَ، مُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰهِ بِکَ ، ءَ أَدْخُلُ یا اَللّٰهُ ،ءَ أَدْخُلُ یا رَسُوْلَ اللّٰهِ ،ءَ أَدْخُلُ یا أَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ ، ءَ أَدْخُلُ یا فاطِمَةَ الزَّھْرآءِ ،ءَ أَدْخُلُ یا حَسَنُ الْمُجْتَبٰی ،ءَ أَدْخُلُ یا حُسَیْنُ الشَّھِیْدُ ،ءَ أَدْخُلُ یا زَیْنَ الْعابِدِیْنَ ،ءَ أَدْخُلُ یا مُحَمَّدُنِ الْباقِرُ ،ءَ أَدْخُلُ یا جَعْفَرُنِ الصّادِقُ ،ءَ أَدْخُلُ یا مُوْسَی الْکاظِمُ ،ءَ أَدْخُلُ یا حُجَّةَ اللّٰهِ ،ءَ أَدْخُلُ أَیَّتُھَا الْمَلآئِکَةُ الْمُحْدِقُوْنَ فِی ھٰذَا الْمَشْھَدِ عَلَیْکَ سَلاٰمُ اللّٰهِ یا مَوْلایَ وَابْنَ مَوْلایَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ .

اس کے بعد حرم مطہر میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو اور پڑھو:

---

[1] ''روضۃ الاذکار''، جلیل القدر عالم محمد بن محمد تبریزیؒ کی کتاب ہے کہ جو مخطوطہ صورت میں باقی ہے اور نجف اشرف کے کتاب خانہ میں موجود ہے، علماء شیعہ کے ایسے بے بہا علمی خزانے ہیں کہ جن کے بارے میں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکے ہیں کہ جن میں سے ایک ''روضۃ الاذکار'' ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، وَأَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ

اس کے بعد آنحضرتؑ کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سے زیارت کی نیت کرو۔

میں اپنی طرف سے اور اپنے ماں باپ، اجداد، رشتہ داروں اور تمام مؤمنین ومؤمنات کی طرف سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرتا ہوں اور اس کے بعد پڑھو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَاوَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَاحُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ وَأَبَا حُجَتِهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَاعَمُوْدَ الدِّيْنِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَاوَارِثَ اٰدَمَ صَفِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَجِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ . وَلِيِّ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ الْبَآرِّ، الْأَمِيْنِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَا وَارِثَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ نِ الْكَاظِمِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ الْغَرِيْبُ الْمَسْمُوْمُ الْمَقْتُوْلُ. أُشْهِدُ بِاللّٰهِ أَنَّکَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاٰةَ، وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصاً حَتّٰى أَتَاکَ الْيَقِيْنُ. وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصاً حَتّٰى أَتَاکَ الْيَقِيْنُ ، قَتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَکَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنْ عَلَيْکَ سَلاٰمُ اللّٰهِ يَا مَوْلاٰيَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

اس کے بعد قبر کو بوسہ دو اور اپنے دائیں رخسار کو قبر پر رکھ کر پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِي ، وَقَطَعْتُ الْبِلاٰدَ رَجآءَ رَحْمَتِکَ ، فَلاٰ تُخَيِّبْنِي وَلاٰتَرُدَّنِي بِغَيْرِ قَضآءِ حَوآئِجِي، وَارْحَمْ تَقَلُّبِي عَلٰى قَبْرِ ابْنِ أَخِي رَسُوْلِکَ صَلَوٰاتُکَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ .بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي أَتَيْتُکَ زآئِراً وَافِداً ، عآئِذاً مِمّٰا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِي ، وَاحْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِي ، فَکُنْ لِي شٰافِعاً اِلَى اللأيهِ تَعالٰى يَوْمَ فَقْرِي وَفٰاقَتِي ، فَاِنَّ لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقٰاماً مَحْمُوْداً ، وَجٰاهاً وَجِيْهاً فِى الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ أَجْمَعِيْنَ .

پھر بایاں رخسار قبر پر رکھو اور پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِحُبِّهِمْ وَأَتَوَسَّلُ اِلَيْکَ بِوِلاٰيَتِهِمْ ، وَأَتَوَلّٰى اٰخِرَهُمْ بِمٰا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَهُمْ ، وَأَبْرَأُ مِنْ کُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ .أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَکَ ، وَاتَّهَمُوْا نَبِيَّکَ، وَجَحَدُوْا بِاٰيٰاتِکَ ، وَحَمَلُوا النّٰاسَ عَلٰى أَکْتٰافِ اٰلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ ، وَالْبَرآئَةِ مِنْهُمْ فِى الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ يٰا رَحْمٰنُ يٰا رَحِيْمُ .

اس کے بعد پائینتی کی طرف آؤ اور پڑھو:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يٰا أَبَا الْحَسَنِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رُوْحِکَ الطَّيِّبِ ، وَجَسَدِکَ الطّٰاهِرِ ، وَبَدَنِکَ الزَّکِيِّ ، صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ ، وَأَنْتَ الصّٰادِقُ الْمُصَدَّقُ ، قَتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَکَ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَکَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ ، عَلَيْکَ سَلاٰمُ اللّٰهِ يٰا مَوْلاٰيَ وَابْنَ مَوْلاٰيَ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهُ ، أَشْهَدُ أَنَّکَ الْاِمٰامُ الْهُدٰى ، وَالْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ ، أَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ أَعْدٰآئِکَ ، وَأَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِمُوٰالاٰتِکَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَرَحْمَهُ اللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهُ .

پھر سر کی پچھلی جانب جاؤ اور امام حسین علیہ السلام کے کربلا کی طرف رخ کر کے اس طرح سے

زیارت پڑھو:

اَلسَّلٰامُ عَلَيْکَ يا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ ، وَعَلَى الْأَرْوٰاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنآئِکَ ، وَأَنٰاخَتْ بِرَحْلِکَ ، عَلَيْکَ مِنِّي سَلٰامُ اللّٰهِ أَبَداً مٰا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهٰارُ ، وَلٰا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِن زِيارَتِکُمْ ، اَلسَّلٰامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَوْلٰادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى أَصْحٰابِ الْحُسَيْنِ، وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى قٰاتِلِ الْحُسَيْنِ . أَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظٰالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاٰخِرَ تٰابِعٍ لَهُ عَلٰى ذٰلِکَ . أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصٰابَةَ الَّتِي جٰاهَدَتِ الْحُسَيْنِ ، وَشٰايِعَتْ وَبٰايَعَتْ وَتٰابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهِ . أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً. (۱)

اَلسَّلٰامُ عَلَيْکَ يٰا مَوْلٰايَ وَابْنَ مَوْلٰايَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهُ، أَشْهَدُ أَنَّکَ تَشْهَدُ مَقٰامِي ، وَتَسْمَعُ کَلٰامِي، وَأَنْتَ حَيٌّ عِنْدَ رَبِّکَ مَرْزُوْقٌ ، وَنَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّکُمْ قَضٰآءَ حَوٰآئِجِي فِي الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ ، يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .

پھر آنحضرتؑ کے سامنے کی طرف آؤ اور پڑھو:

اَلسَّلٰامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الشَّهِيْدُ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْإِمٰامُ الْمَعْصُوْمُ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْإِمٰامُ الْمَظْلُوْمُ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْإِمٰامُ الْمَسْمُوْمُ الْمَغْمُوْمُ الْمَهْمُوْمُ، أَشْهَدُ أَنَّکَ الْإِمٰامَ الْهٰادِي ، وَالْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ ، أَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ أَعْدٰآئِکَ ، وَأَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِمُوٰالٰاتِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اٰبٰآئِکَ وَأَوْلٰادِکَ ، بِرَحْمَتِکَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .

پھر سرہانے کی طرف جا کر دو رکعت نماز زیارت بجالاؤ کہ کس کی پہلی رکعت میں ایک مرتبہ

۱۔ ''کتابٌ في الزيارات والأدعية'' کہ جو مؤسسہ کاشف الغطاء کی ایک دوسری مخطوط کتاب ہے کہ جس میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی ایک زیارت کے ضمن میں دوسری زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے نقل ہوئی ہے۔

سورۂ حمد اور پچاس یا اس سے کم مرتبہ سورۂ توحید پڑھو اور دوسری رکعت میں جو سورہ پڑھنا چاہو پڑھو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھو اور اپنے ماں باپ، دوستوں اور مؤمنین ومؤمنات کے لئے استغفار کرو اور اس کے بعد سجدہ کرو اور نماز زیارت، زیارت قدوم حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد پڑھی جانے والی دعا پڑھو:

" أَللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ "۱،۲۔

﴿۷﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی ساتویں زیارت

(زیارت ہفت حدیث)

حضرت امام رضا علیہ السلام کی ایک اور زیارت ملحقات مصباح کفعمیؒ سے یوں نقل ہوئی ہے کہ زیارت کا غسل کرنے کے بعد آداب زیارت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرتؑ کے سامنے پشت بقبلہ کھڑے ہو کر زیارت کی نیت کرنے کے بعد پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰـهَ اِلاّٰ اللّٰـهُ ، وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّهُ وَوَصِيُّ رَسُوْلِهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلاٰئِكَتِکَ الْمُقَرَّبِيْنَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيالْأَنْبِيآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَئِمَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَوْلاٰنا وَمُقْتَداٰنا اِمامِ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ، وَحُجَّتِکَ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيا ، اَلَّذِي قاٰلَ فِي حَقِّهِ سَيِّدُ الْوَرٰى وَسَنَدُ الْبَرٰايا (سَتُدْفَنُ بَضْعَةٌ

۱۔ یہ دعا زیارت کی آٹھ نمازوں کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

۲۔ روضۃ الاذکار: (مخطوط) ۶۷۔

مِنِّي بِأَرْضِ خُراسانَ ما زارَها مَكْرُوبٌ اِلّا نَفَّسَ اللّٰهُ كَرْبَهُ، وَلا مُذْنِبٌ اِلّا غَفَرَ ذَنْبَهُ)۱۔

أَللّٰهُمَّ بِشَفاعَتِهِ الْمَقْبُوْلَةِ ، وَدَرَجَتِهِ الرَّفِيْعَةِ أَنْ تُنَفِّسَ بِهِ كَرْبِي ، وَتَغْفِرَ بِهِ ذَنْبِي وَتُسْمِعَهُ كَلامِي ، وَتُبَلِّغَهُ سَلامِي .اَلسَّلامُ عَلَيْكَ ياحُجَّةَ اللّٰهِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يانُوْرَ اللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا عَيْبَةَ عِلْمِ اللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَعْدِنَ حِكْمَةِ اللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حامِلَ كِتابِ اللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ ياحافِظَ سِرِّ اللّٰهِ ، أَنْتَ الَّذِي قالَ فِيْكَ قاتِلُ الْكَفَرَةِ ، وَقامِعُ الْفَجَرَةِ ، عَلِيٌّ أَمِيْرُالْمُؤمِنِيْنَ وَوَصِيُّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ ، صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ (سَيُقْتَلُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِي بِأَرْضِ خُراسانَ بِالسَّمِّ ظُلْماً ، اِسْمُهُ اِسْمِي ، وَاسْمُ أَبِيْهِ اسْمُ ابْنِ عِمْرانَ مُوْسىٰ عَلَيْهِ السَّلامُ ، أَلا فَمَنْ زارَهُ فِي غُرْبَتِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ ما تَقَدَّمَ مِنْها وَما تَأَخَّرَ ، وَلَوْ كانَتْ مِثْلَ عَدَدِ النُّجُوْمِ، وَقَطْرِ الْأَمْطارِ، وَوَرَقِ الْأَشْجارِ)۲۔

مَوْلايَ مَوْلايَ ها أَنَا ذا واقِفٌ بَيْنَ يَدَيْكَ ، وَذُنُوْبِي مِثْلُ عَدَدِ النُّجُوْمِ ، وَقَطْرِ الْأَمْطارِ ، وَوَرَقِ الْأَشْجارِ ، وَلَيْسَ بِي (لِي)وَسِيْلَةٌ اِلىٰ مَحْوِها اِلّا رِضاكَ .مَوْلايَ ما أَحْسِبُ فِي صَحِيْفَتِي عَمَلاً أَرْجىٰ عِنْدِي مِنْ زِيارَتِكَ ، كَيْفَ وَقَدْ قالَ فِي حَقِّها ، باقِرُ عِلْمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِي، اِسْمُهُ اِسْمٌ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ ، فَيُدْفَنُ بِأَرْضِ خُراسانَ ، مَنْ زارَهُ عارِفاً بِحَقِّهِ ، أَعْطاهُ اللّٰهُ أَجْرَ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقاتَلَ)۳۔

فَأَتَيْتُكَ زائِراً لَكَ ، عارِفاً بِحَقِّكَ ، عالِماً بِأَنَّكَ اِمامٌ مُفْتَرَضُ الطّاعَةِ ،

۱۔امالی صدوق،مجلس:۲۵ح۲،عیون اخبارالرضاعلیہ السلام:باب۶۶ح۱۴۔
۲۔امالی صدوق،مجلس:۲۵ح۵،عیون اخبارالرضاعلیہ السلام:باب۶۶ح۱۷۔
۳۔امالی صدوق،مجلس:۲۵ح۱،عیون اخبارالرضاعلیہ السلام:باب۶۶ح۳۔

غَرِيبٌ شَهِيدٌ ، راجياً بِما قالَهُ الصّادِقُ ، عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ (يُقْتَلُ حَفَدَتِي بِأَرْضِ خُراسانَ فِي مَدِينَةٍ يُقالُ لَها طُوسٌ ، مَنْ زارَهُ عارِفاً بِحَقِّهِ ، أَخَذْتُهُ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيامَةِ ، وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ، وَإِنْ كانَ مِنْ أَهْلِ الْكَبائِرِ) قِيْلَ لَهُ : ما عِرْفانُ حَقِّهِ قالَ (اَلْعِلْمُ بِأَنَّهُ مُفْتَرَضُ الطّاعَةِ ،، غَرِيبٌ شَهِيدٌ ، مَنْ زارَهُ عارِفاً بِحَقِّهِ ، أَعْطاهُ اللّٰهُ أَجْرَ سَبْعِينَ شَهِيداً مِمَّنِ اسْتَشْهَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ)۱۔ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَبْتَغِي بِزِيارَتِكَ مِنَ اللّٰهِ تَعالٰى غُفْرانَ ذُنُوبِي وَذُنُوْبِ وٰالِدَيَّ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ ، وَأَسْئَلُكَ الْإِتْيانَ الْمَوْعُوْدَ فِي مَواطِنِ الثَّلاثِ (عِنْدَ تَطايِرِ الْكُتُبِ ، وَعِنْدَ الصِّراطِ ، وَعِنْدَ الْمِيْزانِ)۲۔وَقُلْتَ وَقَوْلُكَ حَقٌّ (إِنَّ شَرَّ ما خَلَقَ اللّٰهُ فِي زَمانِي يَقْتُلُنِي بِالسَّمِّ ثُمَّ يَدْفِنُنِي فِي دارٍ مُضِيْعَةٍ، وَبِلادِ غُرْبَةٍ، أَلا فَمَنْ زارَنِي فِي غُرْبَتِي، كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ أَجْرَ مِائَةِ أَلْفِ حاجٍ وَمُعْتَمِرٍ ، وَمِائَةِ أَلْفِ مُجاهِدٍ ، وَحُشِرَ فِي زُمْرَتِنا ، وَجُعِلَ فِي الدَّرَجاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ رَفِيْقَنا) ۳۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي لِزِيارَتِكَ فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي قُلْتَ فِي حَقِّها : وَاللّٰهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِياضِ الْجَنَّةِ ، مَنْ زارَنِي فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ كانَ كَمَنْ زارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثَوابَ أَلْفِ حَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ ، وَأَلْفِ عُمْرَةٍ مَقْبُوْلَةٍ ، وَكُنْتُ أَنَا وَ ابائِي شُفَعآؤُهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ . ۴۔فَكُنْ شَفِيْعِي بِابٰآئِكَ الطّاهِرِيْنَ وَأَوْلادِكَ الْمُنْتَجبِيْنَ ، مَوْلايَ أَنْتَ الَّذِي لايَزُوْرُكَ اِلَّا الْخَواصُّ مِنَ الشِّيْعَةِ ، فَبِحَقِّكَ وَبِحَقِّ شِيْعَتِكَ أَنْ تُشَفِّعَنِي ،

۱۔امالی صدوق،مجلس:۲۵ح۸۔

۲۔عن الرضاعلیہ السلام:قال : من زارني على بُعد داري ومزاري ،أتيته يوم القيامة فی ثلاثة مواطن حتّى أُخلّصه من أهوالها :أذا تطايرت الكتب يميناً و شمالاً ، وعند الصراط ، و عند الميزان (امالی صدوق،مجلس:۲۵ح۱،عیون اخبار الرضاعلیہ السلام:باب۶۶ح۲۔

۳۔عیون اخبار الرضاعلیہ السلام:باب۶۶ح۹۔ ۴۔عیون اخبار الرضاعلیہ السلام:باب۶۶ح۵۔

وَتَسْأَلَ اللّٰهَ أَنْ يَحْشُرَنِي مَعَ شِيْعَتِکَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنَ الرَّحْمَةِ مَعَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ مَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ غَيْرِكُمْ ، بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ أَعْدآئِكُمْ ، وَتَقَرَّبْتُ بِاللّٰهِ اِلَيْكُمْ ، اِنِّي مُؤْمِنٌ بِاِيابِكُمْ ، مُنْتَظِرٌ لِأَمْرِكُمْ ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ ، مُتَرَقِّبٌ لِدَوْلَتِكُمْ عارِفٌ بِعِظَمِ شَأْنِكُمْ ، عالِمٌ بِضَلالَةِ مَنْ خالَفَكُمْ ، مَوالٍ لَكُمْ وَلِأَوْلِيآئِكُمْ ، مُبْغِضٌ لِأَعْدآئِكُمْ ، عآئِذٌ لآئِذٌ بِقُبُوْرِكُمْ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ ، وَالْوَصِيِّ وَالْبَتُوْلِ وَالسِّبْطَيْنِ وَالسَّجّادِ وَالْباقِرِ وَالصّادِقِ وَالْكاظِمِ وَالرِّضا وَالتَّقِيِّ وَالنَّقِيِّ وَالْعَسْكَرِيِّ وَالْمَهْدِيِّ صاحِبِ الزَّمانِ ، صَلَواتُکَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.أَللّٰهُمَّ هٰؤُلآءِ سادَتُنا وَقادَتُنا وَهُداتُنا وَدُعاتُنا .أَللّٰهُمَّ وَفِّقْنا لِطاعَتِهِمْ ، وَارْزُقْنا شَفاعَتَهُمْ ، وَاحْشُرْنا فِي زُمْرَتِهِمْ ، وَاجْعَلْنا مِنْ خِيارِ مَوالِيْهِمْ ، بِرَحْمَتِکَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ .

اس کے بعد وہ دعائیں کہ جو وارد ہوئی ہیں زمین پر اپنے چہرے کی دائیں اور بائیں طرف رکھ کر دعائیں پڑھے، ورنہ بالا سر امام علیہ السلام کے مقام پر جا کر دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور اپنی حاجات پوری ہونے کی دعا کرے[1]۔

﴿۸﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کی آٹھویں زیارت

علاّمہ مجلسیؒ کہتے ہیں: یہ زیارت ایک فاضل ظاہراً شہیدؒ سے نقل ہوئی ہے اور زیارت کے مضمون سے سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ آئمہ اطہار علیہم السلام سے روایت ہوئی ہے، اسی لئے ہم اسے نقل کر رہے ہیں:

جب ضریح مقدس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ تو پڑھو:

۱۔ روضۃ الاذکار (مخطوط): ۷۱، کتاب في الزيارات والأدعية (مخطوط): ۷۵۔

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ ، وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، أَمِيْنِ اللّٰهِ عَلٰى وَحْيِهِ ، وَعَزٰآئِمِ أَمْرِهِ ، اَلْخاٰتِمِ لِمٰا سَبَقَ ، وَالْفاٰتِحِ لِمَا اسْتَقْبَلَ ، وَالْمُهَيْمِنِ عَلٰى ذٰلِکَ كُلِّهِ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰيْمَوْلاٰنٰا أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَسَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ ، وَأَبِ الْأَئِمَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰى فاٰطِمَةَ الزَّهْرٰآءِ سَيِّدَةِ النِّسٰآءِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰى الْأَئِمَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ ، سٰادَةِ الْمُتَّقِيْنَ ، وَكُبرٰآءِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَأَعْلاٰمِ الْمُهْتَدِيْنَ ، وَأَنْوٰارِ الْعٰارِفِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتهُ.اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَوْلاٰنٰا وَسَيِّدِنٰا ، اَلْاِمٰامِ الْمَعْصُوْمِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضٰا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتهُ.اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ خٰاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ اِمٰامِ الْمُتَّقِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ قٰآئِدِ الْغُرِّ الْمُحَجِّلِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ فاٰطِمَةَ الزَّهْرٰآءِ ، سَيِّدَةِ نِسٰآءِ الْعٰالَمِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعٰابِدِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ أَبِي جَعْفَرٍمُحَمَّدٍ ، اَلْبٰاقِرِ لِعُلُوْمِ الدِّيْنِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ جَعْفَرِ نِ الصّٰادِقِ الْأَمِيْنِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يَابْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوْسَى الْكٰاظِمِ وَرَحْمَهُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ .اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يا وَلِيَّ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاحَبِيْبَ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاصَفْوَةَاللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاعَمُوْدَ الدِّيْنِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاوَصِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاحُجَّةَ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاخآصَّةَ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاخَالِصَةَ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يا مَوْضِعَ سِرِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ

يٰاعَيْبَةَ عِلْمِ اللّٰهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰاوٰارِثَ الْأَنْبِيٰآءِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰاوَصِيَّ الْأَوْصِيٰآءِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مِشْكٰاةَ الضِّيآءِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يامُنْتَهَى الْعُلْيٰا ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا صٰاحِبَ الشَّرَفِ الْأَثِيْلِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا ذَا الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا صٰاحِبَ الْأَصْلِ الْأَصِيْلِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يااُسَّ الْإِيْمٰانِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا شَرِيْكَ الْقُرْاٰنِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا مَعْدِنَ الْإِيْمٰانِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا اِمٰامَ الْأَبْرٰارِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا وَصِيَّ الْمُخْتٰارِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا مَظْهِرَ الْأَسْرٰارِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا صٰاحِبَ الْمُعْجِزٰاتِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يامُوْضِحَ الْبَيِّنٰاتِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّرٰاطُ الْمُسْتَقِيْمُ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدِّيْنُ الْقَوِيْمُ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مِصْبٰاحَ الْهُدٰى ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يامَأْوَى التُّقٰى ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يامَجْدَ الْحِجٰى ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ ياطَوْدَ النُّهٰى ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدّٰاعِي اِلَى الْمَحَجَّةِ الْعُظْمٰى ، وَالطّٰاعِنُ اِلَى الْغٰايَةِ الْقُصْوٰى ، وَالسّٰامِي اِلَى الْمَجْدِ وَالْعُلٰى ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْعٰالِمُ بِالتَّأْوِيْلِ وَالذِّكْرَ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يادَلِيْلَ الرَّشٰادِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يابْنَ السّٰادَةِ الْأَمْجٰادِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يابْنَ الْقٰادَةِ الزُّهّٰادِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰامِصْبٰاحَ الظُّلَمِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يا يَنْبُوْعَ الْحِكَمِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ .أَشْهَدُ يا مَوْلٰايَ أَنَّكَ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ اَلْقٰآئِمُ بِأَمْرِ اللّٰهِ ، اَلْعٰامِلُ بِاِرٰادَتِهِ ، اَلْفٰائِزُ بِكَرٰامَتِهِ ، اِصْطَفٰاكَ اللّٰهُ لِعِلْمِهِ ، وَاخْتٰارَكَ لِسِرِّهِ، وَأَعَزَّكَ بِهُدٰاهُ، وَخَصَّكَ بِبُرْهٰانِهِ، وَأَيَّدَكَ بِرُوْحِهِ، وَرَضِيَكَ خَلِيْفَةً فِي أَرْضِهِ، وَدٰاعِياً اِلٰى حَقِّهِ، وَشَهِيْداً عَلٰى خَلْقِهِ، وَنٰاصِراً لِدِيْنِهِ ، وَحُجَّةً عَلٰى بَرِيَّتِهِ ، وَتَرْجُمٰاناً لِوَحْيِهِ ، وَخٰازِناً لِعِلْمِهِ ، وَمُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ ، عَصَمَكَ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَبَرَّأَكَ مِنَ الْعُيُوْبِ ، زُرْتُكَ يا مَوْلٰايَ عٰارِفاً بِحَقِّكَ ، مُسْتَبْصِراً بِشَأْنِكَ، مُهْتَدِياً بِهُدٰاكَ ، مُقْتَضِياً لِأَثَرِكَ ، مُتَّبِعاً

لِسُنَّتِکَ ، مُتَمَسِّکاً بِحَبْلِکَ ، مُطِیْعاً لِأَمْرِکَ ، مُوالِیاً لِوَلِیِّکَ ، مُعادِیاً لِعَدُوِّکَ ، عالِماً بِأَنَّ الْحَقَّ لَکَ وَمَعَکَ، مُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰهِ بِکَ ، مُسْتَشْفِعاً اِلَیْهِ بِجاهِکَ ، وَحَقٌّ عَلَیْهِ أَنْ لایُخَیِّبَ سآئِلَهُ، وَالرّاجِي ما عِنْدَهُ لِزآئِرِکَ الْمُطِیْعِ لَکَ .

پس پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور پڑھو:

أَللّٰهُمَّ فَکَما وَفَّقْتَنِي لِلْاِیْمانِ بِنَبِیِّکَ ، وَالتَّصْدِیْقِ بِکِتابِکَ ، وَمَنَنْتَ عَلَيَّ بِطاعَتِهِ وَاتِّباعِ مِلَّتِهِ ، وَهَدَیْتَنِي اِلٰی مَعْرِفَتِهِ وَمَعْرِفَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّیَتِهِ ، وَأَکْمَلْتَ بِمَعْرِفَتِهِمُ الْاِیْمانَ ، وَقَبِلْتَ بِطاعَتِهِمْ وَوِلایَتِهِمُ الْأَعْمالَ ، وَاسْتَعْبَدْتَ بِالصَّلاةِ عَلَیْهِمْ عِبادَکَ، وَجَعَلْتَهُمْ مِفْتاحاً لِلدُّعآءِ، وَسَبَباً لِلْأِجابَةِ، فَصَلِّ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ ، وَعَلٰی مَوْلانا وَسَیِّدِنا أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰی ، وَاجْعَلْنِي بِهِمْ عِنْدَکَ وَجِیْهاً فِی الدُّنْیا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ، وَاجْعَلْ ذُنُوْبَنا بِهِمْ مَغْفُوْرَةً ، وَعُیُوْبَنا بِهِمْ مَسْتُوْرَةً ، وَفَرآئِضَنا مَشْکُوْرَةً وَنَوافِلَنا مَبْرُوْرَةً ، وَقُلُوْبَنا بِذِکْرِکَ مَعْمُوْرَةً، وَأَنْفُسَنا بِطاعَتِکَ مَسْرُوْرَةً، وَجَوارِحَنا عَلٰی خِدْمَتِکَ مَقْهُوْرَةً ، وَأَسْمآءَ نا فِی خَواصِّکَ مَشْهُوْرَةً ، وَأَرْزاقَنا مِنْ لَدُنْکَ مَدْرُوْرَةً ، وَحَوآئِجَنا لَدَیْکَ مَیْسُوْرَةً ، بِرَحْمَتِکَ یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ .

پس پھر امام علیہ السلام کے سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر پڑھو:

اَلسَّلامُ عَلَی الْقآئِمِ مَقامَ الْأَنْبِیآءِ ، اَلسَّلامُ عَلَی الْوارِثِ عُلُوْمَ الْأَوْصِیآءِ ،اَلسَّلامُ عَلٰی خَلِیْفَةِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَةِ رَسُوْلِهِ ، اَلسَّلامُ عَلٰی زِمامِ الدِّیْنِ ، اَلسَّلامُ عَلٰی نِظامِ الْمُسْلِمِیْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَیْصِلاحِ الدُّنْیا ، وَعُمْدَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ ،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاأَصْلَ الْاِسْلامِ النّامِي ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَافَرْعَهُ السّامِي ،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَامَنْ بِهِ تَمامُ الصَّلاةِ وَالزَّکاةِ وَالصِّیامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهادِ، وَتَوَفُّرِ الْفَيءِ وَالصَّدَقاتِ وَاِمْضآءِ الْحُدُوْدِ الْمُسَمَّیاتِ ، وَالْأَحْکامِ الْمُبَیَّناتِ .اَلسَّلامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا الْمُحَلِّلُ حَلالَ

اللّٰهِ، وَالْمُحَرِّمُ حَرامَهُ ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْمُقِيْمُ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَأَحْكامَهُ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الذَّآبُّ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الدَّاعِي اِلَى اللّٰهِ بِالْحُجَّةِ الْبالِغَةِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَامَنْ فَضْلُهُ كَالشَّمْسِ الْمُضِيْئَةِ الطَّالِعَةِ ، اَلْمُجَلِّلَةِ بِنُوْرِها لِلْعالِمِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْبَدْرُ الْمُنِيْرُ ، وَالسِّراجُ الطَّاهِرُ ، وَالنُّوْرُ السَّاطِعُ ، وَالنَّجْمُ الْهادِي ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا عِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَغَيْظَ الْمُنافِقِيْنَ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يابَوارَ الْكافِرِيْنَ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا أَبَا السَّادَةِ الْمَيامِيْنِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يامَنْ عَجَزَتْ عَنْ ذِكْرِ فَضْلِهِ الْبُلَغآءُ، وَقَصُرَتْ عَنْ اِدْراكِهِ الْفُصَحآءُ، وَتَحَيَّرَتْ فِي نَعْتِ فَضْلِهِ الْخُطَبآءُ، وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ الْحُكَمآءُ،﴿ذَلِکَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾[1]اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا مَوْلايَ وَعَلٰى اٰبآئِکَ الْأَكْرَمِيْنَ ، وَأَبْنآئِکَ الطَّاهِرِيْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ .

اس کے بعد ضریح کو بوسہ دو اور پھر زیارت کی نماز بجالانے کے بعد پڑھو:

يا شامِخاً فِي بُعْدِهِ ، يا رَئُوْفاً فِي رَحْمَتِهِ ، يا مُحْيِيَ الْأَمْواتِ ، يا مُخْرِجَ النَّباتِ ، يا ظَهْرَ اللّاجِيْنَ ، يا جارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ، يا أَسْمَعَ السّامِعِيْنَ ، يا أَبْصَرَ النّاظِرِيْنَ ، يا سَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ ، يا عِمادَ مَنْ لا عِمادَ لَهُ ، يا سَنَدَ مَنْ لا سَنَدَ لَهُ ، يا ذُخْرَ مَنْ لا ذُخْرَ لَهُ ، يا حِرْزَ الضُّعَفآءِ ، يا كَنْزَ الْفُقَرآءِ ، يا عَظِيْمَ الرَّجآءِ ، يا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى ، يا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى ، يا أَمانَ الْخآئِفِيْنَ ، يا اِلهَ الْعالَمِيْنَ ، يا صانِعَ كُلِّ مَصْنُوْعٍ ، يا جابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ ، يا صاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ ، يا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ ، يا قَرِيْباً غَيْرَ بَعِيْدٍ ، يا شاهِداً غَيْرَ غآئِبٍ ، يا غالِباً غَيْرَ مَغْلُوْبٍ ، يا حَيُّ حِيْنَ لا حَيَّ ، يا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى ، يا حَيُّ لا اِلهَ اِلّا أَنْتَ، بَدِيْعُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، أَنْتَ الْقآئِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِما كَسَبَتْ ،

---

[1] سورۂ جمعہ، آیت:۴،

أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وٰاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلاٰةً تُرْضِيْهِمْ وَتُخْطِيْهِمْ (تُحْظِيْهِمْ)، وَتُبَلِّغُهُمْ أَقْصٰی رِضٰاکَ ، وَأَنْ تَرْحَمَ ذُلِّي بَيْنَ يَدَيْکَ ، وَتَضَرُّعِي اِلَيْکَ ، وَوَحْشَتِي مِنَ النّٰاسِ ، وَاُنْسِي بِکَ يا کَرِيْمُ ، تَصَدَّقْ عَلَيَّ فِی هٰذِهِ السّٰاعَةِ بِرَحْمَةٍ مِنْ عِنْدِکَ تَهْدِي بِهٰا قَلْبِي ، وَتَجْمَعُ بِهٰا أَمْرِي ، وَتَلُمُّ بِهٰا شَعْثِي ، وَتُبَيِّضُ بِهٰا وَجْهِي ، وَتُکْرِمُ بِهٰا مَقٰامِي ، وَتَحُطُّ بِهٰا عَنِّي وِزْرِي ، وَتَغْفِرُ بِهٰا مٰا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِي ، وَتَعْصِمُنِي بِهٰا فِيْمٰا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي ، وَتَسْتَعْمِلُنِي فِی ذٰلِکَ کُلِّهِ بِطٰاعَتِکَ ، وَمٰا يُرْضِيْکَ عَنِّي ، وَتَخْتِمُ عَمَلِي بِأَحْسَنِهِ ، وَتَجْعَلُ لِي ثَوٰابَهُ الْجَنَّةَ ، وَتَسْلُکُ بِي سَبِيْلَ الصّٰالِحِيْنَ ، وَتُعِيْنُنِي عَلٰی صٰالِحِ مٰا أَعْطَيْتَنِي، وَلاٰتُشْمِتْ بِي حٰاسِداً وَلاٰ عُدُوّاً ، وَلاٰتَکِلْنِي اِلٰی نَفْسِي طَرْفَهَ عَيْنٍ أَبَداً ، وَلاٰ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ وَلاٰ أَکْثَرَ ، يا رَبَّ الْعٰالَمِيْنَ .

پھر جس چیز کی حاجت ہو اسے دعا میں مانگنے کی کوشش کرو اور اس کے بعد قبر مطہر کے سامنے آ کر پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي زُرْتُ هٰذَا الْاِمٰامَ مُقِرًّا بِاِمٰامَتِهِ ، مُعْتَقِداً لِفَرْضِ طٰاعَتِهِ ، فَقَصَدْتُ مَشْهَدُهُ بِذُنُوْبِي وَعُيُوْبِي ، وَمُوْبِقٰاتِ اٰثٰامِي ، وَ کَثْرَةِ سَيِّئٰاتِي وَخَطٰايٰايَ وَمٰا تَعْرِفُهُ مِنِّي ، مُسْتَجِيْراً بِعَفْوِکَ ، مُسْتَعِيْذاً بِحِلْمِکَ ، لاٰجِئاً اِلٰی رُکْنِکَ ، عآئِذاً بِرَأْفَتِکَ ، مُسْتَشْفِعاً بِوَلِيِّکَ وَابْنِ أَوْلِيآئِکَ ، وَصَفِيِّکَ وَابْنِ أَصْفِيآئِکَ ، وَأَمِيْنِکَ وَابْنِ اُمَنآئِکَ ، وَخَلِيْفَتِکَ وَابْنِ خُلَفآئِکَ ، اَلَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَرِضْوٰانِکَ ، وَالذَّرِيْعَةَ اِلٰی رَأْفَتِکَ وَغُفْرٰانِکَ .أَللّٰهُمَّ وَأَوْلٰی حٰاجٰاتِي اِلَيْکَ أَنْ تَغْفِرَ لِي مٰا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِي عَلٰی کَثْرَتِهٰا ، وَأَنْ تَعْصِمَنِي فِيْمٰا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي ، وَتُطَهِّرَ دِيْنِي مِمّٰا يُدَنِّسُهُ وَيَشِيْنُهُ وَيُزْرِي بِهِ، وَتَحْمِيَهُ مِنَ الرَّيْبِ وَالشَّکِّ وَالْفَسٰادِ وَالشِّرْکِ ، وَتُثَبِّتَنِي عَلٰی طٰاعَتِکَ وَطٰاعَةِ رَسُوْلِکَ ، وَذُرِّيَّتِهِ النُّجَبآءِ السُّعَدآءِ، صَلَوٰاتُکَ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَتُکَ وَسَلاٰمُکَ وَبَرَکٰاتُکَ، وَتُحْيِيَنِي مٰا

أَحْيَيْتَنِي عَلٰى طَاعَتِهِمْ ، وَتُمِيْتَنِي اِذٰا أَمَتَّنِي عَلٰى طَاعَتِهِمْ ، وَأَنْ لاٰ تَمْحُوْ مِنْ قَلْبِي مَوَدَّتَهُمْ وَمَحَبَّتَهُمْ وَبُغْضَ أَعْدآئِهِمْ ، وَمَرٰافِقِ أَوْلِيآئِهِمْ وَبِرَّهُمْ وَأَسْأَلُکَ يٰا رَبِّ أَنْ تَقْبَلَ ذٰلِکَ مِنِّي ، وَتُحَبِّبَ اِلَيَّ عِبٰادَتَکَ ، وَتُبْغِضُ اِلَيَّ مَعٰاصِيَکَ،وَتَرْزُقَنِي تَوْبَةً نَصُوْحاً تَرْضٰاهٰا،وَنِيَّةً تَحْمَدُهٰا،وَعَمَلاً صٰالِحاً تَقْبَلُهُ،بِرَحْمَتِکَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.

حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ زیارتِ وداع کرتے وقت ضریح کی طرف منہ اور پشت بقبلہ کھڑے ہوکر پڑھو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰا أَمِيْنَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ ، وَحُجَّتَهُ عَلٰى خَلْقِهِ ، وَخٰازِنَ عِلْمِهِ ، وَمَوْضِعَ سِرِّهِ ، وَبٰابَ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ ، وَصِرٰاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ ، سَلاٰمَ مُوَدِّعٍ وَلاٰ سَئِمٍ وَلاٰ قٰالٍ وَلاٰ مٰالٍّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ. .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاجْعَلْ غُدُوَّنٰا مَقْرُوْناً بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْکَ ، وَرَوٰاحَنٰا عَنْکَ مَوْصُوْلاً بِالنَّجٰاحِ مِنْکَ ، وَدُعآئَنٰا لَکَ مَقْرُوْناً بِحُسْنِ الْاِجٰابَةِ، وَخُضُوْعَنٰا بَيْنَ يَدَيْکَ دٰاعِياً اِلٰى رَحْمَتِکَ، وَاعْتِرٰافَنٰا بِذُنُوْبِنٰا شَفِيْعاً اِلٰى عَفْوِکَ، وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلٰى زِيٰارَتِهِ ، ثُمَّ الْعَوْدَ اِلَيْهِ ، بِرَحْمَتِکَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ لاٰتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنّٰا لِزِيٰارَةِ سَيِّدِنٰا وَاِمٰامِنَا الْمَفْرُوْضِ طٰاعَتِهِ عَلَيْنٰا ، وَارْزُقْنٰا زِيٰارَتَهُ أَبَداً مٰا أَبْقَيْتَنٰا ، اِنَّکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ، وَالْمَنِّ الْجَسِيْمِ ، وَصَلَّى اللّٰه عَلٰى سَيِّدِنٰا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطّٰاهِرِيْنَ ۔[1]

---

[1] تحفۃ الزائر: (خطوط) ۲۹۷۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

اس باب کے آخر میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں حضرت بقیۃ اللہ الاعظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت نقل کرتے ہیں:

اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یا صٰاحِبَ الزَّمٰانِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یاخَلِیْفَةَ الرَّحْمٰانِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یاشَرِیْکَ الْقُرْاٰنِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یاقٰاطِعَ الْبُرْهٰانِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یا اِمٰامَ الْاِنْسِ وَالْجآنِّ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبآئِکَ الطَّیِّبِیْنَ ، وَأَجْدٰادِکَ الطّٰاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهُ . [1]

---

[1] صحیفۂ مہدیہ: ۶۱۰۔

ستائیسواں باب

زیارت کے بعد کی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں

اس باب میں ہم دعائے جامعہ میں سے آٹھ دعائیں بیان کریں گے کہ جنہیں حضرت امام رضا علیہ السلام اور تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے بعد پڑھا جاتا ہے:

﴿۱﴾

پہلی دعا (عالية المضامين)

سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا ہر معصوم علیہم السلام کی زیارت کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

أَللّٰهُمَّ اِنِّي زُرْتُ هٰذَا الْاِمٰامَ مُقِرّاً بِاِمٰامَتِهِ ، مُعْتَقِداً لِفَرْضِ طٰاعَتِهِ ، فَقَصَدْتُ مَشْهَدَهُ بِذُنُوْبِي وَعُيُوْبِي ، وَمُوْبِقٰاتِ اٰثٰامِي ، وَكَثْرَةِ سَيِّئٰاتِي وَخَطٰايٰايَ وَمٰا تَعْرِفُهُ مِنِّي ، مُسْتَجِيْراً بِعَفْوِكَ ، مُسْتَعِيْذاً بِحِلْمِكَ ، رٰاجِياً رَحْمَتَكَ ، لاٰجِياً اِلٰى رُكْنِكَ ، عٰآئِذاً بِرَأْفَتِكَ ، مُسْتَشْفِعاً بِوَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيآئِكَ ، وَصَفِيِّكَ وَابْنِ أَصْفِيٰآئِكَ ، وَأَمِيْنِكَ وَابْنِ اُمَنٰآئِكَ ، وَخَلِيْفَتِكَ وَابْنِ خُلَفٰآئِكَ ، اَلَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَرِضْوٰانِكَ ، وَالذَّرِيْعَةَ اِلٰى رَأْفَتِكَ وَغُفْرٰانِكَ .

أَللّٰهُمَّ وَأَوَّلُ حٰاجَتِي اِلَيْكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي مٰا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِي عَلٰى كَثْرَتِهٰا ، وَأَنْ تَعْصِمَنِي فِيْمٰا بَقِي مِنْ عُمْرِي ، وَتُطَهِّرَ دِيْنِي مِمّٰا يُدَنِّسُهُ وَيُشِيْنُهُ وَيُزْرِي بِهِ ، وَتَحْمِيَهُ مِنَ الرَّيْبِ وَالشَّكِ ، وَالْفَسٰادِ وَالشِّرْكِ ، وَتُثَبِّتَنِي عَلٰى طٰاعَتِكَ وَطٰاعَةِ

رَسُوْلِکَ ، وَذُرِّيَتِهِ النُّجَبآءِ السُّعَدآءِ ، صَلَوٰاتُکَ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَتُکَ وَسَلاٰمُکَ وَبَرَکاٰتُکَ ، وَتُحْيِيَنِي مآ أَحْيَيْتَنِي عَلٰى طٰاعَتِهِمْ ، وَتُمِيْتَنِي اِذٰا أَمَتَّنِي عَلٰى طٰاعَتِهِمْ ، وَأَنْ لاٰ تَمْحُوَ مِنْ قَلْبِي مَوَدَّتَهُمْ وَمَحَبَّتَهُمْ وَبُغْضَ أَعْدآئِهِمْ ، وَمُرٰافَقَةَ أَوْلِيآئِهِمْ ، وَبِرَّهُمْ .وَأَسْأَلُکَ يا رَبِّ أَنْ تَقْبَلَ ذٰلِکَ مِنِّي، وَتُحَبِّبَ اِلَيَّ عِبادَتَکَ ، وَالْمُوٰاظَبَةَ عَلَيْهٰا، وَتُنَشِّطَنِي لَهٰا ، وَتُبَغِّضَ اِلَيَّ مَعٰاصِيَ وَمَحٰارِمَکَ ، وَتَدْفَعِنِي عَنْهٰا ، وَتُجَنِّبَنِي التَّقْصِيْرُ فِي صَلاٰتِي وَالْاِسْتِهٰانَةَ بِهٰا ، وَالتَّرٰاخِيَ عَنْهٰا ، وَتُوَفِّقَنِي لِتَأْدِيَتِهٰا کَمٰا فَرَضْتَ وَأَمَرْتَ بِهِ ، عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِکَ صَلَوٰاتُکَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَرَحْمَتُکَ وَبَرَکاٰتُکَ ، خُضُوْعاً وَخُشُوْعاً، وَتَشْرَحَ صَدْرِي لِإِيْتآءِ الزَّکاٰةِ ، وَاِعْطآءِ الصَّدَقاٰتِ ، وَبَذْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسانِ ، اِلٰى شِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَمُوٰاسٰاتِهِمْ، وَلاٰتَتَوَفّانِي اِلّٰا بَعْدَ أَنْ تَرْزُقَنِي حَجَّ بَيْتِکَ الْحَرٰامِ ، وَزِيارَةَ قَبْرِ نَبِيِّکَ ، وَقُبُوْرِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلاٰمَ . وَأَسْأَلُکَ يٰا رَبِّ تَوْبَةً نَصُوْحاً تَرْضٰاهٰا ، وَنِيَّةً تَحْمَدُهٰا ، وَعَمَلاً صٰالِحاً تَقْبَلُهُ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمُنِي اِذٰا تَوَفَّيْتَنِي، وَتُهَوِّنَ عَلَيَّ سَکَرٰاتِ الْمَوْتِ ، وَتَحْشُرَنِي فِي زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ، وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ ، وَتَجْعَلَ دَمْعِي غَزِيْراً فِي طٰاعَتِکَ ، وَعَبْرَتِي جٰارِيَةً فِيْمٰا يُقَرِّبُنِي مِنْکَ ، وَقَلْبِي عَطُوْفاً عَلٰى أَوْلِيآئِکَ ، وَتَصُوْنَنِي فَي هٰذِهِ الدُّنْيا مِن الْعٰاهٰاتِ وَالْاٰفاتِ ، وَالْأَمْرٰاضِ الشَّدِيْدَةِ ، وَالْأَسْقامِ الْمُزْمِنَةِ ، وَجَمِيْعِ أَنْوٰاعِ الْبَلآءِ وَالْحَوٰادِثِ ، وَتَصْرِفَ قَلْبِي عَنِ الْحَرٰامِ ، وَتُبَغِّضَ اِلَيَّ مَعٰاصِيَکَ، وَتُحَبِّبَ اِلَيَّ الْحَلاٰلَ ، وَتَفْتَحَ اِلَيَّ أَبْوٰابَهُ ، وَتُثَبِّتَ نِيَّتِي وَفِعْلِي عَلَيْهِ، وَتَمُدَّ فِي عُمْرِي ، وَتُغْلِقَ أَبْوٰابَ الْمِحَنِ عَنِّي، وَلاٰتَسْلُبَنِي مٰا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيَّ، وَلاٰتَسْتَرِدَّ شَيْئاً مِمّٰا أَحْسَنْتَ بِهِ اِلَيَّ، وَلاٰتَنْزِعَ مِنِّي النِّعَمِ الَّتِي أَنْعَمْتَ بِهٰا عَلَيَّ وَتَزِيْدَ فِيْمٰا خَوَّلْتَنِي ، وَتُضٰاعِفَهُ أَضْعافاً مُضٰاعَفَةً، وَتَرْزُقَنِي مٰالاً کَثِيْراً وَاسِعاً سآئِغاً،

هَنِيئًا نامِياً وافِياً ، وَعِزّاً باقِياً كافِياً ، وَجاهاً عَرِيضاً مَنِيعاً ، وَنِعَمَةً سابِغَةً عآمَةً، وَتُغَنِيَنِي بِذٰلِكَ عَنِ الْمَطالِبِ الْمُنَكَّدَةِ، وَالْمَوارِدِ الصَّعْبَةِ ، وَتُخَلِّصَنِي مِنْها مُعافاً فِي دِيْنِي وَنَفْسِي وَوَلَدِي، وَما أَعْطَيْتَنِي وَمَنَحْتَنِي، وَتَحْفَظَ عَلَيَّ مالِي وَجَمِيْعَ ما خَوَّلْتَنِي ، وَتَقْبِضَ عَنِّي أَيْدِي الْجَبابِرَةِ ، وَتَرُدَّنِي اِلٰى وَطَنِي ، وَتُبَلِّغَنِي نِهايَةَ أَمَلِي فِي دُنْيايَ وَاٰخِرَتِي ، وَتَجْعَلَ عاقِبَةَ أَمْرِي مَحْمُوْدَةً حَسَنَةً سَلِيْمَةً ، وَتَجْعَلُنِي رَحِيْبَ الصَّدْرِ ، واسِعَ الْحالِ ، حَسَنَ الْخُلُقِ ، بَعِيْداً مِنَ الْبُخْلِ وَالْمَنْعِ ، وَالنِّفاقِ وَالْكِذْبِ وَالْبُهْتِ ، وَقَوْلِ الزُّوْرِ ، وَتَرْسَخَ فِي قَلْبِي مَحَبَّةَ مُحَمَّدٍ واٰلِ مُحَمَّدٍ وَشِيْعَتِهِمْ، وَتَحْرُسَنِي يا رَبِّ فِي نَفْسِي وَأَهْلِي وَمالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِ حُزّانَتِي وَاِخْوانِي وَأَهْلِ مَوَدَّتِي وَذُرِّيَّتِي بِرَحْمَتِكَ وَجُوْدِكَ .أَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حاجاتِي عِنْدَكَ ، وَقَدِ اسْتَكْثَرْتُها لِلُؤْمِي وَشُحِّي ، وَهِيَ عِنْدَكَ صَغِيْرَةٌ حَقِيْرَةٌ ، وَعَلَيْكَ سَهْلَةٌ يَسِيْرَةٌ ، فَأَسْأَلُكَ بِجاهِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ عِنْدَكَ ، وَبِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ، وَبِما أَوْجَبْتَ لَهُمْ ، وَبِسآئِرِ أَنْبِيآئِكَ وَرُسِلِكَ وَأَصْفِيآئِكَ ، وَأَوْلِيآئِكَ الْمُخْلَصِيْنَ مِنْ عِبادِكَ ، وَباسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ لَمّا قَضَيْتَها كُلَّها، وَأَسْعَفْتَنِي بِها ، وَلَمْ تُخَيِّبْ أَمَلِي وَرَجآئِي ، وَشَفِّعْ صاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ فِيَّ .يا سَيِّدِي يا وَلِيَّ اللّٰهِ ، يا أَمِيْنَ اللّٰهِ ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْحاجاتِ كُلِّها ، بِحَقِّ اٰبآئِكَ الطّاهِرِيْنَ ، وَبِحَقِّ أَوْلادِ الْمُنْتَجَبِيْنَ ، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ تَقَدَّسَتْ أَسْمآئُهُ ، اَلْمَنْزِلَةَ الشَّرِيْفَة ، وَالْمُرْتَبَةَ الْجَلِيْلَةَ ، وَالْجاهَ الْعَرِيْضَ .أَللّٰهُمَّ لَوْ عَرَفْتَ مَنْ هُوَ أَوْجَهُ عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا الْإِمامِ وَمِنْ اٰبآئِهِ وَأَبْنآئِهِ الطّاهِرِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَالصَّلاةُ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعآئِي، وَقَدَّمْتُهُمْ أَمامَ حاجَتِي وَطَلِباتِي هٰذِهِ ، فَاسْمَعْ مِنِّي وَاسْتَجِبْ لِي ، وَافْعَلْ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ أَللّٰهُمَّ وَما قَصُرَتْ

عَنْهُ مَسْئَلَتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ فِطْنَتِي ، مِنْ صَالِحِ دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي ، فَامْنُنْ بِهِ عَلَيَّ ، وَاحْفَظْنِي وَاحْرُسْنِي ، وَهَبْ لِي وَاغْفِرْ لِي ، وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوْءٍ أَوْ مَكْرُوْهٍ مِنْ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ ، أَوْ سُلْطَانٍ عَنِيْدٍ ، أَوْ مُخَالِفٍ فِي دِيْنٍ ، أَوْ مُنَازِعٍ فِي دُنْيَا ، أَوْ حَاسِدٍ عَلَيَّ نِعْمَةً ، أَوْ ظَالِمٍ أَوْ بَاغٍ ، فَاقْبِضْ عَنِّي يَدَهُ ، وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ ، وَاشْغَلْهُ بِنَفْسِهِ ، وَاكْفِنِي شَرَّهُ وَشَرَّ أَتْبَاعِهِ وَشَيَاطِيْنِهِ، وَأَجِرْنِي مِنْ كُلِّ مَا يَضُرُّنِي وَيُجْحِفُ بِي ، وَأَعْطِنِي جَمِيْعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، مِمَّا أَعْلَمُ وَمِمَّا لَا أَعْلَمُ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ ، وَلِإِخْوَانِي وَأَخَوَاتِي ، وَأَعْمَامِي وَعَمَّاتِي ، وَأَخْوَالِي وَخَالَاتِي ، وَأَجْدَادِي وَجَدَّاتِي ، وَأَوْلَادِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ ، وَأَزْوَاجِي وَذُرِّيَّاتِي وَأَقْرِبَآئِي وَأَصْدِقَآئِي ، وَجِيْرَانِي وَاِخْوَانِي فِيْكَ ، مِنْ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ، وَلِجَمِيْعِ أَهْلِ مَوَدَّتِي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، اَلْأَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، وَلِجَمِيْعِ مَنْ عَلَّمَنِي خَيْراً أَوْ تَعَلَّمَ مِنِّي عِلْماً اَللّٰهُمَّ أَشْرِكْهُمْ فِي صَالِحِ دُعَآئِي ، وَزِيَارَتِي لِمَشْهَدِ حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ، وَأَشْرِكْنِي فِي صَالِحِ أَدْعِيَتِهِمْ ،بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَبَلِّغْ وَلِيَّكَ مِنْهُمُ السَّلَامَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ، وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ ، أَنْتَ وَسِيْلَتِي اِلَى اللّٰهِ ، وَذَرِيْعَتِي اِلَيْهِ ، وَلِي حَقُّ مَوَالَاتِي وَتَأْمِيْلِي ، فَكُنْ شَفِيْعِي اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْوُقُوْفِ عَلٰى قِصَّتِي هٰذِهِ، وَصَرْفِي عَنْ مَوْقِفِي هٰذَا بِالنُّجْحِ، وَبِمَا سَأَلْتُهُ كُلَّهُ ، بِرَحْمَتِهِ وَقُدْرَتِهِ.أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي عَقْلاً كَامِلاً ، وَلُبًّا رَاجِحاً ، وَعِزًّا بَاقِياً ، وَقَلْباً زَكِيًّا ، وَعَمَلاً كَثِيْراً ، وَأَدَباً بَارِعًا ، وَاجْعَلْ ذٰلِكَ كُلَّهُ لِي، وَلَاتَجْعَلْهُ عَلَيَّ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

---

[1] مصباح الزائر ۴۶۸، بحار الانوار: ۱۰۲/۱۶۹، کتاب في الزیارات والادعیۃ (مخطوط) ۲۴۔

﴿۲﴾

دوسری دعا

یہ دعا حضرت امام رضا علیہ السلام اور تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے بعد پڑھنا مستحب ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنْ كانَتْ ذُنُوبِي قَدْ أَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ ، وَحَجَبَتْ دُعآئِي عَنْكَ ، وَحالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُقْبِلَ عَلَيَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ ، وَتَنْشُرُ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ ، وَتُنْزِلُ عَلَيَّ بَرَكاتِكَ .وَاِنْ كانَتْ قَدْ مَنَعَتْ أَنْ تَرْفَعَ لِي اِلَيْكَ صَوْتاً وَ تَغْفِرَ لِي ذَنْباً ، وَ تَتَجاوَزَ عَنْ خَطِيْئَةٍ مُهْلِكَةٍ، فَها أَنَا ذا مُسْتَجِيْرٌ بِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلالِكَ، وَمُتَوَسِّلٌ اِلَيْكَ ، وَمُتَقَرِّبٌ اِلَيْكَ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ، وَأَكْرَمِهِمْ عَلَيْكَ وَأَوْلاهُمْ بِكَ ، وَأَطْوَعِهِمْ لَكَ ، وَأَعْظَمِهِمْ مَنْزِلَةً وَمَكاناً عِنْدَكَ ، مُحَمَّدٍ وَبِعِتْرَتِهِ الطّاهِرِيْنَ ، اَلْأَئِمَةِ الْهُداةِ الْمَهْدِيِّيْنَ ، اَلَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلىٰ خَلْقِكَ طاعَتَهُمْ، وَأَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ، وَجَعَلْتَهُمْ وُلاةِ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِكَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ يا مُذِلَّ كُلِّ جَبّارٍ عَنِيْدٍ ، وَيا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، بَلَغَ مَجْهُوْدِي ، فَهَبْ لِي نَفْسِيَ السّاعَةَ ، وَرَحْمَةً مِنْكَ تَمُنُّ بِها عَلَيَّ ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ .

پھر ضریح مقدس کو بوسہ دو اور اپنے دونوں رخسار اس سے مس کرو اور پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذا مَشْهَدٌ لايَرْجُوْ مَنْ فاتَتْهُ فِيْهِ رَحْمَتُكَ، أَنْ يَنالَها فِي غَيْرِهِ ، وَلا أَحَدٌ أَشْقىٰ مِنِ امْرَءٍ قَصَدَهُ مُؤَمِّلاً فَابَ عَنْهُ خآئِباً .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْإِيابِ، وَخَيْبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْمُناقَشَةِ عِنْدَ الْحِسابِ ، وَحاشاكَ يا رَبِّ أَنْ تُقْرِنَ طاعَةَ وَلِيِّكَ بِطاعَتِكَ ، وَمُوالاتِهِ بِمُوالاتِكَ ، وَمَعْصِيَتِهِ بِمَعْصِيَتِكَ ، ثُمَّ تُؤْيِسَ زآئِرَهُ ، وَالْمُتَحَمِّلَ مِنْ بُعْدِ الْبِلادِ اِلىٰ قَبْرِهِ ؛ وَعِزَّتِكَ يا رَبِّ لايَنْعَقِدُ عَلىٰ ذٰلِكَ

ضَمِيْرِي ، اِذْ كانَتِ الْقُلُوْبُ اِلَيْكَ بِالْجَمِيْلِ تُشِيْرُ. (۱)

﴿۳﴾

تیسری دعا

یہ دعا بھی حضرت امام رضا علیہ السلام اور تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے بعد پڑھنا مستحب ہے:

يا وَلِيَّ اللّٰهِ ؛ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْباً لاٰيَأْتِي عَلَيْهٰا اِلّا رِضاكَ ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكَ عَلٰى سِرِّهِ ، وَاسْتَرْعاكَ أَمْرَ خَلْقِهِ ، وَقَرَنَ طاعَتَكَ بِطاعَتِهِ ، وَمُوالاتَكَ بِمَوالاتِهِ ، تَوَلَّ صَلاحَ حالِي مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَاجْعَلْ حَظِّي مِنْ زِيارَتِكَ تَخْلِيْطِي بِخالِصِي زُوّارِكَ ، اَلَّذِيْنَ تَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي عِتْقِ رِقابِهِمْ ، وَتَرْغَبُ اِلَيْهِ فِيْ حُسْنِ ثَوابِهِمْ .فَهٰا أَنَا الْيَوْمَ بِقَبْرِكَ لآئِذٌ ، وَبِحُسْنِ دِفاعِكَ عَنِّي عائِذٌ ، فَتَلافِنِي يا مَوْلايَ وَأَدْرِكْنِي ، وَاَسْأَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي ، فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقاماً كَرِيْماً ، (وَجاهاً عَظِيْماً)صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً.(۲)

﴿۴﴾

چوتھی دعا

یہ دعا بھی حضرت امام رضا علیہ السلام اور تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے بعد پڑھنا مناسب ہے:

أَللّٰهُمَّ لَوْ وَجَدْتُ شَفِيْعاً أَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيارِ، اَلْأَتْقِيآءِ الْأَبْرارِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ لاَسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ اِلَيْكَ ، وَهٰذا قَبْرُ وَلِيٍّ مِنْ أَوْلِيآئِكَ

۱۔ مصباح الزائر: ۴۷۱، بحار الانوار: ۱۰۲/۱۷۲، کتاب في الزيرات والادعية (مخطوط) ۲۸۔

۲۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۱۷۳۔

وَسَيِّدِ مِنْ أَصْفِيآئِکَ ، وَمَنْ فَرَضْتَ عَلَى الْخَلْقِ طٰاعَتَهُ ، قَدْ جَعَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ ، أَسْأَلُکَ يا رَبِّ بِحُرْمَتِهِ عِنْدَکَ ، وَبِحَقِّهِ عَلَيْکَ ، لَمّٰا نَظَرْتَ اِلَيَّ نَظْرَةً رَحِيْمَةً مِنْ نَظَراٰتِکَ ، تَلُمُّ بِهٰا شَعْثِي ، وَتَصْلُحُ بِهٰا حٰالِي فِى الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ ، فَاِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِي لَمّٰا فاٰتَتِ الْعَدَدَ ، وَجاٰزَتِ الْأَمَدَ ، عَلِمْتُ أَنَّ شَفاٰعَةَ کُلِّ شٰافِعٍ دُوْنَکَ أَوْلِيآئِکَ تَقْصُرُ عَنْهٰا ، فَوَصَلْتُ الْمَسِيْرَ فِى بَلَدِي ، قاٰصِداً وَلِيَّکَ بِالْبُشْرٰى ، وَمُتَعَلِّقاً مِنْهُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ، وَهٰا أَنَا يا مَوْلاٰيَ قَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِ اِلَيْکَ ، وَأَقْسَمْتُ بِهِ عَلَيْکَ ، فَارْحَمْ غُرْبَتِي ، وَاقْبَلْ تَوْبَتِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي لاٰ اُعَوِّلُ عَلٰى صٰالِحَةٍ سَلَفَتْ مِنِّي ، وَلاٰ أَثِقُ بِحَسَنَةٍ تَقُوْمُ بِالْحُجَّةِ عَنِّي ، وَلَوْ أَنِّآي قَدَّمْتُ حَسَناٰتِ جَمِيْعِ خَلْقِکَ ، ثُمَّ خٰالَفْتُ طٰاعَةَ أَوْلِيآئِکَ ، لَکاٰنَتْ تِلْکَ الْحَسَناٰتُ مُزْعِجَةً لِي عَنْ جِواٰرِکَ ، غَيْرَ حآئِلَةٍ بَيْنِي وَبَيْنِ ناٰرِکَ ، فَلِذٰلِکَ عَلِمْتُ أَنَّ أَفْضَلَ طٰاعَتِکَ طٰاعَةُ أَوْلِيآئِکَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَوَجُّهِي بِمَنْ تَوَجَّهْتُ بِهِ اِلَيْکَ ، فَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنِّي غَيْرُکَ واٰجِدٍ أَعْظَمُ مِقْداٰراً مِنْهُمْ ، لِمَکاٰنِهِمْ مِنْکَ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ بِالْاِنْعاٰمِ مَوْصُوْفٌ ، وَوَلِيُّکَ بِالشَّفاٰعَةِ لِمَنْ أَتاٰهُ مَعْرُوْفٌ ، فَاِذٰا شَفَعَ فِيَّ مُتَفَضِّلاً ، کاٰنَ وَجْهُکَ عَلَيَّ مُقْبِلاً ، وَاِذٰا کاٰنَ وَجْهُکَ عَلَيَّ مُقْبِلاً أَصَبْتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً اَللّٰهُمَّ فَکَمٰا أَتَوَسَّلُ بِهِ اِلَيْکَ أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِالرِّضٰا وَالنِّعَمِ، أَللّٰهُمَّ أَرْضِهِ عَنّٰا، وَلاٰتُسْخِطْهُ عَلَيْنٰا وَاهْدِنٰا بِهِ وَلاٰتُضِلَّنٰا فِيْهِ ، وَاجْعَلْنٰا فِيْهِ عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِي تَخْتاٰرُهُ ، وَأَضِفْ طٰاعَتِي اِلٰى خيالِصِ نِيَّتِي فِى تَحِيَّتِي يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى خِيٰارِ خَلْقِکَ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ کَمَا انْتَجَبْتَهُمْ عَلَى الْعٰالَمِيْنَ وَاخْتَرْتَهُمْ عَلٰى عِلْمٍ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى حُجَّتِکَ وَصَفْوَتِکَ مِنْ بَرِيَّتِکَ التّٰالِي لِنَبِيِّکَ الْمُقِيْمِ لِأَمْرِکَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طٰالِبٍ ، وَصَلِّ عَلٰى فاٰطِمَةَ الزَّهْرآءِ سَيِّدَةِ نِسآءِ الْعٰالَمِيْنَ ، وَصَلِّ عَلَى

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ شَنَفَي عَرْشِكَ، وَدَلِيْلَي خَلْقِكَ عَلَيْكَ وَدُعَاتِهِمْ اِلَيْكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الصَّالِحِ الْبَاقِي ، مِصَابِيْحِ الظَّلَامِ ، وَحُجَجِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنَامِ خَزَنَةِ الْعِلْمِ أَنْ يَعْدِمَ ، وَحُمَاةِ الدِّيْنِ أَنْ يَسْقُمَ ، صَلَاةً يَكُوْنُ الْجَزَآءُ عَلَيْهَا أَتَمَّ رِضْوَانِكَ وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ ، وَكِرَآئِمَ اِحْسَانِكَ. أَللّٰهُمَ الْعَنْ أَعْدَآئَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَجْمَعِيْنَ وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيْمِ ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.[1]

﴿۵﴾

پانچویں دعا

يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْجَامِعَةِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَالْمِنَنِ الْمُتَتَابِعَةِ وَالْآلَآءِ الْمُتَوَاتِرَةِ ، وَالْأَيَادِي الْجَمِيْلَةِ (الْجَلِيْلَةِ) وَالْمَوَاهِبِ الْجَزِيْلَةِ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدِنِ الصَّادِقَيْنِ وَأَعْطِنِي سُؤْلِي، وَاجْمَعْ شَمْلِي، وَلَمْ شَعَثِي، وَزَكِّ عَمَلِي وَلَاتُزِلَّ قَدَمِي، وَلَاتَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً ، وَلَاتُخَيِّبْ طَمَعِي ، وَلَاتُبْدِ عَوْرَتِي ، وَلَاتَهْتِ سِتْرِي ، وَلَاتُوْحِشْنِي وَلَاتُؤْيِسْنِي ، وَكُنْ بِي رَئُوْفاً رَحِيْماً ، وَاهْدِنِي وَزَكِّنِي وَطَهِّرْنِي وَصَفِّنِي وَاصْطَفِنِي ، وَخَلِّصْنِي وَاسْتَخْلِصْنِي وَاصْنَعْنِي وَاصْطَنِعْنِي وَقَرِّبْنِي اِلَيْكَ ، وَلَاتُبَاعِدْنِي عَنْكَ ، وَالْطُفْ بِي ، وَلَاتُخْفِنِي (وَلَاتُخَيِّبْنِي)، وَأَكْرِمْنِي وَلَاتُهِنِّي ، وَمَا أَسْأَلُكَ فَلَاتَحْرِمْنِي ، وَمَا لَا أَسْأَلُكَ فَاجُمَعْهُ لِي، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَأَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ ، وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَبِحُرْمَةِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ

---

[1] کتاب في الزیارات والادعیۃ (مخطوط) ۳۶۔

وَجَعْفَرٍ وَمُوسٰى وَعَلَيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الْبَاقِي صَلَوٰاتُكَ وَبَرَكَاتُكَ عَلَيْهِمْ ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَتُعَجِّلَ فَرَجَ قَآئِمِهِمْ بِأَمْرِكَ، وَتَنْصُرَهُ وَتَنْتَصِرَ بِهِ لِدِيْنِكَ، وَتَجْعَلُنِي فِي جُمْلَةِ النَّاجِيْنَ بِهِ، وَالْمُخْلِصِيْنَ فِي طَاعَتِهِ .وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّهِمْ لَمَّا اسْتَجَبْتَ لِي دَعْوَتِي ، وَقَضَيْتَ حَاجَتِي ، وَأَعْطَيْتَنِي سُؤْلِي ، وَكَفَيْتَنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ، يَا نُوْرُ يَا بُرْهَانُ ، يَا مُنِيْرُ يَا مُبِيْنُ ، يَا رَبِّ اكْفِنِي شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ، وَأَسْأَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۔[۱]

﴿۶﴾

چھٹی دعا

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَلاٰتَدَعْ لِي فِي هٰذَا الْمَكَانِ الْمُكَرَّمِ ، وَالْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَلاٰ هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ ، وَلاٰ كَرْباً اِلَّا كَشَفْتَهُ ، وَلاٰ غَمّاً اِلَّا أَذْهَبْتَهُ ، وَلاٰ حُزْناً اِلَّا سَلَبْتَهُ ، وَلاٰ دِيْناً اِلَّا قَضَيْتَهُ ، وَلاٰ عَدُوًّا اِلَّا كَفَيْتَهُ (قَصَمْتَهُ)، وَلاٰ مَرِيْضاً اِلَّا شَفَيْتَهُ وَعَافَيْتَهُ ، وَلاٰ عَارِياً اِلَّا كَسَوْتَهُ ، وَلاٰ عَيْباً اِلَّا سَتَرْتَهُ وَلاٰ رِزْقاً اِلَّا بَسَطْتَهُ ، وَلاٰ خَوْفاً اِلَّا أَمَنْتَهُ ، وَلاٰ شَمَلاً اِلَّا جَمَعْتَهُ ، وَلاٰ غَآئِباً اِلَّا حَفِظْتَهُ وَأَدَّيْتَهُ ، وَلاٰ دَعْوَةً اِلَّا أَجَبْتَهٰا ، وَلاٰ مَسْأَلَةً اِلَّا أَعْطَيْتَهٰا ، وَلاٰ أَمَانَةً اِلَّا أَدَّيْتَهٰا ، وَلاٰ فِتْنَةً اِلَّا صَرَّفْتَهٰا ، وَلاٰ حَاجَةً مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فِيْهٰا رِضًى وَ لِي فِيْهٰا صَلاٰحٌ اِلَّا قَضَيْتَهٰا ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[۲]

۱۔ کتاب في الزیارات والادعیۃ (مخطوط):۳۲۔

۲۔ کتاب في الزیارات والادعیۃ (مخطوط):۳۳۔

﴿۷﴾

ساتویں دعا

زیارات کی کتابوں سے نقل ہوا ہے کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کے حرم میں بالاسر کے مقام پر پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ يا ذَا الْجُوْدِ الْأَبَدِيِّ ، وَالْبَقآءِ السَّرْمَدِيِّ ، اَلْمَنْعُوْتِ بِصِفاتِ الْجَلالِ فِي أَزَلِ الْاٰزالِ وَأَبَدِ الْاٰبادِ ، يا مَنْ لاٰتَحْوِيْهِ الْأَقْطارُ ، وَلاٰيَمُرُّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ ، يا حاضِراً لَيْسَ بِمَوْجُوْدٍ ، يا غآئِباً لَيْسَ بِمَفْقُوْدٍ ، يا مَنْ لَيْسَ بِذَكَرٍ وَلاٰ اُنْثٰى ، وَلاٰ قَوْلٍ وَلاٰ مَعْنًى ، وَيا مَنْ عَبَّرَتْ عَنْهُ الْعُقُوْلُ بِغَيْرِ مَعْرِفَةِ الْمَعْنٰى ، يا مَنْ لَمْ يَسْبِقْ كَوْنُهُ أَوَّلاً عَلٰى كَوْنِهِ اٰخِراً ، وَلاٰ كَوْنِهِ باطِناً عَلٰى كَوْنِهِ ظاهِراً ، وَجْعَلَ الْعُقُوْلَ فِي بَيْداٰءِ كِبْرِيآئِهِ وَالِهَةً حَيارٰى ، يا مَنْ لَيْسَ بِقَرِيْبٍ فَيُناٰحَ ، وَلاٰ بَعِيْدٍ فَيُنادىٰ ، يا اَللّٰهُ يا أَعْدَلَ الْأَعْدَلِيْنَ ، يا مَنْ تَقَدَّسَ عَنْ أَفْعالِ الْمَخْلُوْقِيْنَ ، وَيا باعِثَ الْأَنْبِيآءِ الْمَعْصُوْمِيْنَ أَصْلاً وَفَرْعاً وَخَلْقاً وَخُلُقاً ، لِتَنْقادَ اِلَى اتِّباعِهِمْ عُقُوْلُ الْمَأْمُوْرِيْنَ ، يا مُسْتَخْلِفَ الْأَئِمَّةِ الطّاهِرِيْنَ ، كَماٰ جَرَتْ سُنَّةٌ فِي الْأُمَمِ الْماضِيْنَ ، يا مَنْ عِلْمُهُ لاٰيَحْتاٰجُ اِلٰى مَقالٍ ، وَقَصْدُهُ لاٰيَحْتاٰجُ اِلٰى سُؤالٍ ، يا فاعِلاً بِغَيْرِ مُباشَرَةٍ ، وَعالِمًا بِغَيْرِ مُعاشَرَةٍ ، يا مَنْ تَقَدَّسَ عَنْ قَبْلٍ وَبَعْدٍ ، لِأَنَّهُ لاٰ قَبْلَ وَلاٰ بَعْدَ ، يا مَنْ يَسْبِقُ فِعْلُهُ عَلَى الْمَعْقُوْلاٰتِ ، لِأَنَّهُ فاعِلٌ بِغَيْرِ مِثالٍ وَلاٰ أَدَواٰتٍ ، يا فَرْداً لَمْ تُؤْنِسْهُ الْمَخْلُوْقاتُ ، يا واٰحِداً لَمْ تُوْحِشْهُ الْعَدَماٰتُ ، يا مُفْنِياً لِلْمَوْجُوْدِ لا لِلسَّأَمِ ، وَمُوْجِداً لِلْمَعْدُوْمِ لِاِظْهارِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ، وَلاٰيَنْتَظِرُ حُضُوْرَ الْأَزْمِنَةِ الْمُسْتَقْبَلاٰتِ ، يا مَنْ جَلَّ وَجُوْدُهُ الْأَزَلِيُّ عَنْ حُلُوْلِ الْأَرْضِيْنَ وَالسَّماواٰتِ ، وَعَزَّتْ عِزَّتُهُ عَنِ السُّكُوْنِ وَالْحَرَكاٰتِ ، يا مَنْ لاٰتُحاذِيْهِ الْأَجْراٰمُ ، وَلاٰيَتَرَدَّدُ فِي النَّقْضِ وَالْاِبْراٰمِ ، صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ ، اَلَّذِي عَقَدْتَ بِهِ الْغَمامَ ظُلَلاً ، وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً وَتَوَسُّلاً ، خَيْرِ الْبَرِيَّةِ شاباً وَكَهْلاً ، أَظْهَرِ الْمُظْهِرِيْنَ شِيْمَةً ، وَأَجْوَدِ الْمُسْتَمْطِرِيْنَ اِحْساناً ، وَأَعْظَمِ الْخَلْقِ جُرْثُوْمَةً ، اَلَّذِي أَوْضَحْتَ بِهِ الدَّلالاتِ ، وَأَتَمْتَ بِهِ الرِّسالاتِ ، وَصَلِّ عَلَى الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ عِتْرَتِهِ ، وَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ اُسْرَتِهِ ، وَشَرِّفْ لَدَيْكَ مَنازِلَهُمْ ، وَعَظِّمْ عِنْدَكَ مَراتِبَهُمْ ، وَاجْعَلْ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى مَجالِسَهُمْ، وَارْفَعْ اِلٰى دَرَجَةِ رَسُوْلِكَ دَرَجاتِهِمْ، وَتَمِّمْ بِلِقائِهِمْ سُرُوْرَهُ ، وَكَما أَنْجَزْتَ بِاِمامَتِهِمْ وَعْدَهُ، فَأَقْرِرْ بِرُؤْيَتِهِمْ عَيْنَهُ، وَعَجِّلْ لَنا فَرَجَهُمْ، وَافْعَلْ بِنا ما أَنْتَ أَهْلُهُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ .اِلٰهِي كَمْ مِنْ بَلاءٍ صَرَّفْتَهُ عَنِّي ، وَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ أَقْرَرْتَ بِها عَيْنِي .اِلٰهِي أَنْتَ الَّذِي أَجَبْتَنِي فِي الْاِضْطِرارِ، وَلَبَّيْتَ دَعْوَتِي عِنْدَ الْعِثارِ ، فَما وَجَدْتُكَ بَخِيْلاً حِيْنَ طَلَبْتُكَ ، وَلا مُنْقَبِضاً حِيْنَ أَرَدْتُكَ، بَلْ وَجَدْتُكَ لِدُعائِي سامِعًا ، وَلِصَوْتِي راحِماً ، فَلا عَدِمْتُ كَرِيْمَ الْعَطِيّاتِ ، وَلا خَلَوْتُ مِنْ نِعَمِكَ السّابِغاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُقِرُّ بِمُحَمَّدٍ وَأَوْصِيآئِهِ أَئِمَّةً وَحُجَجاً ، وَأَدِلّاءَ وَسُرُجاً ، فَادْعُنِي يَوْمَ حَشْرِي بِاِمامَتِهِمْ ، فَاِنَّكَ قُلْتَ ﴿يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُناسٍ بِأِمامِهِمْ﴾ [۱]۔ فَهٰؤُلآءِ أَئِمَّتِي فَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، اُولِي الْأَمْرِ الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِطاعَتِهِمْ ، وَاُولِي الْأَرْحامِ الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِصِلَتِهِمْ ، وَأَهْلِ الذِّكْرِ الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِمَسْأَلَتِهِمْ ، وَذَوِ الْقُرْبَ الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ ، وَالْمَوالِيَ الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِمُوالاتِهِمْ ، وَمَعْرِفَةِ حَقِّهِمْ ، وَأَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ أَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ ، وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْراً .اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَشْهَدُ بِحَقايِقِ الْأَيْمانِ ، وَصِدْقِ الْيَقِيْنِ أَنَّهُمْ خُلَفائُكَ فِي أَرْضِكَ ، وَحُجَجُكَ عَلٰى عِبادِكَ ، وَالْوَسآئِلُ اِلَيْكَ ، وَأَبْوابُ رَحْمَتِكَ ، فَصَلِّ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، وَاجْعَلْ حَظِّي مِنْ

۱۔ سورۂ اسراء، آیت: ۷۱۔

دُعآئِکَ اِجابَتَہُ ، وَلاتَجعَلُ حَظّي مِنہُ تِلاوَتَہُ أَللّٰھُمَّ اجعَلُ مَقامِي ھٰذا مَقامَ اِجابَۃٍ وَاستِعطافٍ ، وَلاتَجعَلہُ مَقامَ اِھانَۃٍ وَاستِخفافٍ ، فَقَدْ عَرَفْناکَ یا رَبِّ مُعطِیاً قَبلَ السُّؤالِ ، فَکَیفَ لاتَرجُوکَ عِندَ الضَّراعَۃِ وَالِابتِھالِ ، لاسِیَّما وَقَدْ وَعَدْتَنا بِالِاجابَۃِ حِینَ أَمَرْتَنا بِالدُّعآءِ ، وَضَمِنْتَ لَنا بَلُوغَ الرَّجآءِ ، وَأَنْتَ أَوْفَی الضّامِنِینَ وَأَرْحَمُ الرّاحِمِینَ .وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي اسْتَقَرَّ لَہُ کُلُّ شَيءٍ قَرارَہُ ، وَعِزِّکَ الَّذِي خَضَعَ لَہُ کُلُّ شَيءٍ ، اِلّا أَذِنْتَ لِصَوْتِي أَنْ یَعْرُجَ اِلَیْکَ ، وَلِدُعآئِي أَنْ یَدْخُلَ عَلَیْکَ ، وَأَنْ تَقْضَّ بَصَرَکَ عَنْ خَطِیْئَتِي کَما أَمَرْتَ الْمُؤْمِنِیْنَ ، لِأَنَّکَ أَوْلٰی بِہِ مِنَ الْمَأْمُوْرِیْنَ اِلٰھِي اِنْ أَخْلَقَتْ وَجْھِي کَثْرَۃُ ذُنُوْبِي ، وَأَسْقَطَتْ مَنْزِلَتِي کَثْرَۃُ عُیُوْبِي ، وَمَنَعَتْنِي مِنْکَ اِحْساناً ، وَزادَتْنِي عَلَیْکَ ھُواناً ، فَاِنِّي أَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِأَکْرَمِ خَلْقِکَ عَلَیْکَ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، اِلّا أَنْ عَفَوْتَ عَنِّي یا مَوْلایَ وَاوَیْلاہُ عَصَیْتَ مَنْ ھُوَ أَشْفَقُ مِنَ الْأُمَّھاتِ وَالْآبآءِ ، وَاوَیْلاہُ کُلَّما تُبْتُ عَرَضَتْ لِي خَطِیْئَۃٌ أُخْرٰی، وَاوَیْلاہُ وُقُوْفِي ذَلِیْلاً فِي الْمَلاءِ، وَاوَیْلاہُ اِنْ قالَ رَبِّي ﴿خُذُوْہُ﴾[1] فَیا لَہُ مِنْ مَأْخُوْذٍ لایُقْبَلُ فِیْہِ الْفِدآءُ ، وَلاتَنْفَعُہُ الرَّشٰی ، وَاوَیْلاہُ تَرَکْتَنِي خَطِیْئَتِي کَالطَّیْرِ لَیْسَ لَہُ وَکْرٌ وَلا مَأْوٰی ، وَاوَیْلاہُ یُبْلِي جِسْمِي وَخَطِیْئَتِي جَدِیْدَۃٌ لَیْسَ تَبْلٰی.أَللّٰھُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِي لَمّا فاتَتِ الْعَدَدَ ، وَجاوَزَتِ الْأَمَدَ ، عَلِمْتُ أَنَّ شَفاعَۃَ کُلِّ شافِعٍ تَقْصُرُ عَنْھا حالَۃَ اِعْراضِکَ ، لِأَنَّکَ اِذا أَرَدْتَ تَعْذِیْبَ الْمُعَذِّبِیْنَ أَخْلَیْتَ ذِکْرَھُمْ مِنْ قُلُوْبِ الشّافِعِیْنَ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلّا بِکَ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلّا بِکَ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ .فَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ ، وَأَوْجُہِ مُحَمَّدٍ وَأَھْلِ بَیْتِہِ الْمُشْرِقاتِ لَدَیْکَ ، وَمَقامِھِمِ الْعَظِیْمِ ، وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ أَسْمآئِکَ وَصِفاتِکَ

---

[1] سورۂ دخان، آیت: ۴۷، سورۂ الحاقّہ، آیت: ۳۰۔

وَوَحْدَانِيَّتِکَ الَّتِي ضَلَّتْ عَنْهَا الْاٰرَآءُ ، وَتَاهَتْ فِيْهَا الْعُقُوْلُ ، اِنْ کَانَ ذٰلِکَ فِي مَعْلُوْمِکَ مِنِّي اِلَّا عَفَوْتَ عَنِّي ، وَحَوَّلْتَ شَقَايَتِي اِلَى السَّعَادَةِ ، فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَآءُ وَتُثْبِتُ ، وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ اِلٰهِي عَصَيْتُکَ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ ، وَ اَمَنْتُ بِکَ فِي کُلِّ الْأَوْقَاتِ ، فَکَيْفَ يَغْلِبُ بَعْضُ عُمْرِي مُذْنِباً کُلَّ عُمْرِيْ مُؤْمِناً .اِلٰهِي وَعِزَّتِکَ لَوْ کَانَ لِي صَبْراً عَلَى عَذَابِکَ ، أَوْ جَلَداً عَلَى احْتِمَالِ عِقَابِکَ ، لَمَا سَأَلْتُکَ الْعَفْوَ عَنِّي ، وَلَصَبَرْتُ عَلَى انْتِقَامِکَ مِنِّي ، سَخَطاً عَلَى نَفْسِي کَيْفَ عَصَتْکَ ، وَمَقْتاً لَهَا کَيْفَ أَقْبَلْتَ عَلَيْهَا ، وَأَدْبَرَتْ مُعْرِضَةً عَنْکَ .اِلٰهِي کَيْفَ اٰيِسُ مِنْ رَحْمَتِکَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْنَ ، وَکَيْفَ أَرْجِعُ بِالْخَيْبَةِ عَنْکَ وَأَنْتَ أَکْرَمُ الْأَکْرَمِيْنَ ، بَيْتَ اِلَّا اِعْفَآءً ، وَلِسَآئِلِکَ اِلَّا اِعْطَآءً .اِلٰهِي أَمَرْتَ بِالْعَفْوِ وَأَنْتَ أَوْلَى مَنْ فَعَلَهُ ، وَنَدَبْتَ اِلَى الصَّفْحِ وَأَنْتَ أَوْلَى مَنْ عَجَّلَهُ ، وَمِنْکَ بَدْؤُهُ وَعَوْدُهُ ، وَأَنْتَ الَّذِي يُصْلِحُ الْفَاسِدِيْنَ ، وَيَرُدُّ الشّٰارِدِيْنَ ، کَيْفَ تُعْرِضُ عَنِ الْمُقْبِلِيْنَ اِلَيْکَ ، وَلَهُمْ شُهُوْدٌ مِنْکَ عَلَيْکَ ، سُبْحَانَکَ وَحَنَانَيْکَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي قُلْتُ ﴿وَأَمَّا السّٰآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾[1] وَأَنَا السّٰآئِلُ لَکَ وَالْخَآئِفُ مِنْکَ ، فَلَا تَنْهَرْ لِي رَبِّي ، فَمَا أَوْلَاکَ بِحُسْنِ النَّظَرِ لِي ، وَبِعِتْقِي اِذَا مَلَکْتَ رِقِّي ، وَبِالْعَفْوِ عَنِّي اِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْاِنْتِقَامِ مِنِّي.رَبِّ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُسْتَعَاذُ بِهِ غَيْرُکَ، وَ يُتَضَرَّعُ اِلَيْهِ سِوَاکَ، أَوْ يُخْضَعُ لَهُ اِلَّا أَنْتَ ، يَا ذَا الْحَوْلِ الشَّدِيْدِ الَّذِي لَايُطَاقُ ، وَالْقُوَّةِ الْعَظِيْمَةِ الَّتِي لَايَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ ، رَبِّ ارْحَمْ هٰذِهِ النَّفْسَ الْجَزُوْعَ ، وَهٰذَا الْبَدَنَ الْقَلُوْعَ ، الَّذِي لَايَسْتَطِيْعُ صَوْتَ رَعْدِکَ ، فَکَيْفَ يَسْتَطِيْعُ صَوْتَ (سَوْطِ) غَضَبِکَ ، وَلَايَقْوٰى عَلَى حَرِّ شَمْسِکَ ، فَکَيْفَ يَصْبِرُ عَلَى حَرِّ نَارِکَ ، فَوَعِزَّتِکَ

---

[1] سورۂ الضحیٰ، آیت:۱۰۔

لَأُلِحَّنَّ عَلَيْكَ ، وَلَأَقْرَعَنَّ الْبابَ أَبَدَ الدَّهْرِ ، وَاِنْ طَرَدْتَنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ ، وَلَأَدْعُوَنَّكَ وَاِنْ حَرَمْتَنِي ، اِذْ كانَ بَدْئِي مِنْكَ وَعَوْدِي اِلَيْكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ خَيْرَ غائِبٍ يَنْتَظِرُهُ رُوْحِي ، وَالْقَبْرَ خَيْرَ بَيْتٍ أَسْكَنْتَهُ جَسَدِي ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُلْقِنِي (تُلَقِّنَنِي) حُجَّتِي ، وَأَنْ تُرِيَنِي ما تَقَرُّ بِهِ عَيْنَي ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلُ مَلَكَ الْمَوْتِ الَّذِي تُرْسِلُهُ اِلَيَّ شَفِيْقاً عَلَيَّ ، مُتَعَطِّفاً عَلٰى ضَعْفِي ، اِذا اُرْسِلَ اِلَيَّ ، رَبِّ وَاِذا لَمْ يَكُنْ لِي ذاكِرٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيا ، فَكُنْ أَنْتَ الذّاكِرَ لِي، وَالْمُؤْنِسَ لِوَحْشَتِي ، وَالصّافِحَ عَنْ جُرْمِي ، وَالْمُنَوِّرَ لِقَبْرِي ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَقْرَبِ صِفاتِكَ اِلَى الْكَرَمِ، فَاِنَّكَ أَمَرْتَ الْمُوْسِرَ أَنْ لايَبْخَلَ عَلَى الْمُعْسِرِ ، وَأَنْتَ أَقْدَرُ الْمُوْسِرِيْنَ ، وَأَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ ، فَلا تَمْنَعْنِي بِجَلالِ الْمَلَكُوْتِ ، تَدارَكْنِي يا مَوْلايَ قَبْلَ ما أَمُوْتُ ، فَاِنَّكَ كَرِهْتَ لِلْمُضِيْفِ أَنْ يَمْنَعَ ضَيْفَهُ الْقِرآءَ مَعَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهِ ، وَاِنْ لَمْ يَهْلِكِ الضَّيْفُ بِمَنْعِهِ ، وَالْمُضِيْفُ يَنْقُصُهُ الْبَذْلُ ، وَأَنَا ضَيْفُكَ، وَمالِي غِنًى عَنْ قِرآئِكَ ، وَمَتٰى مَنَعْتَنِي بِتُّ طاوِياً فِي حِماكَ ، وَوَصَلْتُ اِلَى الْهَلاكِ ، يا مَنْ لايَنْقُصُهُ الْاِحْسانُ، وَلايَزِيْدُهُ الْحِرْمانُ، يا مَطْلُوْباً فِي كُلِّ مَكانٍ .اِلٰهِي لَيْسَ تَشْبَهُ مَسْأَلَتِي مَسْأَلَةَ السّآئِلِيْنَ ، لِأَنَّ السّآئِلَ اِذا مُنِعَ امْتَنَعَ وَرَجَعَ ، وَأَنَا أَسْأَلُكَ وَاُلِحُّ عَلَيْكَ ، لِثِقَتِي بِكَرَمِكَ وَجُوْدِكَ وَحَيآئِكَ عَنْ رَدِّ سآئِلٍ مُسْتَعْطٍ لِمَعْرُوْفِكَ ، يَلْتَمِسُ صَدَقَتَكَ ، وَيُنِيْخُ بِفِنآئِكَ ، وَيَطْرُقُ بابَكَ ، وَعِزَّتِكَ وَجَلالِكَ لَوْ طَبَّقَتْ ذُنُوْبِي بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمآءِ، وَخَرَقَتِ النُّجُوْمَ ، وَبَلَغَتْ أَسْفَلَ الثَّرٰى ، وَجاوَزَتِ الْأَرْضِيْنَ السّابِعَةَ السُّفْلٰى، وَأَوْفَتْ عَلَى الرَّمْلِ وَالْحَصٰى، ما رَدَّنِي الْيَأْسُ عَنْ تَوَقُّعِ غُفْرانِكَ ، وَلا صَرَفَنِي الْقُنُوْطُ عَنِ انْتِظارِ رِضْوانِكَ.رَبِّ ما أَحْسَنَ بَلآئَكَ عِنْدِي وَفِعالُكَ بِي ، رَبِّ

نٰادَيْتُکَ مُطِيْعاً مُسْتَصْرِخاً فَأَغِثْنِي، وَسَأَلْتُکَ عآئِلاً فَأَغْنِنِي، وَنَأَيْتُ عَنْکَ فَکُنْتَ قَرِيْباً مِنِّي ، فَکَيْفَ لاٰ أَشْکُوْکَ يا اِلٰهِي وَقَدْ أَطْلَقْتَ لِسٰانِي بِذِکْرِکَ رَحْمَةً لِي مِنْکَ ، وَأَضَأْتَ بَصَرِي حُجَّةً مِنْکَ عَلَيَّ ، وَدَلَلْتَ عَقْلِي عَلٰى تَوْبِيْخِ نَفْسِي ، وَقَدْ أَشْرَفْتُ عَلَى الْهَلَکَکِ فَتدٰارَکْتَنِي .فَمَنْ لِي بَعْدَکَ يا مَوْلاٰيَ، فَکَيْفَ يَسْتَغْنِي الْعَبْدُ عَنْ رَبِّهِ ، وَکَيْفَ يَسْتَغْنِي الْمُذْنِبُ عَمَّنْ يَمْلِکُ عُقُوْبَتَهُ، سَيِّدِي لَمْ أَزْدَدْ بِمَعْصِيَتِي اِلاّٰ فَقْراً ، وَلَمْ تَزْدَدْ عَنِّي اِلاّٰ غِنًى ، وَلَمْ تَزْدَدْ ذُنُوْبِي اِلاّٰ کَثْرَةً ، وَلَمْ يَزْدَدْ عَفْوُکَ اِلاّٰ سِعَةً ، فَارْحَمْ تَضَرُّعِي اِلَيْکَ ، وَانْتِصٰابِي بَيْنَ يَدَيْکَ ، يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ قُبُوْرُ أَوْلِيآئِکَ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ طٰاعَتَهُمْ ،وَجَعَلْتَ فِي أَعْنٰاقِ عِبٰادِکَ بَيْعَتَهُمْ ، وَخُلَفآئِکَ الَّذِيْنَ بِهِمْ تَأْخُذُ وَتُعْطِي ، وَبِهِمْ تُثِيْبُ وَتُعاقِبُ ، وَقَدْ قَصَدْتُهُمْ طَمَعاً بِمٰا أَعْدَدْتَهُ لِأَوْلِيآئِکَ ، فَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ ، فَاِنِّي لاٰ اُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ .اِلٰهِي أَتُحْرِقُ بِالنّٰارِ وَجْهِي وَکٰانَ لَکَ مُصَلِّياً ، .اِلٰهِي أَتُحْرِقُ بِالنّٰارِ وَ عَيْنِي وَکٰانَتْ مِنْ خَوْفِکَ بٰاکِيَةً.اِلٰهِي أَتُحْرِقُ بِالنّٰارِ قَلْبِي وَکٰانَ لَکَ مُحِبّاً.اِلٰهِي أَتُحْرِقُ بِالنّٰارِ جِسْمِي وَکٰانَ لَکَ خٰاضِعًا.اِلٰهِي أَتُحْرِقُ بِالنّٰارِ لِسٰانِي وَکٰانَ لِلْقُرْاٰنِ تٰالِياً وَلَکَ ذٰاکِراً .اِلٰهِي أَتُحْرِقُ بِالنّٰارِ أَرْکٰانِي وَکُنْتُ لَکَ رٰاکِعاً وَسٰاجِداً.اِلٰهِي رَجآئِي مِنْکَ اِحْسٰانٌ ، وَظَنِّي بِکَ غُفْرٰانٌ ، فَأَقِلْنِي عَثْرَتِي فَقَدْ کٰانَ الَّذِي کٰانَ ، اِلٰهِي بَقِيْتُ بَيْنَ خَوْفٍ وَرَجٰآءٍ ، فَخَوْفُکَ يُمِيْتُنِي ، وَرَجٰآئُکَ يُحْيِيْنِي ، وَالذُّنُوْبُ صِفٰاتِي ، وَالْعَفْوُ مِنْ صِفٰاتِکَ يٰا مَنْ لَهُ رِفْقٌ بِمَنْ يُعٰانِدُهُ ، فَکَيْفَ بِمَنْ يَتَوَلاّٰهُ وَيَسْتَعْطِفُهُ ، يٰا مَنْ کُلَّمٰا نُوْدِيَ أَجٰابَ ، أَنْتَ الَّذِي قُلْتَ مَنِ الَّذِي دَعٰانِي فَلَمْ اُلَبِّهِ ، وَمَنِ الَّذِي سَأَلَنِي فَلَمْ اُعْطِهِ ، وَمَنِ الَّذِي قٰامَ بِبٰالِي فَلَمْ اُجِبْهُ ، وَأَنْتَ الَّذِي قُلْتَ أَنَا الْجَوٰادُ وَمِنِّي الْجُوْدُ ، وَأَنَا الْکَرِيْمُ وَمِنِّي الْکَرَمُ ، وَمِنْ کَرَمِي عَلَى الْعٰاصِيْنَ أَنْ

أَكْلَأُهُمْ فِي مَضَاجِعِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْصُوْنِي ، وَأَتَوَلَّى حِفْظَهُمْ كَأَنْ لَمْ يُذْنِبُوا .رَبِّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْمَرَاحِمِ وَالْمَكَارِمِ الَّتِي أَنْكَرْتَ بِهَا عَلَى الْاٰيِسِيْنَ مِنْ رَوْحِكَ ، فَقُلْتَ ﴿إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾[1] اِلَّا مَا رَضِيْتَ عَنِّي .اِلٰهِي لَاتَغْضَبْ عَلَيَّ فَلَسْتُ أَقُوْمُ بِغَضَبِكَ ، وَلَاتَتَبَرَّأْ مِنِّي فَاِنِّي مُلَازِمٌ لِخِدْمَتِكَ ، فَلَسْتُ انَفُ مِنْ خَجَلِ الْمَطْرُوْدِيْنَ ، وَلَا أَنْقَبِضُ مِنْ رَدِّ السَّآئِلِيْنَ ، لِعِلْمِي بِنَقْضِ مَا أَبْرَمْتَهُ مِنَ الشَّقَآءِ اِذَا أَلَحَّ السَّآئِلُ عَلَيْكَ بِأَكْرَمِ الْأَسْمَآءِ.يَا مَنْ مَهَابَةُ عَدْلِهِ لَاتُؤْيِسُ الْمُسْرِفِيْنَ ، وَعَمُوْمُ فَضْلِهِ لَايَطْمَعُ الْعَابِدِيْنَ ، يَا خَيْرَ مَنْ تَذَلَّلَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ ، وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ ، يَا مَنْ لَيْسَ لِخَزَائِنِهِ قُفْلٌ وَلَا بَوَّابٌ ، يَا مَنْ حَيْثُ مَا دُعِيَ أَجَابَ ، يَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ ، وَرَبَّ الْأَرْبَابِ ، مَا فِي عِبَادِكَ أَقْسٰى قَلْباً مِنِّي ، وَلَا مَوْلٰى أَعْظَمَ مِنْكَ لِي ، أَدْعُوْكَ دُعَآءَ مُلِحٍّ لَايَمَلُّ الدُّعَآءَ ، وَلَايَقْطَعُ الرَّجَآءَ ، دُعَآءَ مُلِحٍّ تَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ هُمُوْمُهُ ، وَأَخْضَعَ لَكَ خُضُوْعَ مَنْ قَهَرَتْهُ غُمُوْمُهُ ، فَوَحَيٰوةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ ، وَعِزَّتِكَ الْقَدِيْمِ ، وَجُوْدِكَ الْعَمِيْمِ ، لَوْلَا مَا أُؤَمِّلُ مِنْ غُفْرَانِكَ الَّذِي شَمِلَ كُلَّ شَيْءٍ لَأَلْقَيْتُ بِيَدَيَّ ، وَلَوِ اسْتَطَعْتُ الْهَرَبَ لَهَرَبْتُ ، لٰكِنْ لَايَعْزُبُ عَنْكَ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ، وَلَا مَعْدِلَ عَنْكَ فِي نَارٍ وَلَا جَنَّةٍ ، فَهَرَبْتُ مِنْكَ اِلَيْكَ ، فَلَا تُبْطِلْ طَمَعِي ، وَلَاتُخْفِرْ ذِمَّتِي ، وَلَاتُخَيِّبْ وَسِيْلَتِي ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ ، وَالْجَلَالِ الْبَازِخِ ، وَالْمَجْدِ الْكَامِلِ ، وَالْعَطَآءِ الْفَاضِلِ ، وَالْفَضْلِ السَّابِغِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَفْوِيْضاً اِلَى اللّٰهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اِسْتِعَانَةً بِاللّٰهِ ، وَرَدَّ الْأَمْرِ اِلَيْهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، تَمَسُّكاً بِاللّٰهِ ، وَاعْتِصَاماً بِحَبْلِهِ ، وَأَعَزَّ الْخَلْقِ عَلَيْهِ ، مَا شَآءَ اللّٰهُ تَضَرُّعاً اِلَى اللّٰهِ ، وَاسْتِكَانَةً لَهُ ،

---

[1] سورۂ یوسف، آیت: ۸۷۔

مٰا شٰآءَ اللّٰهُ تَوَجُّهاً اِلَى اللّٰهِ ، وَاِقْراراً بِهِ ، وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ ، مٰا شٰآءَ اللّٰهُ تَلَطُّفاً لِلّٰهِ ، وَاعْتِمٰاداً عَلَيْهِ ،مٰا شٰآءَ اللّٰهُ وَسِيْلَةً اِلَى اللّٰهِ ، وَاِلْحاحاً عَلَيْهِ ، أَنْتَ اللّٰهُ رَبُّنَا الَّذِي اِيّٰاهُ نَعْبُدُ ، وَكُنْتَ قَبْلَ الْأَيّٰامِ وَالْأَزْمٰانِ ، وَكَوَّنْتَ كُلَّ شَيءٍ فَأَحْسَنْتَ كَوْنَهُ ، فَأَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰتَضُمُّكَ الْجِهٰاتُ ، وَلاٰيَحْوِيْكَ الْمَكٰانُ ، فَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ ، حَيٌّ قَيُّوْمٌ ، مَلِكٌ قُدُّوْسٌ ، دآئِمٌ مُتَعٰالٌ ، غَيْرُ مَوْصُوْفٍ وَلاٰ مَحْدُوْدٌ ، تَعَظَّمْتَ حَمِيْداً ، وَتَجَبَّرْتَ حَلِيْماً ، وَتَكَبَّرْتَ رَحِيْماً ، وَتَعٰالَيْتَ عَزِيْزاً ، وَتَعَزَّزْتَ كَرِيْماً ، وَتَقَدَّسْتَ مَجِيْداً ، وَتَمَجَّدْتَ مَلِيْكاً، وَتَبٰارَكْتَ قَدِيْراً ، وَتَوَحَّدْتَ رَبًّا قٰادِراً عٰالِماً جَلِيْلاً حَمِيْداً عَلِيّاً كَبِيْراً ، وَتَفَرَّدْتَ بِخَلْقِ الْخَلْقِ كُلِّهِ ،فَمٰا مِنْ بارِئٍ مُصَوِّرٍ مُتْقِنٍ غَيْرُكَ ، وَتَفَضَّلْتَ قَيُّوْماً قٰادِراً مَحْمُوْداً عٰالِياً قٰاهِراً مُحْسِناً مَعْبُوْداً مَذْكُوْراً مُبْدِئاً مُعِيْداً مُحْيِياً مُمِيْتاً باعِثاً وٰارِثاً ، وَتَطَوَّلْتَ عَفُوّاً غَفُوْراً وَهّٰاباً تَوّٰاباً رَحِيْماً رَئُوْفاً وَدُوْداً قَرِيْباً مُجِيْباً سَمِيْعاً بَصِيْراً حَلِيْماً حَكِيْماً حَنّٰاناً مَنّٰاناً ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شُقَّ بِهِ الْبَحْرُ ، وَاُبْرِمَ الْأَمْرُ ، وَقُدِّرَ الرِّزْقُ ، وَاُسْبِلَ السِّتْرُ ، وَاُنْزِلَ الْقَطْرُ ، وَاُعْشِبَ الْبَرُّ ، وَاُسْجِرَ الْبَحْرُ، وَنُوِّرَ الْبَدْرُ، وَخُصَّ بِالذِّكْرِ مُحَمَّدِ نِ الطُّهْرُ، وَعَلِيُّنِ الْبَدْرُ، وَوُلاٰةِ الْأَمْرِ، حُكّٰامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ ، بِحَقِّ لاٰ اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِرَحْمَةِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يٰا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِعَظَمَةِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِجَلاٰلِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يٰا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِمٰالِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِبَهآئِلا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِقُدْرَةِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِسُبْحٰانِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِمَلَكُوْتِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِجَبَرُوْتِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِفَضْلِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِعَدْلِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ، بِكَرَمِ لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ؛ يا لا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ ،

بِقُوَّةِ لا اِلهَ اِلاّ أَنْتَ؛ يا لا اِلهَ اِلاّ أَنْتَ، بِصِدْقِلا اِلهَ اِلاّ أَنْتَ؛ أَسْأَلُکَ بِجَمِيْعِ الْأَقْسامِ كُلِّها أَنْ تُصَلِّي عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِي فِعْلَ عَزِيْزٍ تَضَرَّعَ اِلَيْهِ ذَلِيْلٌ فَرَحِمَهُ ، وَفِعْلَ غَنِيٍّ خَشَعَ لَهُ فَقِيْرٌ فَنَفَعَهُ ، وَفِعْلَ جَبّارٍ اِسْتَسْلَمَ اِلَيْهِ خآئِفٌ فَامَنَهُ. رَبِّ اٰمِنِّي مِنْ طَرْدِکَ وَاِبْعادِکَ ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَكْرَمِ عِبادِکَ ، أَسْأَلُکَ بِأَسْمآئِکَ الَّتِي اِذا سُمِّيْتَ بِها عَلٰى طَوارِقِ الْعُسْرِ عادَتْ يُسْراً ، وَاِذا وُضِعَتْ عَلَى الْجِبالِ صارَتْ هَبآءً مَنْثُوْراً ، وَاِذا رُفِعَتْ اِلٰى أَبْوابِ السَّمآءِ تَفَتَّحَتْ بِهَا الْمَغالِقُ ، وَاِذا هَبَطَتْ اِلٰى ظُلُماتِ الْأَرْضِ اتَّسَعَتْ بِهَا الْمَضآئِقُ ، وَاِذا ضُرِبَتْ بِهَا الْمَوْتَ انْتَشَرَتْ مِنَ اللُّحُوْدِ ، وَاِذا نُوْدِيَتْ بِهَا الْمَعْدُوْماتِ خَرَجْتَ اِلَى الْوُجُوْدِ ، وَاِذا ذُكِرَتْ عَلَى الْقُلُوْبِ وَجِلَتْ خُشُوْعاً ، وَاِذا قُرِعَتْ بِها الْأَسْماعَ فاضَتِ الْعُيُوْنُ دُمُوْعاً ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِکَ ، اَلْمُؤَيَّدِ بِالْمُعْجِزاتِ ، اَلْمَنْعُوْتِ بِمُحْكَمِ الْاٰياتِ ، وَبِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ ، اَلَّذِي اخْتَرْتَهُ لِمُؤاخاتِهِ وَوَصِيَّتِهِ ، وَاصْطَفَيْتَهُ لِخِلافَتِهِ وَمُصاهَرَتِهِ ، وَبِحَقِّ ذُرِّيَّتِهِمَا الْأَطْهارِ ، حُماةِ الدِّيْنِ وَعُرُوَتِهِ ، وَبِحَقِّ مَوْلانا وَخَلِيْفَتِنا صاحِبِ الزَّمانِ ، اَلْمُؤَيَّدِ بِالرُّعْبِ وَمَلآئِكَتِهِ ، وَمَنْ يَجْتَمِعُ عَلٰى طاعَتِهِ جَمِيْعُ الْمَمالِکِ مِنْ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ ، وَيَتَأَلَّفُ لَهُ الْأَهْواءُ الْمُتَفَرِّقَةُ مِنْ رَعِيَّتِهِ ، وَتَسْتَخْلِصُ بِهِ حُقُوْقَ أَوْلِيآئِکَ ، وَتَنْتَقِمُ مِنْ شِرارِ أَعْدآئِکَ ، وَتَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً ، وَتُوَسِّعُ الْعِبادَ بِظَهُوْرِهِ فَضْلاً وَاِحْساناً ، وَتُعِيْدُ الْحَقَّ بِمَكانِهِ عَزِيْزاً حَمِيْداً ، وَتُرْجِعُ الدِّيْنَ عَلٰى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيْداً ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، فَقَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ اِلَيْکَ ، وَقَدَّمْتُهُمْ أَمامِي وَبَيْنَ يَدَي حَوآئِجِي اِلَيْکَ ، وَأَنْ تُوْزِعَنِي شُكْرَ نِعْمَتِکَ فِي التَّوْفِيْقِ لِمَعْرِفَتِهِمْ ، وَالْهِدايَةِ اِلٰى طاعَتِهِمْ ، وَتَزِيْدَنِي قُوَّةً فِي التَّمَسُّکِ بِعِصْمَتِهِمْ ، وَالْاِقْتِداءِ بِسُنَّتِهِمْ ، وَالْكَوْنِ فِي زُمْرَتِهِمْ ، اِنَّکَ

حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، سُبْحانَ اللّٰهِ الدّآئِمِ ، فَكّاكِ الْمَغارِمِ ، رازِقِ الْبَهآئِمِ ، لَيْسَ فِي دَيْمُوْمِيَّتِهِ ابْتِدآءٌ وَلاٰ زَوالٌ ، وَلاٰ فِي أَبَدِيَّتِهِ انْتِهآءٌ وَلاَ اسْتِقْبالٌ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذا مَشْهَدٌ لايَرْجُوْ مَنْ فاتَتْهُ فِيْهِ رَحْمَتَكَ أَنْ يَنالَهٰا فِي غَيْرِهِ ، وَلاٰ أَحَدٌ أَشْقٰى مِن امْرَءٍ قَصَدَهُ مُؤَمِّلاً فَابَ عَنْهُ خآئِباً. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْإِيابِ ، وَخَيْبَةِ الْمُنْقَلَبِ ، وَالْمُناقَشَةِ عِنْدَ الْحِسابِ ، وَحاشاكَ يا رَبِّ أَنْ تُقْرِنَ طاعَةَ أَوْلِيآئِكَ بِطاعَتِكَ، وَمَعْصِيَتَهُمْ بِمَعْصِيَتِكَ، وَمُوالاتَهُمْ بِمُوالاتِكَ، ثُمَّ تُؤْيِسَ زآئِرَهُمْ ، وَالْمُتَحَمِّلَ اِلٰى قُبُوْرِهِمْ مِنْ بُعْدِ الْبِلادِ ، لاٰ وَعِزَّتِكَ لايَنْعَقِدُ عَلٰى ذٰلِكَ ضَمِيْرِي ، اِذ كانَتِ الْقُلُوْبُ اِلَيْكَ بِالْجَمِيْلِ تُشِيْرُ ، لاسِيَّمٰا وَقَدْ أَمَرْتَ عِبادَكَ بِصِلَةِ السّآئِلِيْنَ ، وَاِجازَةِ الْوافِدِيْنَ ، وَالْإِحْسانِ اِلَى الْمُسِيْئِيْنَ ، وَأَسْأَلُكَ بِمٰا خَصَّصْتَ مُحَمَّداً وَ آلَهُ مِنَ الْعَطِيّاتِ ، وَأَكْرَمْتَهُمْ بِأَحْسَنِ الصِّفاتِ ، حَتّٰى بَرَزُوا عَلَى الْأَقْرانِ ، فَجَعَلْتَهُمْ أَئِمَّةَ الزَّمانِ ، وَشَرْطَ الْإِيْمانِ ،حَيْثُ سَبَقُوا الْخَلائِقَ اِلٰى تَوْحِيْدِكَ ، فَخَلَقْتَ نُوْرَهُمْ مِنْ نُوْرِكَ ، وَحَمَيْتَ أَجْسادَهُمْ مِنْ أَرْجاسِ الْكافِرِيْنَ لِتَمامِ قَدَرِكَ فِي رُؤَسآءِ الْمَخْلُوْقِيْنَ ، اِلّا ما كَتَبْتَ لِيَ الرَّحْمَةَ الَّتِي كَتَبْتَهٰا عَلٰى نَفْسِكَ ، وَاجْتَبَيْتَنِي لِنَفْسِكَ ، وَخَلَّصْتَنِي مِنْ تَبِعاتِ خَلْقِكَ ، وَقُلْتَ لِدُعآئِي قَدْ اَتَيْتُكَ يا عَبْدِي ما سَأَلْتَنِي، وَأَرَدْتُكَ حَيْثُ أَرَدْتَنِي ، بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ ، وَعِزَّتِكَ يا مَوْلايَ لَتَفْعَلَنَّ ، سُبْحانَكَ طَوَتِ الْأَبْصارُ فِي صُنْعِكَ مَدِيْدَتَهٰا ، وَثَنَتِ الْأَلْبابُ عَنْ كُنْهِكَ أَعِنَّتَهٰا ، فَأَنْتَ الْمُدْرِكُ غَيْرُ الْمُدْرَكِ ، وَالْمُحِيْطُ غَيْرُ الْمُحاطِ ، يا مَأْمَنَ الْخآئِفِ ، وَكَهْفَ اللّاهِفِ ، وَجُنَّةَ الْعآئِذِ ، وَغَوْثَ اللّآئِذِ ، سُبْحانَكَ ما أَسْمَعَكَ اِذٰا نُوْدِيْتَ ، وَأَنْصَتَكَ اِذٰا نُوْجِيْتَ ، وَأَرْحَمَكَ اِذَا اسْتُرْحِمْتَ. اِلٰهِي ما طابَتِ الدُّنْيٰا اِلّا بِخِدْمَتِكَ ، وَما طابَ الْقَبْرُ اِلّا بِمُؤانَسَتِكَ ،

وَما طابَتِ الْجَنَّةُ اِلّا بِمُخاطَبَتِکَ وَمُجاوَرَتِکَ ، فَاجْعَلْنِي مِنْ أَفْضَلِ عِبادِکَ وَأَهْلِ طاعَتِکَ . أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَكْرِمْ أَوْلِيآئَکَ بِانْجازِ وَعْدِکَ ، وَبَلِّغْهُمْ ما يَأْمُلُوْنَ مِنْ نَصْرِکَ ، وَاكْفُفْ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ نَصَبَ الْخِلافَ عَلَيْکَ ، وَتَمَرَّدَ بِمَنْعَتِکَ عَلٰى رُكُوْبِ مُخالَفَتِکَ ، وَحَقِّقْ لَنا تَقْدِيْرَ حِكْمَتِکَ فِي الْمَخْلُوْقِيْنَ ، لِقَوْلِکَ الصّادِقِ الْيَقِيْنِ ﴿وَكانَ حَقّاً عَلَيْنا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[1] ـ يا مَنْ أَسْكَنَ بَرُوْقَ أَنْوارِهِ فِي قُلُوْبِ الْأَئِمَّةِ الْهادِيْنَ ، وَأَجالَ رُعُوْدَ الْمَهابَةِ فِي صُدُوْرِ خُلَصآئِهِ الْمَعْصُوْمِيْنَ ، وَأَمْطَرَ سَحآئِبَ الْوَعِيْدِ فِي عُقُوْلِ أُمَنآئِهِ الْمُخْبِتِيْنَ ، حَيْثُ وَصَفَهُمْ بِعِبادِهِ الصّالِحِيْنَ ، أَسْأَلُکَ يا مَوْلايَ بِمُحَمَّدٍ وَأَوْصِيآئِهِ الطَّيِّبِيْنَ ، أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِي ، وَتَفُسَحَ فِي أَجَلِي ، وَتُبَلِّغَنِي فِيْهِ أَمَلِي ، وَكَما أَكْمَلْتَ خَلْقِي لِعِبادَتِکَ ، وَعَقْلِي بِمَعْرِفَتِکَ ، فَارْضَ عَنِّي ، فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنِّي لا أَصْلُحُ لِلْجَنَّةِ ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي لا أَصْبِرُ عَلَى النّارِ ، أَنَا الَّذِي أَحْلَلْتُ الْعُقُوْبَةَ بِنَفْسِي ، وَأَوْبَقْتُها بِالْمَعاصِي جُهْدِي ، وَعَرَّضْتُها لِلْمَهالِکِ بِكُلِّ قُوَّتِي ، وَلَسْتُ بِذِي قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ ، وَلا ذِي عُذْرٍ فَأَعْتَذِرَ ، فَارْحَمِ انْكِسارِي وَتَضَرُّعِي اِلَيْکَ يا مَوْلايَ ، يا مَنْ لايُسْتَحْيٰ مِنْ مَسْأَلَتِهِ ، وَلايُرْجَى الْعَفْوُ اِلاّ مِنْ قِبَلِهِ ، أَشْكُوْا اِلَيْکَ ما لايَخْفٰى عَلَيْکَ ، وَأَسْأَلُکَ ما لايَعْظُمُ عَلَيْکَ ، وَأَسْأَلُکَ بِكُلِّ قَسَمٍ يُوْجِبُ الزُّلْفَةَ لَدَيْکَ ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تُعْطِيَ مُحَمَّداً وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ ما سَأَلَکَ لَهُمْ كُلُّ سآئِلٍ ، وَأَجْزَلَ ما رَغِبَ اِلَيْکَ فِيْهِ كُلُّ راغِبٍ حَتّٰى تُفَضِّلَهُمْ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِکَ ، وَزِدْهُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ ما أَنْتَ أَهْلُهُ مِنْ كَرَمِکَ وَطَوْلِکَ ، أَسْأَلُکَ يا مَوْلايَ سُؤٰالَ الْمُتَمَسِّکِ بِحَرَمِکَ ، اَلْمُفْتَقِرِ مِنْ نَظَرِکَ ، يا مَوْلايَ اِنَّ الْعَرَبَ اِذَا اسْتُجِيْرَ

---

[1] ـ سورۂ روم، آیت: ۴۷۔

بِأَطْنَابِ بُيُوْتِهَا أَجَارَتْ ، وَأَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ، وَقَدِ اسْتَجَرْتُ بِرُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ تَوْحِيْدِكَ ، وَبَيْتَ مِنْ بُيُوْتِ نَبِيِّكَ وَتُرْبَةٍ مِنْ تُرَبِ خُلَفَآئِكَ ، الَّذِيْنَ أَظْهَرُوْا سُلْطَانَكَ ، وَأَقَامُوْا أَحْكَامَكَ ، يا مُغِيْثُ أَغِثْنِي، فَلِهٰذِهِ الشِدَّةِ رَجُوْتُكَ، يا مَوْلاَيَ أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الَّتِي تَبَتُّهَا عَلٰى قُلُوْبِ أَصْفِيآئِكَ بِمُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ أُمَنَآئِكَ ، فَعَرَفُوْا مَا عَرَّفْتَهُمْ ، وَفَهِمُوْا مَا فَهَّمْتَهُمْ ، وَعَقَلُوْا مَا أَوْجَبْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ خَصَآئِصِكَ وَعَزَآئِمِكَ ، وَضَرَبْتَ أَمْثَالَهُمْ ، وَأَنَرْتَ بُرْهَانَهُمْ ، وَقَرَنْتَ بِاسْمِكَ أَسْمَآئَهُمُ اِلاَّ خَلَّصْتَنِي مِنْ كُلِّ سُوْءٍ أَنَا فِيْهِ ، يا مُخَلِّصَ الشَّجَرِ مِنْ بَيْنِ رَمْلٍ وَطِيْنٍ وَمَآءٍ ، وَيا مُخَلِّصَ اللَّبَنِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ ، وَيا مُخَلِّصَ النَّارِ مِنْ بَيْنِ الْحَدِيْدِ وَالْحَجَرِ ، وَيا مُخَلِّصَ الْوَلَدِ مِنْ بَيْنِ مَشِيْمَةٍ وَرَحِمٍ ، وَيا مُخَلِّصَ الرُّوْحِ مِنْ بَيْنِ الْأَحْشَآءِ وَالْأَمْعَآءِ ، خَلِّصْنَا مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيامَةِ ، اِلٰهِي اِذَا لَمْ تَفْعَلْ بِي مَا أُرِيْدُ فَصَيِّرْنِي عَلٰى مَا تُرِيْدُ ، سَيِّدِي كَيْفَ أَفْرَحُ وَقَدْ عَصَيْتُكَ ، وَكَيْفَ أَحْزَنُ وَقَدْ عَرَفْتُكَ ، وَكَيْفَ أَدْعُوْكَ وَأَنَا عٰاصٍ ، وَكَيْفَ لاَ أَدْعُوْكَ وَأَنْتَ كَرِيْمٌ ، أَيْنَ مُغْرِقُ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى ،أَيْنَ نَاصِرُ مُحَمَّدٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، أَيْنَ نَاصِرُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ، أَيْنَ أَجِدُكَ يا مَوْلاَيَ ، بَلْ أَيْنَ لاَ أَجِدُكَ وَأَنْتَ أَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ، أَنْزِلُ عَلَيْكَ اِذَا نَزَلْتُ ، وَأَرْحَلُ اِلَيْكَ اِذَا رَحَلْتُ ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، وَارْحَمْ صَوْتِي مِنْ بَيْنِ الْمُصَوِّتِيْنَ ، وَلاَتَحْجُبْهُنِي بِالرَّدِّ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ، رَبِّ قَدْ أَجَ.بْتُكَ فَأَجِبْنِي ، وَسَأَلْتُكَ فَأَعْطِنِي ، وَارْضَ عَنِّي فَقَدْ أَرْضَيْتَنِي بِحَقِّ اُمَنَآئِكَ وَأَمِيْنِكَ ، وَأَصْفِيآئِكَ وَصَفِيِّكَ مُحَمَّدِنِ الْمَحْمُوْدِ ، ذِي الْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ ، وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ ، وَبِحَقِّ الرِّسَالَةِ الَّتِي أَدَّاهَا ، وَالْعِبَادَةِ الَّتِي اجْتَهَدَ فِيْهَا ، وَالْمِحْنَةِ الَّتِي صَبَرَ عَلَيْهَا ، وَالْمَعْرِفَةِ الَّتِي دَعَا اِلَيْهَا ، وَالدِّيَانَةِ الَّتِي حَضَّ عَلَيْهَا ، وَبِحَقِّ أَقْوَالِهِ

الْحَكِيْمَةِ ، وَأَفْعَالِهِ الْكَرِيْمَةِ ، وَمَقَامَاتِهِ الْمَشْهُوْدَةِ ، وَسَاعَاتِهِ الْمَعْدُوْدَةِ ، أَنْ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَعَلٰى عِتْرَتِهِ الْمَخْلُوْقِيْنَ مِنْ لَحْمَتِهِ ، اَلسَّادَةِ الْمُتَّقِيْنَ مِنْ تَبِعَتِهِ ، وَالْقَائِمِيْنَ مَقَامَهُ فِي بَلاَغِ رِسَالَتِهِ ، وَالْمَخْصُوْصِيْنَ مِنْ قَرَابَتِهِ بِأَبْنَائِهِ وَعِتْرَتِهِ ، عَلِيٍّ وَأَوْلاَدِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ بِطَهَارَتِهِ، وَأَنْ تَمْسَحَ مَا بِي بِيَمِيْنِكَ الشَّافِيَةِ، وَأَنْ تَنْظُرَ اِلَيْكَ بِعَيْنِ الرَّاحِمَةِ ، وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ، رَبِّ لاَتُخَيِّبْ رَجَآئِي ، فَإِنَّهُ مَنُوْطٌ بِكَ ، وَلاَتُصْفِرَ كَفّاً مَمْدُوْدَةً اِلَيْكَ، وَلاَتُذِلَّ نَفْساً عَزِيْزَةً بِمَعْرِفَتِكَ، وَلاَتَسْلُبْ عَقْلاً مُسْتَضِيْئاً بِنُوْرِ هِدَايَتِكَ ، وَلاَتَقْدِرْ عَيْناً فَتَحْتَهَا بِنِعْمَتِكَ ، وَلاَتُخْرِسْ لِسَاناً عَوَّدْتَهُ الثَّنَآءَ عَلَيْكَ ، وَمَا كُنْتَ أَوْلٰى بِالْفَضْلِ فَكُنْ أَوْلٰى بِالْإِحْسَانِ اَلنَّاصِيَةُ بِيَدِكَ وَالْوَجْهُ صَانٍ لَكَ، وَالْخَيْرُ مُتَوَقَّعٌ مِنْكَ، وَالْمَصِيْرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَيْكَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأُمِّيِّ مُحَمَّدٍ ، وَالْهَاشِمِيِّ أَحْمَدٍ ، وَالنَّبِيِّ، الْعَاقِبِ ، وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ الْمَكِيِّ الْمَدَنِيِّ، اَلسِّرَاجِ الْمُضِيْءِ، اَلسَّيِّدِ الْكَمِيِّ الْحَمِيِّ الْبَهِيِّ الْوَضِيْءِ الرَّضِيِّ السَّخِيِّ التَّقِيِّ ، صَاحِبِ الْوِقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ ، اَلْمَدْفُوْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ، اَلْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ ، وَالرَّسُوْلِ الْمُسَدَّدِ ، وَالْمُصْطَفَى الْأَمْجَدِ، أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ.أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ ، وَالْإِمَامِ الْمُظَفَّرِ ، وَالشُّجَاعِ الْغَضَنْفَرِ ، أَبِي شُبَيْرَ وَشَبَرَ ، اَلْأَنْزَعِ الْبَطِيْنِ ، وَالْأَشْرَفِ الْمَكِيْنِ ، وَالْعِلْمِ الْمُبِيْنِ ، وَالنَّاصِرِ الْمُعِيْنِ ، وَلِيِّ الدِّيْنِ ، اَلْمَرْضِيِّ الْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ ، اَلْمَدْفُوْنِ بِالْغَرِيِّ ، لَيْثِ بَنِي غَالِبٍ ، أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى السَّيِّدَةِالْجَلِيْلَةِ الْكَرِيْمَةِ النَّبِيْلَةِ ، ذَاتِ الْأَحْزَانِ الطَّوِيْلَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ ، اَلْمَدْفُوْنَةِ سِرّاً ، اَلْمَغْصُوْبَةِ جَهْراً ، اَلْمَجْهُوْلَةِ قَدْراً ، اَلْمَخْفِيِّ قَبْراً ، اَلْإِنْسِيَّةِ الْحَوْرَآءِ ، فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ.أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى ، اَلْإِمَامِ الْمُرْتَجٰى ، سِبْطِ الْمُصْطَفٰى ، وَلَدِ الْمُرْتَضٰى ، اَلشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ

اَلْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ النَّقِيْعِ ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ الْبَقِيْعِ ، اَلْعَالِمِ بِالْفَرَآئِضِ وَالسُّنَنِ ، صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ ، أَبِي مُحَمَّدٍ نِ الْحَسَنِ . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى السَّيِّدِ الزَّاهِدِ ، (وَ)الْإِمَامِ الْعَابِدِ ، اَلرَّاكِعِ السَّاجِدِ ، قَتِيْلِ الْكَافِرِ الْجَاحِدِ ، صَاحِبِ الْمِحَنَةِ وَالْبَلَآءِ ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ كَرْبَلَآءَ ، مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ ، أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى أَبِي الْأَئِمَّةِ ، وَسِرَاجِ الْأُمَّةِ ، وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ ، وَمُحْيِي السُّنَّةِ ، وَوَلِيِّ النِّعَمِ وَسَنِيِّ الْهِمَّةِ ، وَرَفِيْعِ الرُّتْبَةِ ، وَصَاحِبِ النُّدْبَةِ ، اَلْمَدْفُوْنِ فِي أَرْضِ طِيْبَةِ ، زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ ، عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى قَمَرِ الْأَقْمَارِ ، وَنُوْرِ الْأَنْوَارِ ، وَسَيِّدِ الْأَبْرَارِ ، وَقَآئِدِ الْأَخْيَارِ ، اَلْإِمَامِ الْوَجِيْهِ ، اَلْمَدْفُوْنِ عِنْدَ جَدِّهِ وَأَبِيْهِ ، اَلْحِبْرِ الْمَلِيِّ عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ ، أَبِي جَعْفَرِنِ الْبَاقِرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَيالصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ ، اَلْعَالِمِ الْوَثِيْقِ ، اَلْحَلِيْمِ الشَّفِيْقِ ، اَلْهَادِي اِلَى الطَّرِيْقِ ، سَاقِي شِيْعَتِهِ مِنَ الرَّحِيْقِ ، وَمُبَلِّغِ أَعْدَآئِهِ اِلَى الْحَرِيْقِ ، صَاحِبِ الشَّرَفِ الْبَدِيْعِ ، وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ ، اَلَّذِي شُرِّفَتْ بِجَسَدِهِ الطَّاهِرِ أَرْضُ الْبَقِيْعِ ، اَلْإِمَامِ الْمُمَجَّدِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى السَّيِّدِ الْكَرِيْمِ ، وَالْإِمَامِ الْحَلِيْمِ ، اَلصَّابِرِ الْكَظِيْمِ ، سَمِيِّ الْكَلِيْمِ ، قَآئِدِ الْجَيْشِ ، اَلْمَدْفُوْنِ بِمَقَابِرِ قُرَيْشٍ ، صَاحِبِ الْمَحَلِّ الْأَنْوَرِ ، وَالشَّرَفِ الْأَظْهَرِ ، أَبِي اِبْرَاهِيْمَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى الْإِمَامِ الْمَعْصُوْمِ ، وَالْغَرِيْبِ الْمَظْلُوْمِ ، وَالشَّهِيْدِ الْمَسْمُوْمِ ، وَالْقَتِيْلِ الْمَرْحُوْمِ (الْمَحْرُوْمِ) ، وَالْعَلِيْمِ الْمَكْتُوْمِ ، وَالْبَدْرِ بَيْنَ النُّجُوْمِ ، شَمْسِ الشُّمُوْسِ ، وَأَنِيْسِ النُّفُوْسِ ، اَلْمَدْفُوْنِ فِي أَرْضِ طُوْسٍ ، اَلرَّضِيِّ الْمُرْتَضٰى ، اَلسَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى ، وَالْإِمَامِ الْمُرْتَجٰى ، أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا . أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى الْإِمَامِالْعَامِلِ ، وَالشُّجَاعِ الْكَامِلِ ، اَلْمَذْكُوْرِ فِي الْهِدَايَةِ وَالرَّشَادِ ، جَوَادِ الْأَجْوَدِ ، اَلْآخِذِ مِنْ شِيْعَتِهِ بِالْأَعْضَادِ عِنْدَ قِيَامِ

اَلْأَشْهادِ ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ بَغْدادَ ، اَلْإِمامِ الْهاشِمِيِّ ، وَالنُّوْرِ الْأَحْمَدِيِّ ، اَلْمُلَقَّبِ بِالتَّقِيِّ ، اَلْمُكَنّٰى بِاَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ نِ الْجَوادِ .أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى الْإِمامَيْنِ الْعالِمَيْنِ ، اَلْأَعْلَمَيْنِ النَّقِيَّيْنِ ، اَلسَّيِّدَيْنِ الْفاضِلَيْنِ الْحِبْرَيْنِ ، وارِثَيِ الْمَشْعَرَيْنِ ، وَأَهْلَيِ الْحَرَمَيْنِ ، كَهْفَيِ التُّقىٰ ، وَذَخِيْرَتَيِي الْوَرىٰ ، طَوْدَيِ النُّهىٰ ، اَلْمَدْفُوْنَيْنِ بِسُرَّ مَنْ رَأىٰ ، كافِيَ الْمِحَنِ، أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبِي مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَيالدَّعْوَةِ النَّبَوِيَّةِ ، وَالْأُصُوْلِ (وَالصَّوْلَةِ)الْحَيْدَرِيَّةِ ، وَالشُّهَبِ الْفاطِمِيَّةِ ، وَالصُّلاةِ الْحَسَنِيَّةِ ، وَالشُّجاعَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ ، وَالْعِبادَةِ السَّجّادِيَّةِ ، وَالْمَاثِرِ الْباقِرِيَّةِ ، وَالْآثارِ الْجَعْفَرِيَّةِ ، وَالْعُلُوْمِ الْكاظِمِيَّةِ ، وَالْحُجَجِ الرَّضَوِيَةِ ، وَالشُّرُوْحِ الْجَوادِيَّةِ ، وَالسِّيَرَةِ الْهادِيَّةِ ، وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ ، اَلْقائِمِ بِالْحَقِّ ، وَالدّاعِي اِلَى الصِّدْقِ ، كَلِمَةِ اللّٰهِ ، أَمانِ اللّٰهِ ، حُجَّةِ اللّٰهِ ، اَلْقائِمِ بِالْقِسْطِ اللّٰهِ ، اَلذّابِ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ ، اَلنّاصِرِ لِدِيْنِ اللّٰهِ ، اَلْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَخِي الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ، أَخِي رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هاشِمٍ ، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .أَللّٰهُمَّ بِحَقِّهِمْ أَتَوَسَّلُ اِلَيْکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ، وَأَنْ تَرْحَمَ غُرْبَتِي فِي الدُّنْيا ، وَصَرْعَتِي عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَوَحْشَتِي فِي الْقَبْرِ ، وَذُلَّ مَقامِي اِذا عَرَضْتُ عَلَيْکَ .أَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِثْلَ ما حَمِدْتَ بِهِ نَفْسَکَ ، وَحَمِدَکَ بِهِ الْحامِدُوْنَ ، وَمَجَّدَکَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ ، وَکَبَّرَ بِهِ الْمُکَبِّرُوْنَ ، وَعَظَّمَکَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ حَتّٰى يَکُوْنَ لَکَ مِنِّي وَحْدِي فِي کُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ واصِلاً مِنْ حَمْدِکَ مِثْلَ حَمْدِ الْحامِدِيْنَ ، وَتَوْحِيْدِ أَصْنافِ الْمُخْلِصِيْنَ ، وَتَقْدِيْسِ أَجْناسِ الْعارِفِيْنَ ، وَثَناءِ جَمِيْعِ الْمُهَلِّلِيْنَ ، وَمِثْلَ ما أَنْتَ بِهِ عارِفٌ وَمَحْجُوْبٌ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِکَ مِنَ

الْحَيَوٰانِ ، وَأَرْغَبُ اِلَيْکَ فِی بَرَکَةِ مٰا أَنْطَقْتَنِي بِهِ مِنْ حَمْدِکَ ، فَمٰا أَيْسَرَ مٰا کَلَّفْتَنِي مِنْ حَقِّکَ ، وَأَعْظَمَ مٰا وَعَدْتَنِي عَلٰی شُکْرِکَ ، اِبْتَدَأْتَنِي بِالنِّعَمِ فَضْلاً وَطَوْلاً ، وَأَمَرْتَنِي بِالشُّکْرِ حَقّاً وَعَدْلاً ، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهِ أَضْعٰافاً وَمَزِيْداً ، وَأَعْطَيْتَنِي مِنْ رَأْفَتِکَ وٰاسِعاً کَثِيْراً ، وَسَأَلْتَنِي مِنْهُ يَسِيْراً صَغِيْراً ، وَاصْطَفَيْتَ مُحَمَّداً بِأَعْظَمِ الشَّأْنِ ، وَأَوْجَبْتَ بِهِ وَبِعِتْرَتِهِ الْأَمٰانَ ، فَبِحَقِّهِمْ عَلَيْکَ أَسْأَلُکَ أَنْ تَغْفِرَ لِي مٰا لٰايَسَعُهُ اِلّٰا مَغْفِرَتُکَ ، وَلٰايَلْحَقُهُ اِلّٰا عَفْوُکَ ، فَلَيْسَ لِأَمْرِکَ مُدْفِعٌ ، وَلٰا عَنْ قَضٰائِکَ مُمْتَنِعٌ ، فَبِکَ أَصُوْلُ عَلَی الْأَعْدٰآءِ ، وَمِنْکَ أَرْجُوْ وِلٰايَةَ الْأَحِبّٰآءِ، فَمٰا أَکْثَرَ مٰا أَوْلَيْتَ مِنْ عَوٰائِدِ اِفْضٰالِکَ ، وَأَعْطَيْتَ مِنْ أَلْوٰانِ اِرْفٰادِکَ ، لٰا اِلٰهَ اِلّٰا أَنْتَ ، تَرَدَّيْتَ الْمَجْدَ بِالْعِزِّ ، وَتَعَظَّمْتَ (تَغَطَّيْتَ)الْعِزَّ بِالْکِبْرِيآءِ ، وَتَزَيَّنْتَ الْکِبْرِيآءِ بِالنُّوْرِ ، وَتَغَشَّيْتَ النُّوْرَ بِالْبَهآءِ ، وَتَجَلَّلْتَ الْبَهآءَ بِالْمَهٰابَةِ، لَکَ الْمَنَّ الْبٰازِخُ ، وَالسُّلْطٰانُ الشّٰامِخُ ، وَالْجُوْدُ الْوٰاسِعُ، اِذْ خَلَقْتَنِي سَمِيْعاً بَصِيْراً صَحِيْحاً سَوِيّاً سٰالِماً مُعٰافاً، لَمْ تَشْغَلْنِي فِی نُقْصٰانٍ مِنْ بَدَنِي ، وَلَمْ تَمْنَعْ کَرٰامَتَکَ اِيّٰايَ ، وَفَضْلَ مَنٰائِحِکَ عَلَيَّ ، اِذْ وَسَّعْتَ عَلَيَّ الدُّنْيٰا ، وَجَعَلْتَ لِي سَمْعاً يَعْقِلُ اٰيٰاتِکَ ، وَبَصَراً يَریٰ قُدْرَتَکَ ، وَفُؤٰاداً يَعْرِفُ ، وَأَنَا بِفَضْلِکَ حٰامِدٌ لَکَ ، وَنَفْسِي شٰاکِرَةٌ بِحَقِّکَ ، شٰاهِدَةٌ بِأَنَّکَ حَيٌّ قَبْلَ کُلِّ حَيٍّ ، وَحَيٌّ بَعْدَ کُلِّ مَيِّتٍ ، وَحَيٌّ تَرِثُ الْأَحْيآءَ ، لَمْ تَقْطَعْ خَيْرَکَ عَنّي فِی کُلِّ وَقْتٍ، وَلَمْ تُنْزِلْ فِيَّ عُقُوْبٰاتِ النِّقَمِ، وَلَمْ تُغَيِّرْ عَلَيَّ دَقٰائِقِ الْعِصَمِ، فَلَوْ لَمْ أُفَکِّرْ مِنَ اِحْسٰانِکَ اِلّٰا فِی عَفْوِکَ عَنِّي ، وَالْاِسْتِجٰابَةِ لِدُعٰآئِي حَتّٰی رَفَعْتُ رَأْسِي بِتَوْحِيْدِکَ وَتَمْجِيْدِکَ ، وَاِلّٰا فِی تَقْدِيْرِ حَظِّي حِيْنَ صَوَّرْتَنِي ، فَأَحْسَنْتَ صُوْرَتِي فِی تَقْدِيْرِ رِزْقِي ، فَفِي ذٰلِکَ مٰا يَشْغَلُ شُکْرِي عَلٰی جَهْدِي ، فَکَيْفَ اِذٰا فَکَّرْتُ فِی النِّعَمِ الْعِظٰامِ الَّتِي أَتَقَلَّبُ فِيْهٰا ، وَلٰا أَبْلَغُ شُکْرَ شَيءٍ مِنْهٰا .فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مٰا

حَفِظَهُ عِلْمُکَ ، وَأَحاطَتْ بِهِ قُدْرَتُکَ ، وَوَسِعَتْهُ رَحْمَتُکَ ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، وَتَمِّمْ اِحْسانَکَ فِیمٰا بَقِیَ کَمٰا أَحْسَنْتَ فِیمٰا مَضٰی ، فَاِنِّي أَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِتَوْحِیدِکَ وَتَمْجِیدِکَ وَتَهْلِیلِکَ وَتَکْبِیرِکَ وَتَعْظِیمِکَ وَنُورِکَ وَرَأْفَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَعُلُوِّ وِقٰارِکَ وَجَمٰالِکَ وَمَنِّکَ وَکَمٰالِکَ وَجَلاٰلِکَ وَسُلْطٰانِکَ وَقُدْرَتِکَ وَنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ الطّٰاهِرِیْنَ ، أَنْ لاٰتَحْرِمَنِي فُوٰآئِدَکَ وَمَوٰاهِبَکَ فَاِنَّهُ لاٰتَعْتَرِیْکَ لِکَثْرَةِ مٰا یَسَّرْتَ مِنَ الْعَطٰایٰا عَوٰایِقُ الْبُخْلِ ، وَلاٰیَنْقُصُ جُوْدَکَ التَّقْصِیْرُ فِی شُکْرِ نِعْمَتِکَ ، وَلاٰتُؤَثِّرُ فِی جُوْدِکَ الْعَظِیْمِ نِحْلُکَ الْفآئِضَةُ الْجَلِیْلَةُ وَلاٰتَخٰافُ ضَیْمَ اِمْلاٰقِ ، فَوَسِیْلَتِي اِلَیْکَ یٰا اَللّٰهُ التَّوْحِیْدُ ، وَذَرِیْعَتِي أَنِي لَمْ اُشْرِکْ بِکَ شَیْئاً ، فَاغْفِرْلِي مٰا بَیْنَهُمٰا ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيءٍ قَدِیْرٌ .اِلٰهِي مٰا فِی جِسْمِي شَعْرَةٌ نٰابِتَةٌ اِلاّٰ وَتَحْتَهٰا نِعْمَةٌ ثٰابِتَةٌ .اِلٰهِي أَنْتَ الْجَوٰادُ اللَّطِیْفُ وَأَنَا الْفَقِیْرُ الضَّعِیْفُ . اِلٰهِي اِنَّکَ الْکَرِیْمَ مِنّٰا لَیَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَهُ ، فَکَیْفَ لاٰتَعْفُوْ عَمَّنْ لَمْ یَظْلِمْکَ وَاِنَّمٰا ظَلَمَ نَفْسَهُ ، وَأَنْتَ أَوْلَی الْأَکْرَمِیْنَ بِالْعَفْوِ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَلْهِمُکَ حُسْنَ شُکْرِکَ، وَأَسْتَوْهِبُکَ بَسْطَ لِسٰانِي فِی الْاِرْشٰادِ لِمٰادِحِکَ ، وَأَرْغَبُ اِلَیْکَ فِی تَسْدِیْدِي بِمٰا یَکْتَسِبُ مَزِیْدَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِمّٰا یَسْتَدْعِي حُلُوْلَ غَیْرِکَ ، فَأَعِنِّي عَلَی الدُّنْیٰا بِالْقَنٰاعَةِ ، وَعَلَی الدِّیْنِ بِالْعِصْمَةِ وَالزَّهٰادَةِ ، وَأَغْنِنِي بِالْاِفْتِقٰارِ اِلَیْکَ ، وَلاٰتُفْقِرْ لِي بِالْاِسْتِغْنٰآءِ عَنْکَ ، اِنَّمٰا أَمْرُکَ اِذٰا أَرَدْتَ شَیْئاً أَنْ تَقُوْلَ لَهُ کُنْ فَیَکُوْنُ ، فَقُلْ بِرَحْمَتِکَ لِطٰاعَتِکَ أَنْ تَدْخُلَ فِی کُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضٰآئِي ، ثُمَّ لاٰتُفٰارِقْنِي حَتّٰی أَلْقٰاکَ ، وَقُلْ بِرَحْمَتِکَ لِمَعْصِیَتِکَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ کُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضٰآئِي ، ثُمَّ لاٰتَقْرَبَنِي حَتّٰی أَلْقٰاکَ ، وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْیٰا ، وَتَزَهَّدَنِي فِیْهٰا ، وَلاٰتَزْوِهٰا عَنِّي ، وَتُرَغِّبَنِي فِیْهٰا ، یٰا اَللّٰهُ یٰا رَحْمٰنُ یٰا رَحِیْمُ ، یٰا مَنْ لَیْسَ لِأَحَدٍ مِنْهُ بُدٌّ وَلاٰ لِأَحَدٍ عَنْهُ غِنًی

، يا رازِقَ الْـمُقِلِّيْنَ ، وَيا راحِمَ الْمَساكِيْنَ ، وَيا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ ، يا اِلهَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، يا أَرْحَـمَ الرّاحِمِيْنَ ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، وَافْعَلْ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ ، يا أَوَّلَ الْأَوَّلِيْنَ وَ اٰخِـرَ الْاٰخِرِيْنَ .أَللّٰهُـمَّ وَفِّقْـنِـي لِرَفْضِ الْبِدَعِ وَالرَّأْيِ الْمُخْتَرَعِ ، وَوَفِّقْنِي لِلَّتِي هِيَ أَذْكىٰ.اَلْـحَـمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَصِفُ وَلايُوْصَفُ ، وَيَعْلَمُ وَلايُعْلَمُ ، أَنْتَ صاحِبِي فِى كُلِّ شَـدِيْـدَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ ، وَلا اُنْكِرُ فَضْلَتَکَ لِأَنَّکَ مُفَرِّجُ كُلِّ بَلْوىٰ ، وَلِكُلِّ عَظِيْمَةٍ تُـدْعىٰ ، وَلِـكُـلِّ شَدِيْدَةٍ تُرْجىٰ ، وَاِلَيْکَ يا مَوْلايَ الْمُشْتَكىٰ، أَنْتَ الْمُرْتَجىٰ ، فَمَا أَكْبَـرُ هَـمِّـي اِنْ لَمْ تُفَرِّجْهُ ، وَأَذَلَّ لِسانِي اِنْ لَمْ تَبْسُطْهُ ، وَأَخَفَّ مِيْزانِي اِنْ لَمْ تُثَقِّلْهُ ، فَـصَـلِّ عَـلىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَارْحَمْنِي .اِلٰهِـي مَا تَـوَهَّمْتُ نِقْمَتَکَ اِلّا وَكانَتْ نِعْمَةُ عَـفْوِکَ تَقْرَعُ مَسامِعِي أَنْ قَدْ غَفَرْتَ لِي ، فَصَدِّقْ يا مَوْلايَ ظَنِّي ، وَكَذِّبْ خَوْفِي ، وَحَـقِّـقْ رَجـآئِـي يـا رَجآءَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، يا غِياثَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ، يا مُجِيْبَ التَّوّابِيْنَ ، تُبْ عَـلَـيَّ يـا اَللّٰـهُ ، يـا رَحْـمٰنُ يا رَحِيْمُ ، يا رَبُّ يا مَلِكُ ، يا مُحِيْطُ يا قَدِيْرُ ، يا عَلِيْمُ يا حَـكِيْـمُ ، يـا تَـوّابُ يـا واسِـعُ ، يـا بَدِيْعُ يا سَمِيْعُ ، يا كافِي يا رَؤُفُ، يا شاكِرُ يا اِلهُ يا واحِـدُ ، يـا غَـفُـوْرُ يـا حَـلِيْـمُ ، يا قابِضُ يا باسِطُ ، يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ ، يا عَلِيُّ يا عالِي ، يا عَـظِيْـمُ يـا وَلِـيُّ ، يـا غَنِيُّ يا حَمِيْدُ ، يا قآئِمُ يا وَهّابُ ، يا سَرِيْعُ الْحِسابِ ، يا خَبِيْرُ يا رَقِيْبُ ، يا حَسِيْبُ يا شَهِيْدُ ، يا غَفُوْرُ يا مُغِيْثُ ، يا وَكِيْلُ يا فاطِرُ ، يا قاهِرُ يا قادِرُ ، يا لَـطِيْفُ يـا حَـكِيْـمُ ، يـا مُـحْيِي يا مُمِيْتُ ، يا نِعْمَ الْمَوْلىٰ ، يا نِعْمَ النَّصِيْرِ ، يا حَفِيْظُ يا قَرِيْبُ ، يا مُجِيْبُ يا قَوِيُّ ، يا مَجِيْدُ يا وَدُوْدُ ، يا مُسْتَعانُ يا غالِبُ ، يا قاهِرُ يا كَبِيْرُ ، يـا مُتَعالِي يا مَنّانُ ، يا خالِقُ يا صادِقُ ، يا وارِثُ يا غافِرُ ، يا كَرِيْمُ يا باعِثُ ، يا حَقُّ يا مُبِيْـنُ ، يـا نُوْرُ يا هادِي ، يا فاتِحُ يا شَكُوْرُ ، يا غافِرَ الذَّنْبِ ، يا قابِلَ التَّوْبِ ، يا شَدِيْدَ الْـعِـقـابِ ، يـا ذَا الـطَّوْلِ ، يا رازِقُ ، يا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ ، يا بَرُّ يا مَلِيْکُ ، يا مُقْتَدِرُ يا

بٰاقِي ، يا ذَا الْجَلاٰلِ وَالْإِكْرٰامِ، يا أَوَّلُ يا اٰخِرُ، يا ظٰاهِرُ يا باٰطِنُ، يا قُدُّوْسُ يا سَلاٰمُ، يا مُؤْمِنُ يٰا مُهَيْمِنُ ، يٰا عَزِيْزُ يٰا جَبّٰارُ ، يا مُتَكَبِّرُ يا خٰالِقُ ، يا بٰارِئُ يا مُصَوِّرُ ، يا ذَا الْمَعٰارِجِ ، يا مُبْدِءُ يا مُعِيْدُ ، يا أَعْلٰى يا أَكْرَمُ ، يا أَحَدُ يا صَمَدُ ، يا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ، وَافْعَلْ بِنٰا مٰا أَنْتَ أَهْلُهُ ، يا أَللّٰهُ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلّٰا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى طَيِّبِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمُدِ نِ الْمُصْطَفٰى، وَعَلٰى أَخِيْهِ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى، وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهِمَا الطّٰاهِرِيْنَ، اٰمِيْنَ يا رَبَّ الْعٰالَمِيْنَ.[1]

﴿۸﴾

آٹھویں دعا

کسی کی نیابت میں زیارت کے بعد کی دعا

جب زائر کسی دوسرے شخص کی نیابت میں حضرت امام رضا علیہ السلام اور دوسرے آئمہ علیہم السلام کی زیارت کرے تو اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلاٰنَ بْنَ فُلاٰنٍ أَوْفَدَنِي اِلٰى مَوٰالِيْهِ وَمَوٰالِيَّ لِأَزُوْرَ عَنْهُ ، رَجٰآءَ لِجَزِيْلِ الثَّوٰابِ ، وَفِرٰاراً مِنْ سُوْءِ الْحِسٰابِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّهُ يَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِأَوْلِيآئِكَ،اَلَّذِيْنَ عَلَيْكَ،فِي غُفْرٰانِكَ ذُنُوْبَهُ،وَحَطِّ سَيِّئٰاتِهِ، وَيَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِهِمْ ، عِنْدَ مَشْهَدِ اِمٰامِهِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .أَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنْهُ ، وَاقْبَلْ شَفٰاعَةَ أَوْلِيآئِهِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فِيْهِ . أَللّٰهُمَّ جٰازَهُ عَلٰى حُسْنِ نِيَّتِهِ ، وَصَحِيْحِ عَقِيْدَتِهِ ، وَصِحَّةِ مَوْالاٰتِهِ ، أَحْسَنَ مٰا جٰازَيْتَ أَحْداً مِنْ عُبَيْدِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَأَدِمْ لَهُ مٰا خَوَّلْتَهُ ، وَاسْتَعْمِلْهُ صٰالِحاً فِيْمٰا اٰتَيْتَهُ ،

---

[1] کتاب في الزيارات والادعية، (مخطوط): ۴۰۔

وَلاٰتَجْعَلْنِي اٰخِرَ وَافِدٍ لَهُ يُوْفِدُهُ .أَللّٰهُمَّ أَعْتِقْ رَقَبَتُهُ مِنَ النّٰارِ ، وَأَوْسِعْ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلاٰلِ الطَّيِّبِ، وَاجْعَلْهُ مِنْ رُفَقآءِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبارِكْ لَهُ فِي وَلَدِهِ ، وَمالِهِ وَأَهْلِهِ وَمالَّكْتَ يَمِيْنَهُ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَحُلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَعاصِيْكَ ، حَتّٰى لاٰيُعْصِيْكَ ، وَأَعِنْهُ عَلٰى طاعَتِكَ وَطاعَةِ أَوْلِيآئِكَ ، حَتّٰى لاٰتَفُقُدُهُ حَيْثُ أَمَرْتَهُ ، وَلاٰتَراٰهُ حَيْثُ نَهَيْتَهُ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ.أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَأَعِذْهُ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلِعِ ، وَمِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيامَةِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهِ ، وَمِنْ مَواقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ جآئِزَتَهُ فِي مَوْقِفِي هٰذا غُفْراٰنَكَ ، وَتُحْفَتَهُ فِي مَقامِي هٰذا عِنْدَ اِمامِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ تُقِيْلَ عَثْرَتَهُ ، وَتُقْبِلَ مَعْذِرَتَهُ ، وَتَتَجاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِهِ ، وَتَجْعَلَ التَّقْوٰى زادَهُ ، وَمالَدَيْكَ خَيْراً لَهُ فِي مَعادِهِ ، وَتَحْشُرُهُ فِي زُمْرَةِمُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَتَغْفِرَ لَهُ وَلِوالِدَيْهِ ، فَإِنَّكَ خَيْرُ مَرْغُوْبٍ اِلَيْهِ ، وَأَكْرَمُ مَسْئُوْلٍ تُعْتَمَدَ الْعِبادُ عَلَيْهِ .أَللّٰهُمَّ وَلِكُلِّ مَوْفِدٍ جآئِزَةٌ ، وَلِكُلِّ زآئِرٍ كَراٰمَةٌ ، فَاجْعَلْ جآئِزَتَهُ فِي مَوْقِفِي هٰذا غُفْراٰنَكَ ، وَالْجَنَّةَ لَهُ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ.أَللّٰهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ الْخاطِئُ الْمُذْنِبُ ، اَلْمُقِرُّ بِذُنُوْبِهِ ، فَأَسْأَلُكَ يا اَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ أَنْ لاٰتُحْرِمَنِي بَعْدَ ذٰلِكَ الْأَجْرَ وَالثَّوابَ ، مِنْ فَضْلِ عَطآئِكَ وَكَرَمِ تَفَضُّلِكَ .

اس کے بعد ضریح مقدس کے ساتھ قبلہ رخ کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے پڑھو:

يا مَوْلاٰيَ يا اِمامِي عَبْدُكَ -فُلاٰنُ بْنُ فُلاٰنٍ -أَوْفَدَنِي زآئِراً لِمَشْهَدِكَ ، يَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ، وَاِلٰى رَسُوْلِهِ وَاِلَيْكَ، يَرْجُوْ بِذٰلِكَ فَكاكَ

رَقَبَتِهِ مِنَ النّٰارِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ، فَاغْفِرْ لَهُ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناٰتِ ، يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ ، لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَتَسْتَجِيْبَ لِي فِيْهِ وَفِي جَمِيْعِ اِخْوٰانِي وَأَخَوٰاتِي وَوُلْدِي وَأَهْلِي بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ ، يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.[1]

یہ واضح سی بات ہے کہ آج کے زمانے میں حضرت امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت سے بڑھ کر کوئی اور مشکل نہیں ہے، لہذا زائرین کرام کو چاہئے کہ وہ حضرت امام رضا علیہ السلام اور دوسرے مقدس مقامات پر وقت کے امام اور روئے زمین پر خدا کی آخری حجت حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کی دعا کریں اور اس امر سے غفلت نہ برتیں۔

نیز حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت پڑھنا (جسے ہم نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کے باب کے آخر میں ذکر کیا ہے) اور اسی طرح زیارت آل یس، غیبت کے دنوں کی دعائیں کہ جنہیں خود حضرت امام رضا علیہ السلام نے بھی پڑھا، دعائے معرفت، دعائے عہد اور اس کے علاوہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوسری دعاؤں اور زیارات کو مکمل توجہ اور خلوص دل کے ساتھ پڑھنا بھی مناسب ہے اور یہ بہت ہی ضروری اور پسندیدہ فعل ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۲۵۶۔

اٹھائیسواں باب

زیارات جامعہ سے آٹھ زیارات

اس باب میں ہم زیارات جامعہ[۱] میں سے آٹھ زیارات بیان کریں گے[۲]:

﴿۱﴾

زیارت (امین اللّٰہ)

زیارت (امین اللہ) زیارات جامعہ میں سے ہے؛ یعنی اسے تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں پڑھ سکتے ہیں، جس طرح حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے مرحوم الحاج علی بغدادی کے واقعہ میں یہ زیارت حرم کاظمین علیہما السلام میں پڑھا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے جو روایت نقل ہوئی ہے وہ اس بارے میں صراحت رکھتی ہے اور جابر کی حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کی جانے والی روایت بھی زیارت امین اللہ کے جامعہ ہونے پر قطعی دلیل ہے۔

مرحوم محدث قمیؒ کہتے ہیں: ''امین اللہ'' کے نام سے معروف ہونے والی زیارت ایک معتبر زیارت ہے کہ جو مزار و مصابیح کی تمام کتابوں میں نقل ہوئی ہے۔

۱۔ زیارات جامعہ سے مراد ایسی زیارات ہیں کہ جن کے ذریعہ سے تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کر سکتے ہیں۔

۲۔ زیارت رجبیہ بھی زیارات جامعہ میں سے ہے، لیکن چونکہ وہ رجب کے مہینہ سے مخصوص ہے لہذا اسے ہم نے گیارہویں باب میں رجب کے مہینہ کے اعمال کی بحث میں ذکر کیا ہے، اسی طرح حضرت امام رضا علیہ السلام سے دو دیگر زیارات جامعہ اور ایک زیارت و اوراد و عائیں روایت ہوئی ہیں کہ جنہیں کتاب کے تیسویں باب میں بیان کرنا مناسب تھا لہذا انہیں اسی باب میں بیان کریں گے۔

علامہ مجلسیؒ نے اس زیارت کے بارے میں فرمایا ہے: یہ زیارت متن اور سند کے اعتبار سے بہترین زیارت ہے اور اس زیارت کو تمام روضوں پر پڑھنا چاہئے۔

یہ زیارت معتبر سندوں سے جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قبر مطہر کے ساتھ کھڑے ہو کر گریہ کر رہے تھے اور آپؑ نے آنحضرتؑ کی زیارت یوں پڑھی:

اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰااَمِیْنَ اللّٰهِ فِی أَرْضِهِ ، وَحُجَّتَهُ عَلٰی عِبٰادِهِ ،(اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰاأَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ)[1] أَشْهَدُ أَنَّکَ جٰاهَدْتَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهٰادِهِ ، وَعَمِلْتَ بِکِتٰابِهِ ، وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِیِّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهِ ، حَتّٰی دَعٰاکَ اللّٰهُ اِلٰی جِوٰارِهِ ، فَقَبَضَکَ اِلَیْهِ بِاخْتِیٰارِهِ ، وَأَلْزَمَ أَعْدٰآئَکَ الْحُجَّةَ ، مَعَ مٰا لَکَ مِنَ الْحُجَجِ الْبٰالِغَةِ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهِ .أَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِکَ ، رٰاضِیَةً بِقَضٰآئِکَ ، مُوْلَعَةً بِذِکْرِکَ وَدُعٰآئِکَ ، مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِیٰآئِکَ ، مَحْبُوْبَةً فِی أَرْضِکَ وَسَمٰآئِکَ ، صٰابِرَةً عَلٰی نُزُوْلِ بَلاٰئِکَ، شٰاکِرَةً لِفَوٰاضِلِ نَعْمٰآئِکَ ، ذٰاکِرَةً لِسَوٰابِغِ اٰلاٰئِکَ ، مُشْتٰاقَةً اِلٰی فَرْحَةِ لِقٰآئِکَ ، مُتَزَوِّدَةً لِلتَّقْوٰی لِیَوْمِ جَزٰآئِکَ ، مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِیٰآئِکَ ، مُفٰارِقَةً لِأَخْلاٰقِ أَعْدٰآئِکَ ، مَشْغُوْلَةً عَنِ الدُّنْیٰا بِحَمْدِکَ وَثَنٰآئِکَ .

پھر آپؑ نے اپنا رخسار مبارک قبر مطہر پر رکھا اور فرمایا:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْکَ وَالِهَةٌ ، وَسُبُلَ الرّٰاغِبِیْنَ اِلَیْکَ شٰارِعَةٌ ، وَأَعْلاٰمَ الْقٰاصِدِیْنَ اِلَیْکَ وٰاضِحَةٌ ، وَأَفْئِدَةَ الْعٰارِفِیْنَ مِنْکَ فٰازِعَةٌ ، وَأَصْوٰاتَ الدّٰاعِیْنَ اِلَیْکَ صٰاعِدَةٌ ، وَأَبْوٰابَ الْاِجٰابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ ، وَدَعْوَةَ مَنْ نٰاجٰاکَ مُسْتَجٰابَةٌ ،

۱۔ زیارت کا یہ فقرہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے حرم میں پڑھا جاتا ہے۔

وَتَوْبَةَ مَنْ أَنَابَ اِلَيْکَ مَقْبُوْلَةٌ ، وَعَبْرَةَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَوْفِکَ مَرْحُوْمَةٌ ، وَالْاِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِکَ مَوْجُوْدَةٌ ، وَالْاِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِکَ مَبْذُوْلَةٌ ، وَعِدَاتِکَ لِعِبَادِکَ مُنْجَزَةٌ ، وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَکَ مُقَالَةٌ ، وَأَعْمَالَ الْعَامِلِيْنَ لَدَيْکَ مَحْفُوْظَةٌ ، وَأَرْزَاقَکَ اِلَی الْخَلَآئِقِ مِنْ لَدُنْکَ نَازِلَةٌ ، وَعَوَآئِدَ الْمَزِيْدِ اِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ ، وَذُنُوْبَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ مَغْفُوْرَةٌ ، وَحَوَآئِجَ خَلْقِکَ عِنْدَکَ مَقْضِيَّةٌ ، وَجَوَآئِزَ السَّآئِلِيْنَ عِنْدَکَ مُوَفَّرَةٌ ، وَعَوَآئِدَ الْمَزِيْدِ مُتَوَاتِرَةٌ ، وَمَوَآئِدَ الْمُسْتَطْعِمِيْنَ مَعَدَّةٌ ، وَمَنَاهِلَ الظَّمْآءِ مُتْرَعَةٌ .أَللّٰهُمَ فَاسْتَجِبْ دُعَآئِي ، وَاقْبَلْ ثَنَآئِي ، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَآئِي ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ، اِنَّکَ وَلِيُّ نَعْمَآئِي ، وَمُنْتَهَ مُنَايَ ، وَغَايَةُ رَجَآئِي فِی مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ .

کتاب ''کامل الزیارات'' میں اس زیارت کے بعد یہ فقرات بھی بیان کئے گئے ہیں:

أَنْتَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ ، اِغْفِرْ لِأَوْلِيَآئِنَا ، وَکُفَّ عَنَّا أَعْدَآئَنَا ، وَاشْغَلْهُمْ عَنْ أَذَانَا ، وَأَظْهِرْ کَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا ، وَأَدْحِضْ کَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلٰی ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ہمارے شیعوں میں سے جو بھی یہ زیارت و دعا حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام یا آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کی قبر مطہر پر پڑھے خداوند اس زیارت اور دعا کو نامۂ اعمال میں نور سے درج کرے گا اور اس پر حضرت محمدؐ کی مہر ہوگی اور وہ اسی طرح محفوظ ہو جائے گا کہ جیسا ہوگا اور اسے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے حوالہ کر دیا جائے گا اور یہ عمل کرنے والے کا بشارت و کرامت کے ساتھ استقبال کریں گے۔ انشاء اللہ[1]۔

۱۔ مفاتیح الجنان: ۶۹۸، مصباح المتہجد: ۷۳۸، بحار الانوار: ۱۰۰/۲۶۶، مصباح الزائر: ۴۷۴۔

﴿۲﴾

زیارت جامعۂ کبیرہ

شیخ صدوقؒ نے کتاب ''من لایحضرہ الفقیہ'' اور ''عیون اخبار الرضا علیہ السلام'' میں یوں روایت کی ہے:

موسیٰ نخعی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام سے عرض کیا:

اے فرزند رسول: مجھے کوئی ایسی بلیغ اور کامل زیارت تعلیم فرمایئے کہ میں جب بھی آپ میں سے کسی کی زیارت کرنا چاہوں تو اسے پڑھوں۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

جب بھی ہم سے کسی کی زیارت کرنا چاہو تو غسل کرو اور جب بھی آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کے حرم میں پہنچو تو کھڑے ہو جاؤ اور شہادتین کی گواہی دو اور یوں کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .

جب حرم میں داخل ہو جاؤ اور قبر کو دیکھو تو تیس مرتبہ **اَللّٰهُ أَكْبَرُ** کہو، پھر آہستہ آہستہ آرام سے چھوٹے قدم اٹھاؤ اور پھر کھڑے ہو کر تیس مرتبہ **اَللّٰهُ أَكْبَرُ** کہو، پھر قبر کے نزدیک ہونے کے بعد چالیس مرتبہ **اَللّٰهُ أَكْبَرُ** کہو تا کہ سو تکبیر مکمل ہو جائیں۔ اس کے بعد پڑھو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يٰا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ ، وَمَوْضِعَ الرِّسٰالَةِ ، وَمُخْتَلَفَ الْمَلاٰئِكَةِ ، وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ ، وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ ، وَخُزّٰانَ الْعِلْمِ ، وَمُنْتَهَ الْحِلْمِ ، وَاُصُوْلَ الْكَرَمِ ، وَقٰادَةَ الْاُمَمِ ، وَأَوْلِيآءَ النِّعَمِ ، وَعَنٰاصِرَ الْأَبْرٰارِ ، وَدَعآئِمَ الْأَخْيٰارِ ، وَ سٰاسَ الْعِبٰادِ ، وَأَرْكٰانَ الْبِلاٰدِ ، وَأَبْوٰابَ الْاِيْمٰانِ ، وَاُمَنٰآءَ الرَّحْمٰانِ ، وَسُلاٰلَةَ النَّبِيِّيْنَ ، وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ . اَلسَّلاٰمُ عَلٰى أَئِمَّةِ

الْهُدٰى ، وَمَصٰابِيْحِ الدُّجٰى ، وَأَعْلاٰمِ التُّقٰى ، وَذَوِ النُّهٰى ، وَاَوْلِ الْحِجٰى ، وَكَهْفِ الْوَرٰى ، وَوَرَثَةِ الْأَنْبِيٰآءِ ، وَالْمَثَلِ الْأَعْلٰى ، وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰى ، وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَحاٰلِ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ ، وَمَسٰاكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ ، وَمَعاٰدِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ ، وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ ، وَحَمَلَةِ كِتاٰبِ اللّٰهِ ، وَأَوْصِيٰآءِ نَبِيِّ اللّٰهِ ، وَذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ اَلسَّلاٰمُ عَلَى الدُّعاٰةِ اِلَى اللّٰهِ ، وَالْأَدِلاّٰءِ عَلٰى مَرْضاٰتِ اللّٰهِ ، وَالْمُسْتَقِرِّيْنَ فِى أَمْرِ اللّٰهِ ، وَالتّاٰمِيْنَ فِى مَحَبَّةِ اللّٰهِ ، وَالْمُخْلِصِيْنَ فِى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ ، وَالْمُظْهِرِيْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهِ ، وَعِبٰادِهِ الْمُكْرَمِيْنَ ، اَلَّذِيْنَ لاٰيَسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُوْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الدُّعٰاةِ ، وَالْقاٰدَةِ الْهُدٰاةِ ، وَالسّاٰدَةِ الْوُلاٰةِ وَالذّاٰدَةِ الْحُمّاٰةِ ، وَأَهْلِ الذِّكْرِ وَاُوْلِى الْأَمْرِ ، وَبَقِيَّةِ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهِ ، وَحِزْبِهِ وَعَيْبَةِ عِلْمِهِ ، وَحُجَّتِهِ وَصِرٰاطِهِ ، وَنُوْرِهِ وَبُرْهاٰنِهِ ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ .أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْكَ لَهُ ، كَمٰا شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ ، وَشَهِدَتْ لَهُ مَلاٰئِكَتُهُ وَاُوْلُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ ، لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ، وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى ، أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ ، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ .وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الرّاٰشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ ، اَلْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُكَرَّمُوْنَ ، اَلْمُقَرَّبُوْنَ اَلْمُتَّقُوْنَ ، اَلصّاٰدِقُوْنَ الْمُصْطَفَوْنَ ، اَلْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ ، اَلْقَوّاٰمُوْنَ بِأَمْرِهِ ، اَلْعاٰمِلُوْنَ بِاِرٰادَتِهِ ، اَلْفاٰئِزُوْنَ بِكَرٰامَتِهِ ، اِصْطَفاٰكُمْ بِعِلْمِهِ ، وَارْتَضاٰكُمْ لِغَيْبِهِ ، وَاخْتاٰرَكُمْ لِسِرِّهِ ، وَاجْتَباٰكُمْ بِقُدْرَتِهِ ، وَأَعَزَّكُمْ بِهُدٰاهُ ، وَخَصَّكُمْ بِبُرْهاٰنِهِ ، وَانْتَجَبَكُمْ لِنُوْرِهِ (بِنُوْرِهِ)، وَأَيَّدَكُمْ بِرُوْحِهِ ، وَرَضِيَكُمْ خُلَفاٰءَ فِى أَرْضِهِ ، وَحُجَجاً عَلٰى بَرِيَّتِهِ ، وَأَنْصاٰراً لِدِيْنِهِ ، وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ ، وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ ، وَمُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ ،

وَتَراجِمَةً لِوَحْيِهِ ، وَأَرْكاناً لِتَوْحِيْدِهِ ، وَشُهَداءَ عَلٰى خَلْقِهِ ،وَأَعْلاماً لِعِبادِهِ ، وَمَناراً فِي بِلادِهِ ، وَأَدِلّاءَ عَلٰى صِراطِهِ .عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ ، وَاٰمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ، وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيراً ، فَعَظَّمْتُمْ جَلالَهُ ، وَأَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ ، وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ ، وَأَدَمْتُمْ ذِكْرَهُ ، وَوَكَّدْتُمْ مِيْثاقَهُ ، وَأَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طاعَتِهِ ، وَنَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَّةِ ، وَدَعَوْتُمْ اِلٰى سَبِيْلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ، وَبَذَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضاتِهِ .وَصَبَرْتُمْ عَلٰى ما أَصابَكُمْ فِي جَنْبِهِ ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلاةَ ، وَاٰتَيْتُمُ الزَّكاةَ ، وَأَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَجاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهادِهِ ، حَتّٰى أَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهُ ، وَبَيَّنْتُمْ فَرائِضَهُ ، وَأَقَمْتُمْ حُدُوْدَهُ ، وَنَشَرْتُمْ شَرائِعَ أَحْكامِهِ ، وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ ، وَصِرْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضا ، وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضاءَ ، وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ مَضٰى .فَالرّاغِبُ عَنْكُمْ مارِقٌ ، وَاللّازِمُ لَكُمْ لاحِقٌ ، وَالْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ زاهِقٌ ، وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَاِلَيْكُمْ ، وَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ ، وَمِيْراثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ ، وَاِيابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ ، وَحِسابُهُمْ عَلَيْكُمْ ، وَفَصْلُ الْخِطابِ عِنْدَكُمْ ، وَاٰياتُ اللّٰهِ لَدَيْكُمْ ، وَعَزائِمُهُ فِيْكُمْ ، وَنُوْرُهُ وَبُرْهانُهُ عِنْدَكُمْ ، وَأَمْرُهُ اِلَيْكُمْ .مَنْ والاكُمْ فَقَدْ والَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عاداكُمْ فَقَدْ عادَ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ ، أَنْتُمُ الصِّراطُ الْأَقْوَمُ ، وَشُهَداءُ دارِ الْفَناءِ ، وَشُفَعاءُ دارِ الْبَقاءِ ، وَالرَّحْمَةُ الْمَوْصُوْلَةُ ، وَالْاٰيَةُ الْمَخْزُوْنَةُ ، وَالْأَمانَةُ الْمَحْفُوْظَةُ ، وَالْبابُ الْمُبْتَلٰى بِهِ النّاسُ .مَنْ أَتَيْكُمْ نَجٰى ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ ، اِلَى اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ، وَعَلَيْهِ تَدُلُّوْنَ ، وَبِهِ تُؤْمِنُوْنَ ، وَلَهُ تُسَلِّمُوْنَ ، وَبِأَمْرِهِ تَعْمَلُوْنَ ، وَ اِلٰى سَبِيْلِهِ تُرْشِدُوْنَ ، وَبِقَوْلِهِ تَحْكُمُوْنَ ، سَعِدَ مَنْ والاكُمْ ، وَهَلَكَ مَنْ عاداكُمْ ، وَخابَ مَنْ جَحَدَكُمْ ، وَضَلَّ مَنْ فارَقَكُمْ ،

وَفٰازَ مَنْ تَمَسَّکَ بِکُمْ ، وَأَمِنَ مَنْ لَجَأَ اِلَیْکُمْ ، وَسَلِمَ مَنْ صَدَّقَکُمْ ، وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِکُمْ .مَنِ اتَّبَعَکُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْوٰیهُ ، وَمَنْ خٰالَفَکُمْ فَالنّٰارُ مَثْوٰیهُ ، وَمَنْ جَحَدَکُمْ کٰافِرٌ ، وَمَنْ حٰارَبَکُمْ مُشْرِکٌ ، وَمَنْ رَدَّ عَلَیْکُمْ فِی أَسْفَلِ دَرَکٍ مِنَ الْجَحِیْمِ ، أَشْهَدُ أَنَّ هٰذٰا سٰابِقٌ لَکُمْ فِیْمٰا مَضٰی ، وَجٰارٍ لَکُمْ فِیْمٰا بَقِيَ ، وَأَنَّ أَرْوٰاحَکُمْ وَنُوْرَکُمْ وَطِیْنَتَکُمْ وٰاحِدَةٌ ، طٰابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهٰا مِنْ بَعْضٍ .خَلَقَکُمُ اللّٰهُ أَنْوٰاراً فَجَعَلَکُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِیْنَ ، حَتّٰی مَنَّ عَلَیْنٰا بِکُمْ ، فَجَعَلَکُمْ فِی بُیُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهُ ، وَجَعَلَ صَلاٰتَنٰا (صَلَوٰاتِنٰا)عَلَیْکُمْ ، وَمٰا خَصَّنٰا بِهِ مِنْ وِلاٰیَتِکُمْ ، طِیْباً لِخَلْقِنٰا ، وَطَهٰارَةً لِأَنْفُسِنٰا ، وَتَزْکِیَةً لَنٰا ، وَکَفّٰارَةً لِذُنُوْبِنٰا ، فَکُنّٰا عِنْدَهُ مُسَلِّمِیْنَ بِفَضْلِکُمْ ، وَمَعْرُوْفِیْنَ بِتَصْدِیْقِنٰا اِیّٰاکُمْ .فَبَلَغَ اللّٰهُ بِکُمْ أَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُکَرَّمِیْنَ ، وَأَعْلٰی مَنٰازِلِ الْمُقَرَّبِیْنَ ، وَأَرْفَعَ دَرَجٰاتِ الْمُرْسَلِیْنَ ، حَیْثُ لاٰیَلْحَقُهُ لاٰحِقٌ ، وَلاٰیَفُوْقُهُ فٰائِقٌ ، وَلاٰیَسْبِقُهُ سٰابِقٌ ، وَلاٰیَطْمَعُ فِی اِدْرٰاکِهِ طٰامِعٌ ، حَتّٰی لاٰیَبْقٰی مَلَکٌ مُقَرَّبٌ ، وَلاٰ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ، وَلاٰ صِدِّیْقٌ وَلاٰ شَهِیْدٌ ، وَلاٰ عٰالِمٌ وَلاٰ جٰاهِلٌ ، وَلاٰ دَنِيٌّ وَلاٰ فٰاضِلٌ ، وَلاٰ مُؤْمِنٌ صٰالِحٌ ، وَلاٰ فٰاجِرٌ طٰالِحٌ ، وَلاٰ جَبّٰارٌ عَنِیْدٌ ، وَلاٰ شَیْطٰانٌ مَرِیْدٌ ، وَلاٰ خَلْقٌ فِیْمٰا بَیْنَ ذٰلِکَ شَهِیْدٌ اِلّٰا عَرَّفَهُمْ جَلاٰلَةَ أَمْرِکُمْ ، وَعِظَمَ خَطَرِکُمْ ، وَکِبَرَ شَأْنِکُمْ ، وَتَمٰامَ نُوْرِکُمْ ، وَصِدْقَ مَقٰاعِدِکُمْ ، وَثَبٰاتَ مَقٰامِکُمْ ، وَشَرَفَ مَحَلِّکُمْ ، وَمَنْزِلَتِکُمْ عِنْدَهُ ، وَکَرٰامَتَکُمْ عَلَیْهِ ، وَخٰاصَّتَکُمْ لَدَیْهِ ، وَقُرْبَ مَنْزِلَتِکُمْ مِنْهُ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَأَهْلِي وَمٰالِي وَأُسْرَتِي ، أُشْهِدُ اللّٰهَ وَأُشْهِدُکُمْ أَنِّي مُؤْمِنٌ بِکُمْ ، وَبِمٰا اٰمَنْتُمْ بِهِ ، کٰافِرٌ بِعَدُوِّکُمْ وَبِمٰا کَفَرْتُمْ بِهِ ، مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِکُمْ ، وَبِضَلاٰلَةِ مَنْ خٰالَفَکُمْ ، مُوَالٍ لَکُمْ وَلِأَوْلِیٰائِکُمْ ، مُبْغِضٌ لِأَعْدٰائِکُمْ وَمُعٰادٍ لَهُمْ ، سِلْمٌ لِمَنْ سٰالَمَکُمْ ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حٰارَبَکُمْ ، مُحَقِّقٌ لِمٰا حَقَّقْتُمْ ، مُبْطِلٌ لِمٰا أَبْطَلْتُمْ ، مُطِیْعٌ لَکُمْ ، عٰارِفٌ بِحَقِّکُمْ ،

مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ ، مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ ، مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ ، مُعْتَرِفٌ بِكُمْ ، مُؤْمِنٌ بِاِيابِكُمْ ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ .مُنْتَظِرٌ لِأَمْرِكُمْ ، مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ ، اٰخِذٌ بِقَوْلِكُمْ ، عامِلٌ بِأَمْرِكُمْ ، مُسْتَجِيرٌ بِكُمْ ، زآئِرٌ لَكُمْ ، لآئِذٌ عآئِذٌ بِقُبُوْرِكُمْ ، مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُمْ ، وَمُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ ، وَمُقَدِّمُكُمْ أَمامَ طَلِبَتِي وَحَوآئِجي ، وَاِرادَتِي فِى كُلِّ أَحْوالِي وَاُمُوْرِي ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلانِيَتِكُمْ ، وَشاهِدِكُمْ وَغآئِبِكُمْ ، وَأَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ ، وَمُفَوِّضٌ فِى ذٰلِکَ كُلِّهِ اِلَيْكُمْ ، وَمُسَلِّمٌ فِيْهِ مَعَكُمْ ، وَقَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ ، وَرَأْيِي لَكُمْ تَبَعٌ ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّدٌ ، حَتّٰى يُحْيِيَ اللّٰهُ تَعالٰى دِيْنَهُ بِكُمْ ، وَيَرُدَّكُمْ فِى أَيّامِهِ ، وَيُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهِ ، وَيُمَكِّنَكُمْ فِى أَرْضِهِ .فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ غَيْرِكُمْ ، اٰمَنْتُ بِكُمْ ، وَتَوَلَّيْتُ اٰخِرَكُمْ بِما تَوَلَّيْتَ بِهِ أَوَّلَكُمْ ، وَبَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ أَعْدآئِكُمْ ، وَمِنَ الْجِبْتِ وَالطّاغُوْتِ وَالشَّياطِيْنِ وَحِزْبِهِمُ الظّالِمِيْنَ لَكُمْ ، اَلْجاحِدِيْنَ لِحَقِّكُمْ ، وَالْمارِقِيْنَ مِنْ وِلايَتِكُمْ ، وَالْغاصِبِيْنَ لِاِرْثِكُمْ ، اَلشّآكِيْنَ فِيْكُمْ ، اَلْمُنْحَرِفِيْنَ عَنْكُمْ ، وَمِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَكُمْ ، وَكُلِّ مُطاعٍ سِواكُمْ ، وَمِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلَى النّارِ .فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ أَبَداً ما حَيِيْتُ عَلٰى مَوالاتِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَدِيْنِكُمْ، وَوَفَّقَنِي لِطاعَتِكُمْ ، وَرَزَقَنِي شَفاعَتَكُمْ ، وَجَعَلَنِي مِنْ خِيارِ مَوالِيْكُمْ ، اَلتّابِعِيْنَ لِما دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ ، وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ اٰثارَكُمْ ، وَيَسْلُكُ سَبِيْلَكُمْ ، وَيَهْتَدِي بِهُدیكُمْ ، وَيُحْشَرُ فِى زُمْرَتِكُمْ ، وَيَكِرُّ فِى رَجْعَتِكُمْ ، وَيُمَلَّكُ فِى دَوْلَتِكُمْ ، وَيُشَرَّفُ فِى عافِيَتِكُمْ ، وَيُمَكَّنُ فِى أَيّامِكُمْ ، وَتَقِرُّ عَيْنُهُ غَداً بِرُؤْيَتِكُمْ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَاُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمالِي ، مَنْ أَرادَ اللّٰهَ بَدَأَ بِكُمْ، وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ، وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ .مَوالِيَّ لا اُحْصِي ثَنآئَكُمْ ، وَلا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ ، وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ ، وَأَنْتُمْ نُوْرُ الْأَخْيارِ ، وَهُداةُ الْأَبْرارِ ، وَحُجَجُ الْجَبّارِ ، بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ ، وَبِكُمْ يَخْتِمُ اللّٰهُ ، وَبِكُمْ يُنَزِّلُ

الْـغَيْثَ ، وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ اِلّٰا بِاِذْنِهِ ، وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ ، وَيَكْشِفُ الضُّرَّ ، وَعِنْدَكُمْ مٰا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ ، وَهَبَطَتْ بِهِ مَلآئِكَتُهُ ، وَ اِلٰى جَدِّكُمْ .

اگر امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی زیارت ہو تو "وَ اِلٰى جَدِّكُمْ" کی بجائے "وَ اِلٰى أَخِيكَ" کہو:

بُعِثَ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ .اتٰـاكُـمُ الـلّٰـهُ مٰا لَمْ يُؤْتِ أَحْداً مِنَ الْعٰالَمِيْنَ ، طَأْطَأَ كُلُّ شَـرِيْفٍ لِشَـرَفِـكُمْ ، وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطٰاعَتِكُمْ ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبّٰارٍ لِفَضْلِكُمْ ، وَذَلَّ كُـلُّ شَيْءٍ لَكُمْ ، وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِكُمْ ، وَفٰازَ الْفآئِزُوْنَ بِوِلاٰيَتِكُمْ، بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَـى الرِّضْوٰانِ ، وَعَلٰى مَنْ جَحَدَ وِلاٰيَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰانِ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَاُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْـلِـي وَمٰـالِـي ، ذِكْرُكُمْ فِي الذّٰاكِرِيْنَ ، وَأَسْمآئُكُمْ فِي الْأَسْمآءِ ، وَأَجْسٰادُكُمْ فِي الْأَجْسٰـادِ ، وَأَرْوٰاحُـكُـمْ فِـي الْأَرْوٰاحِ ، وَأَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوْسِ ، وَاٰثٰارُكُمْ فِي الْآثٰارِ ، وَقُبُـوْرُكُمْ فِي الْقُبُوْرِ .فَـمٰـا أَحْـلٰـى أَسْـمآئَكُمْ ، وَأَكْرَمَ أَنْفُسَكُمْ ، وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ ، وأَجَـلَّ خَـطَـرَكُـمْ ، وَأَوْفٰـى عَهْـدَكُمْ ، وَأَصْدَقَ وَعْدَكُمْ ، مُـكُـمْ نُـوْرٌ ، وَأَمْـرُكُمْ رُشْدٌ ، وَوَصِيَّتُـكُـمُ التَّـقْـوٰى ، وَفِـعْـلُـكُمُ الْخَيْرُ ، وَعٰادَتُكُمُ الْاِحْسٰانُ ، وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ ، وَشَـأْنُـكُمُ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ ، وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ ، وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ وَحَزْمٌ ، اِنْ ذُكِـرَ الْـخَيْرُ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ وَأَصْلَهُ ، وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ ، وَمَأْوٰيهُ وَمُنْتَهٰاهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَاُمِّي وَنَـفْسِـي ، كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنآئِكُمْ ، وَاُحْصِي جَمِيْلَ بَلآئِكُمْ ، وَبِكُمْ أَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِـنَ الذُّلِّ ، وَفَرَّجَ عَنّٰا غَمَرٰاتِ الْكُرُوْبِ ، وَأَنْقَذَنٰا مِنْ شَفٰا جُرُفِ الْهَلَكٰاتِ وَمِنَ النّٰارِ .بِـأَبِـي أَنْتُـمْ وَاُمِّي وَنَفْسِي، بِمُوٰالاٰتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعٰالِمَ دِيْنِنٰا ، وَأَصْلَحَ مٰا كٰانَ فَسَدَ مِـنْ دُنْيٰـانٰـا ، وَبِـمُـوٰالاٰتِـكُـمْ تَـمَّـتِ الْـكَلِمَةُ ، وَعَظُمَتِ النِّعَمَةُ ، وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ ، وَبِـمُوٰالاٰتِكُمْ تُقْبَلُ الطّٰاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ ، وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوٰاجِبَةُ ، وَالدَّرَجٰاتُ الرَّفِيْعَةُ ، وَالْـمَـقٰامُ الْمَحْمُوْدُ ، وَالْمَكٰانُ الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، وَالْجٰاهُ الْعَظِيْمُ ، وَالشَّأْنُ

الْكَبِيْرُ ، وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُوْلَةُ .رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ، رَبَّنَا لاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ، اِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ، سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلاً يَا وَلِيَّ اللّٰهِ ، اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْباً لاٰيَأْتِي عَلَيْهَا اِلَّا رِضَاكُمْ ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلٰى سِرِّهِ ، وَاسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ ، وَقَرَنَ طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ ، لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِي ، وَكُنْتُمْ شُفَعَآئِي ، فَاِنِّي لَكُمْ مُطِيْعٌ ، مَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَآءَ أَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ، اَلْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ ، لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَآئِي ، فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ ، أَسْئَلُكَ أَنْ تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعَارِفِيْنَ بِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ، وَفِي زُمْرَةِ الْمَرْحُوْمِيْنَ بِشَفَاعَتِهِمْ ، اِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ، وَسَلَّمَ كَثِيْراً ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔[۱]

﴿۳﴾

تیسری زیارت جامعہ

یہ زیارت مرحوم علامہ مجلسیؒ نے بحارالانوار میں ایک قدیم کتاب سے ''زیارت جامعۂ ثالثہ'' کے عنوان سے نقل کی ہے:

جب بھی ان مقدس ہستیوں کی بارگاہ میں زیارت سے شرفیاب ہوتو کہو:

۱۔ مفاتیح الجنان: ۱۰۷۱، مزار آقا جمال خوانساری: ۶۰، عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲۷۷، مستدرک الوسائل: ۱۰/۴۱۶، بحار الانوار: ۱۰۲/۱۲۷۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، اَلَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمَ ، وَلاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ، وَسُبْحانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، صَلَواٰتُ اللّٰهِ وَتَحِيّاٰتُهُ وَرَأْفَتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْواٰنُهُ وَفَضْلُهُ وَكَراٰمَتُهُ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكاٰتُهُ وَصَلَواٰتُ مَلآئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وَأَنْبِيآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَالشُّهَدآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعِبادِهِ الصّالِحِيْنَ ، وَمَنْ سَبَّحَ لِرَبِّ الْعالَمِيْنَ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، مِلْأَ السَّمٰواٰتِ وَالْأَرْضِيْنَ ، وَمِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَعَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَزِنَةَ كُلِّ شَيْءٍ أَبَداً ، وَمِثْلَ الْأَبَدِ ، وَبَعْدَ الْأَبَدِ مِثْلَ الْأَبَدِ ، وَأَضْعافَ ذٰلِكَ كُلِّهِ ، فِي مِثْلِ ذٰلِكَ كُلِّهِ سَرْمَداً دآئِماً مَعَ دَواٰمِ مُلْكِ اللّٰهِ وَبَقآءِ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَخاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَاِمامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَوَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَلاٰذِ الْعالَمِيْنَ ، وَسِراٰجِ النّاظِرِيْنَ ، وَأَمانِ الْخآئِفِيْنَ ، وَتالِي الْاِيْمانِ ، وَصاحِبِ الْقُراٰنِ ، وَنُوْرِ الْأَنْواٰرِ ، وَهادِي الْأَبْراٰرِ ، وَدَعامَةِ الْجَبّاٰرِ، وَحُجَّتِهِ عَلَى الْعالَمِيْنَ ، وَخِيَرَتِهِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَبِيِّهِ وَرَسُوْلِهِ وَحَبِيْبِهِ وَصَفِيِّهِ وَخاصَّتِهِ ، وَخالِصَتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَنُوْرِهِ وَسَفِيْرِهِ وَأَمِيْنِهِ وَحِجابِهِ وَعَيْنِهِ وَذِكْرِهِ وَوَلِيِّهِ وَجَنْبِهِ وَصِراٰطِهِ ، وَعُرْوَتِهِ الْوُثْقٰى، وَحَبْلِهِ الْمَتِيْنِ ، وَبُرْهانِهِ الْمُبِيْنِ ، وَمَثَلِهِ الْأَعْلٰى ، وَدَعْوَتِهِ الْحُسْنٰى ، وَاٰيَتِهِ الْكُبْرٰى ، وَحُجَّتِهِ الْعُظْمٰى ، وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، اَلرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ ، اَلْقَوِيِّ الْعَزِيْزِ ، اَلشَّفِيْعِ الْمُطاعِ ، وَعَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمْ جَمِيْعَا نِ السَّلاٰمِ ، أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ ، وَالْخَلَفِ الْمَهْدِيِّ ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيْعَا نِ السَّلاٰمِ وَالرَّحْمَةُ، اَلطَّيِّبِيْنَ الطّاهِرِيْنَ الْمُطِيْعِيْنَ الْمُقَرَّبِيْن . وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَفْضَلَ سَلاٰمِ اللّٰهِ ، وَأَوْفَرَ رَحْمَتِهِ ، وَأَزْكٰى تَحِيّاٰتِهِ ، وَأَشْرَفَ صَلَواٰتِهِ ، وَأَعْظَمَ بَرَكاٰتِهِ أَبَداً مِنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناٰتِ ، اَلْأَحْيآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْواٰتِ،

وَمِنِّي وَمِنْ والِدَيَّ وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَاِخْوَتِي وَأَخَواتِي وَأَهْلِي وَقَراباتِي ، فِي حَياتِي ما بَقِيتُ، وَبَعْدَ وَفاتِي ، وَما طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرُبَتْ ، عَلَيْهِمْ سَلامُ اللّٰهِ فِي الْأَوَّلِيْنَ ، وَعَلَيْهِمْ سَلامُ اللّٰهِ فِيالْاٰخِرِيْنَ ، وَ عَلَيْهِمْ سَلامُ اللّٰهِ يَوْمَ يَقُوْمُ النّاسُ لِرَبِّ الْعالَمِيْنَ .سَلامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ ، سَلامٌ عَلَيْكَ يا رَسُوْلَ اللّٰه ، سَلامٌ عَلَيْكَ ياخِيرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ ، وَصَفْوَتَهُ مِنْ بَرِيَّتِهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَمِيْنَ اللّٰهِ عَلٰى رِسالَتِهِ ، وَعَزآئِمِ أَمْرِهِ ، اَلْخاتِمَ لِمٰا سَبَقَ ، وَالْفاتِحَ لِمٰا غَلَقَ ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ ياسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خٰاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اِمامَ الْمُتَّقِيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يٰا مَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَى الْعالَمِيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يٰا خٰالِصَةَ اللّٰهِ وَخَلِيْلَهُ وَحَبِيْبَهُ وَصَفِيَّهُ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَشِيْرُ النَّذِيْرُ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يٰاأَبَا الْقاسِمِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ ، وَمَوْضِعَ الرِّسالَةِ ، وَمُخْتَلَفَ الْمَلآئِكَةِ ، وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ ، وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ ، وَمَأْوَى السَّكِيْنَةِ ، وَخَزآئِنَ الْعِلْمِ ، وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ ، وَاُصُوْلَ الْكَرَمِ ، وَقادَةَ الْاُمَمِ ، وَأَوْلِيآءَ النِّعَمِ ، وَعَناصِرَ الْأَبْرارِ ، وَدَعآئِمَ الْجَبّارِ ، وَ ساسَةَ الْعِبادِ، وَأَرْكانَ الْبِلادِ ، وَأَبْوابَ الْإِيْمانِ، وَأُمَنآءَ الرَّحْمانِ ، وَسُلالَةَ النَّبِيِّيْنَ، وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الَ يٰس ، وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ .اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَةِ الْهُدٰى، وَمَصابِيْحَ الدُّجٰى، وَأَهْلَ التَّقْوٰى، وَأَعْلامَ التُّقٰى، وَذَوِ النُّهٰى ، وَاُوْلِ الْحِجٰى ، وَسادَةَ الْوَرٰى ، وَبُدُوْرَ الدُّنْيا ، وَوَرَثَةَ الْأَنْبِيآءِ ، وَالْمَثَلَ الْأَعْلٰى ، وَالدَّعْوَةَ الْحُسْنٰى ، وَالْحُجَّةَ عَلٰى مَنْ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمآءِ وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ .اَلسَّلام عَلٰى

مَحالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ ، وَمَساكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ ، وَمَعادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ ، وَخَزَنَةِ عِلْمِ اللّٰهِ ، وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ ، وَحَمَلَةِ كِتابِ اللّٰهِ ، وَوَرَثَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ و بَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلَى الدُّعاةِ اِلَى اللّٰهِ ، وَالْأَدِلّاءِ عَلَى اللّٰهِ ، وَالْمُؤْذِنِيْنَ عَنِ اللّٰهِ ، وَالْقآئِمِيْنَ بِحَقِّ اللّٰهِ ، وَالنّاطِقِيْنَ عَنِ اللّٰهِ ، وَالْمُسْتَوْفِرِيْنَ فِى أَمْرِ اللّٰهِ ، وَالْمُخْلِصِيْنَ فِى طاعَةِ اللّٰهِ ، وَالصّادِعِيْنَ بِدِيْنِ اللّٰهِ ، وَالتّآمِيْنَ فِى مَحَبَّةِ اللّٰهِ ، وَعِبادِهِ الْمُكْرَمِيْنَ الَّذِيْنَ لايَسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُوْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ .اَلسَّلامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الدُّعاةِ ، وَالْقادَةِالْهُداةِ ، وَالسّادَةِ الْوُلاةِ ، وَالذّادَةِ الْحُماةِ ، وَالْاَسادِ السُّقاةِ ، وَأَهْلِ الذِّكْرِ وَاُوْلِى الْأَمْرِ ، وَبَقِيَّةِ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهِ وَصَفْوَتِهِ وَحِزْبِهِ وَعَيْنِهِ وَحُجَّتِهِ وَجَنْبِهِ وَصِراطِهِ وَنُوْرِهِ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُه. أَشْهَدُ أَنْ لااِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاشَرِيْكَ لَهُ ، كَما شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ ، وَشَهِدَتْ لَهُ مَلآئِكَتُهُ وَاُوْلُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ، لااِلهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبى ، وَنَبِيُّهُ الْمُرْتَجى ، وَحَبِيْبُهُ الْمُصْطَفى، وَأَمِيْنُهُ الْمُرْتَضى، أَرْسَلَهُ نَذِيْراً فِى الْأَوَّلِيْنَ، وَرَسُوْلاً فِى الْاٰخِرِيْنَ بِالْهُدى وَدِيْنِ الْحَقِّ ، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ .فَصَدَعَ بِما اُمِرَ بِهِ، وَبَلَّغَ ما حُمِّلَ، وَنَصَحَ لِاُمَّتِهِ، وَجاهَدَ فِى سَبِيْلِ رَبِّهِ، وَدَعا اِلَيْهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ، وَصَبَرَ عَلى ما أَصابَهُ فِى جَنْبِهِ ، وَعَبَدَهُ صادِقًا مُصَدِّقاً صابِراً مُحْتَسِباً ، لاوانِياً وَلامُقَصِّراً حَتّى أَتاهُ الْيَقِيْنُ .وَأَشْهَدُ أَنَّ الدِّيْنَ كَما شَرَعَ ، وَالْكِتابَ كَما تَلا ، وَالْحَلالَ ما أَحَلَّ ، وَالْحَرامَ ما حَرَّمَ ، وَالْفَصْلَ ما قَضى ، وَالْحَقَّ ما قالَ، وَالرُّشْدَ ما أَمَرَ ، وَأَنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَخالَفُوْهُ، وَكَذَّبُوْا عَلَيْهِ ، وَجَحَدُوْا حَقَّهُ ، وَأَنْكَرُوْا فَضْلَهُ وَاتَّهَمُوْهُ ، وَظَلَمُوْا وَصِيَّهُ ، وَاعْتَدَوْا عَلَيْهِ ، وَغَصَبُوْهُ خِلافَتَهُ ، وَنَقَضُوْا عَهْدَهُ فِيْهِ ، وَحَلُّوْا عَقْدَهُ لَهُ ، وَأَسَّسُوا الْجَوْرَ وَالظُّلْمَ وَالْعُدْوانَ عَلى اٰلِهِ،

وَقَتَلُوهُمْ وَتَوَلَّوْا غَيْرَهُمْ ، ذٰآئِقُوا الْعَذٰابَ الْأَلِيْمَ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ ، لٰايُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذٰابِهٰا وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ، مَلْعُوْنُوْنَ نٰاكِسُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَعٰايَنُوا النَّدٰامَةَ وَالْخِزْيَ الطَّوِيْلَ، مَعَ الْأَرْذَلِيْنَ الْأَشْرٰارِ، قَدْ كُبُّوْا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ فِي النّٰارِ، وَأَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهِ وَصَدَّقُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَوَقَّرُوْهُ وَأَجٰابُوْهُ وَعَزَّرُوْهُ وَاتَّبَعُوْهُ ، وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ، أُوْلٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ، فِي جَنّٰاتِ النَّعِيْمِ ، وَالْفَوْزِ الْعَظِيْمِ ، وَالْغِبْطَةِ وَالسُّرُوْرِ ، وَالْمُلْکِ الْکَبِيْرِ ، وَالثَّوٰابِ الْمُقِيْمِ فِي الْمَقٰامِ الْکَرِيْمِ .فَجَزٰاهُ عَنّٰا أَحْسَنَ الْجَزٰآءِ وَخَيْرَ مٰا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ ، وَرَسُوْلاً عَمَّنْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ ، وَخَصَّهُ بِأَفْضَلِ قِسَمِ الْفَضٰآئِلِ ، وَبَلَّغَهُ عَلٰى شَرَفِ الْمُکَرَّمِيْنَ مِنَ الدَّرَجٰاتِ الْعُلٰى فِي أَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ ، ﴿ فِيْ جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ،،فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيْکٍ مُّقْتَدِرٍ﴾[1]۔ وَأَعْطٰاهُ حَتّٰى يَرْضٰى، وَزٰادَهُ بَعْدَ الرِّضٰا، وَجَعَلَهُ أَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنْهُ مَجْلِساً ، وَأَدْنٰاهُمْ اِلَيْهِ مَنْزِلاً ، وَأَعْظَمَهُمْ عِنْدَهُ جٰاهاً ، وَأَعْلاٰهُمْ لَدَيْهِ کَعْباً، وَأَحْسَنَهُمْ عَلَيْهِ ثَنآءً ، وَأَوَّلَ الْمُتَکَلِّمِيْنَ کَلاٰماً ، وَأَکْثَرَ النَّبِيِّيْنَ أَتْبٰاعاً ، وَأَوْفَرَ الْخَلْقِ نَصِيْباً ، وَأَجْزَلَهُمْ حَظّاً فِي کُلِّ خَيْرٍ هُوَ قٰاسِمُهُ بَيْنَهُمْ ، وَأَحْسَنَ جَزٰآئَهُ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ .وَأَشْهَدُ أَنَّکُمُ الْأَئِمَّةُ الرّٰاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ ، اَلْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُکَرَّمُوْنَ، اَلْمُقَرَّبُوْنَ الْمُتَّقُوْنَ الْمُصْطَفَوْنَ، اَلْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ ، اَلْقَوّٰامُوْنَ بِأَمْرِهِ ، اَلْعٰامِلُوْنَ بِارٰادَتِهِ ، اَلْفآئِزُوْنَ بِکَرٰامَتِهِ .اِصْطَفٰاکُمْ بِعِلْمِهِ، وَاصْطَنَعَکُمْ لِنَفْسِهِ، وَارْتَضٰاکُمْ لِغَيْبِهِ، وَاخْتٰارَکُمْ لِسِرِّهِ ، وَاجْتَبٰاکُمْ بِقُدْرَتِهِ ، وَأَعَزَّکُمْ بِهُدٰاهُ ، وَخَصَّکُمْ بِبَرٰاهِيْنِهِ ، وَانْتَجَبَکُمْ لِنُوْرِهِ ، وَأَيَّدَکُمْ بِرُوْحِهِ ، وَرَضِيَکُمْ خُلَفآءَ فِي أَرْضِهِ ، وَجَعَلَکُمْ حُجَجاً عَلٰى بَرِيَّتِهِ، وَأَنْصٰاراً لِدِيْنِهِ، وَحَفَظَةً لِحُکْمِهِ ، وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ ، وَمُسْتَوْدَعاً لِحِکْمَتِهِ ، وَتَرٰاجِمَةً لِوَحْيِهِ ، وَأَرْکٰاناً

---

[1] سورۂ قمر، آیت:۵۴، ۵۵۔

لِتَوْحِيْدِهِ ، وَسُفَرَآءَ عَنْهُ ، وَشُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِهِ ، وَأَسْبَابًا اِلَيْهِ ، وَأَعْلَاماً لِعِبَادِهِ ، وَمَنَاراً فِي بِلَادِهِ ، وَسُبَلاً اِلٰى جَنَّتِهِ ، وَأَدِلَّاءَ عَلٰى صِرَاطِهِ .عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَبَرَّأَكُمْ مِنَ الْعُيُوْبِ ، وَائْتَمَنَكُمْ عَلَى الْغُيُوْبِ ، وَجَنَّبَكُمُ الْاٰفَاتِ ، وَوَقَاكُمُ السَّيِّئَاتِ ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ وَالزَّيْغِ ، وَنَزَّهَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَالْخَطَآءِ ، وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ، وَ اٰمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، وَاسْتَرْعَاكُمُ الْأَنَامَ ، وَفَوَّضَ اِلَيْكُمُ الْاُمُوْرَ ، وَجَعَلَ لَكُمُ التَّدْبِيْرَ ، وَعَرَّفَكُمُ الْأَسْبَابَ ، وَأَوْرَثَكُمُ الْكِتَابَ ، وَأَعْطَاكُمُ الْمَقَالِيْدَ ، وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا خَلَقَ فَعَظَّمْتُمْ جَلَالَهُ ، وَأَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ ، وَهَبْتُمْ عَظَمَتَهُ ، وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ ، وَأَدْمَنْتُمْ ذِكْرَهُ ، وَوَكَّدْتُمْ مِيْثَاقَهُ ، وَأَحْكَمْتُمْ عَقْدَ عَرٰى طَاعَتِهِ ، وَنَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، وَدَعَوْتُمْ اِلٰى سَبِيْلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ، وَبَذَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضَاتِهِ ، وَصَبَرْتُمْ عَلٰى مَا أَصَابَكُمْ فِي جَنْبِهِ ، وَصَدَعْتُمْ بِأَمْرِهِ ، وَتَلَوْتُمْ كِتَابَهُ ، وَحَذَّرْتُمْ بَأْسَهُ، وَذَكَّرْتُمْ أَيَّامَهُ ، وَوَفَيْتُمْ بِعَهْدِهِ ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ ، وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجَاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ، وَجَادَلْتُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ، حَتّٰى أَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهُ، وَقَمَعْتُمْ عَدُوَّهُ ، وَأَظْهَرْتُمْ دِيْنَهُ ، وَبَيَّنْتُمْ فَرَآئِضَهُ، وَأَقَمْتُمْ حُدُوْدَهُ، وَشَرَعْتُمْ أَحْكَامَهُ ، وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ ، وَصِرْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضَا ، وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَآءَ ، وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ مَضٰى ،اَلرّٰاغِبُ عَنْكُمْ مَارِقٌ، وَاللّٰازِمُ لَكُمْ لَاحِقٌ، وَالْمُقَصِّرُ عَنْكُمْ زَاهِقٌ، وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَ اِلَيْكُمْ ، وَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ ، وَمِيْرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ ، وَ اِيَابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ، وَفَصْلُ الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ، وَاٰيَاتُهُ لَدَيْكُمْ ، وَعَزَآئِمُهُ فِيْكُمْ ، وَنُوْرُهُ مَعَكُمْ ، وَبُرْهَانُهُ مِنْكُمْ ، وَأَمْرُهُ اِلَيْكُمْ .مَنْ وَالَاكُمْ فَقَدْ وَالَ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ ، أَنْتُمْ يَا

مَوالِيَّ وَنِعْمَ الْمَوالِي ، اَلسَّبِيْلُ الْأَعْظَمُ ، وَالصِّراطُ الْأَقْوَمُ ، وَشُهَدآءُ دارِ الْفَنآءِ ، وَشُفَعآءُ دارِ الْبَقآءِ ، وَالرَّحْمَةُ الْمَوْصُوْلَةُ ، وَالْاٰيَةُ الْمَخْزُوْنَةُ ، وَالْأَمانَةُ الْمَحْفُوْظَةُ ، وَالْبابُ الْمُبْتَلٰى بِهِ النّاسُ .مَنْ أَتاكُمْ نَجا ، وَمَنْ أَباكُمْ هَوٰى، اِلَى اللّٰهِ تَدْعُوْنَ، وَبِهِ تُؤْمِنُوْنَ، وَلَهُ تُسَلِّمُوْنَ، وَبِأَمْرِهِ تَعْمَلُوْنَ، وَ اِلٰى سَبِيْلِهِ تُرْشِدُوْنَ، وَبِقَوْلِهِ تَحْكُمُوْنَ، وَاِلَيْهِ تُنِيْبُوْنَ، وَاِيّاهُ تُعَظِّمُوْنَ، سَعْدَ مَنْ وٰالاكُمْ ، وَهَلَکَ مَنْ عٰاداكُمْ، وَخابَ مَنْ جَهَلَكُمْ ، وَضَلَّ مَنْ فارَقَكُمْ ، وَفازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ ، وَأَمِنَ مَنَ لَجَ اِلَيْكُمْ ، وَسَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ ، وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ .مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْواهُ، وَمَنْ خالَفَكُمْ فَالنّارُ مَثْواهُ، وَمَنْ جَحَدَكُمْ كافِرٌ ، وَمَنْ حارَبَكُمْ مُشْرِكٌ ، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فَفِي أَسْفَلِ دَرَكِ الْجَحِيْمِ ، أَشْهَدُ أَنَّ هٰذا سابِقٌ لَكُمْ فِيْما مَضٰى ، وَجارٍ لَكُمْ فِيْما بَقِيَ، وَأَنَّ أَنْوارَكُمْ وَأَجْسادَكُمْ وَأَشْباحَكُمْ وَظِلالَكُمْ وَأَرْواحَكُمْ وَطِيْنَتَكُمْ واحِدَةٌ ، جَلَّتْ وَعَظُمَتْ وَبُوْرِكَتْ وَقُدِّسَتْ وَطابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضاً مِنْ بَعْضٍ ، لَمْ تَزالُوْا بِعَيْنِ اللّٰهِ وَعِنْدَهُ ، وَفِي مَلَكُوْتِهِ تَأْمُرُوْنَ ، وَلَهُ تَخْلُفُوْنَ ، وَاِيّاهُ تُسَبِّحُوْنَ ، وَبِعَرْشِهِ مُحْدِقُوْنَ ، وَبِهِ حافُوْنَ ، حَتّٰى مَرَّ بِكُمْ عَلَيْنا ، فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ ، يُسَبِّحُ لَهُ فِيْها بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصالِ، رِجالٌ تَوَلّٰى عَزَّ ذِكْرُهُ تَطْهِيْرَها ، وَأَمَرَ خَلْقَهُ بِتَعْظِيْمِها، فَرْفَعَها عَلٰى كُلِّ بَيْتٍ قَدَّسَهُ فِي الْأَرْضِ ، وَأَعْلاها عَلٰى كُلِّ بَيْتٍ طَهَّرَهُ فِي السَّمٰآءِ لايَوازِيْها خَطَرٌ ، وَلايَسْمُوْ اِلٰى سَمَكِهَا الْبَصَرُ ، وَلايَطْمَعُ اِلٰى أَرْضِهَا النَّظَرُ ، وَلايَقَعُ عَلٰى كُنْهِهَا الْفِكَرُ ، وَلايُعادِلُ سُكّانَهَا الْبَشَرُ ، يَتَمَنّٰى كُلُّ أَحَدٍ أَنَّهُ مِنْكُمْ ، وَلاتَتَمَنَّوْنَ أَنَّكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ ، اِلَيْكُمُ انْتَهَتِ الْمَكارِمُ وَالشَّرَفُ ، وَمِنْكُمُ اسْتَقَرَّتِ الْأَنْوارُ وَالْعِزَّةُ وَالْمَجْدُ وَالسُّؤْدَدُ ، فَما فَوْقَكُمْ أَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعالُ ، وَلا أَقْرَبَ اِلَيْهِ وَلا أَخَصَّ لَدَيْهِ ، وَلا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْكُمْ أَنْتُمْ سَكَنُ الْبِلادِ ، وَنُوْرُ الْعِبادِ

، وَعَلَيْكُمُ الْإِعْتِمادُ يَوْمَ التَّنادِ ، كُلُّ ما غابَ مِنْكُمْ حُجَّةٌ أَوْ أَفَلَ مِنْكُمْ نَجْمٌ ، أَطْلَعَ اللّٰهُ لِخَلْقِهِ عَقِبَهُ خَلَفًا ، اِمامًا هادِيًا ، وَبُرْهاناً مُبِيناً ، وَعَلَماً نَيِّراً ، وا ع عَنْ وا ع، وَهادٍ بَعْدَ هادٍ ، حَزَنَةً حَفَظَةً ، لايَغِيْضُ عَنْكُمْ غَزَرَهُ ، وَلايَنْقَطِعُ مَوادَهُ ، وَلايَسْلُبُ مِنْكُمْ اِرْثَهُ ، سَبَباً مَوْصُوْلاً مِنَ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ، وَرَحْمَةً مِنْهُ عَلَيْنا ، وَنُوْراً مِنْهُ لَنا ، وَحُجَّةً مِنْهُ عَلَيْنا ، تُرْشِدُوْنَنا اِلَيْهِ ، وَتُقَرِّبُوْنَنا مِنْهُ ، وَتُزْلِفُوْنَنا لَدَيْهِ ، وَجَعَلَ صَلَواتِنا عَلَيْكُمْ ، وَذِكْرَنا لَكُمْ ، وَما خَصَّنا بِهِ مِنْهُ وِلايَتِكُمْ ، وَعَرَّفَنا مِنْ فَضْلِكُمْ، طِيْباً لِخَلْقِنا، وَطَهارَةً لِأَنْفُسِنا ، وَبَرَكَةً فِيْنا ، اِذْ كُنّا عِنْدَهُ مَوْسُوْمِيْنَ (فِيْكُمْ)، مُعْتَرِفِيْنَ بِفَضْلِكُمْ ، مَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنا اِيّاكُمْ ، مَذْكُوْرِيْنَ بِطاعَتِنا لَكُمْ ، وَمَشْهُوْرِيْنَ بِاِيْمانِنا بِكُمْ .فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ أَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ، وَأَعْلى مَنازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وَأَرْفَعَ دَرَجاتِ الْمُرْسَلِيْنَ ، حَيْثُ لايَلْحَقُهُ لاحِقٌ ، وَلايَفُوْقُهُ فائِقٌ ، وَلايَسْبِقُهُ سابِقٌ ، وَلايَطْمَعُ فِي اِدْراكِهِ طامِعٌ ، حَتّى لايَبْقى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ، وَلا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ، وَلا صِدِّيْقٌ وَلا شَهِيْدٌ ، وَلا عالِمٌ وَلا جاهِلٌ ، وَلا دَنِيٌّ وَلا فاضِلٌ ، وَلا مُؤْمِنٌ صالِحٌ ، وَلا فاجِرٌ طالِحٌ ، وَلا جَبّارٌ عَنِيْدٌ ، وَلا شَيْطانٌ مَرِيْدٌ ، وَلا خَلْقٌ فِيْما بَيْنَ ذٰلِكَ شاهِدٌ ما هُنالِكَ ، اِلّا عَرَّفَهُ جَلالَةَ أَمْرِكُمْ ، وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ ، وَكِبَرَ شَأْنِكُمْ ، وَجَلالَةَ قَدْرِكُمْ ، وَتَمامَ نُوْرِكُمْ ، وَصِدْقَ مَقْعَدِكُمْ ، وَثَباتَ مَقامِكُمْ ، وَشَرَفَ مَحَلِّكُمْ ، وَمَنْزِلَتَكُمْ عِنْدَهُ، وَكَرامَتَكُمْ عَلَيْهِ، وَخاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ ، وَقُرْبَ مَجْلِسِكُمْ مِنْهُ .ثُمَّ جَعَلَ خاصَّةَ الصَّلَواتِ وَأَفْضَلَها ، وَنامِيَ الْبَرَكاتِ وَأَشْرَفَها ، وَزاكِيَ التَّحِيّاتِ وَأَتَمَّها ، مِنْهُ وَمِنْ مَلآئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وَرُسُلِهِ وَأَنْبِيآئِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحِيْنَ، مِنْ عِبادِهِ الْمُخْلِصِيْنَ ، كَما هُوَ أَهْلُهُ ، وَأَنْتُمْ أَهْلُهُ ، أَبَداً عَلَيْكُمْ أَجْمَعِيْنَ .اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاُشْهِدَكُمْ يا مَوالِيَّ ، بِأَبِي أَنْتُمْ وَاُمِّي وَنَفْسِي أَنِّي عَبْدُكُمْ ، وَطُوْبى لِي اِنْ قَبِلْتُمُوْنِي

عَبْـداً ، وَأَنِّـي مُـؤمِـنٌ بِـكُـمْ ، وَبِمـا اٰمَنْتُمْ بِهِ كـافِرٌ بِعُدُوِّكُمْ وَبِمـا كَفَرْتُمْ بِهِ ، مُسْتَبْصِرٌ بِشَـأْنِـكُمْ وَبِضَلالَةِ مَنْ خـالَفَكُمْ ، مُوالٍ لَكُمْ ، مُحِبٌّ لِأَوْلِيآئِكُمْ ، وَمُعادٍ لِأَعْدآئِكُمْ ، لاعِـنٌ لَهُـمْ، مُتَبَـرِّءٌ مِـنْهُـمْ ، مُبْـغِضٌ لَهُمْ ، سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ، حَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ ، مُـحَقِّقٌ لِمـا حَقَّقْتُمْ ، مُبْطِلٌ لِمـا أَبْطَلْتُمْ ، مُطِيعٌ لَكُمْ ، عـارِفٌ بِحَقِّكُمْ ، مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ، مُـقْتَـدٍ بِـكُمْ، مُسَلِّمٌ لِقَوْلِكُمْ، مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ ، مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ ، مُوْقِنٌ بِايابِكُمْ ، مُـصَـدِّقٌ بِـرَجْـعَتِـكُـمْ ، مُـنْتَـظِـرٌ لِأَيّـامِكُمْ ، مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ ،اٰخِذٌ بِقَوْلِكُمْ ، عامِلٌ بِـأَمْـرِكُـمْ، مُسْتَـجِيـرٌ بِـكُـمْ ، مُـعْتَـصِـمٌ بِـحَبْلِكُمْ ، مُحْتَرِسٌ بِكُمْ ، زآئِرٌ لَكُمْ ، لآئِذٌ بِـقُبُـوْرِكُـمْ، عـآئِـذٌ بِكُمْ ، مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ بِكُمْ، وَمُتَوَسِّلٌ بِكُمْ اِلَيْهِ .وَأَنْتُمْ عُدَّتِي لِـلِـقـآئِـهِ، وَحَسْبِـي بِـكُـمْ، وَمُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ، وَمُقَدِّمُكُمْ أَمامَ طَلِبَتِي وَحَوآئِجِي ، وَ اِرادَتِي فِـى كُـلِّ أَحْـوالِـي وَأُمُـوْرِي فِـى دُنْيـايَ وَدِيْـنِي وَاٰخِرَتِي وَمُنْقَلَبِي وَمَثْوايَ ، وَمُـؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلانِيَّتِكُمْ، وَشاهِدِكُمْ وَغآئِبِكُمْ، وَأَوَّلِكُمْ وَ اٰخِرِكُمْ، وَمُفَوِّضٌ فِى ذٰلِكَ كُـلِّـهِ اِلَيْكُمْ ، وَمُسَلِّمٌ فِيْهِ لَكُمْ ، وَرَأْيِي لَكُمْ مُتَّبِعٌ ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ ، حَتّٰى يُـحْيِـيَ اللّٰهُ دِيْنَهُ بِكُمْ ، وَيُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهِ ، فَيَـرُدَّكُـمْ فِى أَيّامِهِ ، وَيُقِيْمَكُمْ لِخَلْقِهِ ، ثُمَّ يُـمَلِّكَكُمْ فِى أَرْضِهِ .فَـمَـعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ غَيْرِكُمْ ، وَاِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ لا اِلَى عُدُوِّكُمْ ، اٰمَـنْتُ بِكُمْ ، وَتَوَلَّيْتُ اٰخِرَكُمْ بِمـا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ ، وَبَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ أَعْدآئِكُمْ، اَلْجِبْتِ وَالطّاغُوْتِ وَالْأَبالِسَةِ وَالشَّياطِيْنِ وَمِنْ حِزْبِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ وَمُحِبِّيْهِمْ وَذَوِيْهِمْ، وَالـرّاضِيْـنَ بِهِـمْ وَبِفِعْلِهِمْ، اَلصّادِيْنَ عَنْكُمْ ، اَلـظّـالِـمِيْنَ لَكُمْ ، اَلْجاحِدِيْنَ حَقَّكُمْ ، اَلْمُفارِقِيْنَ لَكُمْ ، اَلْغاصِبِيْنَ اِرْثَكُمْ ، وَالشّآقِيْنَ فِيْكُمْ ، وَالْمُنْحَرِفِيْنَ عَنْكُمْ ، وَمِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَكُمْ .وَثَبَّتَنِـيَ اللّٰـهُ أَبَداً مـا حَيِيْتُ وَبَعْدَ وَفاتِي عَلٰى مَوالاتِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَدِيْـنِـكُـمْ ، وَوَفَّـقَـنـي لِـطاعَتِكُمْ ، وَرَزَقَنِي شِفاعَتَكُمْ ، وَجَعَلَنِي مِنْ خِيارِ مَوالِيْكُمْ ،

اَلتّـابِعِيْنَ ما دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ ، مِمَّنْ يَقْفُوْ اٰثارَكُمْ ، وَيَسْلُكُ سَبِيْلَكُمْ ، وَيَقْتَدِي بِهُدیكُمْ ، وَيَقْتَصُّ مِنْهاجَكُمْ ، وَيَكُوْنُ مِنْ حِزْبِكُمْ ، وَيَتَعَلَّقُ بِحُجْزَتِكُمْ ، وَيُحْشَرُ فِي زُمْرَتِكُمْ ، وَيَكِرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ ، وَيُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ ، وَيُشَرَّفُ فِي عافِيَتِكُمْ ، وَيُمَكَّنُ فِي أَيّامِكُمْ ، وَتَقِرُّ عَيْنُهُ غداً بِرُؤْيَتِكُمْ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَاُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمالِي ، مَنْ أَرادَ اللّـهَ بَدَأَ بِكُمْ ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اتَّبَعَكُمْ ، وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ ، وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ . لا اُحْصِي يا مَوالِيَّ فَضْلَكُمْ، وَلا أَعَدُّ ثَنآئَكُمْ، وَلا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ ، وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ .أَنْتُمْ نُوْرُ الْأَنْوارِ ، وَهُداةُ الْأَبْرارِ ، وأَئِمَّةُ الْأَخْيارِ ، وَأَصْفِيآءُ الْجَبّارِ بِكُمْ فَتَحَ اللّهُ ، وَبِكُمْ يَخْتِمُ ، وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ اِلاأى بِاِذْنِهِ ، وَبِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيُنَفِّسُ الْهَمَّ، وَيَكْشِفُ السُّوْءَ، وَيَدْفَعُ الضُّرَّ، وَيُغْنِي الْعَدِيْمَ، وَيُشْفِ السَّقِيْمَ، بِمَنْطِقِكُمْ نَطَقَ كُلُّ لِسانٍ، وَبِكُمْ سَبَّحَ السُّبُّوْحُ الْقُدُّوْسُ ، وَبِتَسْبِيْحِكُمْ جَرَتِ الْأَلْسُنُ بِالتَّسْبِيْحِ ، فِيْكُمْ نَزَلَتْ رُسُلُهُ ، وَعَلَيْكُمْ هَبَطَتْ مَلآئِكَتُهُ ، وَ اِلَيْكُمْ بُعِثَ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ، وَاتاكُمُ اللّهُ ما لَمْ يُؤْتِ أَحْداً مِنَ الْعالَمِيْنَ .طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِشَرَفِكُمْ ، وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطاعَتِكُمْ ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبّارٍ لِفَضْلِكُمْ ، وَذَلَّ كُلُّ شَيءٍ لَكُمْ ، وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِكُمْ .فَفازَ الْفآئِزُوْنَ بِكُمْ ، وَبِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوانِ ، وَعَلَى مَنْ يَجْحَدُ وِلايَتَكُمْ يَغْضِبُ الرَّحْمانَ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَاُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمالِي ،ذِكْرُكُمْ فِي الذّاكِرِيْنَ ، وَأَسْمآؤُكُمْ فِي السَّمآءِ ، وَأَجْسادِكُمْ فِي الْأَجْسادِ ، وَأَرْواحُكُمْ فِي الْأَرْواحِ ، وَأَنْفُسَكُمْ فِي النُّفُوْسِ ؛ فَما أَحْلى أَسْمآئَكُمْ ، وَأَكْرَمَ نُفُوْسَكُمْ ، وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ ، وَأَجَلَّ أَخْطارَكُمْ ، وَأَعْلى أَقْدارَكُمْ ، وَأَوْفى عَهْدَكُمْ ، وَأَصْدَقَ وَعْدَكُمْ .كَلامُكُمْ نُوْرٌ ، وَأَمْرُكُمْ رُشْدٌ ، وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوى ، وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرَ ، وَعادَتُكُمُ الْاِحْسانَ ، وَسَجِيَّتُكُمُ

الْكَرَمَ، وَشَأْنُكُمُ الْحَقَّ ، وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحَزْمٌ ، اِنَّ ذُكِرَ الْخَيْرَ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ وَأَصْلَهُ وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ ، وَمَأْوَاهُ وَمُنْتَهَاهُ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي، كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنَآئِكُمْ ، وَأُحْصِي جَمِيْلَ بَلآئِكُمْ ، وَبِكُمْ أَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ، وَأَطْلَقَ عَنّا رَهَآئِنَ الْغِلِّ، وَوَضَعَ عَنَّا الْاٰصَارَ ، وَفَرَّجَ عَنّا غَمَرَاتِ الْكُرُوْبِ ، وَأَنْقَذَنا مِنْ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النّٰارِ . بِمُوالاٰتِكُمْ أَظْهَرَ اللّٰهُ مَعَالِمَ دِيْنِنا ، وَأَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانا ، وَبِمُوالاٰتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ، وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ ، وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ ، وَبِمُوالاٰتِكُمْ تُقْبَلُ الطّٰاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ ، وَأَعْظَمُ بِهَا طَاعَةً، وَلَكُمُ الْمَوَدَّةَ الْوَاجِبَةُ ، وَأَكْرَمُ بِهَا مَوَدَّةً ؛ لَكُمُ الدَّرَجَاتُ الرَّفِيْعَةُ، وَالْأَنْوَارُ الزّٰاهِرَةُ ، وَالْمَقَامُ الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ، وَالْجَاهُ الْعَظِيْمُ ، وَالْقَدْرُ الْجَلِيْلُ ، وَالشَّأْنُ الْكَبِيْرُ ، وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُوْلَةُ﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ﴾ ۱۔﴿رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ ۲۔﴿رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيْمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا﴾ ۳۔لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مُجَاباً، وَمُسْمِعاً جَلِيْلاً، وَمُنَادِياً عَظِيْماً ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ وَتَجَلَّلْتَ ، وَتَكَبَّرْتَ وَتَعَظَّمْتَ وَتَقَدَّسْتَ ، لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، اِقْرَاراً بِرَبُوْبِيَّتِكَ ، وَاِيْقَاناً بِكَ ، وَتَصْدِيْقاً بِكِتَابِكَ ، وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ ، هَا أَنَا ذَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ ،لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، تَلْبِيَةَ الْخَآئِفِ مِنْكَ ، اَلرّٰاجِي لَكَ،اَلْمُسْتَجِيْرِ بِكَ،رَضِيْنَا وَأَحْبَبْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ، وَأَنْتَ اِلٰهُنَا وَمَوْلاٰنَا.لَبَّيْكَ دَاعِيَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَنِي،

۱۔سورۂ آل عمران،آیت:۵۳۔

۲۔سورۂ آل عمران،آیت:۸۔

۳۔سورۂ آل عمران،آیت:۱۹۳۔

وَلَـمْ اُدْرِکَ نُـصْـرَتَکَ ، فَهٰـا أَنـا ذا عَبْـدُکَ وَزآئِـرُکَ ، وَزآئِـرُ الِکَ وَعِتْرَتِکَ، وَالْمُحِلُّ بِسٰاحَتِکُمْ، قَدْ أَجٰابَکُمْ قَلْبِي وَنَفْسِي وُرُوْحِي وَسَمْعِي وَبَصْرِي بِـالتَّسْـلِيْـمِ وَالْإِيْمٰانِ بِکَ ، وَبِأَخِيْکَ وَوَصِيِّکَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ ، وَسَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ ، وَابْنَتِکَ فٰاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسٰآءِ الْعٰالَمِيْنَ ، وسِبْطَيْکَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبٰابِ أَهْـلِ الْـجِـنٰـانِ، وَبِـالْأَدِلّآءِ عَـلَـى الـلّٰـهِ، اَلْأَئِـمَةِ مِنْ عِتْرَتِکَ وَذُرِّيَّتِکَ الطّٰاهِرِيْنَ، وَنُـصْرَتِي لَکُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يَحْکُمَ اللّٰهُ بِاِذْنِهِ، وَهُوَ خَيْرُ الْحٰاکِمِيْنَ .لَبَّيْکَ يٰا رَسُوْلَ الـلّٰـهِ ، سَعْياً اِلَيْکَ وَاِقْبٰالاً، لَبَّيْکَ يٰا نَبِيَّ اللّٰهِ ، تَعَلُّقاً بِحَبْلِکَ وَاعْتِصٰاماً، لَبَّيْکَ يٰا حَبِيْـبَ الـلّٰـهِ، تَعَوُّداً بِکَ وَلِوٰاذاً، لَبَّيْکَ يٰا نُوْرَ اللّٰهِ ، يٰا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ، يٰا خِيَرَةَ الـلّٰـهِ ، يٰا أَبَا الْقٰاسِمِ ، تَذَلُّلاً لِعِزَّتِکَ، وَطٰاعَةً لِأَمْرِکَ، وَقَبُوْلاً لِقَوْلِکَ، وَدَخُوْلاً فِي نُـوْرِکَ، وَاِيْـمٰـانًـا بِکَ وَبِـأَخِيْکَ وَوَصِيِّکَ أَمِيْـرِالْـمُؤْمِنِيْنَ وَ الِکَ وَعِتْرَتِکَ الـطّٰـاهِـرِيْنَ ، وَتَصْدِيْقاً بِمٰا جِئْتَنٰا بِهِ مِنْ عِنْدِ رَبِّکَ ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـئَـاتِـنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ،،، رَبَّـنَـا وَآتِـنَـا مَـا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِکَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّکَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيْعَاد﴾۱۔رَبَّنٰا اٰتِنٰا فِي الدُّنْيٰا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنٰا بِـرَحْمَتِکَ عَذٰابَ النّٰارِ ﴿ سُبْـحَـانَ رَبِّـنَـا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً ﴾ ۲۔﴿سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ،،وَسَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ،،وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ ۳۔ أَلـلّٰهُـمَّ اِنِّـي اُشْهِـدُکَ أَنَّ هٰـذِهِ قُبُـوْرُ أَوْلِيـآئِکَ وَمَشٰـاهِدُهُمْ وَ اٰثٰـارُهُمْ ، وَمُغَيَّبُهُمْ وَمَعٰارِجُهُمْ ، اَلْفآئِزِيْنَ بِکَرٰامَتِکَ اَلْمُفَضَّلِيْنَ عَلٰى خَلْقِکَ، اَلَّذِيْنَ عَرَّفْتَهُمْ تِبْيٰانَ

۱۔سورۂ آل عمران، آیت:۱۹۳،۱۹۴۔

۲۔سورۂ اسراء، آیت:۱۰۸۔

۳۔سورۂ صافّات، آیت:۱۸۲،۱۸۰۔

كُلِّ شَيْءٍ ، وَحَبَوْتَهُمْ بِمَوارِيْثِ الْأَنْبِيآءِ ، وَجَعَلْتَهُمْ حُجَجَكَ عَلٰى بَرِيَّتِكَ ، وَاُمَنـآئَكَ عَـلٰى وَحْيِكَ ، وَخُزّانَكَ عَلٰى وَحْيِكَ .أَللّٰهُـمَّ فَبَـلِّـغْ أَرْواحَهُمْ وَأَجْسادَهُمْ فِي هٰذِهِ السّاعَةِ وَفِي كُلِّ وَقْتٍ وَأَوانٍ وَحِيْنٍ وَزَمانٍ مِنَّا السَّلامَ ، وَارْدُدْ عَـلَيْـنا مِنْهُمُ السَّلامَ ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ .أَشْهَدُ أَنَّكُمْ تَسْمَعُوْنَ الْكَلامَ ، وَتَرُدُّوْنَ السَّلامَ .أَللّٰهُـمَّ اِنَّكَ قُـلْتَ عَلٰى لِسانِ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُواْ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ﴾[1]۔

أَللّٰهُـمَّ اِنِّـي قَدْ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِهِمْ ، وَصَدَّقْتُ وَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ وَأَسْلَمْتُ ، فَلا تَـوْقِـفْـنِي أَبَداً مَواقِفَ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ ، وَأَعْطِنِي سُؤْلِي ، وَاجْعَلْ صَلَواتِي بِهِـمْ مَـقْبُـوْلَةً ، وَدُعـآئِي بِهِمْ مُسْتَجاباً ، وَسَعْيِي بِهِمْ مَشْكُوْراً ، وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُوْراً ، وَذِكْـرِي بِهِـمْ رَفِيْـعـاً ، وَكَـعْبِـي بِهِمْ عالِياً ، وَيَقِيْنِي بِهِمْ ثابِتاً ، وَرُوْحِي بِهِمْ سَلِيْمَةً ، وَجِسْـمِـي بِهِـمْ مُعافاً مَرْزُوْقاً ، سَعِيْداً رَشِيْداً ، تَقِيّاً عالِماً ، زاهِداً مُتَـواضِعاً ، حافِظاً زَكِيّـاً فَـقِيْهـاً مُـوَفَّـقاً مَعْصُوْماً مُؤَيَّداً قَوِيّاً عَزِيْزاً ، وَلاتَقْطَعْ بِي عَنْهُمْ ، وَلاتَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعالَمِيْنَ.[2]۔

﴿۴﴾

چوتھی زیارت جامعہ

سید بن طاؤس ؒ فرماتے ہیں: یہ زیارت حضرت امام ہادی علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے؛ حرم میں داخل ہونے کی اجازت لو اور پھر حرم میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیاں پاؤں اندر رکھو اور پڑھو:

۱۔ سورۂ یونس، آیت: ۲۔

۲۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۱۴۶۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ،صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً .

پھر ضریح مقدس کی طرف رخ کر کے پشت بقبلہ کھڑے ہو جاؤ اور پھر سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَکْبَرُ" کہنے کے بعد پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ کَمَاشَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ ، وَشَهِدَتْ لَهُ مَلاٰئِکَتُهُ وَاُوْلُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ ، لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ، وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى، أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ کُلِّهِ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوٰاتِکَ وَأَکْمَلَهٰا ، وَأَنْمٰى بَرَکَاتِکَ وَأَعَمَّهٰا، وَأَزْکٰى تَحِيّٰاتِکَ وَأَتَمَّهٰا ، عَلٰى سَيِّدِنٰا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ ، وَنَجِيِّکَ وَوَلِيِّکَ وَرَضِيِّکَ وَصَفِيِّکَ وَخِيَرَتِکَ وَخٰاصَّتِکَ وَخٰالِصَتِکَ وَأَمِيْنِکَ ، اَلشّٰاهِدِ لَکَ ، وَالدّٰالِ عَلَيْکَ ، وَالصّٰادِعِ بِأَمْرِکَ ، وَالنّٰاصِحِ لَکَ ، اَلْمُجٰاهِدِ فِي سَبِيْلِکَ ، وَالذّٰابِ عَنْ دِيْنِکَ، وَالْمُوْضِحِ لِبَرٰاهِيْنِکَ، وَالْمَهْدِيِّ اِلٰى طٰاعَتِکَ، وَالْمُرْشِدِ اِلٰى مَرْضٰاتِکَ ، وَالْوٰاعِي لِوَحْيِکَ ، وَالْحٰافِظِ لِعَهْدِکَ ، وَالْمٰاضِي عَلٰى اِنْفٰاذِ أَمْرِکَ ، اَلْمُؤَيَّدِ بِالنُّوْرِ الْمُضِيْءِ ، وَالْمُسَدَّدِ بِالْأَمْرِ الْمَرْضِيِّ ، اَلْمَعْصُوْمِ مِنْ کُلِّ خَطَأٍ وَزَلَلٍ ، اَلْمُنَزَّهِ مِنْ کُلِّ دَنَسٍ وَخَطَلٍ ،وَالْمَبْعُوْثِ بِخَيْرِ الْأَدْيٰانِ وَالْمِلَلِ ، مُقَوِّمِ الْمَيْلِ وَالْعِوَجِ ، وَمُقِيْمِ الْبَيِّنٰاتِ وَالْحُجَجِ ، اَلْمَخْصُوْصِ بِظُهُوْرِ الْفَلَجِ ، وَاِيْضٰاحِ الْمَنْهَجِ ، اَلْمُظْهِرِ مِنْ تَوْحِيْدِکَ مَا اسْتُتِرَ ، وَالْمُحْيِي مِنْ عِبٰادَتِکَ مٰا دُثِرَ ، وَالْخٰاتِمِ لِمٰا سَبَقَ ، وَالْفٰاتِحِ لِمَا انْغَلَقَ ، اَلْمُجْتَبٰى مِنْ خَلاٰئِقِ ، وَالْمُعْتٰامِ لِکَشْفِ

حَقٰآئِقِکَ ، وَالْمُوْضِحَةِ بِهِ أَشْرٰاطُ الْهُدٰى ، وَالْمَجْلُوِّ بِهِ غَرٰائِبُ الْعَمٰى ، دٰامِغِ جَيْشٰاتِ الْأَبٰاطِيْلِ ، وَدٰافِعِ صَوْلاٰتِ الْأَضٰالِيْلِ ، اَلْمُخْتٰارِ مِنْ طَيْنَةِ الْكَرَمِ ، وَسُلاٰلَةِ الْمَجْدِ الْأَقْدَمِ ، وَمُغْرِسِ الْفَخّٰارِ الْمُعْرِقِ ، وَفَرَعِ الْعَلاٰءِ الْمُثْمِرِ الْمَوْرِقِ، اَلْمُنْتَجَبِ مِنْ شَجَرَةِ الْأَصْفِيآءِ، وَمِشْكٰاةِ الضِّيآءِ، وَذَوٰابَةِ الْعُلْيآءِ ، وَسُرَّةِ الْبَطْحآءِ ، بَعِيْثِکَ بِالْحَقِّ ، وَبُرْهٰانِکَ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ ، خٰاتَمِ أَنْبِيآئِکَ ، وَحُجَّتِکَ الْبٰالِغَةِ فِي أَرْضِکَ وَسَمٰآئِکَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ صَلاٰةً يَنْغَمِرُ فِي جَنْبِ انْتِفٰاعِهِ بِهٰا قَدْرَ الْاِنْتِفٰاعِ، وَيَحُوْزُ مِنْ بَرَكَةِ التَّعَلُّقِ بِسَبَبِهٰا مٰا يَفُوْقُ قَدْرَ الْمُتَعَلِّقِيْنَ بِسَبَبِهِ ، وَزِدْهُ بَعْدَ ذٰلِکَ (بِهِ)مِنَ الْإِكْرٰامِ وَالْإِجْلاٰلِ ، مٰا يَتَقٰاصَرُ عَنْهُ فَسِيْحُ الْاٰمٰالِ ، حَتّٰى يَعْلُوَ مِنْ كَرَمِکَ أَعْلٰى مَحٰالِ الْمَرٰاتِبِ ، وَيَرْقٰى مِنق نِعَمِکَ أَسْنٰى مَنٰازِلِ الْمَوٰاهِبِ ، وَخُذْ لَهُ اللّٰهُمَّ بِحَقِّهِ وَوٰاجِبِهِ ، مِنْ ظٰالِمِيْهِ وَظٰالِمِي الصَّفْوَةِ مِنْ أَقٰارِبِهِ .أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّکَ ، وَدَيّٰانِ دِيْنِکَ ، وَالْقٰآئِمِ بِالْقِسْطِ مِنْ بَعْدِ نَبِيِّکَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طٰالِبٍ ، أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ ، وَاِمٰامِ الْمُتَّقِيْنَ ، وَسَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ ، وَيَعْسُوْبِ الدِّيْنِ، وَقٰائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ، وَقِبْلَةِ الْعٰارِفِيْنَ ، وَعَلَمِ الْمُهْتَدِيْنَ ، وَعُرْوَتِکَ الْوُثْقٰى ، وَحَبْلِکَ الْمَتِيْنِ ، وَخَلِيْفَةِ رَسُوْلِکَ عَلَى النّٰاسِ أَجْمَعِيْنَ ، وَوَصِيِّهِ فِي الدُّنْيٰا وَالدِّيْنِ . اَلصِّدِّيْقِ الْأَكْبَرِ فِي الْأَنٰامِ ، وَالْفٰارُوْقِ الْأَزْهَرِ بَيْنَ الْحَلاٰلِ وَالْحَرٰامِ ، نٰاصِرِ الْإِسْلاٰمِ، وَمُكَسِّرِ الْأَصْنٰامِ، مُعِزِّ الدِّيْنِ وَحٰامِيْهِ، وَوٰاقِ الرَّسُوْلِ وَكٰافِيْهِ، اَلْمَخْصُوْصِ بِمُؤٰاخٰاتِهِ يَوْمَ الْإِخٰآءِ ، وَمَنْ هُوَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِهٰارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى ، خٰامِسِ أَصْحٰابِ الْكِسٰآءِ ، وَبَعْلِ سَيِّدَةِ النِّسٰآءِ ، اَلْمُؤْثِرِ بِالْقُوْتِ بَعْدَ ضَرِّ الطَّوٰى ، وَالْمَشْكُوْرِ سَعْيِهِ فِي هَلْ أَتٰى .مِصْبٰاحِ الْهُدٰى، وَمَأْوَى التُّقٰى، وَمَحَلِّ الْحِجٰى ، وَطَوْدِ النُّهٰى ، اَلدّٰاعِي اِلَى الْمَحَجَّةِ الْعُظْمٰى ، وَالظّٰاعِنِ اِلَى الْغٰايَةِ الْقُصْوٰى ، وَالسّٰامِي اِلَى الْمَجْدِ وَالْعُلٰى

وَالْعالِمِ بِالتَّأْوِيْلِ وَالذِّكْرىٰ ، اَلَّذِي أَخْدَمَتْهُ خَواصُّ مَلآئِكَتِكَ بِالطّاسِ وَالْمَنْدِيْلِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ، وَرَدَدْتَ عَلَيْهِ الشَّمْسَ بَعْدَ دُنُوِّ غُرُوْبِها ، حَتّٰى أدّٰى فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ لَكَ فَرْضاً ، وَأَطْعَمْتَهُ مِنْ طَعامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حِيْنَ مَنَحَ الْمِقْدادَ قَرْضاً، وَباهَتْ بِهِ خَواصُّ مَلآئِكَتِكَ، اِذْ شَرىٰ نَفْسَهُ ابْتِغآءَ مَرْضاتِكَ لِتَرْضىٰ ، وَجَعَلْتَ وِلايَتَهُ اِحْدىٰ فَرآئِضِكَ .فَالشَّقِيُّ مَنْ أَقَرَّ بِبَعْضٍ وَأَنْكَرَ بَعْضاً ، عُنْصُرِ الْأَبْرارِ ، وَمَعْدِنِ الْفَخّارِ ، وَقَسِيْمِ الْجَنَّةِ وَالنّارِ ، صاحِبِ الْأَعْرافِ، وَأَبِي الْأَئِمَّةِ الْأَشْرافِ ، اَلْمَظْلُوْمِ الْمُغْتَصَبِ ، وَالصّابِرِ الْمُحْتَسِبِ ، وَالْمَوْتُوْرِ فِي نَفْسِهِ وَعِتْرَتِهِ ، اَلْمَقْصُوْدِ فِي رَهْطِهِ وَأَعِزَّتِهِ ، صَلاةً لاَ انْقِطاعَ لِمَزِيْدِها ، وَلاَ اتِّصاعَ لِمَشِيْدِها .أَللّٰهُمَّ أَلْبِسْهُ حُلَلَ الْأَنْعامِ ، وَتَوِّجْهُ تاجَ الْإِكْرامِ ، وَارْفَعْهُ اِلىٰ أَعْلاٰ مَرْتَبَةٍ وَمَقامٍ ، حَتّٰى يَلْحَقىٰ نَبِيَّكَ عَلَيْهِ وَعَلىٰ اٰلِهِ السَّلامُ ، وَاحْكُمْ لَهُ اللّٰهُمَّ عَلىٰ ظالِمِيْهِ ، اِنَّكَ الْعَدْلُ فِيْما تَقْضِيْهِ . أَللّٰهُمَ وَصَلِّ عَلَى الطّاهِرَةِ الْبَتُوْلِ الزَّهْراٰءِ ، اِبْنَةِ الرَّسُوْلِ ، اُمِّ الْأَئِمَّةِ الْهادِيْنَ ، سَيِّدَةِ نِسآءِ الْعالَمِيْنَ ، وارِثَةِ خَيْرِ الْأَنْبِيآءِ ، وَقَرِيْنَةِ خَيْرِ الْأَوْصِيآءِ ، اَلْقادِمَةِ عَلَيْكَ مُتَأَلِّمَةً مِنْ مُصابِها بِأَبِيْها ، مُتَظَلِّمَةً مِمّا حَلَّ بِها مِنْ غاصِبِيْها ، ساخِطَةً عَلىٰ اُمَّةٍ لَمْ تَرْعَى حَقَّكَ فِي نُصْرَتِها ، بِدَلِيْلِ دَفْنِها لَيْلاً فِي حُفْرَتِها ، اَلْمُغْتَصَبَةِ حَقِّها ، وَالْمُغَصَّصَةِ بِرِيْقِها ، صَلاةً لاَ غايَةَ لِأَمَدِها ، وَلاَ نِهايَةَ لِمَدَدِها ، وَلاَ انْقِضاءَ لِعَدَدِها .أَللّٰهُمَّ فَتَكَفَّلْ لَها عَنْ مَكارِهِ دارَ الْفَناءِ فِي دارِ الْبَقآءِ بِأَنْفَسِ الْأَعْواضِ ، وَأَنِلْها مِمَّنْ عانَدَها نِهايَةَ الْآمالِ وَغايَةَ الْأَغْراضِ ، حَتّٰى لاٰيَبْقىٰ لَها وَلِيٌّ ساخِطٌ لِسَخَطِها اِلّا وَهُوَ راضٍ ، اِنَّكَ أَعَزُّ مَنْ أَجارَ الْمَظْلُوْمِيْنَ ، وَأَعْدَلُ قاضٍ .أَللّٰهُمَّ أَلْحِقْها فِي الْإِكْرامِ بِبَعْلِها وأَبِيْها ، وَخُذْ لَهَا الْحَقَّ مِنْ ظالِمِيْها .أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى الْأَئِمَّةِ الرّاشِدِيْنَ ، وَالْقادَةِ الْهادِيْنَ ، وَالسّادِ الْمَعْصُوْمِيْنَ ، وَالْأَتْقِيآءِ الْأَبْرارِ ، مَأْوَى

السَّكِيْنَةِ وَالْوِقَارِ ، وَخُزَانِ الْعِلْمِ ، وَمُنْتَهَ الْحِلْمِ وَالْفَخَارِ ، سَاسَةِ الْعِبَادِ ، وَأَرْكَانِ الْبِلَادِ ، وَأَدِلَّةِ الرَّشَادِ ، اَلْأَلِبَّآءِ الْأَمْجَادِ ، اَلْعُلَمَآءِ بِشَرْعِكَ الزُّهَادِ ، وَمَصَابِيْحِ الظُّلَمِ ، وَيَنَابِيْعِ الْحِكَمِ ، وَأَوْلِيَآءِ النِّعَمِ ، وَعِصَمِ الْأُمَمِ ، قُرَنَآءِ التَّنْزِيْلِ وَ اٰيَاتِهِ ، وَاُمَنَآءِ التَّأْوِيْلِ وَوُلَاتِهِ ، وَتَرَاجِمَةِ الْوَحْيِ وَدِلَالَاتِهِ ، أَئِمَّةِ الْهُدٰى ، وَمَنَارِ الدُّجٰى ، وَأَعْلَامِ التُّقٰى ، وَكُهُوْفِ الْوَرٰى ، وَحَفَظَةِ الْاِسْلَامِ ، وَحُجَجِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنَامِ ، اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَسِبْطَي نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ، وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ السَّجَّادِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الدِّيْنِ، وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ الْأَمِيْنِ، وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرِنِ الْكَاظِمِ الْحَلِيْمِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا الْوَفِيِّ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ نِ الْبَرِّ التَّقِيِّ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْمُنْتَجَبِ الزَّكِيِّ ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ نِ الْهَادِي الرَّضِيِّ ، وَالْحُجَةِ بْنِ الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ ، وَصِيِّ الْأَوْصِيَآءِ ، وَبَقِيَّةِ الْأَنْبِيَآءِ ، اَلْمُسْتَتِرِ عَنْ خَلْقِكَ ، وَالْمُؤَمِّلِ لِاِظْهَارِ حَقِّكَ ، اَلْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ ، وَالْقَآئِمِ الَّذِي بِهِ يُنْتَصَرُ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، صَلَاةً بَاقِيَةً فِي الْعَالَمِيْنَ ، تُبَلِّغُهُمْ بِهَا أَفْضَلَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ أَلْحِقْهُمْ فِي الْاِكْرَامِ بِجَدِّهِمْ وَأَبِيْهِمْ ، وَخُذْ لَهُمُ الْحَقَّ مِنْ ظَالِمِيْهِمْ .أَشْهَدُ يا مَوْلَايَ أَنَّكُمُ الْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ، اَلْقَوَّامُوْنَ بِأَمْرِهِ، اَلْعَامِلُوْنَ بِارَادَتِهِ، اَلْفَآئِزُوْنَ بِكَرَامَتِهِ .اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ ، وَاجْتَبَاكُمْ لِغَيْبِهِ ، وَاخْتَارَكُمْ بِسِرِّهِ ، وَأَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ ، وَخَصَّكُمْ بِبَرَاهِيْنِهِ ، وَأَيَّدَكُمْ بِرُوْحِهِ ، وَرَضِيَكُمْ خُلَفَآءَ فِي أَرْضِهِ، وَدُعَاةً اِلٰى حَقِّهِ، وَشُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِهِ، وَأَنْصَاراً لِدِيْنِهِ ، وَحُجَجاً عَلٰى بَرِيَّتِهِ ، وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ ، وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ ، وَمُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ . عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَبَرَّأَكُمْ مِنَ الْعُيُوْبِ ، وَائْتَمَنَكُمْ عَلَى الْغُيُوْبِ .زُرْتُكُمْ يا مَوَالِيَّ عَارِفاً بِحَقِّكُمْ ، مُسْتَبْصِراً بِشَأْنِكُمْ ، مُهْتَدِياً بِهُدَاكُمْ ، مُقْتَضِياً لِأَثَرِكُمْ ، مُتَّبِعاً

لِسُنَّتِكُمْ ، مُتَمَسِّكاً بِوِلاٰيَتِكُمْ ، مُعْتَصِماً بِحَبْلِكُمْ ، مُطِيْعاً لِأَمْرِكُمْ ، مَوَالِياً لِأَوْلِيآئِكُمْ ، مُعَادِياً لِأَعْدآئِكُمْ ، عَالِماً بِأَنَّ الْحَقَّ فِيْكُمْ وَمَعَكُمْ ، مُتَوَسِّلاً اِلَى اللّٰهِ بِكُمْ ، مُسْتَشْفِعاً اِلَيْهِ بِجٰاهِكُمْ ، وَحَقٌّ عَلَيْهِ أَنْ لاٰيُخَيِّبَ سٰآئِلَهُ ، وَالرّٰاجِيَ مٰا عِنْدَهُ لِزُوّٰارِكُمْ ، اَلْمُطِيْعِيْنَ لِأَمْرِكُمْ .أَللّٰهُمَّ فَكَمٰا وَفَّقْتَنِي لِلْاِيْمٰانِ بِنَبِيِّكَ ، وَالتَّصْدِيْقِ لِدَعْوَتِهِ، وَمَنَنْتَ عَلَيَّ بِطٰاعَتِهِ، وَاتِّبٰاعِ مِلَّتِهِ، وَهَدَيْتَنِي اِلٰى مَعْرِفَتِهِ ، وَمَعْرِفَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ ، وَأَكْمَلْتَ بِمَعْرِفَتِهِمُ الْاِيْمٰانَ ، وَقَبِلْتَ بِوِلاٰيَتِهِمْ وَطٰاعَتِهِمُ الْأَعْمٰالَ ، وَاسْتَعْبَدْتَ بِالصَّلاٰةِ عَلَيْهِمْ عِبٰادَكَ، وَجَعَلْتَهُمْ مِفْتٰاحاً لِلذُّعآءِ، وَسَبَباً لِلْاِجٰابَةِ، فَصَلِّ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، وَاجْعَلْنِي بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِيْهاً فِي الدُّنْيٰا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ .أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذُنُوْبَنٰا بِهِمْ مَغْفُوْرَةً ، وَعُيُوْبَنٰا مَسْتُوْرَةً ، وَفَرٰايِضَنٰا مَشْكُوْرَةً ، وَنَوٰافِلَنٰا مَبْرُوْرَةً ، وَقُلُوْبَنٰا بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً، وَأَنْفُسَنٰا بِطٰاعَتِكَ مَسْرُوْرَةً ، وَجَوٰارِحَنٰا عَلٰى خِدْمَتِكَ مَقْهُوْرَةً ، وَأَسْمٰآئَنٰا فِي خَوٰاصِكَ مَشْهُوْرَةً ، وَأَرْزٰاقَنٰا مِنْ لَدُنْكَ مَدْرُوْرَةً، وَحَوٰآئِجَنٰا لَدَيْكَ مَيْسُوْرَةً، بِرَحْمَتِكَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لَهُمْ وَعْدَكَ ، وَطَهِّرْ بِسَيْفِ قٰآئِمِهِمْ أَرْضَكَ ، وَأَقِمْ بِهِ حُدُوْدَةَ الْمُعَطَّلَةَ ، وَأَحْكٰامَكَ الْمُهْمَلَةَ وَالْمُبَدَّلَةَ، وَأَحْيِ بِهِ الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ، وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوٰآءَ الْمُتَفَرِّقَةَ، وَأَجْلِ بِهِ صَدٰآءَ الْجَوْرِ عَنْ طَرِيْقَتِكَ ، حَتّٰى يَظْهَرَ الْحَقَّ عَلٰى يَدَيْهِ فِي أَحْسَنِ صُوْرَتِهِ ، وَيَهْلِكَ الْبٰاطِلَ وَأَهْلَهُ بِنُوْرِ دَوْلَتِهِ ، وَلاٰيَسْتَخْفِيَ لِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخٰافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ .أَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ ، وَأَظْهِرْ فَلَجَهُمْ ، وَاسْلُكْ بِنٰا مَنْهَجَهُمْ ، وَأَمِتْنٰا عَلٰى وِلاٰيَتِهِمْ ، وَاحْشُرْنٰا فِي زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوٰآئِهِمْ ، وَأَوْرِدْنٰا حَوْضَهُمْ ، وَاسْقِنٰا بِكَأْسِهِمْ ، وَلاٰتُفَرِّقْ بَيْنَنٰا وَبَيْنَهُمْ ، وَلاٰتَحْرِمْنٰا شَفٰاعَتَهُمْ ، حَتّٰى نَظْفَرَ بِعَفْوِكَ وَغُفْرٰانِكَ ، وَنَصِيْرَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَرِضْوٰانِكَ ، اِلٰهَ الْحَقِّ رَبَّ

الْعالَمِيْنَ. يا قَرِيْبَ الرَّحْمَةِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَنَحْنُ أَوْلِيآئُکَ حَقّاً لاَ ارْتِيابَاً ، يا مَن اِذا أَوْحَشْنَا التَّعَرُّضَ لِغَضَبِهِ، اٰنَسَنا حُسْنَ الظَّنِّ بِهِ ، فَنَحْنُ واثِقُوْنَ بَيْنَ رَغْبَةٍ وَرَهْبِنِ ارْتِقابَاً ، قَدْ أَقْبَلْنا لِعَفْوِکَ وَمَغْفِرَتِکَ طُلّاباً ، فَأَذْلِلْنا لِقُدْرَتِکَ وَعِزَّتِکَ رِقاباً، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدِ نِ الطّاهِرِيْنَ، وَاجْعَلْ دُعآئَنا بِهِمْ مُسْتَجابَاً ، وَوِلآئَنا لَهُمْ مِنَ النّارِ حِجاباً. أَللّٰهُمَّ بَصِّرْنا قَصْدَ السَّبِيْلِ لِنَعْتَمِدَهُ ، وَمَوْرِدَ الرُّشْدِ لِنَرِدَهُ ، وَبَدِّلْ خَطايانا صَوابَاً ، وَلاتُزِغْ قُلُوْبَنا بَعْد اِذْ هَدَيْتَنا ، وَهَبْ لَنا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً ، يا مَنْ تُسَمّٰى جُوْدَهُ وَكَرَمَهُ وَهّاباً ، وَ اٰتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ، وَقِنا عَذابَ النّارِ ، اِنْ حَقَّتْ عَلَيْنَا اتِّساباً ، بِرَحْمَتِکَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ .

پھر واپس آؤ اور ضریح مقدس کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھو:

يا وَلِيَّ اللّٰهِ ، اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْباً لايَأْتِي عَلَيْها اِلّا رِضاهُ ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَکَ عَلٰى سِرِّهِ ، وَاسْتَرْعاکَ أَمْرَ خَلْقِهِ ، وَقَرَنَ طاعَتِکَ بِطاعَتِهِ ، وَمَوالاتَکَ بِمَوالاتِهِ ، تَوَلِّ صَلاحَ حالِي مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاجْعَلْ حَظِّي مِنْ زِيارَتِکَ، تَخْلِيْطِي بِخالِصِي زُوّارِکَ، اَلَّذِيْنَ تَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي عِتْقِ رِقابِهِمْ ، وَتَرْغَبُ اِلَيْهِمْ فِي حُسْنِ ثَوابِهِمْ ، وَها أَنَا الْيَوْمَ بِقَبْرِکَ لآئِذٌ ، وَبِحُسْنِ دِفاعِکَ عَنِّي عآئِذٌ، فَتَلافَنِي يا مَوْلايَ وَأَدْرِکْنِي، وَاسْأَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي، فَاِنَّ لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقاماً كَرِيْماً ، صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً .

اس کے بعد ضریح مقدس کو بوسہ دو اور قبلہ رخ ہو کر اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ لِما فَرَضْتَ عَلَيَّ طاعَتَهُ، وَأَكْرَمْتَنِي بِمُوالاتِهِ ، عَلِمْتُ أَنَّ ذٰلِکَ لِجَلِيْلِ مَرْتَبَتِهِ عِنْدَکَ ، وَنَفِيْسِ حَظِّهِ لَدَيْکَ ، وَلِقُرْبِ مَنْزِلَتِهِ مِنْکَ ، فَلِذٰلِکَ لُذْتُ بِقَبْرِهِ ، لَوْاذَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّکَ لاتَرُدَّ لَهُ شَفاعَةً ، فَبِقَدِيْمِ عِلْمِکَ فِيْهِ ، وَحُسْنِ

رِضٰاکَ عَنْهُ ، اِرْضَ عَنِّي وَعَنْ والِدَيَّ ، وَلاٰتَجْعَلْ لِلنّٰارِ عَلَيَّ سَبِيْلاً وَلاٰ سُلْطاناً ، بِرَحْمَتِکَ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .

اس کے بعد اپنی جگہ سے حرکت کر کے قبر کے سامنے پائینتی کی طرف آ کر کھڑے ہو جاؤ اور پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر پڑھو:

أَللّٰهُمَّ لَوْ وَجَدْتَ شَفِيْعاً أَقْرَبَ اِلَيْکَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيارِ ، اَلْأَتْقِيآءِ الْأَبْرارِ ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلاٰمُ ، لاَسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ اِلَيْکَ ، وَهٰذا قَبْرُ وَلِيٍّ مِنْ أَوْلِيآئِکَ ، وَسَيِّدٍ مِنْ أَصْفِيآئِکَ ، وَمَنْ فَرَضْتَ عَلَى الْخَلْقِ طٰاعَتَهُ ، قَدْ جَعَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ ، أَسْأَلُکَ يا رَبِّ بِحُرْمَتِهِ عِنْدَکَ ، وَبِحَقِّهِ عَلَيْکَ ، لَمّٰا نَظَرْتَ اِلَيَّ نَظْرَةً رَحِيْمَةً مِنْ نَظَراٰتِکَ ، تَلُمُّ بِهٰا شَعَثِي ، وَتَصْلُحُ بِهٰا حٰالِي فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ ، فَاِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .أَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِي لَمّٰا فاٰتَتِ الْعَدَدَ ، وَجاٰزَتِ الْأَمَدَ ، عَلِمْتُ أَنَّ شَفاٰعَةَ كُلِّ شاٰفِعٍ دُوْنَ أَوْلِيآئِکَ تَقْصُرُ عَنْهٰا ، فَوَصَلْتُ الْمَسِيْرَ مِنْ بَلَدِي ، قاٰصِداً وَلِيَّکَ بِالْبُشْرٰى ، وَمُتَعَلِّقاً مِنْهُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ، وَهٰا أَنَا يا مَوْلاٰيَ قَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِ اِلَيْکَ ، وَأَقْسَمْتُ بِهِ عَلَيْکَ ، فَارْحَمْ غُرْبَتِي ، وَاقْبَلْ تَوْبَتِي .أَللّٰهُمَّ اِنِّي لاٰ اُعَوِّلُ عَلٰى صٰالِحَةٍ سَلَفَتْ مِنِّي ، وَلاٰ أَثِقُ بِحَسَنَةٍ تَقُوْمُ بِالْحُجَّةِ عَنِّي ، وَلَوْ أَنِّي قَدَّمْتُ حَسَناٰتِ جَمِيْعِ خَلْقِکَ ، ثُمَّ خٰالَفْتُ طٰاعَةَ أَوْلِيآئِکَ ، لَکاٰنَتْ تِلْکَ الْحَسَناٰتِ مُزْعِجَةً لِي عَنْ جِواٰرِکَ ، غَيْرُ حآئِلَةٍ بَيْنِي وَبَيْنَ نٰارِکَ ، فَلِذٰلِکَ عَلِمْتُ أَنَّ أَفْضَلَ طٰاعَتِکَ طٰاعَةُ أَوْلِيآئِکَ .أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَوَجُّهِي بِمَنْ تَوَجَّهْتُ بِهِ اِلَيْکَ ، فَلَقَدْ عَلِمْتُ أَنِّي غَيْرُ واٰجِدٍ أَعْظَمُ مِقْداٰراً مِنْهُمْ ، لِمَکاٰنِهِمْ مِنْکَ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ اِنَّکَ بِالْاِنْعامِ مَوْصُوْفٌ ، وَوَلِيُّکَ بِالشَّفاٰعَةِ لِمَنْ أَتاٰهُ مَعْرُوْفٌ ، فَاِذٰا شَفَّعَ فِيَّ مُتَفَضِّلاً، کاٰنَ وَجْهُکَ عَلَيَّ مُقْبِلاً، وَاِذٰا کاٰنَ وَجْهُکَ عَلَيَّ مُقْبِلاً

أَصَبْتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً .أَللّٰهُمَّ فَكَمٰا أَتَوَسَّلُ بِهِ اِلَيْكَ أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِالرِّضٰا وَالنِّعَمِ اللّٰهُمَّ أَرْضِهِ عَنّٰا ، وَلاٰتَسْخِطْهُ عَلَيْنٰا ، وَاهْدِنٰا بِهِ، وَلاٰتُضِلَّنٰا فِيْهِ، وَاجْعَلْنٰا فِيْهِ عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِي تَخْتٰارُهُ، وَأَضِفْ طٰاعَتِي اِلٰى خٰالِصِ نِيَّتِي فِي تَحِيَّتِي، يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى خِيٰارِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، كَمَا انْتَجَبْتَهُمْ عَلَى الْعٰالَمِيْنَ ، وَاخْتَرْتَهُمْ عَلٰى عِلْمٍ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ.أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ ، وَصَفْوَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ ، اَلتّٰالِي لِنَبِيِّكَ ، اَلْمُقِيْمِ لِأَمْرِكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طٰالِبٍ ، وَصَلِّ عَلٰى فٰاطِمَةَ الزَّهْرٰآءِ سَيِّدَةِ نِسٰآءِ الْعٰالَمِيْنَ ، وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ شَنَفَيْ عَرْشِكَ ، وَدَلِيْلَيْ خَلْقِكَ عَلَيْكَ ، وَدُعٰاتِهِمْ اِلَيْكَ .أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الصّٰالِحِ الْبٰاقِي ، مَصَابِيْحِ الظَّلاٰمِ ، وَحُجَجِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنٰامِ ، خَزَنَةِ الْعِلْمِ أَنْ يَعْدِمَ ، وَحُمٰاةِ الدِّيْنِ أَنْ يَسْقَمَ ، صَلاٰةً يَكُوْنُ الْجَزٰآءُ عَلَيْهٰا أَتَمَّ رِضْوٰانِكَ، وَنَوٰامِيَ بَرَكٰاتِكَ ، وَكَرٰآئِمَ اِحْسٰانِكَ .أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَعْدٰآهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ أَجْمَعِيْنَ ، وَضٰاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذٰابَ الْأَلِيْمَ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ .

اس کے بعد دعا عہد کے ذریعہ دعا کرو کہ جسے غیبت کے دنوں میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ ، وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ، وَمُنْزِلَ التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ ، وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ، وَرَبَّ الْمَلاٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وَالْأَنْبِيآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ ، وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ ، يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ ، أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰاتُ وَالْأَرَضُوْنَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلُحُ بِهِ

اَلْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ، یا حَیّاً قَبْلَ کُلِّ حَیٍّ ، وَیا حَیّاً بَعْدَ کُلِّ حَیٍّ ، وَیا حَیّاً حِیْنَ لاٰ حَیَّ ، یٰا مُحْیِیَ الْمَوْتَ وَمُمِیْتَ الْأَحْیآءِ ، یا حَیُّ لاٰ اِلٰهَ اِلّاٰ أَنْتَ .أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلاٰنَا الْاِمامَ الْهٰادِيَ الْمَهْدِيَ الْقآئِمَ بِأَمْرِکَ ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰبآئِهِ الطّٰاهِرِیْنَ ، عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِناٰتِ ، فِي مَشٰارِقِ الْأَرْضِ وَمَغٰارِبِهٰا ، سَهْلِهٰا وَجَبَلِهٰا ، وَبَرِّهٰا وَبَحْرِهٰا ، وَعَنِّي وَعَنْ وٰالِدَيَّ ، مِنَ الصَّلَوٰاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ ، وَمِدٰادَ کَلِمٰاتِهِ ، وَمٰا أَحْصٰاهُ عِلْمُهُ ، وَأَحٰاطَ بِهِ کِتٰابُهُ .أَللّٰهُمَّ اِنِّي اُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِیْحَةِ یَوْمِي هٰذٰا ، وَمٰا عِشْتُ مِنْ أَیّٰامِي ، عَهْداً وَعَقْداً وَبَیْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي ، لاٰ أَحُوْلُ عَنْهٰا، وَلاٰ أَزُوْلُ أَبَداً . أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصٰارِهِ وَأَعْوٰانِهِ، وَالذّٰآبِیْنَ عَنْهُ ، وَالْمُسٰارِعِیْنَ اِلَیْهِ فِي قَضٰآءِ حَوٰآئِجِهِ وَالْمُمْتَثِلِیْنَ لِأَوٰامِرِهِ، وَالْمُحٰامِیْنَ عَنْهُ، وَالسّٰابِقِیْنَ اِلٰی اِرٰادَتِهِ، وَالْمُسْتَشْهَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ .أَللّٰهُمَّ اِنْ حٰالَ بَیْنِي وَبَیْنَهُ الْمَوْتُ ، اَلَّذِي جَعَلْتَهُ عَلٰی عِبٰادِکَ حَتْماً مَقْضِیّاً ، فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي ، مُؤْتَزِراً کَفَنِي ، شٰاهِراً سَیْفِي ، مُجَرِّداً قَنٰاتِي ، مُلَبِّیاً دَعْوَةَ الدّٰاعِي ، فِي الْحٰاضِرِ وَالْبٰادِي .أَللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِیْدَةَ ، وَالْغُرَّةَ الْحَمِیْدَةَ ، وَاکْحُلْ نٰاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي اِلَیْهِ ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُ ، وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ ، وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ ، وَاسْلُکْ بِي مَحَجَّتَهُ ، وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ ، وَاشْدُدْ أَزْرَهُ .وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلاٰدَکَ ، وَأَحْیِ بِهِ عِبٰادَکَ ، فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِیْ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ أَیْدِیْ النَّاسِ﴾[1] فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنٰا وَلِیَّکَ ، وَابْنِ بِنْتِ نَبِیِّکَ ، اَلْمُسَمّٰی بِاسْمِ رَسُوْلِکَ ، حَتّٰی لاٰیَظْفَرَ بِشَیْءٍ مِنَ الْبٰاطِلِ اِلّاٰ مَزَّقَهُ ، وَیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُحَقِّقَهُ . وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُوْمِ عِبٰادِکَ ، وَنٰاصِراً لِمَنْ لاٰیَجِدُ لَهُ نٰاصِراً غَیْرَکَ ، وَمُجَدِّداً لِمٰا عُطِّلَ مِنْ أَحْکٰامِ کِتٰابِکَ ، وَمُشَیِّداً لِمٰا وَرَدَ مِنْ أَعْلاٰمِ دِیْنِکَ ،

---

[1] سورۂ روم، آیت: ۴۱۔

وَسُنَنِ نَبِيِّکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ .أَ لـلّٰهُـمَّ وَسُـرَّ نَبِيِّکَ مُـحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ بِرُؤْيَتِهِ ، وَمَنْ تَبِعَهُ عَلٰى دَعْوَتِهِ ، وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ .أَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهِ ، وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهُ ، اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْداً ، وَنَرَاهُ قَرِيْباً ، بِرَحْمَتِکَ يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ .

پھر تین مرتبہ اپنا ہاتھ دائیں زانو پر مارو اور ہر مرتبہ پڑھو:

اَلْعَجَلَ ، اَلْعَجَلَ ، يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ .

اس کے بعد پڑھو:

أَلـلّٰهُـمَّ اجْـعَـلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِکَ ، رَاضِيَةً بِقَضَآئِکَ ، مُوْلَعَةً بِذِکْرِکَ وَدُعَآئِکَ ، مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيَآئِکَ ، مَحْبُوْبَةً فِي أَرْضِکَ وَسَمَآئِکَ ،صَابِرَةً عَلٰى نَـزُوْلِ بَـلَآئِکَ ، مُشْتَاقَةً اِلٰى فَـرْحَةِ لِقَآئِکَ ، مُتَزَوِّدَةً نِ التَّقْوٰى لِيَوْمِ جَزَآئِکَ ، مُسْتَمْسِـكَةً بِسُـنَـنِ أَوْلِيَـآئِکَ ، مُـفَـارِقَةً لِأَخْلَاقِ أَعْـدَآئِکَ ، مَشْـغُـوْلَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِکَ وَثَنَآئِکَ .[1]

﴿۵﴾

پانچویں زیارت جامعہ

یہ زیارت سید بن طاؤسؒ اور ابن مشہدی (مؤلف "المزار الكبير") نے نقل کی ہے اور وہ کہتے ہیں:

آئمہ اطہار علیہم السلام سے روایت ہوئی ہے:

جب بھی زیارت کے لئے سفر کرو تو اس کا ارادہ اور نیت کرتے وقت پڑھو:

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۱۷۸، مصباح الزائر: ۴۷۶۔

أَللّٰهُمَّ صِلْ عَزْمِي بِالتَّحْقِيْقِ ، وَنِيَّتِي بِالتَّوْفِيْقِ ، وَرَجَآئِي بِالتَّصْدِيْقِ ، وَتَوَلِّ أَمْرِي ، وَلَاتَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي ، فَأَحُلَّ عُقْدَةَ الْحَيْرَةِ ، وَأَتَخَلَّفُ عَنْ حُضُوْرِ الْمَشَاهِدِ الْمُقَدَّسَةِ .

سفر کے لئے نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْتَوْدِعُکَ دِيْنِي وَنَفْسِي وَجَمِيْعَ حُزَانَتِي .أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ .أَ للّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْءِ الصُّحْبَةِ، وَاِخْفَاقِ الْأَوْبَةِ .أَللّٰهُمَّ سَهِّلْ لَنَا حُزْنَ مَا نَتَغَوَّلُ ، وَيَسِّرْ عَلَيْنَا مُسْتَغْزَرَ مَا نَرُوْحُ وَنَغْدُوْ لَهُ ، اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ .

جب تم سفر کے لئے نکل پڑھو تو تمہاری فکر اسی کام میں مشغول ہونی چاہئے کہ جس کے لئے تم نکلے ہو اور جو تمہارے ساتھ ہوں، ان سے نیک سلوک کرو اور خدا کی حمد وثناء کرو اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر زیادہ درود بھیجو اور جب زیارت کے لئے غسل کرنے کا ارادہ کرو تو غسل کرتے وقت پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ .أَللّٰهُمَّ أَغْسِلْ عَنِّي دَرَنَ الذُّنُوْبِ ، وَوَسَخَ الْعُيُوْبِ ، وَطَهِّرْنِي بِمَآءِ التَّوبَةِ ، وَأَلْبِسْنِي رِدَآءَ الْعِصْمَةِ ، وَأَيِّدْنِي بِلُطْفِ مَنِّکَ يُوَفِّقُنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ ، اِنَّکَ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ .

جب حرم مطہر کے دروازے کے نزدیک پہنچو تو پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي لِقَصْدِ وَلِيِّهِ ، وَزِيَارَةِ حُجَّتِهِ ، وَأَوْرَدَنِي حَرَمَهُ ، وَلَمْ يَبْخَسْنِي حَظِّي مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِهِ ، وَالنُّزُوْلِ بِعَقْوَةِ مُغَيَّبِهِ وَسَاحَةِ تُرْبَتِهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَسُمْنِي بِحِرْمَانِ مَا أَمَّلْتُهُ ، وَلَا صَرَفَ عَنِّي مَا رَجَوْتُهُ ، وَلَا قَطَعَ رَجَآئِي فِيْمَا تَوَقَّعْتُهُ ، بَلْ أَلْبَسَنِي عَافِيَتَهُ ، وَأَفَادَنِي نِعْمَتَهُ ، وَ اتَانِي کَرَامَتَهُ .

حرم مطہر میں داخل ہونے کے بعد ضریح مقدس کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھو:

أَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَسادَةِ الْمُتَّقِيْنَ، وَكُبَرآءِ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَاُمَرآءِ الصّالِحِيْنَ، وَقادَةِ الْمُحْسِنِيْنَ، وَأَعْلامِ الْمُهْتَدِيْنَ، وَأَنْوارِ الْعارِفِيْنَ، وَوَرَثَةِ الْأَنْبِيآءِ، وَصَفْوَةِ الْأَوْصِيآءِ، وَشُمُوْسِ الْأَتْقِيآءِ، وَبُدُوْرِ الْخُلَفآءِ ، وَعِبادِ الرَّحْمٰنِ ، وَشُرَكآءِ الْقُرْاٰنِ ، وَمَنْهَجِ الْإِيْمانِ ، وَمَعادِنِ الْحَقآيِقِ ، وَشُفَعآءِ الْخَلايِقِ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ .أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَبْوابُ اللّٰهِ ، وَمَفاتِيْحُ رَحْمَتِهِ ، وَمَقالِيْدُ مَغْفِرَتِهِ ، وَسَحآئِبُ رِضْوانِهِ، وَمَصابِيْحُ جِنانِهِ ، وَحَمَلَةُ فُرْقانِهِ ، وَخَزَنَةُ عِلْمِهِ ، وَحَفَظَةُ سِرِّهِ ، وَمَهْبَطُ وَحْيِهِ ، وَأَماناتُ النُّبُوَّةِ ، وَوَدايِعُ الرِّسالَةِ .أَنْتُمْ اُمَنآءُ اللّٰهِ ، وَأَحِبّآئُهُ وَعِبادُهُ وَأَصْفِيآئُهُ ، وَأَنْصارُ تَوْحِيْدِهِ ، وَأَرْكانُ تَمْجِيْدِهِ ، وَدُعاتُهُ اِلى كُتُبِهِ ، وَحَرَسَةُ خَلآئِقِهِ، وَحَفَظَةُ وَدآئِعِهِ .لايَسْبِقُكُمْ ثَنآءُ الْمَلآئِكَةِ فِي الْإِخْلاصِ وَالْخُشُوْعِ ، وَلايُضآدُّكُمْ ذُو ابْتِهالٍ وَخُضُوْعٍ ؛ أَنّى وَلَكُمُ الْقُلُوْبُ الَّتِي تَوَلَّى اللّٰهُ رِياضَتَها بِالْخَوْفِ وَالرَّجآءِ، وَجَعَلَها أَوْعِيَةً لِلشُّكْرِ وَالثَّنآءِ ، وَ اٰمَنَها مِنْ عَوارِضِ الْغَفْلَةِ ، وَصَفّاها مِنْ شَوائِلِ الْفَتْرَةِ بَلْ يَتَقَرَّبُ أَهْلُ السَّمآءِ بِحُبِّكُمْ ، وَبِالْبَرآئَةِ مِنْ أَعْدآئِكُمْ ، وَتَوَاتُرِ الْبُكآءِ عَلى مُصابِكُمْ ، وَالْإِسْتِغْفارِ لِشِيْعَتِكُمْ وَمُحِبِّيْكُمْ .فَأَنَا اُشْهِدُ اللّٰهَ خالِقِي ، وَاُشْهِدُ مَلآئِكَتَهُ وَأَنْبِيآئَهُ ، وَاُشْهِدُكُمْ يا مَوالِيَّ ، أَنِّي مُؤْمِنٌ بِوِلايَتِكُمْ ، مُعْتَقِدٌ لِإمامَتِكُمْ ، مُقِرٌّ بِخِلافَتِكُمْ ، عارِفٌ بِمَنْزِلَتِكُمْ ، مُوْقِنٌ بِعِصْمَتِكُمْ ، خاضِعٌ لِوِلايَتِكُمْ ، مُتَقَرِّبٌ اِلَى اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ وَبِالْبَرآئَةِ مِنْ أَعْدآئِكُمْ ، عالِمٌ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ طَهَرَكُمْ مِنَ الْفَواحِشِ ما ظَهَرَ مِنْها وَما بَطَنَ ، وَمِنْ كُلِّ رَيْبَةٍ وَنَجاسَةٍ ، وَدَنِيَّةٍ وَرَجاسَةٍ ، وَمَنَحَكُمْ رايَةَ الْحَقِّ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَها ضَلَّ ، وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنْها زَلَّ ، وَفَرَضَ طاعَتَكُمْ عَلى كُلِّ أَسْوَدٍ وَأَبْيَضٍ . وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ وَفَيْتُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَذِمَّتِهِ ، وَبِكُلِّ مَا اشْتَرَطَ عَلَيْكُمْ فِي كِتابِهِ ، وَدَعَوْتُمْ اِلى سَبِيْلِهِ ، وَأَنْفَذْتُمْ طاقَتَكُمْ فِي مَرْضاتِهِ ، وَحَمَلْتُمُ الْخَلآئِقَ عَلى مِنْهاجِ

النُّبُوَّةِ وَمَسٰالِكِ الرِّسٰالَةِ ، وَسِرْتُمْ فِيْهِ بِسِيْرَةِ الْأَنْبِيآءِ ، وَمَذٰاهِبِ الْأَوْصِيآءِ ، فَلَمْ يُطَعْ لَكُمْ أَمْرٌ ، وَلَمْ تُصْغِ اِلَيْكُمْ اُذُنٌ، فَصَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلٰى أَرْوٰاحِكُمْ وَأَجْسٰادِكُمْ .

پھر خود کو قبر کے سامنے آ کر پڑھو:

بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي يٰا حُجَّةَ اللّٰهِ، لَقَدْ اُرْضِعْتَ بِثَدْيِ الْاِيْمٰانِ، وَفُطِمْتَ بِنُوْرِ الْاِسْلٰامِ، وَغُذِّيْتَ بِبَرْدِ الْيَقِيْنِ ، وَاُلْبِسْتَ حُلَلَ الْعِصْمَةِ ، وَاصْطُفِيْتَ وَوُرِّثْتَ عِلْمَ الْكِتٰابِ ، وَلُقِّنْتَ فَصْلَ الْخِطٰابِ ، وَاُوْضِحَ بِمَكٰانِكَ مَعٰارِفَ التَّنْزِيْلِ ، وَغَوٰامِضَ التَّأْوِيْلِ ، وَسُلِّمَتْ اِلَيْكَ رٰايَةُ الْحَقِّ ، وَكُلِّفْتَ هِدٰايَةَ الْخَلْقِ، وَنُبِذَ اِلَيْكَ عَهْدُ الْاِمٰامَةِ، وَاُلْزِمْتَ حِفْظَ الشَّرِيْعَةِ .وَأَشْهَدُ يٰا مَوْلٰايَ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِشَرٰآئِطِ الْوَصِيَّةِ، وَقَضَيْتَ مٰا لَزِمَكَ مِنْ حَدِّ الطّٰاعَةِ ، وَنَهَضْتَ بِعَبْآءِ الْاِمٰامَةِ، وَاحْتَذَيْتَ مِثٰالَ النُّبُوَّةِ ، فِي الصَّبْرِ وَالْاِجْتِهٰادِ وَالنَّصِيْحَةِ لِلْعِبٰادِ، وَكَظْمِ الْغَيْظِ ، وَالْعَفْوِ عَنِ النّٰاسِ ، وَعَزَمْتَ عَلَى الْعَدْلِ فِي الْبَرِيَّةِ ، وَالنَّصَفَةَ فِي الْقَضِيَّةِ ، وَوَكَّدْتَ الْحُجَجَ عَلَى الْاُمَّةِ بِالدَّلآئِلِ الصّٰادِقَةِ وَالشَّوٰاهِدِ النّٰاطِقَةِ، وَدَعَوْتَ اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ الْبٰالِغَةِ ، وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ .فَمُنِعْتَ مِنْ تَقْوِيْمِ الزَّيْغِ ، وَسَدِّ الثَّلْمِ ، وَاِصْلاٰحِ الْفٰاسِدِ ، وَكَسْرِ الْمُعٰانِدِ ، وَاِحْيآءِ السُّنَنِ، وَاِمٰاتَةِ الْبِدَعِ، حَتّٰى فٰارَقْتَ الدُّنْيٰا وَأَنْتَ شَهِيْدٌ ، وَلَقِيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنْتَ حَمِيْدٌ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ تَتٰرٰادَفُ وَتَزِيْدُ .

پھر پائے مبارک کی طرف جا کر پڑھو:

يٰا سٰادَتِي يٰا اٰلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اِنِّي بِكُمْ أَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلاٰ ، بِالْخِلاٰفِ عَلَى الَّذِيْنَ غَدَرُوْا بِكُمْ ، وَنَكَثُوْا بَيْعَتَكُمْ ، وَجَحَدُوْا وِلاٰيَتَكُمْ ، وَأَنْكَرُوْا مَنْزِلَتَكُمْ ، وَخَلَعُوْا رِبْقَةَ طٰاعَتِكُمْ، وَهَجَرُوْا أَسْبٰابَ مَوَدَّتِكُمْ، وَتَقَرَّبُوْا اِلٰى فَرٰاعِنَتِهِمْ بِالْبَرٰآئَةِ مِنْكُمْ ، وَالْاِعْرٰاضِ عَنْكُمْ ، وَمَنَعُوْكُمْ مِنْ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ ، وَاسْتِئْصٰالِ الْجُحُوْدِ،

وَشَعْبِ الصَّدْعِ ، وَلَمِّ الشَّعَثِ ، وَسَدِّ الْخَلَلِ ، وَتَثْقِيفِ الْأَوَدِ، وَإِمْضَآءِ الْأَحْكَامِ، وَتَهْذِيبِ الْإِسْلَامِ، وَقَمْعِ الْآثَامِ، وَأَرْهَجُوْا عَلَيْكُمْ نَقْعَ الْحُرُوْبِ وَالْفِتَنِ ، وَأَنْحَوْا عَلَيْكُمْ سُيُوْفَ الْأَحْقَادِ ، وَهَتَكُوْا مِنْكُمُ السُّتُوْرَ ، وَابْتَاعُوْا بِخُمْسِكُمُ الْخُمُوْرَ ، وَصَرَفُوْا صَدَقَاتِ الْمَسَاكِيْنَ اِلَى الْمُضْحِكِيْنَ وَالسَّاخِرِيْنَ .وَذٰلِكَ بِمَا طَرَّقَتْ لَهُمُ الْفَسَقَةُ الْغُوَاةُ ، وَالْحَسَدَةُ الْبُغَاةُ ، أَهْلُ النَّكْثِ وَالْغَدْرِ وَالْخِلَافِ وَالْمَكْرِ ، وَالْقُلُوْبِ الْمُنْتِنَةِ مِنْ قَذَرِ الشِّرْكِ ، وَالْأَجْسَادِ الْمُشْحَنَةِ مِنْ دَرَنِ الْكُفْرِ ، اَلَّذِيْنَ أَضَبُّوْا عَلَى النِّفَاقِ ، وَأَكَبُّوْا عَلٰى عَلَآئِقِ الشِّقَاقِ .فَلَمَّا مَضَى الْمُصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، اِخْتَطَفُوا الْغِرَّةَ ، وَانْتَهَزُوا الْفُرْصَةَ ، وَانْتَهَكُوا الْحُرْمَةَ ، وَغَادَرُوْهُ عَلٰى فِرَاشِ الْوَفَاةِ ، وَأَسْرَعُوْا لِنَقْضِ الْبَيْعَةِ ،وَمُخَالَفَةِ الْمَوَاثِيْقِ الْمُؤَكَّدَةِ ، وَخِيَانَةِ الْأَمَانَةِ الْمَعْرُوْضَةِ عَلَى الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ، وَأَبَتْ أَنْ تَحْمِلَهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ الظَّلُوْمُ الْجَهُوْلُ ، ذُو الشِّقَاقِ وَالْعِزَّةِ بِالْآثَامِ الْمُوْلِمَةِ ، وَالْأَنَفَةِ عَنِ الْإِنْقِيَادِ لِحَمِيْدِ الْعَاقِبَةِ . فَحَشَرَ سِفْلَةَ الْأَعْرَابِ ، وَبَقَايَا الْأَحْزَابِ ، اِلٰى دَارِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ ، وَمَهْبِطِ الْوَحْيِ وَالْمَلَآئِكَةِ ، وَمُسْتَقَرِّ سُلْطَانِ الْوِلَايَةِ، وَمَعْدِنِ الْوَصِيَّةِ وَالْخِلَافَةِ وَالْإِمَامَةِ، حَتّٰى نَقَضُوْا عَهْدَ الْمُصْطَفٰى، فِي أَخِيْهِ عَلَمِ الْهُدٰى، وَالْمُبَيِّنِ طَرِيْقِ النَّجَاةِ مِنْ طُرُقِ الرَّدٰى ، وَجَرَحُوْا كَبِدَ خَيْرِ الْوَرٰى ، فِي ظُلْمِ ابْنَتِهِ ، وَاضْطِهَادِ حَبِيْبَتِهِ ، وَاهْتِضَامِ عَزِيْزَتِهِ ، بَضْعَةِ لَحْمِهِ وَفِلْذَةِ كَبِدِهِ ، وَخَذَلُوْا بَعْلَهَا ، وَصَغَّرُوْا قَدْرَهُ ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُ ، وَقَطَعُوْا رَحِمَهُ ، وَأَنْكَرُوْا اُخُوَّتَهُ ، وَهَجَرُوْا مَوَدَّتَهُ ، وَنَقَضُوْا طَاعَتَهُ ، وَجَحَدُوْا وِلَايَتَهُ ، وَأَطْمَعُوا الْعَبِيْدَ فِي خِلَافَتِهِ ، وَقَادُوْهُ اِلٰى بَيْعَتِهِمْ، مُصْلِتَةً سُيُوْفَهَا، مُقْذِعَةً أَسِنَّتَهَا، وَهُوَ سَاخِطُ الْقَلْبِ، هَآئِجُ الْغَضَبِ ، شَدِيْدُ الصَّبْرِ ، كَاظِمُ الْغَيْظِ ، يَدْعُوْنَهُ اِلٰى بَيْعَتِهِمُ الَّتِي عَمَّ شُؤْمُهَا الْإِسْلَامَ ، وَزَرَعَتْ فِي قُلُوْبِ أَهْلِهَا الْآثَامِ ،

وَعَقَتْ سَلْمٰانَهٰا، وَطَرَدَتْ مِقْدٰادَهٰا، وَنَفَتْ جُنْدَبَهٰا، وَفَتَقَتْ بَطْنَ عَمّٰارِهٰا، وَحَرَّفَتِ الْقُرْاٰنَ ، وَبَدَّلَتِ الْأَحْكٰامَ ، وَغَيَّرَتِ الْمَقٰامَ ، وَأَبٰاحَتِ الْخُمُسَ لِلطُّلَقٰآءِ ، وَسَلَّطَتْ أَوْلاٰدَ اللُّعَنٰآءِ عَلَى الْفُرُوْجِ ، وَخَلَطَتِهِ الْحَلاٰلَ بِالْحَرٰامِ، وَاسْتَخَفَّتْ بِالْإِيْمٰانِ وَالْإِسْلاٰمِ، وَهَدَمَتِ الْكَعْبَةَ، وَأَغٰارَتْ عَلٰى دٰارِ الْهِجْرَةِ يَوْمَ الْحَرَّةِ، وَأَبْرَزَتْ بَنٰاتِ الْمُهٰاجِرِيْنَ وَالْأَنْصٰارِ لِلنَّكٰالِ وَالسَّوْئَةِ ، وَأَلْبَسَتْهُنَّ ثَوْبَ الْعٰارِ وَالْفَضِيْحَةِ ، وَرَخَّصَتْ لِأَهْلِ الشُّبْهَةِ ، فِي قَتْلِ أَهْلِ بَيْتِ الصَّفْوَةِ ، وَابٰادَةِ نَسْلِهِ ، وَاسْتِيْصٰالِ شَأْفَتِهِ ، وَسَبْيِ حَرَمِهِ ، وَقَتْلِ أَنْصٰارِهِ ، وَكَسْرِ مِنْبَرِهِ ، وَقَلْبِ مَفْخَرِهِ ، وَاِخْفٰآءِ دِيْنِهِ ، وَقَطْعِ ذِكْرِهِ .يٰا مَوٰالِيَّ فَلَوْ عٰايَنَكُمُ الْمُصْطَفٰى وَسِهٰامَ الْأُمَّةِ مُغْرِقَةٌ فِي أَكْبٰادِكُمْ ، وَرِمٰاحَهُمْ مُشْرِعَةٌ فِي نَحُوْرِكُمْ ، وَسُيُوْفَهٰا مَوْلَعَةٌ فِي دِمآئِكُمْ ، يَشْفِي أَبْنٰآءُ الْعَوٰاهِرِ غَلِيْلَ الْفِسْقِ مِنْ وَرَعِكُمْ ، وَغَيْظَ الْكُفْرِ مِنْ اِيْمٰانِكُمْ ، وَأَنْتُمْ بَيْنَ صَرِيْعٍ فِي الْمِحْرٰابِ ، قَدْ فَلَقَ السَّيْفُ هٰامَتَهُ ، وَشَهِيْدٍ فَوْقَ الْجِنٰازَةِ قَدْ شُكَّتْ أَكْفٰانُهُ بِالسِّهٰامِ ، وَقَتِيْلٍ بِالْعَرٰآءِ قَدْ رُفِعَ فَوْقَ الْقَنٰاةِ رَأْسُهُ ، وَمُكَبَّلٍ فِي السِّجْنِ قَدْ رُضَّتْ بِالْحَدِيْدِ أَعْضٰائُهُ ، وَمَسْمُوْمٍ قَدْ قُطِّعَتْ بِجَرْعِ السَّمِّ أَمْعٰائُهُ ، وَشَمْلِكُمْ عَبٰادِيْدَ تُفْنِيْهِمُ الْعَبِيْدُ وَأَبْنٰآءُ الْعَبِيْدِ .فَهَلِ الْمِحَنُ يٰا سٰادَتِي اِلَّا الَّتِي لَزِمَتْكُمْ ، وَالْمَصٰآئِبُ اِلَّا الَّتِي عَمَّتْكُمْ وَالْفَجٰايِعُ اِلَّا الَّتِي خَصَّتْكُمْ ، وَالْقَوٰارِعُ اِلَّا الَّتِي طَرَقَتْكُمْ ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى أَرْوٰاحِكُمْ وَأَجْسٰادِكُمْ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ .

پھر قبر مطہر کو بوسہ دو اور پڑھو:

بِأَبِي وَأُمِّي يٰا اٰلَ الْمُصْطَفٰى ، اِنّٰا لاٰنَمْلِكُ اِلّٰا أَنْ نُطُوْفَ حَوْلَ مَشٰاهِدِكُمْ ، وَنُعَزِّي فِيْهٰا أَرْوٰاحَكُمْ ، عَلٰى هٰذِهِ الْمَصٰآئِبِ الْعَظِيْمَةِ الْحٰالَّةِ بِفِنٰآئِكُمْ ، وَالرَّزٰايَا الْجَلِيْلَةِ النّٰازِلَةِ بِسٰاحَتِكُمُ الَّتِي أَثْبَتَتْ فِي قُلُوْبِ شِيْعَتِكُمُ الْقُرُوْحَ ، وَأَوْرَثَتْ

أَكْبادَهُمُ الْجُرُوحَ ، وَزَرَعَتْ فِي صُدُورِهِمُ الْغُصَصَ. فَنَحْنُ نُشْهِدُ اللّٰهَ أَنّا قَدْ شارَكْنا أَوْلِيآئَكُمْ وَأَنْصارَكُمُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ، فِي إراقَةِ دِمآءِ النّاكِثِيْنَ وَالْقاسِطِيْنَ وَالْمارِقِيْنَ ، وَقَتَلَةِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ سَيِّدِ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ كَرْبَلآءَ ، بِالنِّيّاتِ وَالْقُلُوْبِ ، وَالتَّأَسُّفِ عَلٰى فَوْتِ تِلْكَ الْمَواقِفِ الَّتِي حَضَرُوْا لِنُصْرَتِكُمْ ، وَعَلَيْكُمْ مِنَّا السَّلامُ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ .

پھر قبر مطہر کو اپنے اور قبلہ کے درمیان قرار دے کر پڑھو:

أَللّٰهُمَّ يا ذَا الْقُدْرَةِ الَّتِي صَدَرَ عَنْهَا الْعالَمُ مَوْكَناً مَبْرُوْاً عَلَيْها ، مَفْطُوْراً تَحْتَ ظِلِّ الْعَظَمَةِ ، فَنَطَقَتْ شَواهِدُ صُنْعِكَ فِيْهِ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلّا أَنْتَ ، مُكَوِّنُهُ وَبارِئُهُ وَفاطِرُهُ ، اِبْتَدَعْتَهُ لا مِنْ شَيءٍ وَلا عَلٰى شَيءٍ ، وَلا فِي شَيءٍ ، وَلا لِوَحْشَةٍ دَخَلَتْ عَلَيْكَ اِذْ لا غَيْرُكَ ، وَلا حاجَةٌ بَدَتْ لَكَ فِي تَكْوِيْنِهِ، وَلا لِاسْتِعانَةٍ مِنْكَ عَلٰى ما تَخْلُقُ بَعْدُهُ ، بَلْ أَنْشَأْتَهُ لِيَكُوْنَ دَلِيْلاً عَلَيْكَ ، بِأَنَّكَ بآئِنٌ مِنَ الصُّنْعِ ، فَلايُطِيْقُ الْمُنْصِفُ لِعَقْلِهِ اِنْكارَكَ ، وَالْمَوْسُوْمُ بِصِحَّةِ الْمَعْرِفَةِ جُحُوْدَةَ .أَسْأَلُكَ بِشَرَفِ الْاِخْلاصِ فِي تَوْحِيْدِكَ ، وَحُرْمَةِ التَّعَلُّقِ بِكِتابِكَ ، وَأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى اٰدَمَ بَدِيْعِ فِطْرَتِكَ ، وَبِكْرِ حُجَّتِكَ ، وَلِسانِ قُدْرَتِكَ ، وَالْخَلِيْفَةِ فِي بَسِيْطَتِكَ ، وَعَلٰى مُحَمَّدٍ ن الْخالِصِ مِنْ صَفْوَتِكَ ، وَالْفاحِصِ عَنْ مَعْرِفَتِكَ، وَالْغآئِصِ الْمَأْمُوْنِ عَلٰى مَكْنُوْنِ سَرِيْرَتِكَ، بِما أَوْلَيْتَهُ مِنْ نِعْمَتِكَ بِمَعُوْنَتِكَ،وَعَلٰى مَنْ بَيْنَهُما مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُكَرَّمِيْنَ وَالْأَوْصِيآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ ، وَأَنْ تَهْبَنِي لِإمامِي هٰذا .

اپنا چہرا قبر مبارک پر رکھو اور پڑھو:

أَللّٰهُمَّ بِمَحَلِّ هٰذَا السَّيِّدِ مِنْ طاعَتِكَ ، وَبِمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكَ ، لاتُمِتْنِي فُجْأَةً ، وَلاتَحْرِمْنِي تَوْبَةً ، وَارْزُقْنِي الْوَرَعَ عَنْ مَحارِمِكَ دِيْناً وَدُنْياً ، وَاشْغَلْنِي بِالْاٰخِرَةِ عَنْ

طَلَبِ الْاوُلٰی ، وَوَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ، وَجَنِّبْنِي اتِّبَاعَ الْهَوٰی ، وَالْاِغْتِرَارِ بِالْأَبَاطِيْلِ وَالْمُنٰی .أَللّٰهُمَّ اجْعَلِ السِّدَادَ فِي قَوْلِي ، وَالصَّوَابَ فِي فِعْلِي، وَالصِّدْقَ وَالْوَفَآءَ فِي ضَمَانِي وَوَعْدِي ، وَالْحِفْظَ وَالْاِيْنَاسَ مَقْرُوْنِيْنَ بِعَهْدِي وَوَعْدِي، وَالْبِرَّ وَالْاِحْسَانَ مِنْ شَأْنِي وَخُلُقِي ، وَاجْعَلِ السَّلَامَةَ لِي شَامِلَةً ، وَالْعَافِيَةَ بِي مُحِيْطَةً مُلْتَفَّةً ، وَلَطِيْفَ صُنْعِکَ وَعَوْنِکَ مَصْرُوْفاً اِلَيَّ ، وَحُسْنَ تَوْفِيْقِکَ وَيُسْرِکَ مَوْفُوْراً عَلَيَّ ، وَأَحْيِنِي يَا رَبِّ سَعِيْداً ، وَتَوَفَّنِي شَهِيْداً ، وَطَهِّرْنِي الْمَوْتَ وَمَا بَعْدَهُ . أَللّٰهُمَّ وَاجْعَلِ الصِّحَةِ وَالنُّوْرَ فِي سَمْعِي وَبَصَرِي ، وَالْجِدَةَ وَالْخَيْرَ فِي طُرُقِي ، وَالْهُدٰی وَالْبَصِيْرَةَ فِي دِيْنِي وَمَذْهَبِي ، وَالْمِيْزَانَ أَبَداً نَصْبَ عَيْنِي ، وَالذِّكْرَ وَالْمَوْعِظَةَ شِعَارِي وَدِثَارِي ، وَالْفِكْرَةَ وَالْعِبْرَةَ اُنْسِي وَعِمَادِي ، وَمَكِّنِ الْيَقِيْنَ فِي قَلْبِي ، وَاجْعَلْهُ أَوْثَقَ الْأَشْيَآءِ فِي نَفْسِي، وَأَغْلِبْهُ عَلٰی رَأْيِي وَعَزْمِي، وَاجْعَلِ الْاِرْشَادَ فِي عَمَلِي ، وَالتَّسْلِيْمَ لِأَمْرِکَ مِهَادِي وَسَنَدِي ، وَالرِّضَا بِقَضَآئِکَ وَقَدَرِکَ أَقْصٰی عَزْمِي وَنِهَايَتِي ، وَأَبْعَدَ هَمِّي وَغَايَتِي ، حَتّٰی لَا أَتَّقِيَ أَحَداً مِنْ خَلْقِکَ بِدِيْنِي ، وَلَا أَطْلُبَ بِهِ غَيْرَ اٰخِرَتِي ، وَلَا أَسْتَدْعِيَ مِنْهُ اِطْرَآئِي وَمَدْحِي ، وَاجْعَلْ خَيْرَ الْعَوَاقِبِ عَاقِبَتِي ، وَخَيْرَ الْمَصَايِرِ مَصِيْرِي ، وَأَنْعَمَ الْعَيْشِ عَيْشِي ، وَأَفْضَلَ الْهُدٰی هُدَايَ، وَأَوْفَرَ الْحُظُوْظِ حَظِّي، وَأَجْزَلَ الْأَقْسَامِ قِسْمِي وَنَصِيْبِي، وَكُنْ لِي يَا رَبِّ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَلِيّاً ، وَاِلٰی كُلِّ خَيْرٍ دَلِيْلاً وَقَآئِداً ، وَمِنْ كُلِّ بَاغٍ وَحُسُوْدٍ ظَهِيْراً وَمَانِعاً .أَللّٰهُمَّ بِکَ اعْتِدَادِي وَعِصْمَتِي ، وَثِقَتِي وَتَوْفِيْقِي ، وَحَوْلِي وَقُوَّتِي ، وَلَکَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِي ، وَفِي قَبْضَتِکَ سُكُوْنِي وَحَرَكَتِي ، وَبِعُرْوَتِکَ الْوُثْقٰی اسْتِمْسَاكِي وَوُصْلَتِي ، وَعَلَيْکَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا اِعْتِمَادِي وَتَوَكُّلِي ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمَسِّ سَقَرَ نِجَاتِي وَخَلَاصِي ، وَفِي دَارِ أَمْنِکَ وَكَرَامَتِکَ مَثْوَايَ وَمُنْقَلَبِي ، وَعَلٰی أَيْدِي

سٰاداٰتِي وَمَوٰالِيَّ اٰلِ الْمُصْطَفٰى فَوْزِي وَفَرَجِي .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰاتِ ، وَاغْفِرْ لِي وَلِوٰالِدَيَّ وَمٰا وَلَدٰا وَأَهْلِ بَيْتِي وَجِيْرٰانِي ، وَلِكُلِّ مَنْ قَلَّدَنِي يَداً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ ، اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ .وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ.(۱)

﴿۶﴾

چھٹی زیارت جامعہ

یہ زیارت آئمہ علیہم السلام کی بیعت اوران کے ساتھ تجدید عہد ہے،آئمہ علیہم السلام سے روایت ہوئی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

ہماری زیارت کرنا ہمارے ساتھ اس عہد و پیمان کی تجدید کرنا ہے کہ جو انسانوں کے ذمہ ہے، زیارت کرتے وقت پڑھو:

جِئْتُكَ يٰا مَوْلاٰيَ زٰائِراً لَكَ، وَمُسَلِّماً عَلَيْكَ، وَلآئِذاً بِكَ، وَقٰاصِداً اِلَيْكَ ، اُجَدِّدُ مٰا أَخَذَ اللّٰهُ لَكُمْ فِي رَقَبَتِي مِنَ الْعَهْدِ وَالْمِيْثٰاقِ وَالْوِلاٰيَةِ لَكُمْ، وَالْبَرٰاءَةِ مِنْ أَعْدٰائِكُمْ، مُعْتَرِفاً بِالْفَرْضِ مِنْ طٰاعَتِكُمْ.

پھر قبر مطہر پر اپنا ہاتھ رکھ کر پڑھو:

هٰذِهِ يَدٌ مُصٰافَقَةٍ لَكَ عَلَى الْبَيْعَةِ الْوٰاجِبَةِ عَلَيْنٰا ، فَاقْبَلْ مِنِّي ذٰلِكَ يٰا اِمٰامِي ، فَقَدْ زُرْتُكَ وَأَنَا مُعْتَرِفٌ بِحَقِّكَ مَعَ مٰا أَلْزَمَ اللّٰهُ سُبْحٰانَهُ وَتَعٰالٰى مِنْ نُصْرَتِكَ ، وَهٰذِهِ يَدِي مُصٰافَقَةً عَلٰى مٰا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُوٰالاٰتِكُمْ ، وَالْاِقْرٰارِ بِالْمُفْتَرَضِ مِنْ طٰاعَتِكُمْ ، وَالْبَرٰاءَةِ مِنْ أَعْدٰائِكُمْ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ .

۱۔مصباح الزائر:۴۶۶،،المزار الکبیر:۲۹۱،بحار الانوار:۱۰۲/۱۶۲۔

پھر ضریح مقدس کو بوسہ دو اور کہو:

يٰا سَيِّدَي وَمَوْلاٰيَ وَاِمٰامِي الْمُفْتَرَضَ طٰاعَتَهُ ، أَشْهَدُ أَنَّکَ بَقِيْتَ عَلَى الْوَفٰآءِ بِالْوَعْدِ ، وَالدَّوٰامِ عَلَى الْعَهْدِ ، وَقَدْ سَلَفَ مِنْ جَمِيْلِ وَعْدِکَ لِمَنْ زٰارَ قَبْرَکَ مٰا أَنْتَ الْمَرْجُوُّ لِلْوَفٰآءِ بِهِ ، وَالْمُؤَمَّلِ لِتَمٰامِهِ ، وَقَدْ قَصَدْتُکَ مِنْ بَلَدِي ، وَجَعَلْتُکَ عِنْدَ اللّٰهِ مُعْتَمَدِي ، فَحَقِّقْ ظَنِّي وَمُخَيَّلِي فِيْکَ ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْکَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً .أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ بِزِيارَتِي اِيّٰاهُ، وَأَرْجُوْ مِنْکَ النَّجٰاةَ لِي بِهِ مِنَ النّٰارِ ، بِهِ وَبِاٰبٰآئِهِ وَأَبْنٰآئِهِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، رَضِيْنٰا بِهِمْ أَئِمَّةً وَسٰادَةً وَقٰادَةً .أَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَهُمْ فِيْهِ ، وَأَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوْءٍ أَخْرَجْتَهُمْ مِنْهُ ، وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ ، يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ ۔[1]

﴿۷﴾

ساتویں زیارت جامعہ

یہ زیارت جامعہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے اور اس کے ذریعہ ہر دن اور خاص کر عرفہ کے دن آئمہ علیہم السلام کی زیارت کرنا ضروری ہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاخِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ ، وَأَمِيْنَهُ عَلٰى وَحْيِهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يامَوْلاٰيَ يا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰامَوْلاٰيَ ، أَنْتَ حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ ، وَبٰابُ عِلْمِهِ ، وَوَصِيُّ نَبِيِّهِ ، وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهِ فِي اُمَّتِهِ ، لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً غَصَبَتْکَ حَقَّکَ ، وَقَعَدَتْ مَقْعَدَکَ ، أَنَا بَرِيٌّ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اِلَيْکَ .اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکِ يافٰاطِمَةُ الْبَتُوْلُ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکِ

---

[1] مستدرک الوسائل: ۱۰/۲۲۳، بحار الانوار: ۱۰۲/۱۹۷۔

يازَيْنَ نِسآءِ الْعالَمِيْنَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَيْهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يااُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ،لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً غَصَبَتْكِ حَقَّكِ ، وَمَنَعَتْكِ ما جَعَلُهُ اللّٰهُ لَكِ حَلالاً ، أَنَا بَرِيٌّ اِلَيْكِ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ .اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنَ الزَّكِيِّ ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ ، وَبايَعَتْ فِي أَمْرِكَ وَشايَعَتْ ، أَنَا بَرِيٌّ لِي مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبا عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلى أَبِيْكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً نِ اسْتَحَلَّتْ دَمَكَ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَباحَتْ حَرِيْمَكَ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أَشْياعَهُمْ وَأَتْباعَهُمْ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتالِكُمْ ، أَنَا بَرِيٌّ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ .اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَيا أَبا عَبْدِاللّٰهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسى ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبامُحَمَّدِ نِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامَوْلايَ يا أَبَاالْقاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ صاحِبَ الزَّمانِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلى عِتْرَتِ الطّاهِرَةِ الطَّيِّبَةِ .يا مَوالِيَّ كُوْنُوْا شُفَعآئِي فِي حَطِّ وِزْرِي وَخَطايَ ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِما أُنْزِلَ اِلَيْكُمْ ، وَ أَتَوالى اٰخِرَكُمْ بِما أَتَوالى أَوَّلَكُمْ ، وَبَرِئْتُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطّاغُوْتِ وَاللاّتِ وَالْعُزّٰى .يا مَوالِيَّ أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ ، وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداكُمْ ، وَوَلِيٌّ لِمَنْ والاكُمْ اِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ ظالِمِيْكُمْ وَغاصِبِيْكُمْ ،

وَلَعْنَ اللّٰهُ أَشْيٰاعَهُمْ وَأَتْبٰاعَهُمْ وَأَهْلَ مَذْهَبِهِمْ ، وَأَبْرَءَ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ.[۱]

﴿۸﴾

آٹھویں زیارت جامعہ

آئمہ اطہار علیہم السلام کے لئے ایک اور زیارت جامعہ

اذن دخول کے بعد کہو:

اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يٰا مَحٰالَّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يٰامَسٰاكِنَ بَرَكَةِ اللّٰهِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يٰا أَوْعِيَةَ تَقْدِيْسِ اللّٰهِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يٰاحَفَظَةَ سِرِّ اللّٰهِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يٰا مَنِ انْتَجَبَهُمُ اللّٰهُ لِخَلْقِهِ أَعْلٰاماً ، وَلِدِيْنِهِ أَنْصٰاراً ، وَلِعِلْمِهِ وَسِرِّهِ خُزّٰاناً ، وَرَتَّكُمْ اِتٰابَهُ ، وَخَصَّكُمْ بِكَرٰآئِمِ التَّنْزِيْلِ ، وَضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ نُوْرِهِ ، وَأَجْرٰى فِيْكُمْ مِنْ رُوْحِهِ ، فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ يٰا سٰاداٰتِي وَمَوٰالِيَّ .اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَ نِ الْمُصْطَفٰى ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰاعَلِيُّ نِ الْمُرْتَضٰى ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكِ يٰا فٰاطِمَةَ الزَّهْرٰآءُ اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمٰا أَيُّهَا السَّيِّدٰانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يَاعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصّٰادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰامُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰاعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰامُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰاعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰاحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكَ يٰاحُجَّةَ اللّٰهِ الْمُنْتَظَرِ .اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يٰا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنَ الرِّسٰالَةِ ، وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰائِكَةِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الدَّعٰآئِمُ وَالْأَرْكٰانُ ، اَلْمُخْصُوْصُوْنَ بِالْاِمٰامَةِ ، أَنَا وَلِيُّكُمْ وَزٰآئِرُكُمْ ، اَلْمُتَقَرِّبُ اِلَى اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ ،

۱۔ مفاتیح الجنان: ۱۰۸۷، مستدرک الوسائل: ۳۶۹/۱۰، بحار الانوار: ۳۷۴/۱۰۱۔

اُوالِي وَلِيَّكُمْ ، وَأَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ بِكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، وَأَسْتَشْفِعُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ صَلاٰةً دآئِمَةً كَثِيْرَةً مُتَّصِلَةً لاَ انْقِطاَعَ لَهاٰ وَلاٰ زَوالَ ، وَأَسْأَلُهُ بِكُمْ، وَأُقَدِّمُكُمْ أَمامَ حَوآئِجِي ، فَكُوْنُوْا لِي شُفَعآءُ يٰا سٰادَتِي فِي فَكاٰكِ رَقَبَتِي مِنَ النّٰارِ ، وَأَنْ يَقْضِي لِي بِكُمْ حَوآئِجِي كُلَّهاٰ لِلاٰخِرَةِ وَالدُّنْيٰا ، وَأَنْ يَكْفِيَنِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي ، وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناٰتِ ، شَرَّ كُلِّ ذِي شَرٍّ ، مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ، مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ ، فَقَدْ رَجُوْتَ أَنْ لاٰ أَنْصَرِفَ مِنْ مَشْهَدِكَ يٰا مَوْلاٰيَ ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ ، اِلاّٰ بِقَضآءِ حَوآئِجِي، وَمٰا فَزَعْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ ، وَرَجَوْتُهُ مِنْ حُسْنِ مَعُوْنَتِهِ وَبَرَكَتِهِ بِزِيارَتِكَ ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ مِنْ اٰبآئِكَ ، اَلْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ .

پھر ضریح مقدس کو بوسہ دو اور پڑھو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يٰا اٰلَ مُحَمَّدٍ ، يٰا اٰلَ اللّٰهِ وَأَنْصاٰرُهُ ، وَظِلاٰلَ اللّٰهِ وَأَنْوٰارُهُ ، لَأَبْذُلَنَّ لَكُمْ مَوَدَّتِي وَمَهْجَتِي ، وَمَوٰاساٰتِي وَمٰالِي ، فَاِنَّهاٰ لَكُمْ مَذْخُوْرَةٌ ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ ، حَتّٰى يَأْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ ، فَاِنْ أَمَرْتُمُوْنِي يا مَوٰالِيَّ أَطَعْتُ ، وَاِنْ نَهَيْتُمُوْنِي يٰا سٰادَتِي كَفَفْتُ ، وَاِنِ اسْتَنْصَرْتُمُوْنِي يٰا قٰادَتِي نَصَرْتُ ، وَاِنِ اسْتَعَنْتُمُوْنِي يا سٰادَتِي أَعَنْتُ ، وَاِنِ اسْتَنْجَدْتُمُوْنِي يا هُداٰتِي أَنْجَدْتُ ، وَاِنِ اسْتَعْبَدْتُمُوْنِي يا وُلاٰتِي تَعَبَّدْتُ . فَلَكُمْ يٰا أَئِمَّتِي عُبُوْدِيَّتِي بَعْدَ اللّٰهِ تَعالٰى طَوْعاً سَرْمَداً، وَعَلَيْكُمْ سَلاٰمِي وَتَحِيّاٰتِي سَلاٰماً مُجَدَّداً ، وَصَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ.[۱]

۱۔ بحارالانوار:۱۰۲/۲۰۷۔

انتیسواں باب

زیارات وداع سے آٹھ زیارات

اس باب میں ہم آٹھ زیارات وداع ذکر کریں گے کہ جنہیں وداع کے وقت پڑھنا مستحب ہے[۱]۔

مرحوم محدث قمیؒ فرماتے ہیں: جان لو کہ زائر کے دل کی حالت وداع کے وقت غمگین ومحزون روضہ مقدس سے جدائی اور وہاں سے کوچ کرنے کے وقت ہوتی ہے اور سرور وخوشی حرم میں داخل ہوتے وقت ہوتی ہے۔ان مقدس ہستیوں سے عشق اور محبت کے لحاظ سے اس کے درجات مختلف ہوتے ہیں۔اگر وہ ان سے محبت کے دعویٰ میں سچا ہو تو اس کا کمترین مرتبہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک امام علیہ السلام کا وجود اس کے اہل وعیال، مال اور اس کے پاس موجود ہر چیز سے زیادہ عزیز ہو کہ جس سے اس نے دل لگایا ہو۔

پس اگر وداع کے وقت ایسی حالت ہو کہ اسے ایسے محسوس ہو کہ جیسے وہ سب سے زیارہ محبوب ترین اور عزیز ترین چیز سے جدا ہو رہا ہو۔پس بے ساختہ اس کی آنکھوں سے اشک جاری ہوں جائیں گے اس کے پاؤں لرز رہے ہوں گے اور دل محزون ہوگا۔پس وہ اس عظیم نعمت پر خدا کا شکر کرے اور اگر اس کی یہ حالت نہ ہو تو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے [۲]۔

۱۔اس باب میں ہم جو زیارات وداع بیان کریں گے، وہ سب جامعہ زیارات وداعیّہ ہیں۔یعنی انہیں تمام معصومین علیہم السلام سے وداع کے وقت پڑھ سکتے ہیں۔چند زیارات وداع حضرت امام رضا علیہ السلام سے وداع سے مخصوص تھیں کہ جنہیں چھبیسویں باب میں ذکر کیا گیا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہونے والی ایک زیارت وداع کتاب کے آخری باب میں بیان کریں گے۔

۲۔ھدیۃ الزائرین ع بھجۃ الناظرین:۴۰۹۔

﴿۱﴾

زیارت امین اللہ کے بعد زیارت وداع

مولف کہتے ہیں: میں نے کتاب ''الاقبال'' اور مرحوم سید بن طاؤسؒ کی کتاب '' الصحیفۃ الصادقیّۃ'' اور دو خطی نسخوں میں دیکھا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے زیارت امین اللہ کے بعد وداع کے عنوان سے زیارت نقل ہوئی ہے۔

جابر کہتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی زیارت امین اللہ کے بارے میں روایت کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی تو حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب بھی آئمہ اطہارؑ میں سے کسی سے وداع کرنا چاہو تو زیارت امین اللہ کے بعد اس دعا کا اضافہ کرو:

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْإِمامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ ، أَسْتَوْدِعُکَ اللّٰهَ وَعَلَيْکَ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ اٰمَنّا بِالرَّسُوْلِ وَبِما جِئْتُمْ بِهِ ، وَدَعَوْتُمْ اِلَيْهِ .أَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي وَلِيِّکَ أَللّٰهُمَّ لاتَحْرِمْنِي ثَوابَ مَزارِهِ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُ ، وَيَسِّرْ لَنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ اِنْ شآءَ اللّٰهُ تَعالٰی.[۱]

﴿۲﴾

دوسری زیارت وداع

جب بھی واپس لوٹنے اور وداع کا ارادہ کرو تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ ياأَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّة ، سَلامَ مَوَدِّعٍ ، لا سَئِمٍ وَلا قالٍ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ ، اِنَّهُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، سَلامَ وَلِيٍّ غَيْرَ راغِبٍ عَنْكُمْ ، وَلا مُسْتَبْدِلٍ بِكُمْ ،

۱۔ الاقبال: ۷۸۷، الصحیفۃ الصادقیّۃ: ۲۹، کتاب في الزیارات والادعیۃ (مخطوط): ۱۵۔

وَلاٰ مُؤْثِرٍ عَلَيْكُمْ ، وَلاٰ مُنْحَرِفٍ عَنْكُمْ، وَلاٰ زَاهِدٍ فِي قُرْبِكُمْ ، وَاِتْيَانِ مَشَاهِدِكُمْ .وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ، وَحَشَرَنِيَ اللّٰهُ فِي زُمْرَتِكُمْ ، وَأَوْرَدَنِي حَوْضَكُمْ ، وَجَعَلَنِي مِنْ حِزْبِكُمْ ، وَأَرْضَاكُمْ عَنِّي ، وَمَكَّنَنِي فِي دَوْلَتِكُمْ ، وَأَحْيَانِي فِي رَجْعَتِكُمْ ، وَمَلَّكَنِي فِي أَيَّامِكُمْ ، وَشَكَرَ سَعْيِي بِكُمْ ، وَغَفَرَ ذَنْبِي بِشَفَاعَتِكُمْ ، وَأَقَالَ عَثْرَتِي بِمَحَبَّتِكُمْ ، وَأَعْلَى كَعْبِي بِمُوَالاٰتِكُمْ ، وَشَرَّفَنِي بِطَاعَتِكُمْ ، وَأَعَزَّنِي بِهُدَاكُمْ ، وَجَعَلَنِي مِمَّنِ انْقَلَبَ مُفْلِحاً مُنْجِحاً ، غَانِماً سَالِماً ، مُعَافاً غَنِيّاً ، فَآئِزاً بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَفَضْلِهِ وَكِفَايَتِهِ ، بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ زُوَّارِكُمْ وَمَوَالِيْكُمْ ، وَمُحِبِّيْكُمْ وَشِيْعَتِكُمْ، وَرَزَقَنِيَ اللّٰهُ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ أَبَداً مَا أَبْقَانِي ، بِنِيَّةٍ وَاِيْمَانٍ وَتَقْوىٰ وَاِخْبَاتٍ ، وَرِزْقٍ وَاسِعٍ حَلاٰلٍ طَيِّبٍ .أَللّٰهُمَّ لاٰتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِهِمْ وَذِكْرِهِمْ وَالصَّلاٰةِ عَلَيْهِمْ،وَ أَوْجِبِ الْمَغْفِرَةَ وَالْخَيْرَ وَالْبَرَكَةَ وَالنُّوْرَ وَالْاِيْمَانَ وَحُسْنَ الْاِجَابَةِ ، بِمَا أَوْجَبْتَ لِأَوْلِيَآئِکَ الْعَارِفِيْنَ بِحَقِّهِمْ ، اَلْمُوْجِبِيْنَ طَاعَتَهُمْ ، وَالرّاٰغِبِيْنَ فِي زِيارَتِهِمْ، اَلْمُتَقَرِّبِيْنَ اِلَيْکَ وَاِلَيْهِمْ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي ، اِجْعَلُوْنِي فِي هَمِّكُمْ ، وَصَيِّرُوْنِي فِي حِزْبِكُمْ ، وَأَدْخِلُوْنِي فِي شَفَاعَتِكُمْ ، وَاذْكُرُوْنِي عِنْدَ رَبِّكُمْ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَبْلِغْ أَرْوَاحَهُمْ وَأَجْسَادَهُمْ مِنِّي السَّلاٰمَ ، وَالسَّلاٰمُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.[1]

---

[1] عیون اخبار الرضا علیہ السلام:۲/۲۷۵،المزار الکبیر:۵۳۵،بحار الانوار:۱۰۲/۱۳۳۔

﴿۳﴾

تیسری زیارت وداع

علامہ مجلسیؒ ''بحارالانوار'' میں فرماتے ہیں: جب بھی آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی سے وداع کہنا چاہو تو کہو:

سَلاٰمُ اللّٰهِ وَتَحِيّٰاتُهُ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكٰاتُهُ عَلٰى خِيَرَةِ اللّٰهِ وَأَصْفِيآئِهِ وَأَحِبّآئِهِ وَحُجَجِهِ وَأَوْلِيآئِهِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِهِ ، وَ اٰلِهِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ ، اَلْحَسَنِ ، اَلْحُسَيْنِ ، عَلِيٍّ ، مُحَمَّدٍ ، جَعْفَرٍ ، مُوْسٰى ، عَلِيٍّ ، مُحَمَّدٍ ، عَلِيٍّ ، حَسَنٍ، اَلْخَلَفِ الصّٰالِحِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيْعًا ن السَّلاٰمُ وَالرَّحْمَةُ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰى خيالِصَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ ، وَصَفْوَتِهِ مِنْ بَرِيَّتِهِ ، وَاُمَنآئِهِ عَلٰى وَحْيِهِ ، وَحُجَجِهِ عَلٰى عِبادِهِ ، وَخُزّٰانِهِ عَلٰى عِلْمِهِ ، وَعَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ دآئِمُ الصَّلَوٰاتِ ، وَزاكِ الْبَرَكٰاتِ ، وَنامِ التَّحِيّٰاتِ .اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ مَوٰالِيَّ أَئِمَّتِي وَقٰادَتِي، وَنِعْمَ الْمَوٰالِي وَالْأَئِمَّةُ وَالْقٰادَةُ أَنْتُمْ،وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ ،وَالسَّلاٰمُ لَكُمْ مِنِّي قَلِيْلٌ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْاٰلِ ياسِيْنَ ، سَلاٰماً كَثِيْراً طَيِّباً مُبارَكاً مُتَتابِعاً سَرْمَداً ، دآئِماً أَبَداً ، كَمٰا أَنْتُمْ أَهْلُهُ ، مِنِّي وَمِنْ وٰالِدَيَّ وَأَهْلِي وَوَلَدِي، وَاِخْوَتِي وَأَخَوٰاتِي ، وَمِنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناٰتِ، اَلْأَحْيآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوٰاتِ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ .اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْسَلاٰمَ مَوَدِّعٍ لاٰ سَئِمٍ وَلاٰ قالٍ وَلاٰ مالٍّ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، غَيْرِ راٰغِبٍ عَنْكُمْ ، وَلاٰ مُنْحَرِفٍ عَنْكُمْ ، وَلاٰ مُؤْثِرٍ عَلَيْكُمْ ، وَلاٰ زاٰهِدٍ فِي قُرْبِكُمْ ، وَلاٰ أَبْتَغِي بِكُمْ بَدَلاً ، وَلاٰ عَنْكُمْ حِوَلاً ، وَلاٰ أَتَّخِذُ بَيْنَكُمْ سُبُلاً ، وَلاٰ أَشْتَرِي بِكُمْ ثَمَناً .لاٰ جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِكُمْ، وَتَعْظِيْمِ ذِكْرِكُمْ ، وَتَفْخِيْمِ أَسْمٰآئِكُمْ ، وَاِتْيٰانِ مَشاٰهِدِكُمْ وَ اٰثارِكُمْ ، وَالصَّلاٰةِ لَكُمْ ،

وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْكُمْ ، بَلْ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَثابَةً لَنا ، وَأَمْنا فِي دُنْيانا وَاٰخِرَتِنا، وَذِكْراً وَنُوْراً لِمَعادِنا، وَأَماناً وَاِيْماناً لِمُنْقَلَبِنا وَمَثْواناً .وَجَعَلَنِيَ اللّٰهُ مِمَّنِ انْقَلَبَ عَنْ زِيارَتِكُمْ وَذِكْرِكُمْ ، وَالصَّلاةِ لَكُمْ ، وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْكُمْ، مُفْلِحاً مُنْجِحاً ، غانِماً سالِماً مُعافاً غَنِياً فآئِزاً بِرِضْوانِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، وَفَضْلِهِ وَكِفايَتِهِ، وَنَصْرِهِ وَأَمْنِهِ، وَمَغْفِرَتِهِ وَنُوْرِهِ ، وَهُداهُ وَحِفْظِهِ ، وَكَلآئَتِهِ وَتَوْفِيْقِهِ وَعِصْمَتِهِ ، وَرَزَقَنِي الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ أَبداً ما أَبْقانِي رَبِّي اِلَيْكُمْ بِنِيَّةٍ وَاِيْمانٍ وَتَقْوىٰ وَاِخْباتٍ ، وَنُوْرٍ وَاِيْقانٍ ، وَأَرْزاقٍ مِنْ فَضْلِهِ واسِعَةٍ ، طَيِّبَةٍ دارَّةٍ ، هَنِيئَةٍ مَرِيئَةٍ، سَلِيمَةٍ مِنْ غَيْرِ كَدٍّ ، وَلامَنٍّ مِنْ أَحَدٍ ، وَنِعْمَةٍ سابِغَةٍ، وَعافِيَةٍ سالِمَةٍ ، وَأَوْجَبَ لِي مِنَ الْحَياةِ وَالْكَرامَةِ وَالْبَرَكَةِ ، وَالصَّلاحِ وَالْاِيْمانِ ، وَالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوانِ ، مِثْلَ ما أَوْجَبَ لِأَوْلِيآئِهِ وَصالِحِي عِبادِهِ مِنْ زُوّارِهِمْ وَوافِدِيْهِمْ ، وَمَوالِيْهِمْ وَمُحِبِّيْهِمْ ، وَحِزْبِهِمْ وَشِيْعَتِهِمْ ، اَلْعارِفِيْنَ حَقَّهُمْ ، اَلْمُوْجِبِيْنَ طاعَتَهُمْ ، اَلْمُدْمِنِيْنَ ذِكْرَهُمْ ، اَلرّاغِبِيْنَ فِي زِيارَتِهِمْ ، اَلْمُنْتَظِرِيْنَ أَيّامَهُمْ ، اَلْمُطِيْعِيْنَ لَهُمْ ، اَلْمُتَقَرِّبِيْنَ بِذٰلِكَ اِلَيْكَ وَاِلَيْهِمْ .أَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مَنْ وَفَدَتْ اِلَيْهِ الرِّجالُ، وَشَدَّتْ اِلَيْهِ الرِّحالُ ، وَصَرَفَتْ نَحْوَهُ الْأَمالُ ، وَارْتَجى لِلرَّغآئِبِ وَالْاِفْضالِ . وَأَنْتَ يا سَيِّدِي أَكْرَمَ مَأْتِيٍّ ، وَأَكْرَمَ مَزُوْرٍ ، وَقَدْ جَعَلْتَ لِكُلِّ مُلْتَمِسٍ ما عِنْدَكَ جَزآءً ، وَلِكُلِّ راغِبٍ اِلَيْكَ هِبَةً ، وَلِكُلِّ مَنْ فَزِعَ اِلَيْكَ رَحْمَةً ، وَلِكُلِّ مُتَضَرِّعٍ اِلَيْكَ اِجابَةً، وَلِكُلِّ مُتَوَسِّلٍ اِلَيْكَ عَفْواً، وَقَدْ جِئْتُكَ زآئِراً لِقُبُوْرِ أَحِبّآئِكَ وَأَوْلِيآئِكَ ، وَخِيَرَتِكَ مِنْ عِبادِكَ ، وافِداً اِلَيْهِمْ ، نازِلاً بِفِنآئِهِمْ ، قاصِداً لِحَرَمِهِمْ ، راغِباً فِي شَفاعَتِهِمْ ، مُلْتَمِساً ما عِنْدَهُمْ ، راجِياً لَهُمْ ، مُتَوَسِّلاً اِلَيْكَ بِهِمْ ، وَحَقٌّ عَلَيْكَ أَلّا تُخَيِّبَ سآئِلَهُمْ وَوافِدَهُمْ ، وَالنّازِلَ بِفِنآئِهِمْ ، وَالْمُنِيْخَ بِساحَتِهِمْ مِنْ حِزْبِهِمْ وَأَشْياعِهِمْ ، وَوَقَفْتُ بِهٰذَا الْمَقامِ الشَّرِيْفِ ، رَجآءَ ما عِنْدَكَ لِزُوّارِهِمْ،

وَالْمُطِيعِينَ لَهُمْ، مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ، وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعامِ ، فَلا تَجْعَلْنِي مِنْ أَخْيَبِ وَفْدِكَ وَوَفْدِهِمْ ، وَأَكْرِمْنِي بِالْجَنَّةِ ، وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ ، وَجَمِّلْنِي بِالْعافِيَةِ ، وَأَجِرْنِي بِالْعِتْقِ مِنَ النّارِ، وَأَوْسِعْ عَلَيَّ رِزْقَكَ الْحَلالِ، وَفَضْلَكَ الْواسِعِ الْجَزِيلَ، وَادْرَأْ عَنِّي أَبَداً شَرَّ كُلِّ ذِي شَرٍّ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي يا سادَتِي ، أَتَقَرَّبُ بِكُمْ اِلَى اللّهِ ، وَأَتَوَجَّهُ بِكُمْ اِلَى اللّهِ ، وَأَطْلُبُ بِكُمْ حاجَتِي مِنَ اللّهِ ، جَعَلَنِيَ اللّهُ بِكُمْ وَجِيهاً فِي الدُّنْيا وَالْاخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ.بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي، تَحَنَّنُوْا عَلَيَّ ، وَارْحَمُوْنِي ، وَاجْعَلُوْنِي مِنْ هَمِّكُمْ ، وَاذْكُرُوْنِي عِنْدَ رَبِّكُمْ ، وَكُوْنُوْا عِصْمَتِي، وَصَيِّرُوْنِي مِنْ حِزْبِكُمْ، وَشَرِّفُوْنِي بِشَفاعَتِكُمْ، وَمَكِّنُوْنِي فِي دَوْلَتِكُمْ ، وَاحْشُرُوْنِي فِي زُمْرَتِكُمْ ، وَأَوْرِدُوْنِي حَوْضَكُمْ، وَأَكْرِمُوْنِي بِرِضاكُمْ ، وَأَسْعِدُوْنِي بِطاعَتِكُمْ ، وَخَصُّوْنِي بِفَضْلِكُمْ ، وَاحْفَظُوْنِي مِنْ مَكارِهِ الدُّنْيا وَالْاخِرَةِ ، وَشَرِّ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ، وَكُلِّ ذِي شَرٍّ بِقُدْرَتِكُمْ ، فَبِذِمَّةِ اللّهِ وَذِمَّتِكُمْ ، وَجَلالِ اللّهِ ، وَكِبْرِيآءِ اللّهِ ، وَمُلْكِ اللّهِ ، وَسُلْطانِ اللّهِ ، وَعَظَمَةِ اللّهِ ، وَعِزِّ اللّهِ ، وَكَلِماتِهِ الْمُبارَكاتِ ، أَمْتَنِعُ وَأَحْتَرِسُ وَأَسْتَجِيْرُ وَأَسْتَغِيْثُ وَأَحْتَرِزُ ، وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَمالِي وَاِخْوانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبَداً فِي الدُّنْيا وَالْاخِرَةِ ، مِنْ كُلِّ سُوْءٍ ، وَبِكُمْ أَرْجُو النَّجاةَ ، وَأَطْلُبُ الصَّلاحَ ، وَامِلُ النَّجاحَ ، وَأَسْتَشْفِي مِنْ كُلِّ داءٍ وَسُقْمٍ ، وَاِلَيْكُمْ مَفَرِّي مِنْ كُلِّ خَوْفٍ ، وَعَلَيْكُمْ مُعَوَّلِي عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَرَخآءٍ .أَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلى اٰلِ مُحَمَّدٍ ، كَما أَنْتَ وَهُمْ أَهْلُهُ ، وَأَدْخِلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ دَعَوْا اِلَيْهِ ، وَدَلُّوْا عَلَيْهِ ، وَأَمَرُوْا بِهِ ، وَرَضُوْا بِهِ، قَوْلاً وَفِعْلاً، وَنَجِّنِي بِهِمْ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ، وَأَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوْءٍ ، وَاعْصِمْنِي مِنْ كُلِّ ما نَهَوْا عَنْهُ وَأَنْكَرُوْهُ ، وَخَوَّفُوْا مِنْهُ وَحَذَّرُوْهُ ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنا بِهِمْ ، وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ، وَبَلِّغْ أَرْواحَهُمْ

وَأَجْسادَهُمْ أَبَداً مِنِّی السَّلامُ ، وَارْدُدْ عَلَیْنا مِنْهُمُ السَّلامُ، وَالسَّلامُ عَلَیْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ۔[۱]

﴿۴﴾

چوتھی زیارت وداع

یہ زیارت بھی علامہ مجلسیؒ نے ''بحارالانوار'' میں آئمہ اطہار علیہم السلام سے وداع کے لئے نقل کی ہے:

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یا سادَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَأَئِمَّةِ الْمُتَّقِیْنَ ، وَأَعْلامَ الْمُهْتَدِیْنَ، وَوَرَثَةَ النَّبِیِّیْنَ ، وَسُلالَةَ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَقُدْوَةَ الصّالِحِیْنَ ، وَحُجَجَ اللّٰهِ عَلَی الْعالَمِیْنَ ، قَدْ انَ لَکُمْ مِنِّي الْوِداعُ ، وَحانَ التَّعْجِیْلُ لَهُ وَالْإِسْراعُ ، لا مِنْ سَئِمٍ لَکُمْ ، وَلا مَلَلٍ لِلْمَقامِ عِنْدَکُمْ، لٰکِنْ لِأَسْبابٍ مانِعَةٌ ، وَمُلِمّاتٍ عَنِ الْإِقامَةِ دافِعَةٌ ، یَتَّضِحُ لَهَا الْإِعْتِذارُ ، وَیَتَعَذَّرُ مَعَهَا اللُّبْثُ وَالْقَرارُ .فَأَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰهَ ، وَأَسْأَلُهُ بِکُمْ رِضاهُ ، وِداعَ عازِمٍ عَلَی الْعَوْدِ اِلَیْکُمْ ، مَتَأَسِّفٍ لِتَعَذُّرِ الْمَقامِ لَدَیْکُمْ ، وَکَیْفَ لا یَتَأَسَّفُ عَلی فِراقِ مَشاهِدِکُمُ الشَّرِیْفَةِ الْمُعَظَّمَةِ ، وَبُقاعِ قُبُوْرِکُمُ الْمُبارَکَةِ الْمُکَرَّمَةِ ، وَفِیْها یُسْتَجابُ الدُّعاءُ ، وَیُصْرَفُ السُّوْءَ وَالْبَلاءُ ، وَیُمْحِ الشَّقاءُ ، وَیَشْفِ الدّاءُ ، وَبِکُمْ یُؤْمَنُ الْعَذابُ ، وَتُهَوَّنُ الصِّعابُ ، وَیُنْجَحُ الطُّلابُ ، وَیُرْجَحُ الثَّوابُ ، وَبِکُمْ تَتِمُّ النِّعْمَةُ ، وَتَعَمُّ الرَّحْمَةُ ، وَتَنْدَفِعُ النِّقْمَةُ ، وَتَنْکَشِفُ الْغُمَّةُ ، وَتُقْبَلُ التَّوْبَةُ ، وَغُفِرَ الْحَوْبَةُ ، وَتَزْوُ الْأَعْمالُ، وَتَنالُ الْآمالُ ، وَیَتَحَقَّقُ الرَّجاءُ ، وَتَبْلُغُ السَّرّاءُ، وَتُدْفَعُ الضَّرّاءُ ، وَتُهْدَي الْآراءُ ، وَتَرْشُدُ الْأَهْواءُ ، وَتَحْصُلُ السِّیادَةُ ، وَتَکْمِلُ السَّعادَةُ ، وَیَقْبَلُ الْإِیْمانُ ، وَیَدْرُکُ الْأَمانُ ، وَتَدْخُلُ الْجِنانُ، وَعَنْکُمْ یُسْأَلُ الْإِنْسُ وَالْجانُّ.فَوا أَسَفا

۱۔ بحارالانوار:۱۰۲/۱۵۷۔

لِـمُـفٰارِقَةِ جَنٰابِكُمْ ، وَوٰا شَوْقٰاهُ اِلٰى تَقْبِيْلِ أَعْتٰابِكُمْ ، وَالْوُلُوْجِ بِاِذْنِكُمْ لِأَبْوٰابِكُمْ ، وَتَـعْـفِيْـرِ الْـخَـدِّ عَـلٰى أَرِيْـجِ تُـرٰابِـكُـمْ ، وَالـلِّيْـاذِ بِعَرَصٰـاتِكُمْ ، وَمَحٰـآلِّ أَبْدٰانِكُمْ وَأَشْخٰاصِكُمْ ، اَلْمَحْفُوْفَةِ بِالْمَلآئِكَةِ الْكِرٰامِ ، وَالْمَتْحُوْفَةِ مِنَ اللّٰهِ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلاٰمِ ، وَدَدْتُ أَنْ كُـنْـتُ لَهٰا سٰـادِنـاً ، وَفِـي جَـوٰارِهٰـا قٰـاطِـنـاً ، لاٰيَـزْعَجُنِي عَنْهَا الرَّحِيْلُ ، وَلاٰيَـفُـوْتُـنِـي بِهَـا الْـمُـقِيْلُ ، لِيَكْثُرَ بِهٰا اِلْمٰامِي ، وَاسْتِلاٰمِي لَهٰا وَسَلاٰمِي .فَأَسْأَلُ اللّٰهَ الَّـذِي هَـدٰانِـي لِـمَـعْـرِفَتِكُمْ ، وَأَكْرَمَنِي بِمَحَبَّتِكُمْ ، وَتَعَبَّدَنِي بِوِلاٰيَتِكُمْ ، وَنَدَبَنِي اِلٰى زِيٰارَتِكُمْ ، اَلْعَوْدَ مٰا أَبْقٰانِي اِلٰى حَضْرَتِكُمْ ، وَالْبِشٰارَةَ اِذٰا تَوَفّٰانِي بِمُرٰافَقَتِكُمْ ، وَالْحَشْرَ فِـي زُمْـرَتِكُمْ ، وَالدُّخُوْلَ فِي شَفٰاعَتِكُمْ .فَيٰا لَيْـتَ شِـعْرِي يٰا سٰادَتِي كَيْفَ حٰالِي فِي رَحْـلَتِي ، مَـغْـفُـوْرَةٌ ذُنُوْبِي ، وَمَسْتُوْرَةٌ عُيُوْبِي ، وَمَقْضِيَّةٌ حٰاجَتِي ، وَمُنْجَحَةٌ طَلِبَتِي ، فَذٰاكَ الَّذِي أَمَّلْتُهُ ، وَفِي كَرَمِكُمْ تَوَسَّمْتُهُ ، فَمٰا أَسْعَدَنِي بِكُمْ ، وَأَعْظَمَ فَوْزِي بِحُبِّكُمْ ، أَمْ رٰاحِـلٌ بِـوِزْرِي ، مُثْقِلٌ بِهِ ظَهْرِي ، مَحْجُوْباً دُعٰآئِي ، خٰآئِباً رَجٰآئِي .فَيٰا شَقْوَتٰاهُ اِنْ كٰـانَـتْ هٰـذِهِ حٰـالِـي ، وَيٰا خَيْبَةُ اٰمٰـالِـي ، يَـأْبِـي ذٰلِكَ بِرُّكُمْ وَاِحْسٰانُكُمْ ، وَجَمِيْلُ وَعْـدِكُمْ لِزٰآئِرِكُمْ وَضَمٰانِكُمْ ، وَتَأْبِي مَكٰارِمُ أَخْلاٰقِكُمْ ، وَطَهٰارَةُ شِيَمِكُمْ وَأَعْرٰاقِكُمْ ، وَكَـرَمِـكُـمْ عَـلٰى رَبِّكُمْ ، وَعِنٰايَتِكُمْ بِزٰآئِرِكُمْ وَمُحِبِّكُمْ ، أَنْ يُرَدَّ سُؤٰالُهُ ، أَوْ يُخَيَّبَ لَـدَيْـهِ اٰمٰـالُـهُ ، وَيَـأْبَـي اللّٰهُ اِلّٰا تَصْدِيْقَ وَعْدِكُمْ ، وَتَحْقِيْقَ الرَّجٰآءِ بِقَصْدِكُمْ ، اِسْعٰافاً وَاِكْرٰاماً لِقٰاصِدِكُمْ ، وَاِتْحٰافاً بِالْخَيْرٰاتِ لِزٰآئِرِكُمْ ، وَكَذٰلِكَ الظَّنُّ بِكُمْ ، وَالْمَرْجُوُّ مِنْ فَضْلِهِ لِشِيْعَتِكُمْ .وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَأَعْهَدُ عَلَيْهِ ، وَاُشْهِدُكُمْ أَنِّي عَلٰى مٰا عٰاهَدْتُهُ عَلَيْهِ مِـنَ الْاِقْـرٰارِ بِـوِلاٰيَتِكُمْ ، وَالْاِعْتِقٰادِ لِفَرْضِ طٰاعَتِكُمْ ، وَالْاِعْتِرٰافِ بِفَضْلِكُمْ ، وَالْقِيٰامِ بِـنَـصْرِكُمْ ، وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ ، وَالطّٰاعَةِ لَهُ بِالْكَوْنِ مَعَكُمْ ، وَهٰذِهِ يَدِي عَلٰى مٰا أَمَـرَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْوَفٰآءِ بِعَهْدِكُمْ ، وَالْبَيْعَةِ الْوٰاجِبَةِ لَكُمْ ، لاٰ أَبْغِي بِذٰلِكَ بَدَلاً ، وَلاٰ

اُرِيْدَ عَنْهُ تَحْوِيْلاً .وَأَشْهَدُ أَنَّ ذٰلِکَ مِنَ اللّٰهِ أَمْرٌ عازِمٌ وَحَتْمٌ عَلَى الْاُمَّةِ لازِمٌ ، لا حُجَّةَ لِمَنْ جَهِلَهُ ، وَلا عُذْرَ لِمَنْ أَهْمَلَهُ ، أَدِيْنُ اللّٰهَ بِذٰلِکَ فِي السِّرِّ وَالْإِعْلانِ ، وَالذِّکْرِ وَالنِّسْيانِ ، وَفِي الْمَماتِ وَالْمَحْيا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ، وَعَلٰى بُعْدِ الدّارِ ، وَقُرْبِ الْمَزارِ .أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَثَبِّتْنِي عَلٰى ذٰلِکَ حَتّٰى أَلْقاکَ ، وَوَفِّقْنِي لِطاعَتِکَ وَرِضاکَ ، وَانْفَعْنِي بِما عَلَّمْتَنِي ، وَزِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ ما أَلْهَمْتَنِي ، وَلاتُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰى ما أَوْلَيْتَنِي .فَأَسْأَلُکَ يا مَنْ لاتُحْصٰى نِعَمُهُ ، وَلايُوازِي کَرَمُهُ ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَلاتَجْعَلُهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيارَةِ أَوْلِيآئِکَ ، وَالْإِلْمامِ بِمَشاهِدِ حُجَجِکَ وَأَصْفِيآئِکَ ، وَأَلْهِمْنِي بِها شُکْرَ الْآئِکَ ، وَالْإِلْحاحَ بِمَسْئَلَتِکَ وَدُعآئِکَ ،وَاسْتَجِبْ لِي ما دَعَوْتُکَ ، وَأَعْطِنِي بِفَضْلِکَ کُلَّ ما سَأَلْتُکَ ، وَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً واٰزِعَةً ، وَارْحَمْنِي بِجُوْدِکَ رَحْمَةً واٰسِعَةً يُؤْمِنُنِي بِها مِنْ سَخَطِکَ وَالنّارِ ، وَتُسْکِنُنِي بِفَضْلِکَ بِها دارَ الْقَرارِ مَعَ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهارِ ، وَشِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ نِ الْأَبْرارِ. وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَسَّرْتَ حِسابَهُ ، وَأَحْسَنْتَ اِلَيْکَ مابَهُ ، وَمَحَوْتَ سَيِّئاتِهِ، وَضاعَفْتَ حَسَناتِهِ ، وَحَشَرْتَهُ فِي زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدِنِ الطّاهِرِيْنَ ، صَلَواتُکَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، وَاغْفِرْ لِوالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ بِرَحْمَتِکَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.[1]

---

[1] بحارالانوار:۱۰۲/۲۰۴۔

﴿۵﴾

پانچویں زیارت وداع

علامہ مجلسیؒ نے ''بحارالانوار'' میں فرمایا ہے:

زیارت وداع میں وہ پڑھو جو حضرت امام صادق علیہ السلام نے پیغمبر اکرمؐ سے زیارت وداع کی روایت کی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:

لا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَةَ تَسْلِيْمِي عَلَيْكَ .

اگر چاہو تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ. أَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي ابْنَ نَبِيِّكَ ، وَحُجَّتَكَ عَلٰى خَلْقِكَ ، وَاجْمَعْنِي وَاِيّاهُ فِي جَنَّتِكَ ، وَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَفِي حِزْبِهِ ، مَعَ الشُّهَدآءِ وَالصّالِحِيْنَ ، وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقاً ، وَأَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهُ وَأَسْتَرْعِيْكَ ، وَأَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ ، اٰمَنّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمٰا جِئْتَ بِهِ ، وَدَلَلْتَ عَلَيْهِ ، فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِيْنَ.[۱]

علامہ مجلسیؒ کا یہ کلام اس زیارت کے حضرت امام رضا علیہ السلام سے مخصوص ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

﴿۶﴾

چھٹی زیارت وداع

کتاب ''المزار الکبیر'' میں روایت کی گئی ہے، جب وداع کرنا چاہو تو کہو:

سَلامٌ عَلَيْكَ يا مَوْلاٰيَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ. أَنْتَ لَنا جُنَّةٌ مِنَ الْعَذابِ ،وَهٰذا

۱۔ بحارالانوار: ۱۰۲/۵۰، البلدالامین: ۴۰۰۔

أَوٰانُ انْصِرٰافِي عَنْکَ ، غَيْرَ رٰاغِبٍ عَنْکَ ، وَلٰا مُسْتَبْدِلٍ بِکَ ، وَلٰا مُؤْثِرٍ عَلَيْکَ ، وَلٰا زٰاهِدٍ فِي قُرْبِکَ ، وَقَدْ جُدْتُ بِنَفْسِي لِلْحَدَثٰانِ ، وَتَرَکْتُ الْأَهْلَ وَالْأَوْلاٰدَ وَالْأَوْطٰانَ ، فَکُنْ لِي شٰافِعاً يَوْمَ حٰاجَتِي وَفَقْرِي، يَوْمَ لٰايُغْنِي عَنِّي وٰالِدِي وَلٰا وَلَدِي .أَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي قَدَّرَ رَحِيلِي اِلَيْکَ أَنْ يُنَفِّسَ بِکُمْ کُرْبَتِي ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي قَدَّرَ عَلَيَّ فِرٰاقَ مَکٰانِکَ أَنْ لٰايَجْعَلَهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ رُجُوْعِي اِلَيْکَ ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَبْکٰى عَلَيْکَ عَيْنِي أَنْ يَجْعَلَهُ لِي سَنَداً وَذُخْراً ، وَأَسْأَلُ اللّٰهُ الَّذِي أَرٰانِي مَکٰانَکَ ، وَهَدٰانِي لِلتَّسْلِيْمِ عَلَيْکَ ، وَزِيٰارَتِي اِيّٰاکَ أَنْ يُوْرِدَنِي حَوْضَکُمْ ، وَيَرْزُقَنِي مُرٰافَقَتَکُمْ فِي الْجِنٰانِ .اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاصَفْوَةَ اللّٰهِ.اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰارَسُوْلَ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ يٰاأَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ ، وَوَصِيَّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ ، وَقٰائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبٰابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْأَئِمَّةِ(پھر بقیہ آئمہ اطہار علیہم السلام کے نام لیں)وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهُ.

اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَلاٰئِکَةِ اللّٰهِ الْمُقِيْمِيْنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْنٰا وَعَلٰى عِبٰادِ اللّٰهِ الصّٰالِحِيْنَ .أَللّٰهُمَّ لاٰتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيٰارَتِي اِيّٰاهُ ، فَاِنْ جَعَلْتَهُ فَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ اٰبآئِهِ الْمٰاضِيْنَ ، وَاِنْ أَبْقَيْتَنِي يٰا رَبِّ فَارْزُقْنِي زِيٰارَتَهُ أَبَداً مٰا أَبْقَيْتَنِي ، اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

پھر کہو:

أَسْتَوْدِعُکَ اللّٰهَ وَأَسْتَرْعِيْکَ ، وَأَقْرَءُ عَلَيْکَ السَّلاٰمَ ، اٰمَنّٰا بِاللّٰهِ وَبِمٰا دَعَوْتَ اِلَيْهِ .أَللّٰهُمَّ اکْتُبْنٰا مَعَ الشّٰاهِدِيْنَ .أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي مَوَدَّتَهُمْ أَبَداً مٰا أَبْقَيْتَنِي ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَلاٰئِکَةِ اللّٰهِ وَزُوّٰارِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْکَ مِنِّي أَبَداً مٰا بَقِيْتُ دآئِماً وَاِذٰا فَنَيْتُ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْنٰا وَعَلٰى عِبيادِ اللّٰهِ الصّٰالِحِيْنَ .

جب ان کی بارگاہ سے باہر آؤ تو جب تک وہ تمہاری آنکھوں سے پنہاں نہ ہو جائے تب تک اس کی طرف سے منہ نہ پھیرو۔

یہ وداع بعض بزرگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات کے باب میں ذکر کیا ہے لیکن ظاہراً یہ وداع آنحضرتؑ سے مخصوص نہیں ہے۔

﴿۷﴾

ساتویں زیارت وداع

مرحوم کفعمیؒ فرماتے ہیں: معصومین علیہم السلام سے وداع کے لئے کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةَ الْهُدٰى ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ. أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهُ ، وَأَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلامَ ، اٰمَنّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمٰا جِئْتُمْ بِهِ ، وَدَلَلْتُمْ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ اكْتُبْنٰا مَعَ الشّٰاهِدِيْنَ ، وَلاٰتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِهِمْ ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.[1]

﴿۸﴾

آٹھویں زیارت وداع

جب وداع کہنا چاہو تو کہو:

قَدْ قَضَيْتُ يا مَوْلاٰيَ بَعْضَ الْاِرْبِ مِنَ زِيارَتِكَ ، وَلَوْ فَعَلْتُ يا مَوْلاٰيَ مٰا يَجِبُ عَلَيَّ ، لَجَعَلْتُ عَرْصَتَكَ دارَ اِقامَةٍ ، وَلٰكِنَّنِي مِنْ أَبْنآءِ الدُّنْيا أَكْدَحُ فِيْهٰا كَمٰا جَرَتْ عٰادَةَ مَنْ مَضٰى ، فَأَسْأَلُ اللّٰهَ الْبآرَّ الرَّحِيْمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ

۱۔ الامزار الکبیر: ۶۵۳، بحار الانوار: ۱۰۲/۴۸، روضۃ الاذکار (مخطوط) ۷۴، کتاب في الزیارات والادعیۃ (مخطوط): ۷۹۔

۲۔ المزار الکبیر: ۶۵۳، بحار الانوار: ۱۰۲/۴۸، روضۃ الاذکار (مخطوط) ۷۴، کتاب في الزیارات والادعیۃ (مخطوط) ۷۹۔

لاٰیَجْعَلُهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیارَتِکُمْ ، وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ، اِنَّهُ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

پھر اپنی حاجات کو طلب کرو انشاء اللہ ضروری پوری ہوں گی۔[1]

مؤلف کہتے ہیں: مرحوم سید بن طاؤسؒ نے رمضان المبارک کے وداع کے بارے میں بہت کچھ بیان فرمایا ہے کہ جنہیں یہاں بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

وہ فرماتے ہیں:

ان وداع میں سے بعض میں تم دعوی کرتے ہو کہ رمضان کے مہینہ سے جدا ہونے نے تمہیں غمگین کر دیا ہے کیونکہ تم اس کے فضل سے کما حقہ بہرمند نہیں ہو سکے۔ لہذا تم سے یہ چاہا گیا ہے کہ تم اپنے دعویٰ میں سچے رہو اس طرح کہ حزن و ملال کے آثار تمہارے چہرے پر دکھائی دیں اور اس کے آخری ایام اپنی گفتگو میں جھوٹ اور کردار میں جھول کے ذریعہ ختم نہ ہو۔

شیعوں بلکہ امت مصطفیٰؐ کے وظائف میں سے ہے کہ وہ ان اوقات میں خوف خدا رکھیں اور انہیں حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے دور سے اس موقعیت کے گزرنے کا افسوس کرنا چاہئے کہ جس کی بشارت اور وعدہ آنحضرتؐ کے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰؐ نے دیا تھا اور اگر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہم میں ہوتے تو ہم ان کے وسیلہ سے سعادتوں تک پہنچ جاتے۔ اسی مضمون سے قریب یہ شعر بھی ہے:

اُرَدِّدُ طَرْفي في الدّيار فلا أَرىٰ

وجوه أَحبّآئي الّذين اُريدُ

میں اپنی آنکھوں کو شہر کے کونے کونے میں پھیرا رہا ہوں لیکن مجھے اس دوست کا چہرا دکھائی نہیں دے رہا کہ جس کا چہرا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

حقیقت میں متدین لوگوں پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی دوری رمضان کے مہینے کے فقدان

۱۔ الجنّۃ الواقیۃ والجنّۃ الباقیۃ (مخطوط): ۷۶۔

سے زیادہ سخت ہے۔

اگر مہربان باپ یا مددگار بھائی یا نیک وصالح فرزند کھو جائے تو کیا اس کی دوری سے خوف و وحشت اور اضطراب محسوس نہ ہوتا اور اس سے دل نہ جلتا؟

حلانکہ ان کے وجود سے حاصل ہونے والا فائدہ کسی طرح سے بھی حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود مبارک سے قابل مقائسہ نہیں ہے، کیونکہ وہ جانشین خاتم الانبیاء ہیں اور نماز وفرماوائی میں حضرت عیسی علیہ السلام کے امام ہیں اور تمام فسادات اور بلاؤں کو ختم کرنے والے اور آسمان تلے زندگی گزارنے والوں میں سے ہر کسی کے امور کی اصلاح کرنے والے ہیں[1]۔

۱۔ اقبال الاعمال: ۵۵۹۔

تیسواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول اہلبیت اطہار علیہم السلام کی زیارات میں سے آٹھ زیارات

اس باب میں ہم حضرت امام رضا علیہ السلام کی بیان کی گئی آٹھ زیارات ذکر کریں گے:

﴿۱﴾

رسول اکرمؐ کے حرم میں آنحضرتؐ کی زیارت

ابراہیم بن ابی البلاد کہتے ہیں: حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

رسول خداؐ کو سلام کرتے وقت کیا کہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جو معروف ہے اور جو روایت ہوا ہے۔

آپؑ نے فرمایا:

کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اس سے بہتر تعلیم؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں؛ میں آپ پر قربان! حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے خط مبارک سے لکھا اور اسے میرے لئے پڑھا جب کہ میں ان کے حضور میں بیٹھا تھا:

جب رسول اکرمؐ کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو تو کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ خٰاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ

رِسالَةَ رَبِّکَ وَنَصَحتَ لِاُمَّتِکَ ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيْلِ رَبِّکَ ، وَعَبَدْتَهُ حَتّٰی أَتاکَ الْيَقِيْنُ ، وَأَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْکَ مِنَ الْحَقِّ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَجِيْبِکَ وَأَمِيْنِکَ وَصَفِيِّکَ وَخِيَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ أَفْضَلَ ما صَلَّيْتَ عَلٰی أَحَدٍ مِنْ أَنْبِيآئِکَ وَرُسُلِکَ .أَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَما سَلَّمْتَ عَلٰی نُوْحٍ فِي الْعالَمِيْنَ ، وَامْنُنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَما مَنَنْتَ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰارُوْنَ، وَبارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَما بارَکْتَ عَلٰی أِبْراهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْراهِيْمَ ، اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ.أَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرامِ ، وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ ، وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرامِ، وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرامِ ، بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ مِنِّي السَّلامَ[1]۔

﴿۲﴾

رسول اکرمؐ کے حرم میں آنحضرتؐ کی دوسری زیارت

ابن قولویہؒ نے اپنی سند میں احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: میں کس طرح سے رسول اکرمؐ کی قبر مطہر پر آنحضرتؐ کے لئے سلام کروں؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم کہو:

اَلسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَيا خِيَرَةِ اللّٰهِ ،

۱۔ بحارالانوار: ۱۰۰/۱۵۴، ہدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۳۰۴۔

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا حَبِیْبَ اللّٰہِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا صَفْوَۃَ اللّٰہِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا أَمِیْنَ اللّٰہِ .أَشْھَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ، وَأَشْھَدُ أَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ ، وَأَشْھَدُ أَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ ، وَجاھَدْتَ فِي سَبِیْلِ اللّٰہِ ، وَعَبَدْتَہُ حَتّٰی أَتاکَ الْیَقِیْنَ ، فَجَزاکَ اللّٰہُ أَفْضَلَ ما جَزٰی نَبِیّاً عَنْ اُمَّتِہِ .أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ ما صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْراھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْراھِیْمَ ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.۱؎

﴿۳﴾

رسول اکرمؐ کے حرم میں آنحضرتؐ کی تیسری زیارت

کلینیؒ اپنی سند میں بزنطی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: میں کس طرح سے رسول اکرمؐ کی قبر پر آنحضرتؐ کو سلام عرض کروں؟

فرمایا: کہو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا حَبِیْبَ اللّٰہِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا صَفْوَۃَ اللّٰہِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکَ یا أَمِیْنَ اللّٰہِ،أَشْھَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَأَشْھَدُ أَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ، وَجاھَدْتَ فِي سَبِیْلِ اللّٰہِ ، وَعَبَدْتَہُ حَتّٰی أَتاکَ الْیَقِیْنَ ، فَجَزاکَ اللّٰہُ أَفْضَلَ ما جَزٰی نَبِیّاً عَنْ اُمَّتِہِ. .أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ ما صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْراھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْراھِیْمَ ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.۲؎

۱۔ کامل الزیارات: ۵۸، بحار الانوار: ۱۰۰/۱۵۶، مستدرک الوسائل: ۱۰/۱۹۳۔

۲۔ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۵۵، ھدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۳۰۶، المزار شیخ مفیدؒ: ۱۷۲، البلد الامین: ۳۹۳،، المصباح: ۶۳۱، وسائل الشیعۃ: ۴/۱۰۴۷۔

﴿۴﴾

واجب نماز کے بعد رسول اکرمؐ کی زیارت

بزنطی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: واجب نماز کے بعد کس طرح سے رسول اکرمؐ پر سلام وصلوات بھیجوں؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم کہو:

اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہُ، اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یا خِیَرَۃَ اللّٰہِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یا حَبِیْبَ اللّٰہِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یٰا صَفْوَۃَ اللّٰہِ ،اَلسَّلٰامُ عَلَیْکَ یا أَمِیْنَ اللّٰہِ .أَشْھَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ، وَأَشْھَدُ أَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ ، وَأَشْھَدُ أَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ ، وَجٰاھَدْتَ فِي سَبِیْلِ اللّٰہِ ، وَعَبَدْتَہُ حَتّٰی أَتاکَ الْیَقِیْنَ ، فَجَزٰاکَ اللّٰہُ أَفْضَلَ ما جَزٰی نَبِیّاً عَنْ اُمَّتِہِ .أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ ما صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرٰاھِیْمَ ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.[۱]

﴿۵﴾

زیارت آئمہ اطہار علیہم السلام

یہ زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے۔

سیدؒ فرماتے ہیں: جب بھی آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کی زیارت کرو تو ان کی ضریح مقدس کے ساتھ کھڑے ہو کر کہو:

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۰/۱۸۱، ھدیۃ الزائرین وبھجۃ الناظرین: ۳۱۹، جامع احادیث الشیعۃ: ۶/۵۱، مقباس المصابیح: ۴۴۔

اَلسَّلٰامُ عَـلَـى الْـقآئِمِيْنَ مَقٰامَ الْأَنْبِيآءِ ، اَلْوٰارِثِيْنَ عُلُوْمَ الْأَصْفِيآءِ ، اَلسَّلٰامُ عَلٰى خُلَفآءِ اللّٰهِ وَخُلَفآءِ رَسُوْلِهِ ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يا مَنْ هُمْ زِمامُ الدِّيْنِ، وَنِظٰامُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَصَلاٰحُ الـدُّنْيـا، وَعُـدَّةُ الْـمُـؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يااَصْلَ الْاِسْلٰامِ النّٰامِي ، وَفَرْعَهُ السّٰامِي ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يا مَنْ بِهِمْ تَمٰامُ الصَّلاٰةِ وَالزَّكٰاةِ وَالصِّيٰامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهٰادِ، وَتَـوَفُّـرِ الْـفَـيْءِ وَالـصَّـدَقٰاتِ، وَاِمْضٰآءِ الْحُدُوْدِ الْمُسَمَّيٰاتِ، وَالْأَحْكٰامِ الْمُبَيَّنٰاتِ . اَلسَّلٰامُ عَـلَيْـكُـمْ يـٰامَـنْ بِهِـمْ تُمْنَعُ الثُّغُوْرُ وَالْأَطْرٰافُ، وَتَجْرِي اُمُوْرُ الْخَلْقِ بِاِمٰامَتِهِمْ عَـلَـى الْـقَـصْـدِ وَالْاِنْصٰافِ، اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمُحَلِّلُوْنَ حَلاٰلَ اللّٰهِ، وَالْمُحَرِّمُوْنَ حَـرٰامَ الـلّٰـهِ ، وَالْمُقِيْمُوْنَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ، وَالذّٰابُوْنَ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ ، وَالدّٰاعُوْنَ اِلٰى سَبِيْلِ الـلّٰـهِ ، بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ، وَالْحُجَّةِ الْبٰالِغَةِ .اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يامَنْ فَضْلُهُمْ كَالشَّمْسِ الْمُضِيْئَةِ الطّٰالِعَةِ ، اَلْمُجَلَّلَةِ بِنُوْرِهَا الْعٰالَمُ ، وَهِيَ فِي الْاُفُقِ بِحَيْثُ لاٰتَنٰالُهَا الْأَيْدِي وَالْأَبْصٰارُ . اَلسَّلٰامُ عَـلَيْكُمْ أَيُّهَا الْبُدُوْرُ الْمُنِيْرَةُ، وَالسُّرُجُ الزّٰاهِرَةُ، وَالْأَنْوٰارُ السّٰـاطِعَةُ ، وَالنُّجُوْمُ الْهٰادِيَةُ ، فِي غَيٰاهِبِ الدُّجٰا ، وَطُرُقِ الْبَلَدِ الْقَفْرِ ، وَلُجَجِ الْبِحٰارِ اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ يامَنْ حُبُّهُـمْ كَـالْمآءِ الْعَذْبِ عَلَى الظَّمْآءِ ، وَالْغَذٰآءِ الْمَرِيْءِ ، اَلنّٰافِعِ عَـلَـى الـطُّوىٰ ، اَلدّٰالُوْنَ عَلَى الْهُدٰى، وَالْمُنْجُوْنَ مِنَ الرَّدٰى، وَالنّٰارِ عَلَ الْيَفٰاعِ لِمَنِ اهْتَـدٰى وَاصْـطَلٰى .اَلسَّلٰامُ عَـلَـى الْأَدِلّٰاءِ فِـي الْـمَهٰـالِكِ ، اَلْـمُفٰارِقُ لَهُمْ هٰالِكٌ ، وَاللّٰازِمُ لَهُمْ لاٰحِقٌ اَلسَّلٰامُ عَلٰى مَنْ عُلُوْمُهُمْ كَالسَّحٰابِ الْهٰاطِلِ ، وَالْغَيْثِ الْمٰاطِرِ ، وَالسَّـمْآءِ الظَّلِيْلَةِ ، وَالْأَرْضِ الْبَسِيْطَةِ ،وَالْعَيْنِ الْغَزِيْرَةِ، وَالْغَدِيْرِ وَالرَّوْضَةِ اَلسَّلٰامُ عَـلَيْـكُـمْ يـٰامَـنْ هُـمْ كَـالْأَمِيْـنِ الـرَّفِيْقِ،وَالْوٰالِدِ الشَّفِيْقِ ، وَالْأُمِّ الْبَرَّةِ بِالْوَلَدِ الصَّغِيْرِ اَلسَّلٰامُ عَـلَيْـكُـمْ يـٰافَـرَجَ الْـعِبٰـادِ فِـي الدّٰاهِيَةِ ، وَحُجَّتُهُمُ الْوٰاضِحَةُ الشّٰافِيَةُ اَلسَّلٰامُ عَـلَيْكُمْ يااُمَنٰآءَ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ،وَحُجَّتُهُ عَلٰى عِبٰادِهِ ،وَخُلَفآئَهُ فِي أَرْضِهِ.اَلسَّلٰامُ عَلَيْكُمْ

أَيُّهَا الدُّعاةُ اِلَى اللّٰهِ ، اَلذّابُّوْنَ عَنْ حَرِيْمِ اللّٰهِ. اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُطَهَّرِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ ، اَلْمُبَرَّئِيْنَ مِنَ الْعُيُوْبِ اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمَخْصُوْصِيْنَ بِالْعِلْمِ الْمَلْهُوْمِ ، وَالْحِلْمِ الْمَعْلُوْمِ ، وَالْفَضْلِ كُلِّهِ ، وَأَهْلِ الْخَيْرِ وَالْبَذْلِ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يا نِظامَ الدِّيْنِ ، وَعِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَغَيْظَ الْمُنافِقِيْنَ ، وَبَوارَ الْكافِرِيْنَ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَنْ لاٰيُدانِيْهِمْ فِي فَضْلِهِمْ أَحَدٌ ، وَلاٰيُوْجِدُ فِي وِلاٰيَتِهِمْ بَدَلٌ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰى السّادَةِ الْمَيامِيْنِ ، وَمَنْ عَجَزَتْ عَنْ ذِكْرِ فَضْلِهِمُ الْبُلَغآءُ ، وَقَصُرَتْ عَنْ اِدْراكِهِمُ الْفُصَحآءُ، وَتَحَيَّرَتْ فِي نَعْتِ فَضْلِهِمُ الْخُطَبآءُ، وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ الْحُكَمآءُ ، وَتَصاغَرَتْ عَنْ قَدْرِهِمُ الْعُظَمآءُ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰيمَنْ هُمْ كَالنُّجُوْمِ مِنْ يَدِ الْمُتَناوِلِ .اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْعُلَمآءِ الَّذِيْنَ لاٰيَجْهَلُوْنَ، وَالدُّعاةِ الَّذِيْنَ لاٰيَنْكِلُوْنَ .اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَعْدِنِ الْقُدْسِ وَالطَّهارَةِ ، وَالنُّسِكِ وَالزَّهادَةِ ، وَالْعِلْمِ وَالْعِبادَةِ. اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمَخْصُوْصِيْنَ بِدَعْوَةِ الرَّسُوْلِ ، وَنَسْلِ الطُّهْرِ الْبَتُوْلِ اَلسَّلاٰمُ عَلٰى مَنْ لاٰيَسْبِقُهُمْ أَحَدٌ فِي نَسَبٍ ، وَلاٰيُدانِيْهِمْ فِي حَسَبٍ ، اَلْبَيْتُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالذِّرْوَةُ مِنْ هاشِمٍ ، وَالْعِتْرَتُ مِنَ الرَّسُوْلِ ، وَالرِّضا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، شَرَفُ الْأَشْرافِ ، وَالْفَرْعُ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنافٍ .اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُصْطَفَيْنَ بِالْإِمامَةِ، اَلْعُلَمآءِ بِالسِّياسَةِ، اَلْمُفْتَرَضِيْنَ الطّاعَةِ،اَلسَّلاٰمُ عَلٰيمَنِ اخْتارَهُمُ اللّٰهُ تَعالٰى لِلْإِمامَةِ، وَشَرَحَ صُدُوْرَهُمْ لِذٰلِكَ ، وَأَوْدَعَ قُلُوْبَهُمْ يَنابِيْعَ الْحِكْمَةِ ، فَلَمْ يَعْيَوْا بِجَوابٍ ، وَلَمْ يَقْصُرُوْا عَنْ صَوابٍ .اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا السّادَةُ الْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُؤَيَّدُوْنَ ، اَلْمُوَفَّقُوْنَ الْمُسَدَّدُوْنَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ يا مَنْ أَمِنُوا الْعِثارَ وَالزَّلَلَ ، وَالْخَطَأَ وَالْخَطَلَ اَلشُّهَدآءُ عَلَى الْخَلْقِ ، وَالْأُمَنآءُ عَلَى الْحَقِّ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اٰبآئِكُمُ الْأَكْرَمِيْنَ، اَلَّذِيْنَ اتاهُمُ اللّٰهُ فَضْلَهُ، وَهَدٰى بِهِمْ سُبُلَهُ، وَأَوْضَحَ بِهِمْ مِنَ الدِّيْنِ مَنْهَجَهُ، وَافْتَتَحَ بِهِمْ مُقَفَّلَهُ وَمُرْتَجَهُ ،﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

الْعَظِيْمِ﴾[1]۔ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

پھر ضریح مقدس کو بوسہ دو اور پھر نماز زیارت اور دوسری نمازیں بجالاؤ اور پھر جو چاہو دعا کرو اور خدا سے حاجات طلب کرو۔

يا شامِخاً فِي بُعْدِهِ ، يا رَئُوْفاً فِي رَحْمَتِهِ ، يا مُخْرِجَ النَّباتِ ، يا مُحْيِيَ الْأَمْواتِ ، يا ظَهْرَ اللاجِيْنَ ، يا جارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ، يا أَسْمَعَ السّامِعِيْنَ ، يا أَبْصَرَ النّاظِرِيْنَ ، يا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ ، يا عِمادَ مَنْ لا عِمادَ لَهُ ، يا سَنَدَ مَنْ لا سَنَدَ لَهُ ، يا ذُخْرَ مَنْ لا ذُخْرَ لَهُ ، يا حِرْزَ الضُّعَفاءِ ، يا كَنْزَ الْفُقَراءِ ، يا عَظِيْمَ الرَّجاءِ ، يا مُنْقِذَ الْغَرْقى ، يا مُحْيِيَ الْمَوْتَ ، يا أَمانَ الْخائِفِيْنَ ، يا اِلهَ الْعالَمِيْنَ ، يا صانِعَ كُلِّ مَصْنُوْعٍ ، يا جابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ ، يا صاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ ، يا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ ، يا قَرِيْباً غَيْرَ بَعِيْدٍ ، يا شاهِدَ كُلِّ غائِبٍ ، يا غالِباً غَيْرَ مَغْلُوْبٍ ، يا حَيُّ حِيْنَ لا حَيَّ ، يا مُحْيِيَ الْمَوْتَ ، يا حَيُّ لا اِلهَ اِلّا أَنْتَ، بَدِيْعُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، أَنْتَ الْقائِمُ عَلى كُلِّ نَفْسٍ بِما كَسَبَتْ .

اس کے بعد اپنی مطلوبہ حاجات کے لئے دعا کرو[2]۔

﴿۶﴾

آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی سے بھی وداع کرتے وقت کی زیارت

یہ زیارت آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی سے بھی وداع کرتے وقت پڑھی جاتی ہے اور یہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ جس طرح زیارت کے وقت کھڑے ہوتے ہیں (ضریح مقدس کی طرف رخ کر کے اور پشت بقبلہ) اسی طرح وداع کے وقت بھی کھڑے ہو کر کہو:

۱۔ سورۂ جمعہ، آیت: ۴۔

۲۔ مصباح الزائر: ۴۸۵، بحار الانوار: ۱۰۲/۱۸۷، روضۃ الاذکار (مخطوط) ۹۵۔

اَلسَّلاٰمُ عَـلَيْـكُـمْ يـا اُمَنآءَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ ، وَحُجَجَهُ عَلٰى خَلْقِهِ ، وَخُزّانَ عِلْمِهِ ، وَمَـوْضِـعَ سِـرِّهِ ، وَبـابَ نَهْيِـهِ وَأَمْرِهِ ، وَصِراٰطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ ، سَلاٰمَ مَوَدِّعٍ لاٰ سَئِمٍ وَلاٰ قالٍ وَلاٰ مـآلٍّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاٰتُهُ أَلـلّٰهُـمَّ صَـلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاجْعَلْ غُـدُوَّنا اِلَيْكَ مَقْرُوْناً بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ ، وَرَواٰحَنا عَنْكَ مَوْصُوْلاً بِالنَّجاٰحِ مِنْكَ ، وَدُعآئَنا لَكَ مَقْرُوْناً بِحُسْنِ الْإِجاٰبَةِ ، وَخُضُوْعَنا بَيْنَ يَدَيْكَ داٰعِياً اِلٰى رَحْمَتِكَ ، وَاعْتِراٰفَـنـا بِـذُنُـوْبِـنـا شَـفِيْعاً اِلٰى عَفْوِكَ ، وَانْقِطاٰعَنا اِلَيْكَ سَبَباً اِلٰى غُفْراٰنِكَ ، وَزِياٰرَتَنا لِأَوْلِيآئِكَ مَشْفُوْعَةً بِالْقَبُوْلِ مِنْكَ، وَمَرْجَعَنا مِنْ هٰذَا الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ اِلٰى خَيْـرِ مَرْجَعٍ، اِلٰى جَناٰبٍ مُمْرِعٍ ، وَسَعَةٍ وَدَعَةٍ ، وَحِفْظٍ وَأَماٰنٍ وَسَلاٰمَةٍ شاٰمِلَةٍ لِلنَّفْسِ وَالْأَهْـلِ وَالْـمـاٰلِ وَالْـوَلَـدِ وَالـدِّيْـنِ وَالْإِخْواٰنِ.أَللّٰهُمَّ لاٰتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنّا لِزِياٰرَةِ سـاداٰتِـنـا وَأَئِـمَّتِنا ، اَلْمَفْرُوْضِ عَلَيْنا طاٰعَتُهُمْ وَمَعْرِفَتُهُمْ ، وَالرُّجُوْعُ اِلَيْهِمْ ، وَالْكَوْنُ مَعَهُمْ .أَلـلّٰهُـمَّ فَـاشْهَـدْ بِـأَنّـا قَـدْ أَجَبْـنـا داٰعِيَكَ ، وَلَبَّيْنا مُناٰدِيَكَ ، وَامْتَثَلْنا أَمْرَهُ ، وَاقْتَفَيْنا أَثَرَهُ .أَلـلّٰهُمَّ فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاٰهِدِيْنَ أَلـلّٰهُمَّ لاٰتَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنّا لِزِياٰرَتِهِمْ وَذِكْـرِهِـمْ ، وَالصَّلاٰةِ عَلَيْهِمْ ، وَارْزُقْنا ذٰلِكَ أَعْواٰماً كَثِيْرَةً ، فَإِذا تَوَفَّيْتَنا فَاشْهَدْ بِأَنّا سـاٰمِـعُـوْنَ، مُـطِيْـعُـوْنَ ، مُـؤْمِنُوْنَ ، مُصَدِّقُوْنَ غَيْرَ مُكَذِّبِيْنَ ، مُقِرُّوْنَ غَيْرَ جاٰحِدِيْنَ ، وَلِأَمْرِكَ مُسَلِّمُوْنَ، وَبِحَبْلِكَ مُعْتَصِمُوْنَ ، وَلِأَئِمَّتِنا طاٰئِعُوْنَ ، وَلِأَمْرِهِمْ وَحُكْمِهِمْ خـاٰضِـعُـوْنَ ، لاٰ مُسْتَـكْـبِـرِيْنَ وَلاٰ مُتَكَبِّرِيْنَ ، وَبِمـا رَضَيْتُ لَنا راٰضُوْنَ ، وَلِمـا أَعْطَيْتَنا اٰخِـذُوْنَ ، وَلِأَنْـعُـمِكَ شـاٰكِـرُوْنَ ، وَزِدْنا مِنْ فَضْلِكَ اِلَيْنا ، وَأَلْهِمْنا شُكْرَكَ لِمـا أَنْـعَـمْـتَ بِـهِ عَـلَيْنا ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعاٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلاٰةُ وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ، اِنَّهُ حَـمِيْـدٌ مَـجِيْـدٌ ، وَرَحْـمَةُ الـلّٰـهِ وَبَـرَكـاٰتُـهُ وَتَـحِيّاٰتُهُ ما هَطَلَ غَماٰمٌ ، وَهَتَفَ حَماٰمٌ ، وَتَعاقَبَتِ اللَّياٰلِي وَالْأَيّاٰمُ.

اس کے بعد چاہو دعا کرو، انشاءاللہ، خدا کی رحمت و برکات شامل حال ہوں گی [۱]۔

﴿۷﴾

حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام اور تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت [۲]

حسین بن علی وشّاء کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ زیارت امام حسین علیہ السلام کی مانند ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں [۳]۔

حسن بن محمد قمیؒ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جو بھی میرے والد گرامی کی قبر کی بغداد میں زیارت کرے وہ ایسے ہ ہے کہ جیسے اس نے رسول اکرمؐ اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی ہو، مگر فرق یہ ہے کہ رسول اکرمؐ اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے لئے بیشتر فضیلت ثابت ہے [۴]۔

ابن سنان کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: آپ کے والد بزرگوار کی قبر مطہر کی زیارت کرنے والے کا کیا اجر و ثواب ہے؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اس کا اجر و ثواب جنت ہے پس ان کی زیارت کرو [۵]۔

۱۔ مصباح الزائر: ۴۸۸، بحار الانوار: ۱۰۲/۱۸، روضۃ الاذکار (مخطوط): ۹۸۔

۲۔ یہ زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور ایک دوسری روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہوا ہے کہ حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام نے یہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم میں پڑھنے کا حکم دیا ہے (بحار الانوار: ۱۰۲/۸) لیکن جیسا کہ ہم نے کہا کہ یہ زیارت تمام مقامات مقدسہ پر پڑھی جا سکتی ہے۔

۳۔ الکافی: ۴/۵۸۳ ح ۲۔

۴۔ الکافی: ۴/۵۸۳ ح ۱۔

۵۔ التہذیب: ۸/۸۲ ح ۳۔

حسن بن بشار واسطی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے والد گرامی کی قبر مطہر کی زیارت کرنے والے کو کیا ثواب ملے گا؟

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؑ کی زیارت کرو۔

میں نے عرض کیا؛ اس میں کیا فضیلت ہے؟

فرمایا: ان کی زیارت کی فضیلت ان کے جد رسول اکرمؐ کی زیارت کی فضیلت کی مانند ہے۔

میں نے عرض کیا: میں خوفزدہ ہوں اور میرے لئے آنحضرتؑ کے حرم میں داخل ہونا ممکن نہیں ہے، پس میں کیا کروں؟

آپؑ نے فرمایا:

جسر (پل) کی طرف سے آنحضرت پر سلام کہو اور ان کی زیارت کرو [۱،۲]۔

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے علی بن حسان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت امام رضا علیہ السلام سے، حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کے مرقد مطہر کی زیارت کے آداب کے بارے میں پوچھا گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

اس کے اطراف میں موجود مساجد میں نماز پڑھو اور ہر زیارتگاہ میں یہ پڑھنا کافی ہے:

اَلسَّلاٰمُ عَلٰی أَوْلِیآءِ اللّٰهِ وَأَصْفِیآئِهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰی اُمَنآءِ اللّٰهِ وَأَحِبّآئِهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلٰی أَنْصٰارِ اللّٰهِ وَخُلَفآئِهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلٰی مَحالِ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلٰی مَسٰاکِنِ ذِکْرِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلٰی مُظْهِرِي أَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْیِهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَی الدُّعاةِ اِلَی اللأیهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَی الْمُسْتَقِرِّیْنَ فِي مَرْضٰاتِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَی الْمُخْلَصِیْنَ فِي طٰاعَةِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیالْأَدِلّآءِ عَلَی اللّٰهِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَی الَّذِیْنَ مَنْ والاٰهُمْ فَقَدْ والَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عٰاداٰهُمْ فَقَدْ

۱۔التہذیب:۶/۸۲ح۴، بحارالانوار:۱۰۲/۵ح۲۵۔

۲۔روضۃ الاذکار (مخطوط) ۶۴۔

عٰـادَ الـلّٰـهَ ، وَمَـنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ ، وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ، وَمَنْ تَخَلّٰى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰى مِنَ اللّٰهِ .اُشْهِدُ اللّٰهَ أَنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سٰالَـمَـكُـمْ ، وَحَـرْبٌ لِمَنْ حٰارَبَكُمْ ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلاٰنِيَّتِكُمْ، مُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُـلِّـهِ اِلَيْـكُـمْ، لَـعْـنَ الـلّٰـهُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ، وَأَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطّٰاهِرِيْنَ .

مرحوم شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں: یہ زیارت ہر امام کے لئے پڑھنا جائز ہے۔ زیارت کے بعد پیغمبر اور اہلبیت علیہم السلام پر زیادہ درود بھیجو اور ان کا نام لو اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے ان پر لعن ونفرین کرو اور پھر اپنے لئے اور تمام مومنین اور مومنات کے لئے دعا کرو۔

﴿۸﴾

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی زیارت

اب ہم حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی زیارت بیان کرتے ہیں اور پھر کتاب کے اہم مطلب کو اختتام تک پہنچائیں گے۔

مرحوم علاّمہ مجلسیؒ کہتے ہیں: ہم نے زیارت کی بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سعد سے اور انہوں نے حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اے سعد؛ کیا تمہارے قریب ہمارے خاندان میں سے کسی کی قبر ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان؛ جی ہاں، ہمارے نزدیک حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کی دختر فاطمہ معصومہ علیہا السلام کا روضہ ہے۔

۱۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام: ۲/۲۷۶، المصباح: ۶۶۹، مستدرک الوسائل: ۱۰/۳۵۴، وسائل الشیعۃ: ۱۰/۴۳۱، بحار الانوار: ۱۰۲/۱۸ اور ۱۲۶۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی ان کے حق کی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرے وہ جنت کا حقدار ہے۔ جب بھی ان کی زیارت کے لئے جاؤ تو بالا سر کے مقام پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر چونتیس مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" تینتیس مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور تینتیس مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہو اور پھر پڑھو:

اَلسَّلاٰمُ عَلٰى اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى اِبْرٰاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰىمُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلٰى عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا رَسُوْلَ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰاخَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰاصَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰامُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ خٰاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طٰالِبٍ وَصِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ فٰاطِمَةُ سَيِّدَةِ نِسٰآءِ الْعٰالَمِيْنَ. اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكُمٰا يٰا سِبْطَيْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبٰابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰاعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ، سَيِّدَ الْعٰابِدِيْنَ وَقُرَّةَ عَيْنِ النّٰاظِرِيْنَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، بٰاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، اَلصّٰادِقِ الْبَآرِ الْأَمِيْنِ . اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰامُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ ، اَلطّٰاهِرِ الطُّهْرِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰاعَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰامُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ نِ التَّقِيَّ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰاعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ ، اَلنَّقِيَّ النّٰاصِحَ الْأَمِيْنَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰاحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَىٰ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ وَسِرٰاجِكَ وَوَلِيِّ وَلِيِّكَ وَوَصِيِّ وَصِيِّكَ ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ .اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ فٰاطِمَةَ وَخَدِيْجَةَ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِيٰا بِنْتَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰااُخْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰاعَمَّةِ وَلِيِّ اللّٰهِ ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يٰا بِنْتَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ. اَلسَّلاٰمُ

عَلَيْكِ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَنا وَبَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَحَشَرَنا فِي زُمْرَتِكُمْ ، وَأَوْرَدَنا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ ، وَسَقانا بِكَأْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ .أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يُرِيَنا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ ، وَأَنْ يَجْمَعَنا وَإِيّاكُمْ فِي زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، وَأَنْ لايَسْلُبَنا مَعْرِفَتَكُمْ ، اِنَّهُ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ ، أَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ ، وَالْبَرائَةِ مِنْ أَعْدائِكُمْ ، وَالتَّسْلِيْمِ اِلَى اللّٰهِ ، راضِياً بِهِ ، غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلا مُسْتَكْبِرٍ ، وَعَلٰى يَقِيْنِ ما أتٰى بِهِ مُحَمَّدٌ ، وَبِهِ راضٍ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يا سَيِّدِي اَللّٰهُمَّ وَرِضاكَ وَالدّارَ الْاٰخِرَةَ .يا فاطِمَةُ ؛ اِشْفَعِي لي فِي الْجَنَّةِ ، فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللّٰهِ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَخْتِمَ لِي بِالسَّعادَةِ ، فَلاتَسْلُبْ مِنِّي ما أَنا فِيْهِ ، وَلاحَوْلَ وَلاقُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .أَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنا ، وَتَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَعافِيَتِكَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ أَجْمَعِيْنَ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ .[1]۔

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی عظمت و بلندی کا ایک مختصر جائزہ

اگر کسی کو حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی زیارت نصیب ہو اور وہ ان کے مقام ولایت کی معرفت رکھتا ہو اور معرفت کے ساتھ آنحضرتؑ کی زیارت کرے تو اس پر جنت واجب ہوگی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے اس فرمان ''جو حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کے مقام کی معرفت کے ساتھ زیارت کرے تو اس پر جنت واجب ہوگی'' کا معنی یہ ہے کہ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کا مقام اس قدر اہم اور فیض رساں ہے کہ زائر آپ کے عظیم مقام کی معرفت کے ساتھ زیارت پڑھنے سے مقام ولایت کے محکم قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور یوں وہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۲۶۵۔

بہشت بریں میں اپنا مقام بنالیتا ہے۔

کائنات کی اس عظیم خاتون کے مقام کی عظمت کی معرفت رکھنے والے زائرین جنت کے باغات میں جانے کے مستحق ہیں۔ کیونکہ آگاہی ومعرفت کی وجہ سے خدا کے نزدیک ان کی زیارت موردقبول ہے۔

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی ملکوتی بارگاہ میں کچھ ایسے زائرین بھی ہوتے ہیں کہ جوان کے اعلا مقام سے آشنا نہیں ہوتے لیکن وہ اہلبیت اطہار علیہم السلام سے عقیدت ومحبت کی بنا پر خود کو اس بارگاہ تک پہنچاتے ہیں اور شرمساری وشرمندگی کی حالت میں کائنات کی اس عظیم خاتون سے جنت میں داخل ہونے دعا کرتے ہیں اور وہ حضرت معصومہ علیہا السلام کی شفاعت سے جنت کے راہی بن جاتے ہیں۔

اس بناء پر یہ گروہ بھی پہلے گروہ کی طرح حضرت معصومہ علیہا السلام سے یہی چاہتا ہے وہ حضرت معصومہ علیہا السلام کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوسکیں۔

ہر دن دور اور نزدیک سے ہزاروں افراد حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی زیارت سے شرفیاب ہوتے ہیں اور ہر سال کئی ملین افراد آپ کی زیارت کرتے ہیں، لیکن اتنی بڑی تعداد میں سے کتنے افراد حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی شخصیت وعظمت سے آگاہ ہیں؟ کتنے لوگ اس عظیم بی بی کی قدرت ولایت سے آشنا ہیں؟

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی باعظمت شفیعۂ روز جزاء جیسی شخصیت کو شیعہ معاشرے میں اس طرح سے نہیں پہچانا گیا کہ جس طرح پہچاننے کا حق تھا۔

فخر الواعظین مرحوم سید محمد باقر خلخالی کتاب (جنّات ثمانیۃ: ۸۵۸) مورّخ نامی مرحوم سپہر (ناسخ التواریخ: ۳۳/۷) میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی فضیلت کے بارے میں فرمایا ہے:

"من زار المعصومة بقم (في قم) كمن زارني"

جو (میری بہن) معصومہ کی قم میں زیارت کرے گویا اس نے میری زیارت کی ہو۔

اس روایت سے بخوبی حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی شخصیت کی عظمت کو سمجھا جا سکتا ہے۔

قیامت کے دن جناب فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی شخصیت کے کردار کے بارے میں روایت پر غور کر کے ہم کسی حد تک ان کے بلند مقام اور ان کی شان کا اندازہ لگا سکتے ہیں:

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

و تدخل بشفاعتها شيعتي الجنّة بأجمعهم۔[1]

ان (حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام) کی شفاعت کے ذریعہ میرے تمام شیعہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اس بناء پر قیامت کے دن لوگوں کا ہجوم حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی شفاعت و وساطت سے جنت کے آٹھ دروازوں کی طرف روانہ ہوگا۔

ہم سب اس عظیم اور صاحب شان خاتون کی زیارت میں ان کی زیارت میں پڑھتے ہیں:

يا فاظمة؛اشفعي لي في الجنّة.

اے فاطمہ علیہا السلام؛ میرے لئے جنت کی شفاعت فرمائیں۔

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی شفاعت کرنے کے بارے میں ایک اہم نکتہ

یہاں حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی شیعوں اور محبوں کے لئے شفاعت کے بارے میں ایک اہم نکتہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام دو جہات سے عظیم معنوی شخصیت رکھتی ہیں۔

۱۔ سفینۃ البحار: مادّۃ: فطم۔

۱۔حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام کا آئمہ اطہار علیہم السلام سے انتساب اور ان کا معصومین علیہم السلام سے نزدیکی نسب، کیونکہ حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام امام کی بیٹی، امام کی بہن، امام کی پھوپھی، امام کی نواسی اور.... ہیں۔ہم ان کی زیارت میں پڑھتے ہیں؛

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکِ یا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ....اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکِ یا بِنْتَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ

۲۔حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام معصومین علیہم السلام سے ظاہری نسبت اور قرب کے علاوہ ان کا معصومین علیہم السلام سے معنوی قرب بھی قابل غور ہے۔

یہ نکتہ توجہ اور دقت کے قابل ہے کہ عظیم الشأن امامزادوں میں قرب نسبی اور ظاہری کے لحاظ سے بہت سے افراد حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام کی مانند ہیں،لیکن قرب معنوی اور باعظمت روحانی شخصیت کے لحاظ سے کوئی بھی حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام کی مانند نہیں ہے۔

اب قابل غور نکتہ یہ ہے کہ حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام کا یہی معنوی قرب اور باطنی مقام ان کے مقام شفاعت کا سبب ہے۔

حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام کی زیارت اور ان کی شخصیت کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرامین پر غور کرنے سے ہم اس حقیقت تک پہنچ سکتے ہیں کہ حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام خاندان عصمت و ولایت علیہم السلام کے ساتھ انتساب کے لحاظ سے عظیم معنوی شخصیت کے علاوہ خود بھی مقام ولایت رکھتی ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان کی معصومین علیہم السلام سے نسبت کو بیان فرمایا تا کہ سب سمجھ جائیں کہ حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام شفاعت کے عظیم مقام کی مالک ہیں۔یہ نکتہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ جناب معصومہ علیہا السلام کا صرف آئمہ اطہار علیہم السلام سے نزدیکی رشتہ ہے بلکہ یہ حکم دیا گیا کہ زائرین یوں کہیں؛**یا فاٰطِمَةُ ؛ اِشْفَعِي لي فِي الْجَنَّةِ** ،اور حضرت فاطمۂ معصومہ علیہا السلام سے شفاعت کا تقاضا کریں۔

نیز یہ نکتہ بھی توجہ کے قابل ہے کہ یہ جملہ "یا بنت رسول اللّٰہ" یا پھر "یا بنت امیر المؤمنین" سے شروع نہیں ہوا کہ زائرین اس وجہ سے ان سے شفاعت طلب کریں، کیونکہ یہ رسول اکرمؐ کی بیٹی یا امیر المؤمنین علیہ السلام کی بیٹی ہیں، بلکہ اس جملہ "یا فاطِمَةُ اِشْفَعِي" کے ذریعہ خود جناب معصومہ علیہا السلام سے شفاعت طلب کی گئی ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اس تعبیر میں جو لطافت استعمال کی ہے اور اس کے ذریعہ انہوں نے ہمیں یہ سمجھا دیا ہے کہ ان کا سب کے لئے شفاعت جیسا عظیم مقام صرف خاندان وحی علیہم السلام سے انتساب کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ عظیم خاتون خود شخصاً یہ مقام رکھتی ہیں۔

اس حقیقت کو مزید آشکار کرنے کے لئے زیارت کے جملات کو مزید بیان کرتے ہیں۔

"فَاِنَّ لَکِ عِنْدَ اللّٰهِ شَأْناً مِنَ الشَّأْن"

یہ جملہ اس حقیقت و واقعیت کو بیان کرنے کے لئے ہے کہ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام خدا کے نزدیک قرب الٰہی اور ولایت کی شان کی مالک ہیں۔

اس بناء پر جیسا کہ ہم اس زیارت میں دیکھتے ہیں کہ زیارت میں رسول خداؐ کی بیٹی، امیر المؤمنین علیہ السلام کی بیٹی یا امام کی بہن اور پھوپھی جیسے جملات سے حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی توصیف بیان کی گئی ہے۔ لیکن جب ان سے شفاعت کی درخواست کا مرحلہ آتا ہے تو زیارت کے تعبیر بدل جاتی ہے اور گذشتہ عبارات کی بجائے حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کا نام لیا جاتا ہے اور ان سے شفاعت کا تقاضا اور جنت میں داخل ہونے کا تقاضا کیا جاتا ہے۔

جس طرح حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام قیامت کے دن لوگوں کو قیامت کے پرخطر واقعہ سے نجات دلا کر انہیں جنت کی طرف روانہ کریں گی اسی طرح غیبت کے زمانہ میں بھی یہ شان و منزلت رکھتی ہیں کہ وہ لوگوں کو زمانہ غیبت کی مشکلات سے نجات دلائیں اور خدا کی بارگاہ میں مقام شفاعت کی وجہ سے سب کو مشکلات اور مصائب سے نجات دلائیں اور یہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور

کے لئے واسطہ بنیں۔

یہ واضح سی بات ہے کہ جب حضرت معصومہ علیہم السلام یہ مقام و منزلت رکھتی ہیں تو پھر چودہ معصومین علیہم السلام بدرجۂ اولیٰ یہ مقام رکھتے ہیں۔

اس بناء پر زائرین پر لازم ہے کہ وہ اس نکتہ پر توجہ کریں کہ جب باعظمت معنوی مقامات سے مشرّف ہوں تو فقط اپنی نجات کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا اور دنیا والوں کی نجات اور کائنات پر ولایت کی شمع کے روشن ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور اس درخواست کو اپنی بنیادی اور سب سے اہم حاجت قرار دیں تا کہ انشاء اللہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی آفاقی حکومت کے شاہد بن سکیں اور اسی دنیا میں بہشت موعود کا نظارہ کر سکیں۔

والسلام

۱۵۔رمضان المبارک ولادت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ۱۴۳۱ھ

۲۶۔اگست ۲۰۱۰ء

منابع ومصادر کتاب

قرآن کریم

(الف)

ابواب الجنّات فی آداب الجمعات — تالیف: آیۃ اللہ سید تقی موسوی اصفہانی

اخبار وآثار حضرت امام رضا علیہ السلام — تالیف وتحقیق: آقای عزیز اللہ عچاری

الاشراف — تالیف: مرحوم شیخ مفیدؒ

اقبال الاعمال — تالیف: سید بن طاؤسؒ

الأمان من أخطار الأسفار والازمان — تالیف: سید بن طاؤسؒ

الانوار النعمانیہ — تالیف: مرحوم سید نعمت اللہ جزائری

ایجاج الأحزان فی وفاۃ غریب خراسان — تالیف: شیخ عبدالرضا

(ب)

بحار الانوار — تالیف: علامہ محمد باقر مجلسیؒ

البلد الامین — تالیف: شیخ ابراہیم کفعمیؒ

بھجۃ النظر — تالیف سید ہاشم بن سلیمان بحرینی

(ت)

تحفۃ الزائر — تالیف: مرحوم علامہ مجلسیؒ

تحفۂ طوسیّہ — تالیف: مرحوم محدث قمیؒ

تفسیر قمی	تالیف: ابوالحسن علی بن ابراہیم قمیؒ

(ث)

الثاقب فی المناقب	تالیف: فقیہ عماد الدین طوسی
ثواب الأعمال	تالیف: شیخ صدوقؒ

(ج)

جامع احادیث الشیعۃ	تالیف: حاج شیخ اسماعیل معزّی
جامع الأثر	تالیف: آقای سید حسن آل طہ
جمال الأسبوع	تالیف: سید بن طاؤسؒ
جنّات الخلود	تالیف: امامی خاتون آبادی
جنّات ثمانیۃ	تالیف: مرحوم سید محمد باقر خلخالیؒ
الجنۃ الواقیۃ والجنۃ الباقیۃ (مخطوط)	تالیف: ابراہیم بن علی العاملی الکفعمیؒ

(خ)

خواص آیات قرآن کریم	تالیف: آیۃ اللہ محمد تقی بن محمد باقر نجفی اصفہانی

(د)

دعبل شاعر امام رضا علیہ السلام	تالیف: ڈاکٹر حسین چوبین
الدعوات	تالیف: قطب الدین راوندیؒ

(ذ)

ذخیرۃ الآخرۃ	تالیف: علی بن محمد بن علی بن عبدالصمد سبزواری

(ر)

رسالۂ اربعۃ ایّام — تالیف: مرحوم میر داماد

روضۃ الأذکار (مخطوط) — تالیف: حاجی محمد بن محمد التبریزی

روضۃ الواعظین — تالیف: علامہ ابن فتّال نیشاپوری

(ز)

زاد المعاد — تالیف: مرحوم علامہ مجلسیؒ

(س)

سفینۃ البحار — تالیف: مرحوم محدث قمیؒ

(ص)

صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام — تالیف: تحقیق ونشر مؤسسہ الامام المہدی علیہ السلام

الصحیفۃ الصادقیّہ — تالیف: آیۃ اللہ شیخ احمد بحرانی قطیفی

صحیفۂ مہدیہ — تالیف: آیۃ اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی

(ع)

عدّۃ الداعی — تالیف: علامہ احمد بن فہد حلیؒ

عیون اخبار الرضا علیہ السلام — تالیف: مرحوم شیخ صدوقؒ

(ف)

فتح الابواب — تالیف: سید بن طاؤسؒ

فرہنگ اصطلاحات روز — تالیف: ڈاکٹر محمد غفرانی

ڈاکٹر مرتضی آیۃ اللہ زادۂ شیرازی

فقہ الرضا علیہ السلام — تالیف: منسوب بہ حضرت امام رضا علیہ السلام
فلاح السائل — تالیف: علامہ سید بن طاؤسؒ

(ق)

قطرہ ای از فضائل دریای اہلبیت علیہم السلام (ترجمہ کتاب شریف القطرہ)
تالیف: مرحوم علامہ سید احمد مستنبط

(ک)

کامل الزیارات — تالیف: محدث جعفر بن محمد بن قولویہؒ
کتاب فی الزیارات والادعیۃ (مخطوط) — تالیف: بعض اصحاب

(گ)

گنجینۂ لغات — تالیف: آقای نصر اللہ آژنگ

(م)

مجموعۃ الادعیۃ (مخطوط) — تالیف: بعض اصحاب
المجموع الرائق من ازھار الحدائق — تالیف: سید ھبۃ اللہ موسوی
المحاسن — تالیف: احمد بن محمد بن خالد برقیؒ
المزار — تالیف: شیخ مفیدؒ
المزار الکبیر — تالیف: ابوعبداللہ محمد بن جعفر مشہدی
مزار — تالیف: آقا جمال خوانساری
مستدرک الوسائل — تالیف: مرحوم محدث نوری
مسند الرضا علیہ السلام — تالیف: داؤد بن سلیمان الغازی
المصباح — تالیف: ابراہیم عاملی کفعمیؒ

مصباح الزائر	تالیف: سید بن طاؤسؒ
مصباح المتہجد	تالیف: شیخ الطائفۃ ابوجعفر محمد طوسیؒ
المعجم الذھبی	تالیف: ڈاکٹر محمد تونجی
مفاتیح الجنان	تالیف: مرحوم محدث قمیؒ
مفاتیح الفلاح	تالیف: بھاء الدینی عاملیؒ
مقیاس المصابیح	تالیف: مرحوم علامہ مجلسیؒ
مکارم الاخلاق	تالیف: محدث شیخ حسن بن فضل طبرسیؒ
منتہی الآمال	تالیف: مرحوم محدث قمیؒ
منہج الدعوات	تالیف: سید بن طاؤسؒ

(ن)

ناسخ التواریخ	تالیف: مرحوم عباس قلی خان سپہر
نزھۃ الزاہد	تالیف: اہل قلم

(و)

وسائل الشیعۃ	تالیف: شیخ حر عاملیؒ

(ھ)

ھدیۃ الزائرین وبہجۃ الناظرین	تالیف: مرحوم محدث قمیؒ

فہرست مطالب

حرف مترجم.....۷

قرآن کے آٹھ سورے

سورۂ یٰس.....۱۱
سورۂ رحمٰن.....۱۴
سورۂ انسان.....۱۶
سورۂ قدر.....۱۸
سورۂ زُلزلت.....۱۸
سورۂ عادیات.....۱۸
سورۂ نصر.....۱۹
سورۂ کافرون.....۱۹

مقدمہ

اعداد وارقام کے تناظر میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا حرم.....۲۱
دو زیارت اور دو حرم.....۲۲
موالید ثلاثہ.....۲۳
ضریح کے چار گوشے.....۲۴

انسان کے پانچ گنج ۲۵
قصر بادشاہی سے برتر ۲۶
قبلۂ ہفتم ۲۷
آٹھویں امام ۲۸
نوفلک ۲۸
دسویں معصوم ۲۹
گیارہ تابناک ستارے ۲۹
بارہویں امام ۲۹
چودہ معصومین علیہم السلام ۳۰
حرم کے بارے میں الف با اور آداب زیارت ۳۱
کچھ دیگر نکات ۳۷
دشمن اہلبیتؑ کی وعدہ خلافی کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ۳۸
حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں بم دھماکہ ۳۹
کیا آپ حرم میں بم دھماکہ کرنے والوں کو پہچانتے ہیں؟ ۴۰
منافق دوست ۴۹
اہلبیتؑ سے توسل ۵۲
آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں نماز پڑھنے کی فضیلت ۵۳
نجف، کربلا اور طوس کی فضیلت ۵۴
حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں دعا ۵۵
آٹھویں امامؑ کی زیارت کے ثواب کے بارے میں معصومینؑ سے منقول آٹھ روایات ۵۷

آٹھویں امامؑ کی زیارت کے ثواب کے بارے میں ان سے آٹھ روایات ۶۲
کن کی زیارت قبول ہوگی؟.....۶۹
حضرت امام رضا علیہ السلام کے اخلاق و کردار کی ایک جھلک.....۷۳
حضرت امام رضا علیہ السلام کا تحفہ.....۷۴
حضرت امام رضاؑ کا ضرورتمندوں کے لئے درس اور دولتمندوں کو ہوشیار کرنا.....۷۶
حضرت امام رضا علیہ السلام کا اپنے دوستوں کو سلام اور پیغام.....۷۷
حضرت امام رضا علیہ السلام کے خدمت گزار.....۷۸
حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں باایمان بچہ.....۸۰
اس روایت کے اہم نکات.....۸۲
ایک اہم اخلاقی بحث.....۸۳
تنہائی کی موت بہتر ہے یا اجتماعی حیات؟.....۸۴
حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں دعبل کے اشعار.....۸۶
حضرت امام رضا علیہ السلام کا امام زمانہ ارواحنافداہ کے لئے گریہ کرنا.....۸۷
حضرت امام رضا علیہ السلام اور اہل زمین و آسمان کا امام زمانہؑ کے لئے گریہ.....۸۹
حضرت امام رضا علیہ السلام کی امام زمانہؑ کے لئے دعا.....۹۰
حضرت امام رضا علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کا حکم.....۹۱
حضرت امام رضاؑ اور حضرت امام مہدیؑ کے درمیان دو مشترک خصوصیات.....۹۵
دلیل و برہان قائم کرنے کی بحث.....۹۶
حضرت امام رضاؑ کا اس زمانے کے بزرگ دانشوروں کے ساتھ بحث کا ایک اور نمونہ.....۱۰۲
امام مہدی علیہ السلام کا دلیل و برہان قائم کرنا.....۱۱۴

ایک شیعہ کا جنازہ اور حضرت امام رضا علیہ السلام.....۱۱۵
گناہگار جوان مگر محبّ امام رضا علیہ السلام.....۱۱۶
ایک بہت اہم واقعہ.....۱۲۰

پہلا باب
زیارت کی آٹھ نمازیں

پہلی نماز.....۱۲۹
دوسری نماز.....۱۲۹
تیسری نماز.....۱۳۰
چوتھی نماز.....۱۳۰
پانچویں نماز.....۱۳۱
چھٹی نماز: نیابت کے وقت کچھ افراد کی نیابت میں نماز زیارت.....۱۳۱
ساتویں نماز: کسی خاص شخص کی نیابت میں پڑھی جانے والی نماز زیارت.....۱۳۲
آٹھویں نماز: نیابتی سفر میں نماز زیارت.....۱۳۲

دوسرا باب
حاجت کی آٹھ نمازیں

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں نماز حاجت.....۱۳۵
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول نماز حاجت یا نماز رسول خداؐ.....۱۳۶
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول نماز حاجت.....۱۳۷
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ایک اور نماز حاجت.....۱۳۸
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ایک اور نماز حاجت.....۱۳۹

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول جمعہ کے دن پڑھی جانے والی نماز حاجت.....۱۴۰
جمعہ کے دن میں حاجت کے لئے دوسرے طریقہ سے نماز.....۱۴۱
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول نماز حاجت (شادی سے مخصوص).....۱۴۲

تیسرا باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول آٹھ نمازیں

حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز.....۱۴۳
دوسری روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز.....۱۴۳
ایک اور روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز.....۱۴۴
نماز استخارہ.....۱۴۴
نماز استخارہ کا دوسرا طریقہ.....۱۴۵
نماز استسقاء یا طلب باران.....۱۴۵
سفر کے وقت کی نماز.....۱۴۶
حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں نماز جناب جعفر طیارؑ.....۱۴۹

چوتھا باب

خاص ایّام کی نمازوں کے بارے میں حضرت امام رضاؑ سے منقول آٹھ روایات

نماز شب وصبح اور روز جمعہ.....۱۵۳
جمعہ کے نوافل.....۱۵۳
جمعہ کے دن نماز نافلہ اور فریضہ ظہر.....۱۵۴
نماز جمعہ اور نماز عیدین.....۱۵۴
شبِ نیمہ شعبان کی نماز.....۱۵۵

ماہ رمضان کے چھٹے دن کی نماز.....۱۵۶
ماہ رمضان میں رسول اکرمؐ کی نمازیں.....۱۵۶
یکم محرم کی دعا اور نماز.....۱۵۹
واجب نمازوں کی علّت تشریع.....۱۶۱
واجب نمازوں کی رکعت کی علّت تشریع.....۱۶۲
واجب نمازوں کی ابتداء میں تکبیروں کی تعداد کی علّت تشریعی.....۱۶۳
واجب نمازوں میں حمد وسورہ اور تسبیحات اربعہ کی علّت تشریعی.....۱۶۳
ذکر رکوع وسجود کی علّت تشریعی.....۱۶۴
رکوع وسجود کی تعداد کی تشریعی علّت.....۱۶۴
نماز میّت میں تکبیر کی علّت تشریعی.....۱۶۵
واجب اور نافلہ نمازوں کی علّت تشریعی.....۱۶۵

پانچواں باب
نمازوں کے قنوت میں آٹھ دعائیں

نمازوں کے قنوت میں دعا.....۱۶۷
نمازوں میں قنوت کی دوسری دعا.....۱۶۸
حضرت امام رضا علیہ السلام کی نماز جمعہ میں دعائے قنوت.....۱۶۸
نماز عیدین میں دعاء قنوت.....۱۶۹
نماز وتر کے قنوت میں استغفار.....۱۶۹
نماز وتر کے قنوت میں دعا.....۱۷۰
مشکلات اور ظالموں کے شرّ سے نجات کے لئے حضرت امام رضاؑ کی دعاء قنوت.....۱۷۱

چاند گرہن کی نماز میں دعاءِ قنوت.....۱۷۲

چھٹا باب
نماز کے بعد کی آٹھ دعائیں

نماز صبح کے بعد کی دعا.....۱۷۳
ہر واجب نماز کے بعد وسعت رزق کے لئے دعا.....۱۷۴
ہر نماز کے بعد ''یا رحمٰن یا رحیم'' پڑھنا.....۱۷۴
نماز صبح کے بعد کی دعا.....۱۷۵
نماز صبح کے بعد کی دوسری دعا.....۱۷۵
نماز صبح اور مغرب کے بعد کی دعا.....۱۷۶
نماز عصر کے بعد کی دعا.....۱۷۶
نماز عصر کے بعد کی دوسری دعا.....۱۷۷

ساتواں باب
مستحب نمازوں کے بعد کی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں

نماز جناب جعفر طیّار علیہ السلام کے بعد کی دعا.....۱۷۹
نماز حاجت کے بعد دعائے فرج.....۱۸۰
نماز شب کی آٹھ رکعت کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا.....۱۸۷
مقام جبرئیل علیہ السلام پر نماز کے بعد کی دعا.....۱۸۷
کسی کی نیابت میں نماز زیارت کے بعد کی دعا.....۱۸۸
کسی معین شخص کی نیابت میں نماز زیارت کے بعد کی دعا.....۱۸۸
نیابتی سفر میں نماز زیارت کے بعد کی دعا.....۱۸۹

پچیس ذیقعدہ کو جو حرم امام رضاؑ میں غیر حاضر افراد کے لئے آپؑ کی نماز زیارت کے بعد کی دعا.....۱۸۹

آٹھواں باب
سجدہ میں آٹھ دعائیں

سجدے میں طلب خیر کی دعا.....۱۹۱
نماز ظہر کے بعد سجدہ میں دعا.....۱۹۲
سجدۂ شکر کی دعا.....۱۹۲
سجدۂ شکر کی دوسری دعا.....۱۹۳
سجدہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا.....۱۹۳
نماز کے سجدہ میں دعا.....۱۹۵
سجدہ سہو کی دعا.....۱۹۵
مشکلات میں سجدہ کی دعا.....۱۹۶

نواں باب
ہر دن کی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں

حقوق اللہ کی ادائیگی کی اہم دعا.....۱۹۷
غیبت کی دنوں کی دعا جسے حضرت امام رضا علیہ السلام نے پڑھنے کا حکم دیا.....۱۹۸
دوسری روایت میں ایّام غیبت کی دعا.....۲۰۱
حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ محشور ہونے کی دعا.....۲۰۵
اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ محشور ہونے کی دعا.....۲۰۶
صبح اور مغرب کی اذان سنتے وقت توبہ کی دعا.....۲۰۶
ہر روز اقامت کے بعد اور نماز سے پہلے کی دعا.....۲۰۷

ہر دن میں آٹھویں پہر کی دعا..... ۲۰۷
آٹھویں گھڑی کی ایک اور دعا..... ۲۰۸

دسواں باب

ہفتہ کے آٹھ اعمال

حضرت امام رضا علیہ السلام کے لئے اتوار کے دن نماز ہدیہ..... ۲۰۹
حضرت امام رضا علیہ السلام کی بدھ کے دن زیارت..... ۲۱۰
بدھ کے دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی ایک اور زیارت..... ۲۱۱
جمعرات کے دن حاجت طلب کرنا..... ۲۱۲
جمعہ کے دن کے غسل کے بعد کی دعا..... ۲۱۲
جمعہ کے دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا..... ۲۱۳
جمعہ کے دن سو مرتبہ صلوات..... ۲۱۳
جمعہ کے دن عصر کے وقت صلوات..... ۲۱۴
شب جمعہ اور ماہ رمضان میں شعر پڑھنے کا جواز..... ۲۱۴

گیارہواں باب

آٹھ مہینے اور ان کے اعمال

رمضان المبارک کا مہینہ..... ۲۱۷
حضرت امام رضاؑ اور رمضان المبارک کے بارے میں رسول اکرمؐ سے منقول خطبہ ۲۱۷
حضرت امام رضا علیہ السلام کے اقوال میں رمضان المبارک کی فضیلت..... ۲۲۱
رمضان المبارک میں سحری کی اہم دعا..... ۲۲۱
ولایت عہدی کے بارے میں ایک نکتہ حضرت امام رضا علیہ السلام رمضان کے چھٹے دن..... ۲۲۴

ولی عہدی کے وقت حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا ۲۲۷
پندرہویں رمضان المبارک ۲۲۹
شب قدر کی فضیلت ۲۳۲
شوال کا مہینہ: عید الفطر کے دن کے اعمال ۲۳۲
حضرت امام رضا علیہ السلام کا عید نماز پڑھنے کے لئے جانا ۲۳۳
ذیقعدہ کا مہینہ ۲۳۸
حضرت امام رضا علیہ السلام کی ولادت ۲۳۸
ذیقعدہ کا چھٹا اور تیئیسواں دن ۲۴۰
ذیقعدہ کے تیئیسویں دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت ۲۴۱
ذیقعدہ کے پچیسویں دن کی فضیلت ۲۴۱
ذیقعدہ کے پچیسویں دن (دحوالارض) حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت ۲۴۲
ذی الحجہ کا مہینہ ۲۴۴
عید قربان کی نماز ۲۴۴
عید غدیر کے دن کی فضیلت ۲۴۶
غدیر کے دن حضرت امیر المؤمنین علیؑ کے خطبہ کے بارے میں حضرت امام رضاؑ کا کلام ۲۴۸
محرم کا مہینہ: عاشورا کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ۲۶۱
عاشور کا دن ۲۶۳
یزید اور اس کے پیروکاروں پر لعنت ۲۶۴
قیامت کے دن حضرت فاطمہ علیہا السلام کی دعا ۲۶۵
صفر کا مہینہ: حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے دن آپ کی زیارت ۲۶۷

حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت اور دفن کی کیفیت..... ۲۶۷
حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں ایک اور روایت..... ۲۷۴
رجب کا مہینہ: رجب کے مہینہ میں روزہ کا ثواب..... ۲۸۳
رجب کے مہینہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کا ثواب..... ۲۸۵
زیارت رجبیہ..... ۲۸۶
شعبان کا مہینہ: شعبان کے مہینہ میں استغفار اور روزہ کا ثواب..... ۲۸۸
شعبان کے مہینہ میں صدقہ اور روزہ کا ثواب..... ۲۸۸
شعبان کے مہینہ میں ہر دن کی دعا..... ۲۸۹
نیمہ شعبان کی رات نماز اور..... ۲۸۹
نیمہ ماہ رجب اور نیمہ شعبان کے دن..... ۲۹۰
حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت..... ۲۹۰
ماہ شعبان کے آخری دنوں کی دعا..... ۲۹۱

بارہواں باب

مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے آٹھ دعائیں

نفس کی حفاظت کے لئے بازار میں خدا کی طرف متوجہ رہنے کی دعا..... ۲۹۳
مختلف بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعا..... ۲۹۴
سفر میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعا..... ۲۹۴
حضرت امام رضا علیہ السلام سے سفر کے دوران محفوظ رہنے کی دعا..... ۲۹۴
گھر سے نکلتے وقت مصیبتوں سے محفوظ رہنے کی دعا..... ۲۹۶
گھر سے نکلتے وقت کی دوسری دعا..... ۲۹۶

رات میں حفاظت کے لئے دعا..... ۲۹۷
بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام اور آیۃ الکرسی..... ۲۹۸

تیرہواں باب
سختیوں سے نجات پانے کی آٹھ دعائیں

سختیوں سے نجات حاصل کرنے کی دعا..... ۳۰۱
سخت مشکلات کے وقت کی دعا..... ۳۰۴
ہر درد اور مرض سے نجات پانے کے لئے دعا..... ۳۰۴
ہر درد اور بیماری سے چھٹکارے کی دوسری دعا..... ۳۰۵
چشم خوردگی سے نجات کی دعا..... ۳۰۵
سحر و جادو کو ختم کرنے کے لئے دعا..... ۳۰۶
بخار سے نجات کے لئے دعا..... ۳۰۶
گمشدہ کے مل جانے کی دعا..... ۳۰۷

چودھواں باب
ظالم کے شرّ سے نجات پانے کی آٹھ دعائیں

دشمنوں کے لئے نفرین..... ۳۰۹
دشمن پر غلبہ اور دوسری مشکلات کے لئے دعا..... ۳۰۹
دشمن سے پنہاں رہنے اور اس کے شرّ سے محفوظ رہنے کی دعا..... ۳۱۰
کسی ایسے کے پاس جانے کی دعا کہ جس سے شرّ کا خوف ہو..... ۳۱۱
ظالم کے شرّ سے نجات کے لئے دعا..... ۳۱۱
ظالم کے شرّ سے نجات پانے کے لئے دوسری دعا..... ۳۱۳

دشمن کو دھول چٹانے اور دوسرے مسائل کے خاتمہ کے لئے دعا.....۳۱۴
ظالم پر غلبہ پانے کی دعا.....۳۱۵

پندرھواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے آٹھ تعویذ

حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعویذ یا رقعۃ الجیب.....۳۱۷
رقعۃ الجیب کے نام سے ایک اور تعویذ.....۳۱۹
حضرت امام رضا علیہ السلام سے دوسرا تعویذ.....۳۲۱
حضرت امام رضا علیہ السلام سے بیماریوں سے نجات کا تعویذ.....۳۲۱
حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک اور تعویذ.....۳۲۲
حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعویذ اور.....۳۳۰
حضرت امام رضا علیہ السلام کا ایک اور تعویذ.....۳۳۱
دشمنان اہلبیت علیہم السلام کے شرّ سے محفوظ رہنے کے لئے تعویذ.....۳۳۲

سولہواں باب

آٹھ بیماریوں سے نجات کے لئے آٹھ دعائیں

آنکھ کے درد کے لئے دعا.....۳۳۵
مرگی کی بیماری سے چھٹکارے کی دعا.....۳۳۵
سر کے درد سے نجات کے لئے دعا.....۳۳۶
پھیپھڑے کی بیماری سے نجات کے لئے دعا.....۳۳۶
بیماری سے چھٹکارے اور صاحب فرزند ہونے کے لئے دعا.....۳۳۷
رفع زگیل کے لئے دعا.....۳۳۷

بواسیر کے خاتمہ کے لئے دعا..... ۳۳۸
غدۂ خنازیر سے نجات کے لئے دعا..... ۳۳۸

سترہواں باب

وسعت رزق اور رفع فقر کے لئے آٹھ دعائیں

طلب رزق کی دعا..... ۳۳۹
نعمت کے ملنے رزق کے کم ہونے اور غم وحزن کے وقت کی دعا..... ۳۴۰
رزق طلب کرنے کے لئے کی دعا..... ۳۴۰
تنگدستی سے نجات کے لئے اذان کہنا..... ۳۴۱
مال میں برکت کے لئے دعا..... ۳۴۱
تنگدستی سے نجات کے لئے ہر دن کی دعا..... ۳۴۲
خریدی گئی چیز کی حفاظت کے لئے دعا..... ۳۴۲
مال کو برباد ہونے سے بچاؤ کے لئے دعا..... ۳۴۳

اٹھارہواں باب

ایسی آٹھ اہم دعائیں جنہیں حضرت امام رضا علیہ السلام نے پڑھا

دعائے توحید..... ۳۴۴
خدا کی عظمت کے بارے میں اہم دعا..... ۳۴۵
حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک اور اہم دعا..... ۳۴۵
دعائے حمد وشکر..... ۳۴۵
عاقبت بخیر ہونے کے لئے اہم دعا..... ۳۴۷
خدا کو ہر عیب سے پاک ومنزہ جاننے کی دعا..... ۳۴۸

حضرت امام رضا علیہ السلام کی اہم صلوات ۳۴۸
نفرین کے وقت حضرت امام رضا علیہ السلام کی اہم دعا ۳۴۹

انیسواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول انتہائی اہم آٹھ دعائیں

حضرت امام رضا علیہ السلام اور اہلبیت علیہم السلام کی پڑھی جانے والی اہم دعا ۳۵۱
خدا کی حمد کی اہم دعا ۳۵۷
دعائے صباح ۳۵۸
دعائے صباح کے بعد دوسری دعا ۳۶۰
بہت اہم استغفار ۳۶۱
خدا کے ننانوے اسماء ۳۶۶
طلب خیر کی اہم دعا ۳۶۷
خوف اور غم سے نجات کی اہم دعا ۳۶۸

بیسواں باب

آٹھ مختلف دعائیں

چاند دیکھنے کے وقت کی دعا ۳۷۱
ہر مہینہ کے دسویں اور گیارہویں دن کی دعا ۳۷۲
دعائے عافیت ۳۷۲
دودھ پیتے یا کھانا کھاتے وقت کی دعا ۳۷۳
خوشی کے وقت کی دعا ۳۷۳
پریشانی کے وقت کی دعا ۳۷۴

ولی عہدی کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا.....۳۷۴
قبر مومن کی زیارت.....۳۷۴

اکیسواں باب

قرآن کی آٹھ سوروں کے اثرات وخصوصیات

سر درد سے نجات کے لئے سورۂ حمد کے اثرات.....۳۷۷
تفسیر آیہ شریفہ ''الحمدللہ رب العالمین''.....۳۷۸
سورۂ (انعام) کی فضیلت.....۳۸۳
سورۂ (یٰس) پڑھنے کا ثواب.....۳۸۳
سورۂ (زمر) پڑھنے کا ثواب.....۳۸۴
سورۂ (قدر) پڑھنے کا ثواب.....۳۸۴
قیامت کے دن وحشت سے نجات کے لئے سورۂ (قدر) کا اثر.....۳۸۴
سورۂ (اِذازُلزِلَتْ) پڑھنے کا ثواب.....۳۸۵
سورۂ (اِذازُلزِلَتْ) پڑھنے کا دوسرا ثواب.....۳۸۵
سورۂ (نصر) پڑھنے کا ثواب.....۳۸۵
سورۂ (توحید) پڑھنے کا ثواب.....۳۸۶
قبرستان میں سورۂ (توحید) پڑھنے کا ثواب.....۳۸۶

بائیسواں باب

بعض آیات اور سوروں کے بارے میں آٹھ احکام

آیۃ الکرسی کا ثواب.....۳۸۷
گھر کو تباہی سے بچانے کے لئے آیۂ شریفہ ﴿اِنَّ اللّٰہَ یُمسِکُ..﴾ کی تلاوت کرنا.....۳۸۸

بے ایمان لوگوں کی نظروں سے چھپنے کے لئے تین آیات.....۳۸۸
صبح کی نماز کے بعد پچاس آیات پڑھنے کا ثواب.....۳۹۰
خوف سے چھٹکارے کے لئے سو آیات کی تلاوت کرنا.....۳۹۱
نیا لباس پہنتے وقت تین سوروں کے اثرات.....۳۹۱
نظر بد سے نجات کے لئے چار سورتیں پڑھنا.....۳۹۱
سر کے درد اور دوسرے درد سے چھٹکارے کے لئے چار سورتیں.....۳۹۲

تیئیسواں باب

بعض اذکار کے لئے آٹھ ثواب

صلوات کا ثواب.....۳۹۳
صلوات کا دوسرا ثواب.....۳۹۴
(لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) کہنے کا ثواب.....۳۹۴
(لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) کہنے کا دوسرا ثواب.....۳۹۶
تربت امام حسین علیہ السلام کی تسبیح سے تسبیحات اربعہ کہنے کا ثواب.....۳۹۶
پانچ اذکار کا ثواب.....۳۹۷
(یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ) کہنے کا اثر.....۳۹۷
نفس امّارہ سے نجات کے لئے (یَا مُمِیْتُ) کا اثر.....۳۹۸

چوبیسواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول مزید آٹھ اذکار

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ.....۳۹۹
یَا مَلِکُ.....۳۹۹

یا حَفِیظُ ۴۰۰
یا بَاسِطُ ۴۰۰
یا فَتَّاح ۴۰۱
یا وَدُوْدُ ۴۰۱
یا قُدُّوْس ۴۰۱
یا سلَامُ ۴۰۲

پچیسواں باب

حضرت امام رضاؑ سے انگوٹھی کے نگین کے منقول نقش آٹھ روایات اور ان کی دعا

پیغمبروں اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش ۴۰۳
حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش ۴۰۶
دیگر روایت کی رو سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش ۴۰۶
ایک اور روایت کی رو سے حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش ۴۰۶
حضرت امام رضاؑ کی زیارت کے لئے جاتے وقت زرد عقیق اور فیروزہ کی انگوٹھی ہمراہ رکھنا ۴۰۷
صاحب فرزند ہونے کے لئے فیروزہ کی انگوٹھی کا نقش ۴۰۸
آسمانی اور زمینی شرّ سے حفاظت کے لئے عقیق کی انگوٹھی اور دعا ۴۰۸
انگوٹھی پہنتے وقت کی دعا ۴۰۹

چھبیسواں باب

حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارات میں سے آٹھ زیارات

آداب زیارت ۴۱۲
آداب زیارت کا آغاز ۴۱۹

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں اذن دخول کی دعا..... ۴۲۰
حضرت امام رضا علیہ السلام کی پہلی زیارت..... ۴۲۱
حضرت امام رضا علیہ السلام کی دوسری زیارت..... ۴۲۷
حضرت امام رضا علیہ السلام کی تیسری زیارت..... ۴۲۹
زیارت جوادیّہ یا حضرت امام رضا علیہ السلام کی چوتھی زیارت..... ۴۳۰
حضرت امام رضا علیہ السلام کی پانچویں زیارت..... ۴۳۷
حضرت امام رضا علیہ السلام کی چھٹی زیارت..... ۴۳۷
حضرت امام رضا علیہ السلام کی ساتویں زیارت (زیارت ہفت حدیث)..... ۴۴۲
حضرت امام رضا علیہ السلام کی آٹھویں زیارت..... ۴۴۵
حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں امام زمانہؑ کی زیارت..... ۴۵۲

ستائیسواں باب

زیارت کے بعد کی دعاؤں میں سے آٹھ دعائیں

پہلی دعا (عالیۃ المضامین)..... ۴۵۳
دوسری دعا..... ۴۵۷
تیسری دعا..... ۴۵۸
چوتھی دعا..... ۴۵۸
پانچویں دعا..... ۴۶۰
چھٹی دعا..... ۴۶۱
ساتویں دعا..... ۴۶۲
آٹھویں دعا: کسی کی نیابت میں زیارت کے بعد کی دعا..... ۴۸۰

اٹھائیسواں باب

زیارات جامعہ سے آٹھ زیارات

زیارت (امین اللہ) ۴۸۳
زیارت جامعۂ کبیرہ ۴۸۶
تیسری زیارت جامعہ ۴۹۲
چوتھی زیارت جامعہ ۵۰۴
پانچویں زیارت جامعہ ۵۱۴
چھٹی زیارت جامعہ ۵۲۲
ساتویں زیارت جامعہ ۵۲۳
آٹھویں زیارت جامعہ ۵۲۵

انتیسواں باب

زیارات وداع سے آٹھ زیارات

زیارت امین اللہ کے بعد زیارت وداع ۵۲۸
دوسری زیارت وداع ۵۲۸
تیسری زیارت وداع ۵۳۰
چوتھی زیارت وداع ۵۳۳
پانچویں زیارت وداع ۵۳۶
چھٹی زیارت وداع ۵۳۶
ساتویں زیارت وداع ۵۳۸
آٹھویں زیارت وداع ۵۳۸

تیسواں باب

حضرت امام رضاؑ سے منقول اہلبیت اطہارؑ کی زیارات میں سے آٹھ زیارات

رسول اکرمؐ کے حرم میں آنحضرتؐ کی زیارت.....۵۴۱
رسول اکرمؐ کے حرم میں آنحضرتؐ کی دوسری زیارت ۵۴۲
رسول اکرمؐ کے حرم میں آنحضرتؐ کی تیسری زیارت.....۵۴۳
واجب نماز کے بعد رسول اکرمؐ کی زیارت.....۵۴۴
زیارت آئمہ اطہار علیہم السلام.....۵۴۴
آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی سے بھی وداع کرتے وقت کی زیارت.....۵۴۷
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور تمام آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت ۵۴۹
حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی زیارت.....۵۵۱
حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی عظمت و بلندی کا ایک مختصر جائزہ ۵۵۳
حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی شفاعت کرنے کے بارے میں ایک اہم نکتہ.....۵۵۵
منابع و مصادر کتاب.....۵۵۹
فہرست مطالب.....۵۶۵

.....